URDU TRANSLATION OF THE CODE OF CIVIL PROCEDURE, 1908

(5 OF 1908)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء

(نمبر 5 بابت 1908)

(یکم جون، 2011ء تک ترمیم شدہ)

रजिस्ट्री सं. डि/221 Registered No. D-221

भारत का राजपत्र
THE GAZETTE OF INDIA
دی گزٹ آف انڈیا

असाधारण
EXTRAORDINARY
غیر معمولی

भाग XVII अनुभाग I

PART XVII SECTION I

حصہ XVII سیکشن I

प्राधिकार से प्रकाशित
PUBLISHED BY AUTHORITY
اتھارٹی سے شائع کیا گیا

सं. III	नई दिल्ली	शुक्रवार	3 फरवरी 2012	14 माघ	1933 (शक)	खंड II
No. III	New Delhi	Friday	3 February 2012	14 Magh	1933 (Saka)	Vol. II
نمبر III	نئی دہلی	جمعہ	3 فروری 2012	14 ماگھ	1933 (شک)	جلد II

विधि और न्याय मंत्रालय
(विधायी विभाग)

नई दिल्ली, 19 दिसंबर 2011/अगुहायण 28, 1933 (शक)

"मजमूआ ज़ाब्ता दीवानी, 1908" का उर्दू अनुवाद राष्ट्रपति के प्राधिकार से प्रकाशित किया जाता है और यह प्राधिकृत पाठ (केन्द्रीय विधि) अधिनियम, 1973 की धारा 2 के खंड (क) अधीन उसका उर्दू में प्राधिकृत पाठ समझा जाएगा।

MINISTRY OF LAW AND JUSTICE
(LEGISLATIVE DEPARTMENT)

New Delhi, 19 December, 2011/Agrahayana 28, 1933 (शक)

The translation in Urdu of the following Act, namely:- "The Code of Civil Procedure, 1908" is hereby published under the authority of the President and shall be deemed to be the authoritative text thereof in Urdu under clause (a) of section 2 of the Authoritative Texts (Central Laws) Act, 1973.

وزارت قانون اور انصاف
(محکمۂ وضع قانون)

مندرجہ ذیل ایکٹ بعنوان: ''مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908'' کا اردو ترجمہ صدر کی اتھارٹی سے شائع کیا جارہا ہے اور یہ مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت اس کا اردو میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

V.K. Bhasin
Secretary to the Government of India

Price: ₹ 5/-

URDU TRANSLATION OF THE CODE OF CIVIL PROCEDURE, 1908

(5 OF 1908)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء

(نمبر 5 بابت 1908)

(یکم جون، 2011 تک ترمیم شدہ)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908

دفعات کی ترتیب

ابتدائیہ

دفعات

1۔	مختصر نام، نفاذ اور وسعت۔	13
2۔	تعریفات۔	14
3۔	عدالتوں کی ماتحتی۔	17
4۔	استثنیات۔	17
5۔	مجموعہ ہذا کا عدالت ہائے مال پر اطلاق۔	17
6۔	مالی اختیار سماعت۔	18
7۔	صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔	18
8۔	پریزیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔	18

حصہ ا

عام دعوے

عدالتوں کا اختیار سماعت اور امر فیصل شدہ

9۔	عدالتیں تمام دیوانی دعووں کی سماعت کر سکیں گی تاوقتیکہ ممانعت کی گئی ہو۔	20
10۔	دعویٰ کا التوا۔	20

11۔	امر فیصل شدہ۔	21
12۔	مزید دعویٰ کی ممانعت۔	22
13۔	غیر ملکی فیصلہ کب قطعی نہیں ہوگا۔	22
14۔	غیر ملکی فیصلوں کی نسبت قیاس۔	22

دعویٰ دائر کرنے کی جگہ

15۔	عدالتیں جن میں دعوے دائر ہوسکیں۔	22
16۔	دعوے ان جگہوں پر دائر ہوں گے جہاں شئے متدعویہ واقع ہو۔	23
17۔	مختلف عدالتوں کے اختیار سماعت کے اندر واقع غیر منقولہ جائیداد کے لیے دعوے۔	23
18۔	دعویٰ دائر کرنے کی جگہ جب کہ عدالتوں کے اختیار سماعت کی مقامی حدود غیر یقینی ہیں۔	23
19۔	کسی شخص یا منقولہ جائیداد کو نقصان کے معاوضے کے لیے دعوے۔	24
20۔	دیگر دعوے وہاں دائر ہوں گے جہاں مدعا علیہم رہتے ہوں یا بنائے دعویٰ پیدا ہو۔	24
21۔	اختیار سماعت کی نسبت عذرات۔	25
21الف۔	دعویٰ کرنے کی جگہ کی نسبت عذر پر ڈگری مسترد کرنے کے دعوے کی ممانعت۔	26
22۔	ایسے دعوے منتقل کرنے کا اختیار جو ایک سے زائد عدالتوں میں دائر کیے جائیں۔	26
23۔	کس عدالت میں درخواست دی جاسکتی ہے۔	26
24۔	دعویٰ منتقل کرنے یا واپس لینے کا عام اختیار۔	27
25۔	دعوے وغیرہ منتقل کرنے کا سپریم کورٹ کا اختیار۔	28

دعوے دائر کنے جانا

26۔	دعوے دائر کیے جانا۔	29

سمن اور انکشاف

27۔ مدعا علیہم کے نام سمن۔ 29
28۔ سمن کی تعمیل جبکہ مدعا علیہ دوسری ریاست میں رہتا ہو۔ 29
29۔ غیر ملکی سمنوں کی تعمیل۔ 29
30۔ انکشاف وغیرہ کا حکم دینے کا اختیار۔ 30
31۔ گواہ کو سمن بھیجنا۔ 30
32۔ قاصر رہنے کا تاوان۔ 30

فیصلہ اور ڈگری

33۔ فیصلہ اور ڈگری۔ 31

سود

34۔ سود۔ 31

خرچے

35۔ خرچے۔ 32
35الف۔ جھوٹے یا تکلیف دہ دعووں یا جواب دہی کی نسبت معاوضہ کے طور پر خرچے۔ 32
35ب۔ تاخیر کے لیے خرچہ۔ 33

حصہ II

اجرا

عام

36۔ احکام پر اطلاق۔ 35
37۔ ڈگری صادر کرنے والی عدالت کی تعریف۔ 35

ڈگریاں اجرا کرنے والی عدالتیں

38۔ ڈگری اجرا کرنے والی عدالت۔ 36
39۔ ڈگری کی منتقلی۔ 36
40۔ کسی دوسری ریاست میں عدالت کو ڈگری کی منتقلی۔ 37

41۔ اجرا کی کارروائی کے نتیجے میں تصدیق کی جائے گی۔ 37

42۔ منتقل شدہ ڈگری کے اجرا میں عدالت کے اختیارات۔ 37

43۔ ایسی جگہوں میں جن پر مجموعہ ہذا نافذ نہیں ہوتا عدالت ہائے دیوانی کی صادر شدہ ڈگریوں کا اجرا۔ 38

44۔ ایسی جگہوں میں جن پر مجموعہ ہذا کا نفاذ نہیں ہوتا عدالت ہائے مال کی صادر شدہ ڈگریوں کا اجرا۔ 38

44الف۔ باہمی انتظام کے علاقوں میں عدالتوں کی صادر شدہ ڈگریوں کا اجرا۔ 38

45۔ بھارت سے باہر ڈگریوں کا اجرا۔ 39

46۔ حکمنامے۔ 39

ڈگری اجرا کرنے والی عدالت سے قابل تصفیہ امور

47۔ ڈگری اجرا کرنے والی عدالت سے قابل تصفیہ امور۔ 40

اجرا کی میعاد

48۔ حذف۔ 40

منتقل الیہم اور قائم مقامان

49۔ منتقل الیہ۔ 40

50۔ قانونی قائم مقام۔ 40

اجرا کا ضابطہ

51۔ اجرائے ڈگری کی نسبت عدالت کے اختیارات۔ 41

52۔ قانونی قائم مقام کے خلاف اجرائے ڈگری۔ 42

53۔ موروثی جائیداد کی ذمہ داری۔ 42

54۔ املاک کی تقسیم یا حصہ کی علاحدگی۔ 42

گرفتاری اور حراست

55۔ گرفتاری اور حراست۔ 42

56۔ زر نقد کے لیے اجرائے ڈگری میں عورت کی گرفتاری یا حراست کی ممانعت۔ 44

57۔ گزارہ الاؤنس۔ 44
58۔ حراست اور رہائی۔ 44
59۔ علالت کی بنا پر رہائی۔ 45

قرقی

60۔ اجرائے ڈگری کے لیے قابل قرقی و نیلام جائیداد۔ 45
61۔ زرعی پیداوار کا جزوی استثنا۔ 48
62۔ رہائشی مکان میں جائیداد کی ضبطی۔ 49
63۔ کئی عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرا میں قرق کی گئی جائیداد۔ 49
64۔ قرقی کے بعد جائیداد کی نجی منتقلی کالعدم ہوگی۔ 50

فروخت

65۔ مشتری کا استحقاق۔ 50
66۔ مشتری کے خلاف کوئی دعویٰ اس بنا پر قابل سماعت نہ ہوگا کہ خریدمدعی کی جانب سے کی گئی۔ 50
67۔ زرنقد کی ادائیگی کی ڈگریوں کے اجرا میں اراضی کے نیلام کی نسبت قواعد بنانے کا ریاستی حکومت کا اختیار۔ 50

جائیداد

72-68۔ حذف۔ 51

اثاثوں کی تقسیم

73۔ زر اجرائی نیلام ڈگری داران کے مابین بحصہ رسدی تقسیم ہوگا۔ 51

اجرا میں مزاحمت

74۔ اجرا میں مزاحمت۔ 52

حصہ III

ضمنی کارروائی

کمیشن

75۔ کمیشن جاری کرنے کا عدالت کا اختیار۔ 53

76۔ دوسری عدالت کو کمیشن جاری کرنا۔ 53
77۔ استدعا۔ 54
78۔ غیر ملکی عدالتوں سے جاری کئے گئے کمیشن۔ 54

حصہ IV

خاص صورتوں میں دعوے

حکومت یا سرکاری افسران بحیثیت عہدہ کے ذریعہ یا ان کے خلاف دعوے

79۔ حکومت کے یا اس کے خلاف دعوے۔ 55
80۔ نوٹس۔ 55
81۔ گرفتاری اور اصالتاً حاضری سے استثنا۔ 56
82۔ اجرائے ڈگری۔ 57

غیر ملکیوں کے اور غیر ملکی حکمرانوں، سفیروں اور ایلچیوں کے یا ان کے خلاف دعوے

83۔ غیر ملکی کب دعوے کر سکتے ہیں۔ 57
84۔ غیر ملکی مملکتیں کب دعویٰ کر سکتی ہیں۔ 58
85۔ غیر ملکی حکمرانوں کی جانب سے دعویٰ دائر کرنے یا جواب دہی کرنے کے لیے حکومت کے خصوصی طور پر مقرر کیے گئے اشخاص۔ 58
86۔ غیر ملکی حکمرانوں، سفیروں اور ایلچیوں کے خلاف دعوے۔ 58
87۔ غیر ملکی حکمرانوں کا بحیثیت فریقین مقدمہ، نام۔ 60
87الف۔ ''غیر ملکی مملکت'' اور ''حکمراں'' کی تعریف۔ 60

سابقہ ہندوستانی مملکت کے حکمرانوں کے خلاف دعوے

87ب۔ دفعات 85 اور 86 کا سابقہ ہندوستانی مملکتوں کے حکمرانوں پر اطلاق۔ 60

دعویٰ متخالف بین فریقین کرنے والا

88۔ دعویٰ متخالف بین فریقین کب دائر کیا جا سکتا ہے۔ 61

حصہ V

خصوصی کارروائی

-89	عدالت کے باہر تنازعات کا تصفیہ۔	62

خصوصی مقدمہ

-90	عدالت کی رائے کے لیے مقدمے کے بیان کا اختیار۔	63

امر باعث تکلیف عامہ اور عوام کو متاثر کرنے والے دیگر بے جا افعال

-91	امر باعث تکلیف عامہ اور عوام کو متاثر کرنے والے دیگر بے جا افعال۔	63
-92	خیرات عامہ۔	64
-93	پریزیڈنسی شہروں سے باہر ایڈووکیٹ جنرل کے اختیارات کا استعمال۔	65

حصہ VI

تکمیلی کارروائی

-94	تکمیلی کارروائی۔	66
-95	نامعقول وجوہات پر گرفتاری، قرقی یا حکم امتناعی حاصل کرنے کا معاوضہ۔	66

حصہ VII

اپیلیں

ابتدائی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

-96	ابتدائی ڈگری کے خلاف اپیل۔	68
-97	جب تمہیدی ڈگری کے خلاف اپیل نہ ہو تو حتمی ڈگری کی اپیل۔	68
-98	فیصلہ جب دو یا زائد ججوں نے اپیل کی سماعت کی ہو۔	69
-99	کوئی ڈگری نفس معاملہ یا اختیار سماعت کو متاثر نہ کرنے والے سہو یا بے ضابطگی کے لیے منسوخ نہ ہوگی یا اس میں ترمیم نہ ہوگی۔	69

99الف۔ دفعہ 47 کے تحت کوئی حکم منسوخ یا ترمیم نہ ہوگا تاوقتیکہ مقدمے کا فیصلہ مضرت رسانی طریقہ سے متاثر نہ ہو۔ 69

اپیلی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

100۔ دوسری اپیل۔ 70
100الف۔ بعض صورتوں میں مزید اپیل نہ ہوگی۔ 70
101۔ دیگر وجوہات پر دوسری اپیل نہ ہوگی۔ 70
102۔ بعض مقدموں میں دوسری اپیل نہ ہوگی۔ 70
103۔ تنقیح امر واقعاتی کے تعین کا عدالت عالیہ کا اختیار۔ 70

احکام کے خلاف اپیلیں

104۔ احکام جن کے خلاف اپیل ہو سکتی ہے۔ 71
105۔ دیگر احکام۔ 72
106۔ کون سی عدالتیں اپیلوں کی سماعت کر سکیں گی۔ 72

اپیلوں کی نسبت عام توضیعات

107۔ اپیلی عدالت کے اختیارات۔ 72
108۔ اپیلی ڈگریوں اور احکام کے خلاف اپیلوں کا ضابطہ۔ 72

سپریم کورٹ میں کی جانے والی اپیلیں

109۔ سپریم کورٹ میں اپیلیں کب دائر ہوں گی۔ 73
110 سے 111الف۔ حذف۔ 73
112۔ استثنیات۔ 73

حصہ VIII

استصواب، نظر ثانی اور نگرانی

113۔ عدالت عالیہ کو استصواب۔ 74
114۔ نظر ثانی۔ 74
115۔ نگرانی۔ 74

حصہ IX

ایسی عدالت ہائے عالیہ کی نسبت خصوصی توضیعات جو جوڈیشل کمشنر کی عدالت نہ ہوں

116۔ اس حصہ کا اطلاق صرف بعض عدالت ہائے عالیہ پر ہوگا۔ 75

117۔ مجموعہ ہذا کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔ 75

118۔ خرچے کے تعین سے پہلے اجرائے ڈگری۔ 76

119۔ غیر مجاز اشخاص عدالت سے مخاطب نہ ہوں گے۔ 76

120۔ ابتدائی دیوانی اختیار سماعت میں توضیعات کا اطلاق عدالت عالیہ پر نہ ہوگا۔ 76

حصہ X

قواعد

121۔ پہلے فہرست بند میں قواعد کا موثر ہونا۔ 76

122۔ بعض عدالت ہائے عالیہ کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 76

123۔ بعض ریاستوں میں قواعد کمیٹی کی تشکیل۔ 77

124۔ کمیٹی عدالت عالیہ کو رپورٹ بھیجے گی۔ 77

125۔ دیگر عدالت ہائے عالیہ کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 77

126۔ قواعد منظوری کے تابع ہوں گے۔ 78

127۔ قواعد کی اشاعت۔ 78

128۔ ایسے امور جن کے لیے قواعد میں توضیع ہوگی۔ 78

129۔ عدالت ہائے عالیہ کا ان کے ابتدائی دیوانی ضابطے کے متعلق قواعد بنانے کا اختیار۔ 79

130۔ دیگر عدالت ہائے عالیہ کا ضابطے کے سوا امور کی نسبت قواعد بنانے کا اختیار۔ 80

131۔ قواعد کی اشاعت۔ 80

حصہ XI

متفرق

132۔ اصالتاً حاضری سے بعض خواتین کا استثنا۔	80
133۔ دیگر اشخاص کا استثنا۔	80
134۔ اجرائے ڈگری کے سوا گرفتاری۔	81
135۔ دیوانی حکم نامے کے تحت گرفتاری سے استثنا۔	81
135 الف۔ دیوانی حکم نامے کے تحت قانون سازیہ کے ممبران کا گرفتاری اور حراست سے استثنا۔	81
136۔ ضابطہ جبکہ گرفتار کیا جانے والا شخص یا قرق کی جانے والی جائیداد ضلع سے باہر ہو۔	82
137۔ ماتحت عدالتوں کی زبان۔	83
138۔ عدالت عالیہ کا انگریزی میں شہادت قلمبند کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔	84
139۔ بیان حلفی پر حلف کون دلائے گا۔	84
140۔ جہاز کو بچانے وغیرہ کے معاملے میں تشخیص کنندگان۔	84
141۔ متفرق کارروائیاں۔	84
142۔ احکام اور نوٹس تحریری ہوں گے۔	84
143۔ ڈاک خرچ۔	85
144۔ بحالی کی درخواست۔	85
145۔ ضامن کی ذمہ داری کی تکمیل۔	85
146۔ قائم مقامان کے ذریعہ یا ان کے خلاف کارروائی۔	86
147۔ نااہل اشخاص کی رضامندی یا ان کا اقرارنامہ۔	86
148۔ مدت میں توسیع۔	86
148 الف۔ کیویٹ دائر کرنے کا حق۔	86
149۔ کورٹ فیس کی کمی پوری کرنے کا اختیار۔	87
150۔ انتقال مقدمات۔	87

151۔	عدالت کے اصلی اختیارات کا استثنا۔	87
152۔	فیصلوں، ڈگریوں یا احکام میں ترمیم۔	88
153۔	ترمیم کا عام اختیار۔	88
153الف۔	جب اپیل سرسری طور پر خارج ہو جائے تو ڈگری یا حکم میں ترمیم کا اختیار۔	88
153ب۔	کھلی عدالت کا جائے ساعت متصور ہونا۔	88
154 سے 156۔	حذف۔	88
157۔	منسوخ شدہ قوانین کے تحت احکام کا جاری رہنا۔	88
158۔	مجموعہ ضابطہ دیوانی اور دیگر منسوخ شدہ قوانین کی طرف حوالہ۔	89

☆..................☆..................☆

پہلا فہرست بند۔	ضابطہ کے قواعد۔	
ضمیمہ الف۔	بیانات فریقین۔	372
ضمیمہ ب۔	حکم نامہ۔	418
ضمیمہ ج۔	انکشاف، معاینہ اور قبولیت۔	434
ضمیمہ د۔	ڈگریاں۔	442
ضمیمہ ہ۔	اجرائے ڈگری۔	486
ضمیمہ و	تکمیلی کارروائی۔	519
ضمیمہ ز	اپیل، استصواب اور نظر ثانی۔	529
ضمیمہ ح	متفرق۔	540
دوسرا فہرست بند	حذف۔	
تیسرا فہرست بند	حذف۔	
چوتھا فہرست بند	حذف۔	
پانچواں فہرست بند	حذف۔	

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء

(نمبر 5 بابت 1908)

(21/مارچ، 1908)

ایکٹ تاکہ عدالت ہائے دیوانی کے ضابطے کی نسبت قوانین کو یکجا اور ترمیم کیا جائے۔

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ عدالت ہائے دیوانی کے ضابطے کی نسبت قوانین کو یکجا اور ترمیم کیا جائے، ذریعہ ہذا مندرجہ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

ابتدائیہ

مختصر نام، نفاذ اور وسعت۔ 1-(1) اس ایکٹ کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء کہا جائے گا۔

(2) یہ یکم جنوری، 1909ء کو نافذ ہوگا۔

(3) یہ پورے بھارت سے متعلق ہے، ماسوائے—

(الف) ریاست جموں و کشمیر کے،

(ب) ریاست ناگالینڈ اور قبائلی علاقوں کے:

مگر شرط یہ ہے کہ متعلقہ ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے اس مجموعے کی توضیعات یا ان میں سے کسی توضیع کو پوری ریاست ناگالینڈ یا اس کے کسی حصے یا ایسے قبائلی علاقوں پر، جیسی کہ صورت ہو، ایسے تکمیلی، ضمنی یا نتیجی تغیر و تبدل کے ساتھ نافذ کر سکے گی جن کی اطلاع نامے میں صراحت کی جائے۔

تشریح — اس فقرے میں ''قبائلی علاقوں'' سے مراد ایسے علاقے ہیں، جو 21 / جنوری، 1972 سے عین قبل آسام کے ایسے قبائلی علاقوں میں شامل تھے جن کا آئین کے چھٹے فہرست بند کے پیرا 20 میں حوالہ دیا گیا ہے۔

(4) ریاست آندھرا پردیش میں امین دیوی جزائر اور مشرقی گوداوری، مغربی گوداوری اور وشاکھا پٹنم ایجنسیاں اور لکش دیپ کے یونین علاقے کی نسبت اس مجموعے کا اطلاق اس مجموعے کی نسبت ایسے جزائر، ایجنسیوں یا ایسے یونین علاقے میں، جیسی کہ صورت ہو، فی الوقت نافذ کسی قاعدے یا ضابطے کے اطلاق کو مضرت پہونچائے بغیر ہوگا۔

تعریفات۔ 2-اس ایکٹ میں، بجز اس کے کہ مضمون یا سیاق عبارت اس کے نقیض ہو،—

(1) ''مجموعہ'' میں قواعد شامل ہیں؛

(2) ''ڈگری'' سے مراد ہے کسی ایسے عدالتی فیصلے کا باضابطہ اظہار، جس سے جہاں تک عدالت سے اس کے اظہار کا تعلق ہے، کسی دعوے میں متنازعہ تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی نسبت فریقین کے حقوق کا قطعی طور پر تعین ہو جائے اور یہ یا تو ابتدائی یا حتمی ہو سکتی ہے۔ اس میں کسی عرضی دعوے کا مسترد کیا جانا اور دفعہ 144 کے تحت کسی تعین کا شامل ہونا متصور ہوگا،

لیکن اس میں مندرجہ ذیل امور شامل نہ ہوں گے—

(الف) کوئی ایسا عدالتی فیصلہ جس سے کسی حکم کے خلاف اپیل کے طور پر کوئی اپیل ہو سکتی ہو؛ یا

(ب) قاصر رہنے کے لئے اخراج کا کوئی حکم؛

تشریح:۔کوئی ڈگری اس وقت ابتدائی ڈگری ہوگی جب مقدمے کے مکمل طور پر فیصلہ سے پہلے مزید کارروائی کی جانی ہو۔ یہ تب حتمی ہوگی جب ایسے عدالتی فیصلے سے مقدمہ کا مکمل طور پر فیصلہ ہو جائے۔ یہ جزوی طور پر ابتدائی اور جزوی طور پر حتمی ہو سکتی ہے؛

(3) ''ڈگری دار'' سے ایسا شخص مراد ہے جس کے حق میں ڈگری صادر کی گئی ہو یا قابل اجرا کوئی حکم صادر کیا گیا ہو؛

(4) ''ضلع'' سے مراد ہے ابتدائی اختیار سماعت کی صدر دیوانی عدالت کی مقامی حدود اختیار سماعت (جسے یہاں ضلع عدالت کہا گیا ہے) اور اس میں عدالت عالیہ کے عام ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کی مقامی حدود شامل ہیں؛

(5) ''غیر ملکی عدالت'' سے مراد ایسی عدالت ہے جو بھارت سے باہر واقع ہو اور جو مرکزی

حکومت کی اجازت سے قائم نہ کی گئی ہو، یا جاری نہ رکھی گئی ہو؛

(6) ''غیر ملکی فیصلہ'' سے مراد ہے کسی غیر ملکی عدالت کا فیصلہ؛

(7) ''سرکاری وکیل'' میں کوئی ایسا افسر شامل ہے جسے ریاستی حکومت نے ایسے تمام کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا ہو جو اس مجموعے کی رو سے سرکاری وکیل پر صریح طور پر عائد کیا گیا ہے اور اس میں کوئی ایسا وکیل بھی شامل ہے جو سرکاری وکیل کی ہدایت کے تحت کام کر رہا ہو؛

(7 الف) جزائر انڈمان اور نکوبار کی نسبت ''عدالت عالیہ'' سے مراد ہے کلکتہ کی عدالت عالیہ؛

(7 ب) ماسوائے دفعات 1، 29، 43، 44، 44 الف، 78، 79، 82، 83، اور 87 الف کے ''بھارت'' سے مراد بھارت کا علاقہ ہے جس میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے؛

(8) ''جج'' سے مراد ہے کسی دیوانی عدالت کا صدر نشین افسر؛

(9) ''فیصلہ'' سے مراد ہے کسی جج کا کسی ڈگری یا حکم کی وجوہات کا بیان؛

(10) ''مدیون ڈگری'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جس کے خلاف کوئی ڈگری صادر کی گئی ہو یا قابل اجرا کوئی حکم صادر کیا گیا ہو؛

(11) ''قائم مقام قانونی'' سے ایسا شخص مراد ہے جو کسی متوفی شخص کی املاک کا قائم مقام ہو اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو متوفی کے املاک میں دخل اندازی کرے اور جب کوئی فریق قائم مقام کی حیثیت سے دعویٰ کرے یا اس پر دعویٰ کیا جائے تو ایسا شخص شامل ہے جسے اس طرح دعویٰ کرنے والے یا اس پر دعویٰ ہونے والے فریق کے فوت ہونے پر املاک عود ہو؛

(12) ''واصلات'' سے ایسے منافع مراد ہیں جو ایسی جائیداد کے ناجائز قابض شخص نے فی الحقیقت وصول کئے ہوں یا وہ معمولی تندہی سے اس سے ایسے منافع سود سمیت حاصل کر سکتا تھا، لیکن اس میں ایسے منافع شامل نہیں ہوں گے جو ناجائز قابض شخص کے ذریعے کئے گئے مزید سدھار کی وجہ سے واجب ہوں؛

(13) ''جائیداد منقولہ'' میں کھڑی فصلیں شامل ہیں؛

(14) ''حکم'' سے مراد کسی دیوانی عدالت کے کسی فیصلے کا باضابطہ اظہار ہے جو ڈگری نہ ہو؛

(15) ''پلیڈر'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو عدالت میں کسی دوسرے شخص کی طرف سے حاضر ہونے اور وکالت کرنے کا مستحق ہو اور اس میں کوئی ایڈووکیٹ، وکیل اور ہائی کورٹ کا اٹارنی شامل ہے؛

(16) ''مقررہ'' سے قواعد کی رو سے مقررہ مراد ہے؛

(17) ''سرکاری افسر'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مندرجہ ذیل اقسام میں سے کسی قسم کے تحت آتا ہو، یعنی:۔

(الف) ہر جج؛

(ب) آل انڈیا سروس کا ہر رکن؛

(ج) یونین کی بری، بحری یا ہوائی افواج کا ہر کمیشن یافتہ یا گزیٹڈ افسر جب کہ وہ حکومت کی ملازمت میں ہو؛

(د) عدالت انصاف کا ہر ایسا افسر جس کا بحیثیت ایسے افسر کے کسی امر قانون یا امر واقعہ کی تحقیقات کرنا یا اس کی رپورٹ دینا یا کوئی دستاویز مرتب کرنا، اس کی توثیق کرنا یا اپنے پاس رکھنا یا کسی جائیداد کو زیر نگرانی رکھنا یا منتقل کرنا یا کسی عدالتی حکم نامے کی تعمیل کرانا یا کوئی حلف دلانا یا ترجمہ کرنا یا عدالت کے آداب برقرار رکھنا فرض ہو اور ہر ایسا شخص جسے کسی عدالت نے ایسے فرائض میں سے کسی فرض کی انجام دہی کے لئے خصوصی طور پر مجاز کیا ہو؛

(ھ) ہر ایسا شخص جو اس عہدے کا ہو جس کی رو سے اسے کسی شخص کو قید کرنے یا قید میں رکھنے کا اختیار ہو؛

(و) حکومت کا ہر ایسا افسر جس کا بحیثیت ایسے افسر کے یہ فرض ہے کہ جرائم کی روک تھام کرے، جرائم کی اطلاع دے، مجرموں کو سزا دلوائے، یا صحت عامہ، تحفظ، یا آسائش عامہ کی حفاظت کرے؛

(ز) ہر ایسا افسر جس کا بحیثیت ایسے افسر کے یہ فرض ہے کہ حکومت کی جانب سے کوئی جائیداد لے، وصول کرے، رکھے یا صرف کرے، یا کوئی سروے کرے، تشخیص کرے یا حکومت کی جانب سے معاہدہ کرے، یا محکمہ مال کے کسی حکم نامے کی تعمیل کرائے، یا حکومت کے مالی مفاد کو متاثر کرنے والے کسی امر کی تحقیقات کرے یا اس کی رپورٹ دے، یا حکومت کے مالی مفاد کی نسبت کوئی دستاویز مرتب کرے، اس کی توثیق کرے یا رکھے، یا حکومت کے مالی مفاد کے تحفظ کے لئے کسی قانون کی خلاف ورزی کو روکے؛ اور

(ح) حکومت کی ملازمت کرنے والا یا حکومت سے تنخواہ لینے والا یا کسی سرکاری فرض کی انجام دہی کے لئے فیس یا کمیشن کی شکل میں محنتانہ لینے والا ہر افسر؛

(18) ''قواعد'' سے مراد ہے پہلے فہرست بند میں درج یا دفعہ 122 یا دفعہ 125 کے تحت بنائے

گئے قواعد اور فارم؛

(19) ''کارپوریشن کے حصص'' کی نسبت یہ متصور ہوگا کہ اس میں اسٹاک، ڈبینچر اسٹاک، ڈبینچر یا تمسکات شامل ہیں: اور

(20) ''دستخط شدہ'' میں بہ استثنا فیصلہ یا ڈگری کے مہر شدہ شامل ہے۔

(21) حذف۔

عدالتوں کی ماتحتی۔ 3-اس مجموعے کی اغراض کے لئے ضلع عدالت عدالت عالیہ کے ماتحت ہے اور ضلع عدالت سے ادنیٰ درجے کی ہر دیوانی عدالت اور ہر عدالت مطالبات خفیفہ عدالت عالیہ اور ضلع عدالت کے ماتحت ہے۔

استثنیات۔ 4(1) اس کے خلاف کوئی خاص توضیع نہ ہونے کی صورت میں اس مجموعے کے کسی امر سے یہ متصور نہ ہوگا کہ اس سے کوئی فی الوقت نافذ خصوصی یا مقامی قانون یا کوئی خصوصی اختیار سماعت یا تفویض شدہ اختیار یا کسی مقررہ ضابطے کی کوئی خصوصی صورت فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کی رو سے یا اس کے ماتحت محدود یا دیگر طور پر متاثر ہوتی ہے۔

(2) خاص طور پر اور ضمن (1) میں درج مسئلے کی عمومیت کو نقصان پہونچائے بغیر دفعہ ہذا کے کسی امر کے کسی ایسی چارہ جوئی کا محدود یا دیگر طور پر متاثر ہونا متصور نہ ہوگا جو کسی زمین دار یا مالک اراضی کو ایسی اراضی کی پیداوار سے زرعی اراضی کے لگان کی وصولی کے لئے کسی فی الوقت نافذ قانون کے تحت حاصل ہو۔

مجموعہ ہذا کا عدالت ہائے مال پر اطلاق۔ 5-(1) جب کوئی عدالت ہائے مال ضابطے کے ان امور میں مجموعہ ہذا کی توضیعات کے تابع ہوں جن کی نسبت ان پر قابل اطلاق کسی خصوصی قانون میں ذکر نہ ہو، تو ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے یہ قرار دے سکتی ہے کہ ان توضیعات کے جو مجموعہ ہذا کی رو سے صریح طور پر قابل اطلاق نہ بنائی گئی ہوں، کسی جز کا ان عدالتوں پر اطلاق نہ ہوگا یا صرف ایسے تغیر و تبدل کے ساتھ اطلاق ہوگا جو ریاستی حکومت مقرر کرے۔

(2) ضمن (1) میں ''عدالت مال'' سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جسے کسی مقامی قانون کے تحت زرعی اغراض کے لئے استعمال ہونے والی لگان، آمدنی یا منافعوں کی نسبت دعووں یا دیگر کارروائی کی سماعت کا اختیار حاصل ہو، لیکن اس میں کوئی ایسی دیوانی عدالت شامل نہیں ہے جسے مجموعہ ہذا کے تحت ایسے دعووں یا کارروائی کی سماعت کا ابتدائی اختیار سماعت حاصل ہو جو دیوانی نوعیت کے دعوے یا کارروائیاں

ہوں۔

مالی اختیار سماعت۔ 6-بہ استثنااس کے کہ جب دیگر طور پر صریحاً توضیع کی گئی ہو، یہاں درج کسی امر سے کسی عدالت کو ایسے دعووں کا اختیار سماعت حاصل نہ ہوگا جن کی شئے متدعویہ کی مالیت رقم اس کی ابتدائی اختیار سماعت کی مالی حدود (اگر کوئی ہوں) سے متجاوز ہو۔

صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔ 7-مندرجہ ذیل توضیحات ایسی عدالتوں سے متعلق نہ ہوں گی جو صوبائی عدالت ہائے خفیفہ ایکٹ، 1887 یا برار عدالت ہائے خفیفہ قانون، 1905 کے تحت قائم کی گئی ہوں یا ایسی عدالتوں سے متعلق نہ ہوں گی جو مذکورہ ایکٹ یا قانون کے تحت کسی عدالت مطالبات خفیفہ کا اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں یا بھارت کے کسی حصہ میں ایسی عدالتوں سے متعلق نہ ہوں گی جن پر مذکورہ ایکٹ نافذ نہیں ہوتا اور جو کوئی مماثل اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں، یعنی:۔

(الف) مجموعے کا اتنا حصہ جو مندرجہ ذیل کی نسبت ہو—

(i) ایسے دعوے جو کسی عدالت مطالبات خفیفہ کی سماعت سے مستثنیٰ کر دیئے گئے ہوں؛

(ii) ایسے دعووں میں ڈگریوں کا اجرا؛

(iii) جائیداد غیر منقولہ کی نسبت ڈگریوں کا اجرا؛ اور

(ب) مندرجہ ذیل دفعات، یعنی:—

دفعہ 9،

دفعات 91 اور 92،

دفعات 94 اور 95 جہاں تک وہ ذیل کی نسبت اختیارات دیں یا ان سے متعلق ہوں—

(i) جائیداد غیر منقولہ کی ترقی کے احکام،

(ii) احکام امتناعی،

(iii) جائیداد غیر منقولہ کے سپردار کا تقرر، یا

(iv) دفعہ 94 کے فقرہ (ہ) میں محولہ احکام درمیانی، اور دفعات 96 سے 112 اور 115۔

پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔ 8-بہ استثنا ان امور کے جن کی توضیع دفعات 24، 38 سے 41، 75 فقرہ جات (الف)، (ب) اور (ج) ، 76، 77، 157 اور 158 میں اور پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ایکٹ، 1882 کی رو سے کی گئی ہے، مجموعہ ہذا کے حصے کی توضیحات کا نفاذ کسی ایسی عدالت مطالبات خفیفہ میں کسی دعوے یا کارروائی پر نہ ہوگا، جو کلکتہ، مدراس اور

بمبئی کے شہروں میں قائم کی گئی ہو:

مگر شرط یہ کہ —

(1) فورٹ ولیم ، مدراس اور بمبئی کی عدالت ہائے عالیہ، جیسی کہ صورت ہو، وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے یہ ہدایت دے سکتی ہیں کہ ایسی کسی توضیعات کا، جو پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ایکٹ، 1882 کی صریح توضیعات کے نقیض نہ ہوں اور ایسے تغیر و تبدل اور تطبیقات کے ساتھ، جن کی اطلاع نامے میں صراحت کی جائے ،ایسی عدالت میں دعووں یا کارروائیوں یا کسی قسم کے دعووں یا کارروائیوں پر نفاذ ہوگا؛

(2) اس سے قبل پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ایکٹ، 1882 کی دفعہ 9 کے تحت مذکورہ عدالت ہائے عالیہ میں سے کسی عدالت عالیہ کے بنائے گئے قواعد جائز طور پر بنائے گئے متصور ہوں گے۔

حصہ ا

عام دعوے

عدالتوں کا اختیار سماعت اور امر فیصل شدہ

عدالتیں تمام دیوانی دعووں کی سماعت کرسکیں گی تا وقتیکہ ممانعت کی گئی ہو۔

9- عدالتوں کو (مجموعہ ہذا میں درج توضیعات کے تابع) دیوانی نوعیت کے تمام دعووں کی سماعت کرنے کا اختیار حاصل ہوگا ماسوائے ایسے دعووں کے جن کی سماعت کرنا خواہ صریحاً یا معنوی طور پر ممنوع ہو۔

تشریح ۔ا۔ ایسا دعویٰ جس میں حق جائیداد یا حق عہدہ کا تنازعہ ہو دیوانی نوعیت کا دعویٰ ہے باوجود اس امر کے کہ ایسے حق کا دارومدار کلی طور پر مذہبی رسم ورواج کی نسبت مسئلے کے فیصلے پر ہو۔

تشریح ۔اا۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے یہ امر اہم نہیں کہ آیا تشریح ا میں محولہ عہدے سے متعلق کوئی فیس ہے یا نہیں یا آیا ایسا عہدہ کسی خاص جگہ کی نسبت ہے یا نہیں۔

دعویٰ کا التوا۔ 10- کوئی عدالت کسی ایسے دعویٰ کی کارروائی شروع نہ کرے گی جس میں کوئی امر متنازعہ انہیں فریقین کے مابین کسی سابقہ دائر کی گئی نالش میں بھی براہ راست تنقیح طلب امر ہو یا ایسے فریقین کے مابین جن کے ذریعہ مذکورہ اشخاص یا ان میں سے کوئی ادعا کر رہا ہو اور اسی استحقاق کے تحت مقدمہ لڑ رہا ہو جب ایسا دعویٰ بھارت میں اسی یا کسی دوسری عدالت میں زیر سماعت ہو جسے مطلوبہ دادرسی کا اختیار سماعت حاصل ہو یا بھارت کی حدود سے باہر کسی ایسی عدالت میں زیر سماعت ہو جو مرکزی حکومت کے حکم سے قائم یا جاری رکھی گئی ہو اور جسے وہی اختیار سماعت حاصل ہو، یا سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہو۔

تشریح۔ کسی غیر ملکی عدالت میں کسی مقدمے کے زیر سماعت ہونے سے بھارت کی عدالتوں کے لئے اسی بنائے دعویٰ پر مبنی کسی مقدمے کی سماعت کی ممانعت نہیں ہوگی۔

امر فیصل شدہ۔ 11- کوئی عدالت کسی ایسے دعوے یا تنقیح کی سماعت نہ کرے گی جس میں وہی امر متنازعہ براہ راست اور واقعی تنقیح طلب ہو جو ان ہی فریقین یا ایسے فریقین کے مابین براہ راست اور واقعی تنقیح طلب رہا ہو جن کے ذریعے وہ یا ان میں سے کوئی ادعا کر رہا ہو اور اسی استحقاق کے تحت ایسی عدالت میں مقدمہ لڑ رہا ہو ادعا کرے، جو ایسی مابعد نالش یا ایسی نالش سماعت کرنے کی مجاز ہو جس میں ایسی تنقیح مابعد اٹھائی گئی ہو، اور جس کی سماعت اور اس کا حتمی فیصلہ ایسی عدالت نے کیا ہو۔

تشریح۔ I۔ اصطلاح "سابقہ نالش" سے ایسا مقدمہ مراد ہے جس کا زیر سماعت مقدمے سے پہلے فیصلہ ہو چکا ہو خواہ اس سے پہلے دائر کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔

تشریح۔ II۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے کسی عدالت کے مجاز ہونے کا تصفیہ بلالحاظ اس امر کے کیا جائے گا کہ ایسی عدالت کے فیصلے سے اپیل کے حق کی نسبت توضیعات موجود ہیں۔

تشریح۔ III۔ یہ ضروری ہے کہ محولہ صدر امر متنازعہ ایک فریق نے سابقہ نالش میں بیان کیا ہو اور دوسرے فریق نے صریحاً معنوی طور پر اسے یا تو تسلیم کیا ہو یا اس سے انکار کیا ہو۔

تشریح۔ IV۔ کسی ایسے امر کا، جو ایسی سابقہ نالش میں جوابدہی یا دعویٰ کی بنیاد ہو سکتا تھا یا ہونا چاہئے تھا، ایسی نالش میں براہ راست اور واقعی تنقیح طلب امر ہونا متصور ہوگا۔

تشریح۔ V۔ عرضی دعویٰ میں طلب کی گئی کوئی دادرسی جو ڈگری کے ذریعے صریحاً عطا نہ کی گئی ہو، اس دفعہ کی اغراض کے لئے نامنظور کی گئی متصور ہوگی۔

تشریح۔ VI۔ جب کوئی شخص کسی حق عامہ یا نجی حق کی نسبت نیک نیتی سے اپنے لئے اور دیگر اشخاص کے لئے مشترکہ طور پر طلب کئے گئے حق کے لئے مقدمہ کرے، تو ایسے حق میں مفاد رکھنے والے تمام اشخاص اس دفعہ کی اغراض کے لئے، اس طرح مقدمہ کرنے والے شخص کے تحت ادعا کرنے والے اشخاص متصور ہوں گے۔

تشریح۔ VII۔ اس دفعہ کی توضیعات کا اطلاق کسی اجرائے ڈگری کی کارروائی پر ہوگا اور اس دفعہ میں کسی دعوے، تنقیح یا سابقہ نالش کے حوالہ جات کو بالترتیب اجرائے ڈگری کی کارروائی، ایسی کارروائی میں پیدا ہونے والے مسئلے اور اس ڈگری کے اجراء کے لئے سابقہ کارروائی سمجھا جائے گا۔

تشریح۔ VIII۔ ایسی کوئی تنقیح جس کی کسی ایسی محدود اختیار سماعت والی عدالت نے سماعت کی

ہواوراس کا حتمی فیصلہ کیا ہو، جو ایسی تنقیح کے فیصلے کی مجاز ہو، کسی سابقہ نالش میں امر فیصل شدہ کے طور پر موثر ہوگی اس امر کے باوجود کہ محدود اختیار سماعت والی ایسی عدالت ایسی سابقہ نالش یا ایسی نالش کی سماعت کی مجاز نہ تھی جس میں ایسی تنقیح مابعد اخذ کی گئی ہے۔

مزید دعویٰ کی ممانعت۔ 12- جب کسی مدعی کو قواعد کی رو سے کسی خاص بنائے دعویٰ کے متعلق مزید دعویٰ دائر کرنے کی ممانعت کی گئی ہو تو وہ ایسے بنائے دعویٰ کے متعلق کسی ایسی عدالت میں دعویٰ دائر کرنے کا مستحق نہ ہوگا، جس پر مجموعہ ہذا کا اطلاق ہوتا ہے۔

غیر ملکی فیصلہ کب قطعی نہیں ہوگا۔ 13- کوئی غیر ملکی فیصلہ کسی ایسے امر کی نسبت قطعی ہوگا جس کا اس میں براہ راست انہیں فریقین کے مابین یا ایسے فریقین کے مابین، جن کے تحت وہ یا ان میں سے کوئی مقدمہ کرنے والا فریق اسی استحقاق کے تحت ادعا کرے، عدالتی فیصلہ ہو چکا ہو، ماسوائے ذیل کے —

(الف) جب مجاز اختیار سماعت والی عدالت نے اسے نہ سنایا ہو؛

(ب) جب وہ مقدمے کے نفس معاملہ پر نہ کیا گیا ہو؛

(ج) جب بادی النظر میں معلوم ہو کہ کارروائی بین الاقوامی قانون کے کسی غلط نظریے پر یا بھارت کا قانون تسلیم کرنے سے انکار پر مبنی ہے، ایسی صورتوں میں جن میں ایسا قانون قابل اطلاق ہو؛

(د) جب ایسی کارروائی، جس میں فیصلہ حاصل کیا گیا ہو، فطری قانون کے خلاف ہو؛

(ہ) جب وہ فریب سے حاصل کیا گیا ہو؛

(و) جب وہ ایسے ادعا کو برقرار رکھے جو بھارت میں نافذ کسی قانون کی خلاف ورزی پر مبنی ہو۔

غیر ملکی فیصلوں کی نسبت قیاس۔ 14- کوئی ایسی دستاویز پیش کرنے پر، جو کسی غیر ملکی فیصلے کی مصدقہ نقل معلوم ہوتی ہو، عدالت یہ قیاس کرے گی کہ ایسا فیصلہ کسی مجاز اختیار سماعت والی عدالت نے سنایا ہے، بجز اس کے کہ ریکارڈ سے اس کے نقیض پایا جائے، لیکن ایسا قیاس اختیار سماعت نہ ہونے کے ثبوت پر رفع ہو سکتا ہے۔

دعویٰ دائر کرنے کی جگہ

عدالتیں جن میں دعوے دائر ہو سکیں۔ 15- ہر دعویٰ سب سے چھوٹے درجے کی ایسی عدالت میں دائر کیا جائے گا، جو اس کی سماعت کرنے کی مجاز ہو۔

دعوے ان جگہوں پر دائر ہوں گے جہاں شئے متدعویہ واقع ہو۔

16-مالی یا کسی قانون کی رو سے مقررہ دیگر حدود کے تابع مندرجہ ذیل دعوے—

(الف) معہ یا بلا کرائے یا منافعوں کے غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے لئے؛

(ب) غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کے لئے؛

(ج) غیر منقولہ جائیداد پر رہن یا بار کی صورت میں، بیعیات، فروخت یا انفکاک کے لئے؛

(د) غیر منقولہ جائیداد پر کسی دیگر حق یا اس میں مفاد کے تصفیے کے لئے؛

(ہ) غیر منقولہ جائیداد کو نقصان کے معاوضے کے لئے؛

(و) کسی ایسی منقولہ جائیداد کے حصول کے لئے جو واقعی قرقی برائے وصولی یا قرقی کے تابع ہو،

ایسی عدالت میں دائر کئے جائیں گے، جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسی جائیداد واقع ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی غیر منقولہ جائیداد کی نسبت، جو مدعا علیہ کے یا اس کی جانب سے کسی کے قبضے میں ہو، دادرسی یا اس کے نقصان کا معاوضہ حاصل کرنے کے لئے کوئی دعویٰ، جب کہ مطلوبہ دادرسی پوری طرح اس کی ذاتی تعمیل کے ذریعے حاصل ہو سکے، یا تو ایسی عدالت میں دائر ہو سکے گا جس کے مقامی اختیار سماعت کی حدود کے اندر ایسی جائیداد واقع ہو، یا ایسی عدالت میں جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر مدعا علیہ واقعی اور رضاکارانہ طور پر رہائش رکھتا ہو یا کاروبار کر رہا ہو یا ذاتی طور پر فائدہ کے لئے کام کر رہا ہو۔

تشریح۔اس دفعہ میں ''جائیداد'' سے بھارت میں واقع جائیداد مراد ہے۔

مختلف عدالتوں کے اختیار سماعت کے اندر واقع غیر منقولہ جائیداد کے لئے دعوے۔

17-جب ایسی غیر منقولہ جائیداد کی نسبت یا اس کے نقصان کے معاوضے کے لئے دادرسی حاصل کرنے کا دعویٰ ہو، جو مختلف عدالتوں کے اختیار سماعت کے اندر واقع ہو، تو دعویٰ کسی ایسی عدالت میں دائر کیا جا سکے گا جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسی جائیداد کا کوئی جز واقع ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ دعویٰ کی شئے متدعویہ کی مالیت کی نسبت، ایسی عدالت پورے ادعا کی سماعت کرے گی۔

دعویٰ دائر کرنے کی جگہ جب کہ عدالتوں کے اختیار سماعت کی مقامی حدود غیر یقینی ہیں۔

18-(1) جب یہ امر مبینہ طور پر غیر یقینی ہو کہ دو یا زائد عدالتوں میں سے کس عدالت کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر کوئی غیر منقولہ جائیداد واقع ہے، تو ان عدالتوں میں سے کوئی ایک عدالت، اگر وہ

مطمئن ہو کہ مبینہ غیر یقینی کی وجہ موجود ہے، اس کی نسبت بیان قلم بند کر سکے گی، اور اس کے بعد اس جائیداد کی نسبت کسی دعویٰ کو بغرض سماعت لینے اور اسے نپٹانے کی کارروائی کر سکے گی، اور دعویٰ میں اس کی ڈگری اسی طرح موثر ہوگی گویا کہ جائیداد اس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر واقع ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ مکمل دعویٰ اس دعوے کی شے متدعویہ کی قیمت کی نظر میں اس عدالت کے قابل سماعت ہو۔

(2) جب ضمن (1) کے تحت بیان قلم بند نہ کیا گیا ہو اور کسی عدالت اپیل یا عدالت نگرانی کے روبرو یہ عذر لیا گیا ہو کہ ایسی جائیداد کی نسبت کسی دعویٰ میں ڈگری یا حکم کسی ایسی عدالت نے صادر کیا تھا جس کا اس جگہ اختیار سماعت نہ تھا جہاں جائیداد واقع ہو، تو عدالت اپیل یا عدالت نگرانی اس عذر کو منظور نہ کرے گی بجز اس کے کہ اس کی رائے میں، دعویٰ دائر کرتے وقت ایسی عدالت کی نسبت غیر یقینی کی کوئی معقول وجہ نہ تھی، جسے اس کی نسبت اختیار سماعت حاصل تھا اور اس کے نتیجے میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوئے۔

کسی شخص یا منقولہ جائیداد کو نقصان کے معاوضے کے لئے دعوے۔ 19- جب دعویٰ کسی شخص یا منقولہ جائیداد کو پہونچائے گئے نقصان کے معاوضے کے لئے ہو، اگر نقصان ایک عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر پہونچایا گیا ہو اور مدعا علیہ کسی دوسری عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر رہائش رکھتا ہو یا کاروبار کر رہا ہو یا فائدے کے لئے ذاتی طور پر کام کر رہا ہو، تو دعویٰ مدعی کی مرضی سے مذکورہ عدالتوں میں سے کسی بھی عدالت میں دائر کیا جا سکتا ہے۔

تمثیلات

(الف) الف، جو دہلی میں رہتا ہے ب کو کلکتہ میں مار پیٹ کرتا ہے۔ ب، الف، پر یا تو کلکتہ میں یا دہلی میں دعویٰ کر سکتا ہے۔

(ب) الف، جو دہلی میں رہتا ہے کلکتہ میں ب کے خلاف توہین آمیز بیانات شائع کرتا ہے۔ ب الف پر یا تو کلکتہ میں یا دہلی میں دعویٰ کر سکتا ہے۔

دیگر دعوے وہاں دائر ہوں گے جہاں مدعا علیہم رہتے ہوں یا بنائے دعویٰ پیدا ہو۔ 20- متذکرہ بالا حدود کے تابع ہر دعویٰ اس عدالت میں دائر کیا جائے گا جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر،—

(الف) مدعا علیہ، یا جب ایک سے زائد ہوں، مدعا علیہم میں سے ہر ایک دعویٰ کے آغاز کے

وقت واقعی اور رضا کارانہ طور پر رہائش رکھتا ہو، یا کاروبار کرتا ہو، یا فائدے کے لئے ذاتی طور پر کام کرتا ہو؛ یا

(ب) جب ایک سے زائد مدعا علیہم ہوں، تو ان میں سے کوئی مدعا علیہ دعویٰ کے آغاز کے وقت واقعی اور رضا کارانہ طور پر رہائش رکھتا ہو، یا کاروبار کر رہا ہو یا فائدے کے لئے ذاتی طور پر کام کر رہا ہو مگر شرط یہ ہے کہ ایسی صورت میں یا تو عدالت کی اجازت لی گئی ہو، یا ایسے مدعا علیہم جو متذکرہ بالا طریقے سے رہائش نہ رکھتے ہوں یا کاروبار نہ کر رہے ہوں یا فائدے کے لئے ذاتی طور پر کام نہ کر رہے ہوں ایسے دعویٰ کا دائر کیا جانا تسلیم کر لیں؛ یا

(ج) بنائے دعویٰ کلی یا جزوی طور پر پیدا ہو۔

تشریح — حذف۔

تشریح — کسی سند یافتہ جماعت کا بھارت میں اس کے واحد یا صدر دفتر پر کاروبار کرنا یا، کسی بنائے دعویٰ کی نسبت جو کسی ایسی جگہ پیدا ہو جہاں اس کا ماتحت دفتر بھی ہو، ایسی جگہ کاروبار کرنا متصور ہوگا۔

تمثیلات

(الف) الف کلکتہ کا ایک تاجر ہے۔ ب دہلی میں کاروبار کرتا ہے۔ ب، کلکتہ میں اپنے کارندے کے ذریعے، الف سے مال خریدتا ہے اور الف سے کہتا ہے کہ وہ مال ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی کے حوالے کر دے۔ الف اس کے مطابق مال کلکتہ میں حوالے کر دیتا ہے۔ الف مال کی قیمت کے لئے ب پر یا تو کلکتہ میں یا، جہاں بنائے دعویٰ پیدا ہوئی یا دہلی میں، جہاں کاروبار کرتا ہے، دعویٰ کر سکتا ہے۔

(ب) الف شملہ میں، ب کلکتہ میں اور ج دہلی میں رہتا ہے۔ الف، ب اور ج بنارس میں اکٹھے ہوتے ہیں، ب اور ج ایک مشترکہ پرامسری نوٹ تحریر کرتے ہیں جو عند الطلب واجب الادا ہے اور الف کے حوالے کرتے ہیں، الف بنارس میں، جہاں بنائے دعویٰ پیدا ہوئی ب اور ج پر دعویٰ کر سکتا ہے۔ وہ ان پر کلکتہ میں بھی جہاں ب رہتا ہے یا دہلی میں جہاں ج رہتا ہے دعویٰ کر سکتا ہے، لیکن ایسی ہر صورت میں اگر رہائش نہ رکھنے والا مدعا علیہ اعتراض کرے تو دعویٰ عدالت کی اجازت کے بغیر نہیں چل سکتا۔

اختیار سماعت کی نسبت عذرات۔ 21-(1) کوئی عدالت اپیل یا عدالت نگرانی کرنے کی جگہ کی نسبت عذر قبول نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ ایسا عذر ابتدائی عدالت میں سب سے پہلے ممکن موقع پر اور ان تمام صورتوں میں جب تنقیحات اخذ کی گئی ہوں، ایسے اخذ کئے جانے پر یا اس سے پہلے، پیش کیا گیا ہو

اور سوائے اس کے کہ اس کے نتیجے میں انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوئے ہوں۔

(2) کوئی عدالت اپیل یا عدالت نگرانی کسی عدالت کے اختیار سماعت کی مالی حدود کے حوالے سے اس کے مجاز ہونے کی نسبت کوئی عذر قبول نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ ایسا عذر سب سے پہلے ممکن موقع پر، اور ان تمام صورتوں میں جب تنقیحات اخذ کی گئی ہوں ایسے اخذ کئے جانے پر یا اس سے پہلے پیش کیا گیا ہو اور سوائے اس کے کہ اس کے نتیجے میں انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوئے ہوں۔

(3) کوئی عدالت اپیل یا عدالت نگرانی کسی عدالت اجرا کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے حوالے سے اس کے مجاز ہونے کی نسبت کوئی عذر قبول نہ کرے گی سوائے اس کے کہ ایسا عذر سب سے پہلے ممکن موقع پر عدالت اجرا میں پیش کیا گیا تھا اور سوائے اس کے کہ اس کے نتیجے میں انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوئے ہوں۔

دعویٰ کرنے کی جگہ کی نسبت عذر پر ڈگری مسترد کرنے کے دعویٰ کی ممانعت۔

21 الف۔ کوئی ایسا دعویٰ دائر نہ ہو سکے گا جس میں ایسی ڈگری کے جواز پر اعتراض کیا جائے، جو کسی سابقہ نالش میں انہیں فریقین کے مابین یا ان فریقین کے مابین جن کے ذریعے وہ یا ان میں سے کوئی ادعا کر رہا ہو اور اسی استحقاق کے تحت مقدمہ لڑ رہا ہو، کسی ایسی وجہ پر صادر کی گئی ہو، جو دعویٰ کرنے کی جگہ کے متعلق کسی عذر پر مبنی ہو۔

تشریح — اصطلاح "سابقہ نالش" سے ایسی نالش مراد ہے جس کا فیصلہ اس نالش سے پہلے کیا جا چکا ہو جس میں ڈگری کے جواز پر سوال اٹھایا گیا ہے چاہے سابقہ طے شدہ نالش اس نالش سے پہلے دائر کی گئی ہو یا بعد میں جس میں ڈگری کے جواز پر سوال اٹھایا گیا ہے۔

ایسے دعوے منتقل کرنے کا اختیار جو ایک سے زائد عدالتوں میں دائر کئے جائیں۔

22- جب کوئی دعویٰ دو یا زائد عدالتوں میں سے کسی ایک میں دائر کیا جا سکے اور ایسی عدالتوں میں سے کسی ایک میں دائر کیا جائے تو کوئی مدعا علیہ دیگر فریقین کو نوٹس دینے کے بعد سب سے پہلے ممکن موقع پر اور ان تمام صورتوں میں جن میں تنقیحات اخذ کی گئی ہوں ایسے اخذ کئے جانے پر یا اس سے پہلے، کسی دیگر عدالت میں دعویٰ منتقل کرنے کی درخواست دے سکتا ہے اور ایسی عدالت جسے ایسی درخواست دی جائے، دیگر فریقین (اگر کوئی ہوں) کے عذرات پر غور کرنے کے بعد یہ تصفیہ کرے گی کہ اختیار سماعت رکھنے والی کئی عدالتوں میں سے کس عدالت میں دعویٰ کی سماعت ہوگی۔

کس عدالت میں درخواست دی جا سکتی ہے۔

23-(1) جب اختیار سماعت رکھنے والی کئی

عدالتیں ایک ہی عدالت اپیل کے ماتحت ہوں تو دفعہ 22 کے تحت درخواست عدالت اپیل میں دی جائے گی۔

(2) جب ایسی عدالتیں مختلف عدالت ہائے اپیل لیکن ایک ہی عدالت عالیہ کے تحت ہوں تو درخواست مذکورہ عدالت عالیہ میں دی جائے گی۔

(3) جب ایسی عدالتیں مختلف عدالت ہائے عالیہ کے ماتحت ہوں تو درخواست ایسی عدالت عالیہ میں دی جائے گی جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسی عدالت واقع ہو جس میں دعویٰ دائر کیا جائے۔

دعویٰ منتقل کرنے یا واپس لینے کا عام اختیار۔ 24-(1) فریقین میں سے کسی فریق کی درخواست پر اور فریقین کو نوٹس دینے کے بعد اور ان میں سے ایسے فریق کو سننے کے بعد جسے سننا چاہے، یا ایسے نوٹس کے بغیر اپنی ایما پر عدالت عالیہ یا ضلع عدالت کسی بھی مرحلے پر ــــــ

(الف) کوئی ایسا دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی، جو اس کے زیر سماعت یا زیر فیصلہ ہو، کسی ایسی عدالت کو منتقل کر سکے گی، جو اس کے ماتحت ہو اور اس کی سماعت یا فیصلے کی مجاز ہو؛ یا

(ب) کوئی دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی، جو اس کی ماتحت عدالت میں زیر سماعت ہو واپس لے سکے گی، اور

(i) اس کی سماعت یا فیصلہ کر سکے گی؛ یا

(ii) اسے سماعت یا فیصلے کے لئے ایسی عدالت کو منتقل کر سکے گی جو اس کی ماتحت ہو اور اس کی سماعت یا فیصلے کی مجاز ہو؛ یا

(iii) اسے ماتحت یا فیصلے کے لئے اسی عدالت کو دوبارہ منتقل کر سکے گی۔

(2) جب کوئی دعویٰ یا کارروائی ضمن (1) کے تحت منتقل کی گئی یا واپس لی گئی ہو، تو ایسی عدالت جسے ایسے دعویٰ یا کارروائی کی اس کے بعد سماعت کرنی ہو یا فیصلہ کرنا ہو، منتقلی کے حکم کی صورت میں کسی خصوصی ہدایت کے تابع، یا تو اس کی دوبارہ سماعت کر سکے گی یا اس مرحلے سے شروع کر سکے گی جس پر اسے منتقل کیا گیا یا واپس لیا گیا تھا۔

(3) اس دفعہ کی اغراض کے لئے ــــــ

(الف) ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ججوں کی عدالتیں ضلع عدالت کے ماتحت متصور ہوں گی؛

(ب) ''کارروائی'' میں کسی ڈگری یا حکم کے اجرا کی کارروائی شامل ہے۔

(4) ایسی عدالت، جو کسی ایسے دعوے کی سماعت کر رہی ہو، جو کسی عدالت مطالبات خفیفہ سے دفعہ ہذا کے تحت منتقل کیا یا واپس لیا گیا ہو، ایسے دعووں کی اغراض کے لئے عدالت مطالبات خفیفہ متصور ہوگی۔

(5) اس دفعہ کے تحت کوئی دعویٰ یا کارروائی ایسی عدالت سے منتقل کی جاسکتی ہے، جسے اس کی سماعت کا اختیار حاصل نہ ہو۔

دعوے وغیرہ منتقل کرنے کا سپریم کورٹ کا اختیار۔ 25- (1) کسی فریق کی درخواست پر، اور فریقین کو نوٹس دینے کے بعد اور ان میں سے ایسے فریق کو سننے کے بعد، جسے سننا چاہے، سپریم کورٹ کسی بھی مرحلے پر، اگر وہ مطمئن ہو کہ اس دفعہ کے تحت کوئی حکم انصاف کی اغراض کے لئے قرین مصلحت ہے، یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ کوئی دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی ایک ریاست کی عدالت عالیہ یا دیگر دیوانی عدالت سے کسی دوسری ریاست کی عدالت عالیہ یا دیگر دیوانی عدالت کو منتقل کی جائے۔

(2) اس دفعہ کے تحت ہر درخواست بذریعہ عرضی دی جائے گی جس کی تائید میں بیان حلفی اس کے ہمراہ ہوگا۔

(3) ایسی عدالت جسے ایسا دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی منتقل کی جائے، حکم انتقال میں کسی خصوصی ہدایت کے تابع، یا تو اس کی دوبارہ سماعت کرے گی یا اس مرحلے سے سماعت شروع کرے گی جس پر وہ اسے منتقل کیا گیا تھا۔

(4) اس دفعہ کے تحت کوئی درخواست خارج کرتے وقت، سپریم کورٹ، اگر اس کی یہ رائے ہو کہ درخواست بے بنیاد یا تکلیف دہ تھی، درخواست دہندہ کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو جس نے درخواست کی مخالفت کی ہو، بطور معاوضہ ایسی رقم ادا کرے، جو دو ہزار روپے سے زائد نہ ہو، جسے وہ مقدمے کے حالات کے مطابق مناسب سمجھے۔

(5) اس دفعہ کے تحت منتقل کئے گئے کسی دعوے، اپیل یا دیگر کارروائی پر قابل اطلاق قانون ایسا قانون ہوگا جس کا اطلاق ایسے دعوے، اپیل یا کاروائی پر اس عدالت کو کرنا چاہئے تھا جس میں دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی ابتدا میں دائر کی گئی تھی۔

دعوے دائر کئے جانا

دعوے دائر کئے جانا۔ 26 -(1) ہر دعویٰ ایک عرضی دعویٰ پیش کرنے سے یا ایسے دیگر طریقے سے دائر کیا جائے گا، جو مقرر کیا جائے۔

(2) ہر عرضی دعوے میں واقعات حلف نامہ سے ثابت کئے جائیں گے۔

سمن اور انکشاف

مدعا علیہم کے نام سمن۔ 27-جب کوئی دعویٰ باضابطہ دائر کیا جائے، تو مدعا علیہ کو حاضر ہونے اور ادعا کا جواب دینے کے لئے سمن جاری کیا جا سکتا ہے اور اس کی تعمیل ایسے دن جو دعویٰ دائر کئے جانے کی تاریخ سے تیس دن کے بعد کی نہ ہو، مقررہ طریقے سے کروائی جا سکتی ہے۔

سمن کی تعمیل جب کہ مدعا علیہ دوسری ریاست میں رہتا ہو۔ 28 -(1) کوئی سمن تعمیل کے لئے کسی دوسری ریاست میں ایسی عدالت کو اور ایسے طریقے سے بھیجا جا سکتا ہے جو اس ریاست میں نافذ قواعد کی رو سے مقرر کیا جائے۔

(2) ایسی عدالت جسے ایسا سمن بھیجا جائے، اس کی وصولی پر اس طرح کارروائی شروع کرے گی گویا کہ اس نے سمن جاری کیا تھا، اور جب سمن اس عدالت کو اس کی نسبت اپنی کارروائی کے اندراج کے ہمراہ (اگر کوئی ہو) واپس بھیج دے گی، جس نے اسے جاری کیا تھا۔

(3) جب دوسری ریاست میں تعمیل کے لئے بھیجے گئے سمن کی زبان ضمن (2) میں محولہ اندراج کی زبان سے مختلف ہو، تو اندراج کا ترجمہ بھی،——

(الف) ہندی میں، جب کہ سمن جاری کرنے والی عدالت کی زبان ہندی ہو، یا

(ب) ہندی یا انگریزی میں، جب کہ ایسے اندراج کی زبان ہندی یا انگریزی سے مختلف ہو،

اس ضمن کے تحت بھیجے گئے اندراج کے ہمراہ بھیجا جائے گا۔

غیر ملکی سمنوں کی تعمیل۔ 29-مندرجہ ذیل عدالتوں کے جاری کئے گئے سمن اور دیگر حکم نامے،——

(الف) بھارت کے کسی حصے میں قائم کی گئی کوئی ایسی عدالت دیوانی یا عدالت مال جس پر مجموعہ ہذا کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا؛ یا

(ب) بھارت سے باہر ایسی کوئی عدالت دیوانی یا عدالت مال جو مرکزی حکومت کی اجازت سے

قائم کی گئی یا جاری رکھی گئی ہو؛ یا

(ج) بھارت سے باہر کوئی ایسی عدالت دیوانی یا عدالت مال جس کی نسبت مرکزی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے اس دفعہ کی توضیعات کا اطلاق ہونا قرار دیا ہو،

ایسے علاقوں میں واقع عدالتوں کو بھیجے جاسکتے ہیں جن پر مجموعہ ہذا کا نفاذ ہوتا ہے، اور ان کی اس طرح تعمیل کروائی جاسکتی ہے گویا کہ وہ ایسی عدالتوں کے جاری کئے گئے سمن ہوں۔

انکشاف وغیرہ کا حکم دینے کا اختیار۔ 30-ایسی شرائط اور قیود کے تابع جو مقرر کی جائیں عدالت کسی بھی وقت یا تو اپنی ایما پر یا کسی فریق کی درخواست پر،——

(الف) ایسے احکام صادر کرسکتی ہے جو ان تمام امور میں ضروری یا معقول ہوں جو بند سوالات کی حوالگی اور ان کے جواب، دستاویزات اور واقعات تسلیم کرنے، اور ایسی دستاویزات یا دیگر اہم اشیاء کے انکشاف، ملاحظے، پیش کئے جانے، قانونی قبضے میں لینے اور واپس کئے جانے کی نسبت ہوں، جو بطور شہادت پیش ہوسکیں،

(ب) ایسے اشخاص کو سمن جاری کرسکتی ہے جن کی حاضری یا تو شہادت دینے یا متذکرہ بالا دستاویزات یا دیگر اشیاء پیش کرنے کے لئے مطلوب ہو؛

(ج) کسی واقعہ کو بذریعہ بیان حلفی ثابت کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

گواہ کو سمن بھیجنا۔ 31-دفعات 27، 28 اور 29 کی توضیعات کا اطلاق شہادت دینے یا دستاویزات یا دیگر اہم اشیا پیش کرنے کے لئے جاری کئے گئے سمنوں پر ہوگا۔

قاصر رہنے کا تاوان۔ 32-عدالت کسی ایسے شخص کو حاضر کرواسکتی ہے جسے دفعہ 30 کے تحت سمن جاری کیا گیا ہو اور اس غرض کے لئے ——

(الف) اس کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کرسکتی ہے؛

(ب) اس کی جائیداد قرق اور نیلام کرسکتی ہے؛

(ج) اس پر جرمانہ عائد کرسکتی ہے جو پانچ ہزار روپے سے زائد نہ ہو؛

(د) اسے اپنی حاضری کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دے سکتی ہے اور قاصر رہنے کی صورت میں اسے سول جیل خانے بھیج سکتی ہے۔

فیصلہ اور ڈگری

فیصلہ اور ڈگری۔ 33-عدالت مقدمے کی سماعت کے بعد فیصلہ سنائے گی اور اس کے بعد ایسے فیصلے پر ڈگری صادر کرے گی۔

سُود

سود۔ 34-(1) جب اور جہاں تک کوئی ڈگری زرنقد کی ادائیگی کے لئے ہو، تو عدالت ڈگری میں دعوے کی تاریخ سے ڈگری کی تاریخ تک ایسی شرح سے سود کا حکم صادر کر سکے گی جسے عدالت منفصلہ اصل زر پر ادا کیا جانا معقول سمجھے، ایسے سود کے علاوہ جس کی نسبت دعویٰ دائر کرنے سے قبل کسی مدت کے لئے ایسے اصل زر پر سود کا فیصلہ کیا گیا ہو، معہ ڈگری کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک، یا ایسی ماقبل تاریخ تک جسے عدالت ٹھیک سمجھے، ایسی شرح سے مزید سود کے جو چھ فیصد سے زائد نہ ہو جسے عدالت ایسے اصل زر پر معقول سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب اس طرح منفصلہ رقم کی نسبت ذمہ داری کسی تجارتی لین دین سے پیدا ہوئی ہو، تو ایسے مزید سود کی شرح چھ فیصد سالانہ سے زائد ہو سکتی ہے لیکن معاہدے کی شرح سود سے زائد نہ ہوگی یا جب معاہدے کی کوئی شرح نہ ہو تو اس شرح سے زائد نہ ہوگی جس پر تجارتی لین دین کی نسبت قومیائے گئے بینک زرنقد ادھار پیشگی دیتے ہیں۔

تشریح ا۔ اس ضمن میں "قومیایا گیا بینک" سے مراد ہے کوئی مماثل نیا بینک جس کی تعریف بینک کاری کمپنیاں (اداروں کا حصول اور منتقلی) ایکٹ، 1970 میں کی گئی ہے۔

تشریح II۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے کوئی لین دین تب ایک تجارتی لین دین ہے، اگر وہ ذمہ داری برداشت کرنے والے فریق کی صنعت، تجارت یا کاروبار سے متعلق ہو۔

(2) جب ایسی ڈگری میں ڈگری کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک یا دیگر ماقبل تاریخ تک ایسے اصل زر پر مزید سود کی ادائیگی کی نسبت کوئی ذکر نہ ہو، تو یہ متصور ہوگا کہ عدالت نے ایسا سود دلانے سے انکار کر دیا ہے اور اس کے لئے کوئی الگ دعویٰ نہیں ہو سکے گا۔

خرچے

خرچے۔ 35 -(1) ایسی شرائط اور قیود، جو مقرر کی جائیں اور فی الوقت نافذ کسی قانون کی توضیعات کے تابع تمام دعووں کے اوران سے متعلق خرچوں کی نسبت عدالت کو اختیار تمیزی حاصل ہوگا، اور عدالت کو یہ تصفیہ کرنے کہ ایسے خرچے کون ادا کرے گا یا کس جائیداد سے اور کس حد تک ادا کیے جائیں گے، اور متذکرہ بالا اغراض کے لئے ضروری ہدایات دینے کا پورا اختیار حاصل ہوگا۔ یہ امر واقع کہ عدالت کو دعویٰ کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں، ایسے اختیار کے استعمال میں مانع نہ ہوگا۔

(2) جب عدالت یہ حکم صادر کرے کہ کوئی خرچہ نہیں دلایا جائے گا تو عدالت اس کی وجوہات قلمبند کرے گی۔

(3) حذف۔

جھوٹے یا تکلیف دہ دعووں یا جواب دہی کی نسبت معاوضے کے طور پر خرچے۔ 35 الف-(1) اگر کسی ایسے دعویٰ یا دیگر کارروائی میں، جس میں اجرا کی کارروائی شامل ہے لیکن کوئی اپیل یا نگرانی شامل نہیں، کوئی فریق اس بنا پر کسی دعویٰ یا جواب دہی پر عذر پیش کرے کہ وہ دعویٰ یا جواب دہی یا اس کا کوئی جز عذر دار کے خلاف، ایسے فریق کے علم میں جھوٹا یا تکلیف دہ ہے جس نے اسے پیش کیا ہے، اور اگر اس کے بعد عذر دار کے خلاف، ایسا دعویٰ یا جواب دہی نامنظور کی جائے، ترک کر دی جائے یا کلی یا جزوی طور پر واپس لے لی جائے، تو عدالت، اگر وہ ٹھیک سمجھے ایسے دعویٰ یا جواب دہی کو جھوٹا یا تکلیف دہ قرار دینے کی وجوہات قلمبند کرنے کے بعد ایسے فریق کو جس نے ایسا دعویٰ یا جواب دہی پیش کی ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ عذر دار کو معاوضے کے طور پر خرچے کی ادائیگی کرے۔

(2) کوئی عدالت ایسی رقم کی ادائیگی کا کوئی ایسا حکم صادر نہیں کرے گی جو 3000 روپے یا اس کے مالی اختیار سماعت کی حدود سے زائد ہو، ان میں سے جو بھی رقم کم ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کسی ایسی عدالت کے، جو صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ایکٹ، 1887 یا بھارت کے کسی ایسے حصے میں نافذ کسی مماثل قانون کے تحت، جس پر مذکورہ ایکٹ کا اطلاق نہ ہو عدالت مطالبات خفیفہ کا اختیار سماعت استعمال کر رہی ہو اور جو ایسے ایکٹ یا قانون کے تحت قائم کی گئی عدالت نہ ہو، اختیار سماعت کی مالی حدود دو سو پچاس روپے سے کم ہو، تو عدالت عالیہ ایسی عدالت کو اختیار دے سکتی ہے کہ وہ اس دفعہ کے تحت بطور خرچہ کوئی ایسی رقم دلائے جو دو سو پچاس روپے اور ان حدود

سے ایک سو روپے سے زائد ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ ایسی رقم کی حد مقرر کرسکتی ہے جس کے اس دفعہ کے تحت بطور خرچہ دلانے کا کسی عدالت یا کسی درجے کی عدالت کو اختیار ہے۔

(3) کوئی شخص جس کے خلاف اس دفعہ کے تحت کوئی حکم صادر کیا گیا ہو، اس حکم کی وجہ سے، اس کے کیے گیے دعویٰ یا جواب دہی کی نسبت فوجداری ذمہ داری سے مستثنیٰ نہ ہوگا۔

(4) کسی جھوٹے یا تکلیف دہ دعویٰ یا جواب دہی کی نسبت اس دفعہ کے تحت کسی معاوضے کے طور پر دلائی گئی رقم ایسے دعویٰ یا جواب دہی کے متعلق ہرجانے یا معاوضے کے کسی مابعد دعوے میں شمار کی جائے گی۔

تاخیر کے لئے خرچہ۔ 35ب—(1) اگر کسی دعوے کی ساعت یا اس میں کسی کارروائی کے لئے مقررہ کسی تاریخ پر دعوے کا کوئی فریق،—

(الف) ایسی کوئی کارروائی کرنے سے قاصر ہے جس کے اس تاریخ پر مجموعہ ہذا کی رو سے یا اس کے تحت اس تاریخ تک کرنے کا اسے حکم دیا گیا تھا؛ یا

(ب) ایسی کارروائی کرنے یا شہادت پیش کرنے کے لئے یا کسی دیگر بنا پر التوا لیتا ہے،

تو عدالت تحریری وجوہات پر حکم صادر کرے گی جس میں ایسے فریق کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ دوسرے فریق کو ایسا خرچہ ادا کرے جو عدالت کی رائے میں دوسرے فریق کی اس تاریخ پر عدالت میں اس کی حاضری کے لئے برداشت کئے گئے اخراجات کی تلافی کے لئے معقول طور پر کافی ہو، اور ایسے خرچے کی ایسے حکم کی تاریخ کے مابعد والی تاریخ پر ادائیگی حسب ذیل میں مزید کارروائی کی شرط ماقبل ہوگی—

(الف) مدعی کا دعویٰ، جب کہ مدعی کو ایسا خرچہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا؛

(ب) مدعا علیہ کی جواب دہی، جب کہ مدعا علیہ کو ایسا خرچہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

تشریح:۔ جب مدعا علیہم یا مدعا علیہم کی جماعتوں نے الگ الگ جواب دہی کی ہو تو ایسے خرچے کی ادائیگی، ایسے مدعا علیہم یا مدعا علیہم کی جماعتوں کی، جنہیں عدالت نے ایسا خرچہ ادا کرنے کا حکم دیا ہو، جواب دہی میں مزید کارروائی کے لئے شرط ماقبل ہوگی۔

(2) ایسا خرچہ جس کی ادائیگی کا حکم ضمن (1) کے تحت دیا گیا ہو، اگر ادا کیا گیا ہو، ایسے خرچے

میں شامل نہیں کیا جائے گا جو دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری میں دلایا گیا ہو، لیکن اگر ایسا خرچ ادا نہ کیا جائے تو ایک الگ حکم مرتب کیا جائے گا جس میں ایسے خرچ کی رقم اور ایسے اشخاص کے نام اور پتے درج کیے جائیں گے جن سے ایسا خرچ واجب الادا ہو اور اس طرح مرتب کیا گیا حکم ایسے اشخاص کے خلاف قابل اجرا ہوگا۔

حصہ II

اجرا

عام

احکام پر اطلاق۔ 36۔اجرائے ڈگری کی نسبت مجموعہ ہذا کی توضیعات، (جن میں ڈگری کے تحت ادائیگی کی نسبت توضیعات شامل ہیں) جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں، کا احکام کے اجرا پر اطلاق ہونا متصور ہوگا (جس میں حکم کے تحت ادائیگی شامل ہے)۔

ڈگری صادر کرنے والی عدالت کی تعریف۔ 37۔اصطلاح "ڈگری صادر کرنے والی عدالت" یا ویسے ہی الفاظ میں ڈگریوں کے اجرا کی نسبت، تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر اس کے نقیض ہو، حسب ذیل شامل متصور ہوگی،——

(الف) جب اجرا کی جانے والی ڈگری اپیلی اختیار سماعت استعمال کرتے ہوئے صادر کی گئی ہو، ابتدائی عدالت، اور

(ب) جب ابتدائی عدالت کا وجود یا اجرا کا اختیار نہ رہا ہو، ایسی عدالت کو جسے، اگر ایسا دعویٰ جس میں ڈگری صادر کی گئی تھی، ڈگری کے اجرا کی درخواست دیتے وقت دائر کیا گیا تھا، ایسے دعویٰ کی سماعت کا اختیار حاصل ہوتا۔

تشریح:۔ابتدائی عدالت کا اجرائے ڈگری کا اختیار صرف اس بناء پر ختم نہیں ہوتا کہ ایسا دعویٰ دائر کرنے کے بعد جس میں ڈگری صادر کی گئی تھی یا ڈگری صادر کرنے کے بعد کوئی علاقہ اس عدالت کے

اختیار سماعت سے کسی دیگر عدالت کے اختیار سماعت کو منتقل کیا گیا ہے، لیکن ایسی ہر صورت میں، ایسی دیگر عدالت کو ڈگری کے اجرا کا اختیار حاصل ہوگا، اگر اجرائے ڈگری کی درخواست دیتے وقت اسے مذکورہ دعوئی کی سماعت کا اختیار حاصل ہوتا۔

ڈگریاں اجرا کرنے والی عدالتیں

ڈگری اجرا کرنے والی عدالت۔ 38- کسی ڈگری کا اجرا یا تو ایسی عدالت کرے گی جس نے وہ صادر کی ہو، یا ایسی عدالت کرے گی جسے وہ اجرا کے لئے بھیجی جائے۔

ڈگری کی منتقلی۔ 39-(1) ایسی عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو، ڈگری دار کی درخواست پر، اجرا کے لئے اسے مجاز اختیار سماعت رکھنے والی کسی دوسری عدالت کو بھیج سکے گی۔۔۔

(الف) اگر ایسا شخص جس کے خلاف ڈگری صادر کی گئی ہو ایسی دوسری عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر واقعی اور رضا کارانہ طور پر رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا فائدے کے لئے ذاتی طور پر کام کرتا ہو، یا

(ب) اگر ایسے شخص کی ایسی عدالت کے، جس نے ڈگری صادر کی ہو، اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسی ڈگری کے ایفا کے لئے کافی جائیداد نہ ہو اور ایسی دیگر عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر جائیداد ہو، یا

(ج) اگر ڈگری میں یہ ہدایت ہو کہ ڈگری صادر کرنے والی عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود سے باہر واقع غیر منقولہ جائیداد کو نیلام یا حوالے کیا جائے، یا

(د) اگر ڈگری صادر کرنے والی عدالت کسی دیگر وجہ سے جو قلمبند کی جائے گی، یہ سمجھے کہ ڈگری ایسی دیگر عدالت کے ذریعے اجرا کی جانی چاہئے۔

(2) ڈگری صادر کرنے والی عدالت اپنی ایما پر اسے اجرا کے لئے اپنی کسی ماتحت مجاز اختیار سماعت والی عدالت کو بھیج سکے گی۔

(3) اس دفعہ کی اغراض کے لئے، کوئی عدالت مجاز اختیار سماعت والی عدالت متصور ہوگی اگر، اسے ڈگری منتقل کرنے کی درخواست دیتے وقت، ایسی عدالت کو ایسے دعوئی کی سماعت کا اختیار حاصل ہوتا جس میں ایسی ڈگری صادر کی گئی تھی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ اس عدالت کو، جس نے ڈگری صادر کی ہے، اپنے اختیار سماعت کی ایسی حدود کے باہر ایسی ڈگری کو کسی شخص یا جائیداد کے خلاف اجراء کے لئے مجاز کرتی ہے۔

کسی دوسری ریاست میں عدالت کو ڈگری کی منتقلی۔ 40- جب کوئی ڈگری اجرا کے لئے کسی دوسری ریاست میں بھیجی جائے، تو وہ ایسی عدالت کو بھیجی جائے گی اور ایسے طریقے سے اجرا کی جائے گی جو اس ریاست میں نافذ قواعد کی رو سے مقرر کیا جائے۔

اجرا کی کارروائی کے نتیجے میں تصدیق کی جائے گی۔ 41- ایسی عدالت جسے اجرا کے لئے کوئی ڈگری بھیجی جائے ڈگری صادر کرنے والی عدالت کو ایسے اجرا کی تصدیق بھیجے گی، یا جب اول الذکر عدالت اس کے اجرا سے قاصر رہے تو ایسے حالات کی اطلاع دے گی۔

منتقل شدہ ڈگری کے اجرا میں عدالت کے اختیارات۔ 42-(1) ایسی عدالت کو، جو اسے بھیجی گئی ڈگری کا اجرا کر رہی ہو، ایسی ڈگری کے اجرا میں وہی اختیارات حاصل ہوں گے گویا کہ اسے خود اس نے صادر کیا تھا۔ ڈگری کی حکم عدولی یا اس کے اجرا میں مزاحمت کرنے والے تمام اشخاص ایسی عدالت سے اسی طرح مستوجب سزا ہوں گے گویا کہ اس نے ڈگری صادر کی تھی، اور ایسی ڈگری کے اجرا میں اس کا حکم اپیل کی نسبت انہیں قواعد کے تابع ہوگا گویا کہ خود اس نے ڈگری صادر کی تھی۔

(2) ضمن (1) کی توضیحات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، اس ضمن کے تحت عدالت کے اختیارات میں ڈگری صادر کرنے والی عدالت کے مندرجہ ذیل اختیارات شامل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) دفعہ 39 کے تحت کسی دوسری عدالت کو اجرا کے لئے ڈگری بھیجنے کا اختیار؛

(ب) دفعہ 50 کے تحت متوفی مدیون ڈگری کے قانونی قائم مقام کے خلاف ڈگری کے اجرا کا اختیار؛

(ج) ڈگری کی قرقی کا حکم دینے کا اختیار۔

(3) ضمن (2) میں مصرحہ اختیارات کے استعمال میں حکم صادر کرنے والی عدالت اس حکم کی ایک نقل ڈگری صادر کرنے والی عدالت کو بھیجے گی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسی عدالت کو جسے اجرا کے لئے ڈگری بھیجی جائے مندرجہ ذیل اختیارات میں سے کسی اختیار کا تفویض ہونا متصور نہ ہوگا یعنی:۔

(الف) ڈگری کے منتقل الیہ کی ایما پر اجرا کا حکم دینے کا اختیار؛

(ب) کسی فرم کے خلاف صادر کی گئی ڈگری کی صورت میں آرڈر XXI کے قاعدہ 50 کے ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) میں محولہ شخص کے سوا کسی شخص کے خلاف ایسی ڈگری کے اجرا کی اجازت عطا کرنے کا اختیار۔

ایسی جگہوں میں جن پر مجموعہ ہذا نافذ نہیں ہوتا عدالت ہائے دیوانی کی صادر شدہ ڈگریوں کا اجرا۔

43- بھارت کے کسی ایسے حصے میں، جس پر مجموعہ ہذا کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا، قائم کی گئی کسی دیوانی عدالت کی یا بھارت سے باہر مرکزی حکومت کی اجازت سے قائم کی گئی یا جاری رکھی گئی کسی عدالت کی صادر کی گئی کوئی ڈگری، اگر اس کا اجرا اسے صادر کرنے والی عدالت کی حدود اختیار سماعت کے اندر نہ ہو سکے، تو اس کا اجرا ایسے علاقوں میں جس پر مجموعہ ہذا کا نفاذ ہوتا ہے واقع کسی عدالت کی حدود اختیار سماعت کے اندر یہاں وضع شدہ طریقے سے کیا جائے گا۔

ایسی جگہوں میں جن پر مجموعہ ہذا کا نفاذ نہیں ہوتا عدالت ہائے مال کی صادر شدہ ڈگریوں کا اجرا۔

44- ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے یہ قرار دے سکے گی کہ بھارت کے کسی ایسے حصے میں جس پر مجموعہ ہذا کی توضیعات کا نفاذ نہیں ہوتا، واقع کسی عدالت مال کی ڈگریاں یا ایسی ڈگریوں کی کوئی قسم ریاست میں اجرا ہو سکیں گی گویا کہ وہ اس ریاست کی عدالتوں نے صادر کی تھیں۔

باہمی انتظام کے علاقوں میں عدالتوں کی صادر شدہ ڈگریوں کا اجرا۔

44الف -(1) جب کسی ضلع عدالت میں کسی باہمی انتظام کے علاقے کی اعلیٰ عدالتوں میں سے کسی عدالت کی ڈگری کی مصدقہ نقل پیش کی جائے تو ڈگری کا اجرا بھارت میں ہو سکے گا گویا کہ وہ ضلع عدالت کی صادر شدہ ڈگری تھی۔

(2) ڈگری کی مصدقہ نقل کے ساتھ ہی ایسی اعلیٰ عدالت کا ایک سرٹیفکٹ بھی پیش کیا جائے گا جس میں ایسی حد، اگر کوئی ہو، جس تک ڈگری ایفا یا مجرا کی گئی ہو اور ایسا سرٹیفکٹ اس دفعہ کے تحت کارروائی کی اغراض کے لئے ایسے ایفا یا مجرائی کی حد کا قطعی ثبوت ہوگا۔

(3) دفعہ 47 کی توضیعات کا اطلاق ڈگری کی مصدقہ نقل پیش کرنے کی تاریخ سے اس دفعہ کے تحت ڈگری اجرا کرنے والی ضلع عدالت کی کارروائی پر ہوگا، اور ضلع عدالت کسی ایسی ڈگری کے اجرا سے انکار کر دے گی اگر عدالت کے حسب اطمینان یہ ظاہر کیا جائے کہ ڈگری دفعہ 13 کے فقرہ جات (الف) سے (و) تک میں مصرحہ استثنیات میں سے کسی استثنا کے تحت آتی ہے۔

تشریح۔1۔ ''باہمی انتظام کا علاقہ'' سے مراد ہے بھارت سے باہر کوئی ملک یا علاقہ جسے مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے باہمی انتظام کا علاقہ قرار دے؛ اور ایسے کسی علاقے کے حوالے سے ''اعلیٰ عدالتوں'' سے مراد ہے ایسی عدالتیں جن کی مذکورہ اطلاع نامے میں صراحت کی جائے۔

تشریح۔2۔ کسی اعلیٰ عدالت کے حوالے سے ''ڈگری'' سے مراد ہے ایسی عدالت کی کوئی ڈگری یا فیصلہ جس کے تحت زر نقد کی کوئی رقم واجب الادا ہو؛ جو ٹیکسوں یا ویسے ہی دیگر اخراجات کی نسبت یا جرمانے یا دیگر تاوان کی نسبت واجب الادا رقم نہ ہو، لیکن اس میں فیصلہ ثالثی کسی صورت میں شامل نہ ہوگا اگرچہ ایسا فیصلہ ثالثی بطور ڈگری یا فیصلے کے قابل اجرا ہو۔

بھارت سے باہر ڈگریوں کا اجرا۔ 45-اس حصے کی متذکرہ دفعات کے اس قدر حصے سے، جس سے کسی عدالت کو اجرا کے لئے کوئی ڈگری کسی دوسری عدالت کو بھیجنے کا اختیار حاصل ہو، یہ مفہوم لیا جائے گا کہ اس سے کسی ریاست میں کسی عدالت کو اجرا کے لئے کوئی ڈگری کسی ایسی عدالت کو بھیجنے کا اختیار حاصل ہے جو بھارت سے باہر مرکزی حکومت کی اجازت سے اختیار کی گئی ہو اور جس پر ریاستی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے اس دفعہ کا اطلاق ہونا قرار دیا ہو۔

حکمنامے۔ 46-(1) ڈگری دار کی درخواست پر ڈگری صادر کرنے والی عدالت، جب بھی وہ ٹھیک سمجھے کسی ایسی دوسری عدالت کو جو ایسی ڈگری کے اجرا کی مجاز ہو، کوئی ایسی جائیداد قرق کرنے کا حکم نامہ جاری کر سکے گی، جو مدیون کی مملوکہ اور حکمنامے میں مصرحہ ہو۔

(2) ایسی عدالت جسے کوئی حکمنامہ بھیجا جائے اس طریقے سے جائیداد قرق کرنے کی کارروائی کرے گی جو ڈگری کے اجرا میں جائیداد کی قرقی کے متعلق مقرر کیا گیا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ حکمنامے کے تحت کوئی قرقی دو مہینوں سے زائد جاری نہ رہے گی سوائے اس کے کہ قرقی کی معیاد میں ڈگری صادر کرنے والی عدالت کے حکم سے توسیع کی جائے یا سوائے اس کے کہ ایسی قرقی کے تصفیہ سے پہلے ہی ڈگری ایسی عدالت کو منتقل کی گئی ہو جس نے قرقی کی ہو اور ڈگری دار نے ایسی جائیداد کے نیلام کے حکم کی درخواست دی ہو۔

ڈگری اجرا کرنے والی عدالت سے
قابل تصفیہ امور

ڈگری اجرا کرنے والی عدالت سے قابل تصفیہ امور۔ 47 - (1) ایسے تمام امور جو ایسے دعویٰ کے، جس میں ڈگری صادر کی گئی تھی، فریقین یا ان کے قائم مقامان کے مابین اجراء، بے باقی، یا ایفاڈگری کی نسبت پیدا ہونے والے تمام امور کا تصفیہ ڈگری اجرا کرنے والی عدالت سے ہوگا نہ کہ الگ دعویٰ سے۔

(2) حذف۔

(3) جب یہ سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی شخص کسی فریق کا قائم مقام ہے یا نہیں، تو ایسے سوال کا، اس دفعہ کی اغراض کے لئے، تصفیہ عدالت کرے گی۔

تشریح ۔I۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے ایسا مدعی جس کا دعویٰ خارج کیا گیا ہو اور ایسا مدعا علیہ جس کے خلاف دعویٰ خارج کیا گیا ہو، دعویٰ کے فریقین ہیں۔

تشریح II۔ (الف) اس دفعہ کی اغراض کے لئے، کسی ڈگری کے اجرا میں نیلام کے وقت جائیداد کا خریدار ایسے دعویٰ میں فریق متصور ہوگا جس میں ڈگری صادر کی گئی ہو؛ اور

(ب) ایسے خریدار یا اس کے قائم مقام کو ایسی جائیداد کے قبضے کی حوالگی کی نسبت تمام امور اس دفعہ کے معنوں میں اجراء، بے باقی یا ایفاڈگری کی نسبت امور متصور ہوں گے۔

اجرا کی میعاد

بعض صورتوں میں اجرا کی ممانعت۔ 48-حذف۔

منتقل الیہم اور قانونی قائم مقامان

منتقل الیہ۔ 49- کسی ڈگری کا منتقل الیہ اس کا ایسے حقوق کے تابع حامل ہوگا (اگر کوئی ہوں) جن کا مدیون ابتدائی ڈگری دار کے خلاف نفاذ کرا سکتا تھا۔

قانونی قائم مقام۔ 50-(1) جب مدیون مکمل ایفائے ڈگری سے پہلے فوت ہو جائے، تو ڈگری دار ڈگری صادر کرنے والی عدالت کو متوفی کے قانونی قائم مقام کے خلاف اجرائے ڈگری کی درخواست دے سکتا ہے۔

(2) جب ایسے قانونی قائم مقام کے خلاف ڈگری اجرا کی جائے، تو اس پر متوفی کی جائیداد کی صرف اس حد تک ذمہ داری ہوگی، جو اس کے ہاتھ آئی ہو اور باضابطہ منتقل نہ ہوئی ہو؛ اور ایسی ذمہ داری کے تعین کی غرض کے لئے ڈگری اجرا کرنے والی عدالت اپنی ایما پر یا ڈگری دار کی درخواست پر، ایسے قانونی قائم مقام سے ایسے حسابات پیش کروائے گی، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

اجرا کا ضابطہ

اجرائے ڈگری کی نسبت عدالت کے اختیارات۔ 51-ایسی شرائط اور حدود کے تابع جو مقرر کی جائیں عدالت ڈگری دار کی درخواست پر اجرائے ڈگری کا حکم دے سکے گی—

(الف) ایسی جائیداد کی حوالگی کے ذریعے جس کی ڈگری میں صراحت کی گئی ہو؛

(ب) کسی جائیداد کی قرقی اور نیلام یا نیلام بلا قرقی کے ذریعے؛

(ج) گرفتاری اور جیل خانے میں ایسی مدت کی قید کے ذریعے جو دفعہ 58 میں مصرحہ مدت سے زائد نہ ہو، جب متذکرہ دفعہ کے تحت گرفتاری اور حراست کی اجازت ہو؛

(د) سپرداری کی تقرری کے ذریعے؛ یا

(ہ) کسی ایسے دیگر طریقے سے جو عطا کی گئی دادرسی کی نوعیت کی رو سے مطلوب ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ڈگری زرنقد کی ادائیگی کے لئے ہو، تو جیل خانے میں قید کے ذریعے اجرائے ڈگری کا حکم نہیں دیا جائے گا سوائے اس کے کہ مدیون کو یہ وجہ بتانے کا موقع دینے کے بعد کہ کیوں نہ اسے جیل خانے بھیج دیا جائے، عدالت ایسی وجوہ پر، جو قلمبند کی جائیں، مطمئن ہو کہ—

(الف) مدیون کے اجرائے ڈگری میں رکاوٹ ڈالنے یا تاخیر کی غرض سے—

(i) روپوش ہو جانے یا عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود سے چلے جانے کا امکان ہے، یا

(ii) اس نے ایسا دعویٰ، جس میں ڈگری صادر کی گئی تھی، دائر کرنے کے بعد اپنی جائیداد کا کوئی حصہ بددیانتی سے منتقل کر دیا ہے، چھپا لیا ہے یا ہٹا لیا ہے یا اپنی جائیداد کی نسبت بدنیتی کے کسی دیگر فعل کا ارتکاب کیا ہے؛ یا

(ب) مدیون کے پاس ڈگری کی رقم یا اس کا کوئی بڑا حصہ ادا کرنے کے ذرائع موجود ہیں یا ڈگری کی تاریخ سے موجود تھے اور وہ ان کی ادائیگی سے انکار یا غفلت کرے یا اس نے انکار کیا ہو یا غفلت

کی ہو؛یا

(ج) ڈگری ایسی رقم کے لئے ہے جس کا مدیون بحیثیت امین حساب دینے کا پابند تھا۔

تشریح۔فقرہ (ب) کی اغراض کے لئے مدیون کے ذرائع محسوب کرنے میں کسی ایسی جائیداد کا حساب شامل نہیں کیا جائے گا، جو کسی فی الوقت نافذ قانون یا رواج کی رو سے یا اس کے تحت اجرائے ڈگری میں قرقی سے مستثنیٰ ہو۔

قانونی قائم مقام کے خلاف اجرائے ڈگری۔ 52-(1) جب متوفی شخص کے قانونی قائم مقام کے طور پر کسی فریق کے خلاف ڈگری صادر کی جائے اور یہ ڈگری متوفی کی جائیداد میں سے زر نقد کی ادائیگی کے لئے ہو، تو یہ کسی ایسی جائیداد کو قرق اور نیلام کر کے اجراء کی جاسکتی ہے۔

(2) جب مدیون ڈگری کے قبضے میں ایسی کوئی جائیداد باقی نہیں رہے اور وہ عدالت کو یہ اطمینان دلانے سے قاصر رہے کہ اس نے متوفی کی ایسی جائیداد کا مناسب استعمال کیا ہے جس کا اس کے قبضے میں آنا ثابت ہوا ہے، تو ڈگری مدیون ڈگری کے خلاف اس جائیداد کی حد تک اجرا کی جاسکے گی جس کی نسبت وہ عدالت کو اسی طریقے سے مطمئن کرنے سے قاصر رہا ہو گویا کہ ڈگری ذاتی طور پر اس کے خلاف تھی۔

موروثی جائیداد کی ذمہ داری۔ 53-دفعہ 50 اور دفعہ 52 کی اغراض کے لئے، کسی پسر یا دیگر وارث کے پاس موجود ایسی جائیداد جو ہندو قانون کے تحت متوفی مورث کے قرضے کی ادائیگی کی مستوجب ہو، اور جس کی نسبت ڈگری صادر کی گئی ہو، متوفی کی ایسی جائیداد متصور ہوگی جو اس کے قانونی قائم مقام کی حیثیت سے اس کے پسر یا دیگر وارث کے ہاتھ آئی ہو۔

املاک کی تقسیم یا حصے کی علاحدگی۔ 54-جب ڈگری ایسی غیر تقسیم شدہ املاک کی، جس کی تشخیص حکومت کو ریونیو کی ادائیگی کے لئے کی گئی ہو، یا ایسی املاک کے حصے کے علاحدہ قبضے کے لئے ہو، تو املاک کی تقسیم یا حصے کی علاحدگی ایسی املاک کی تقسیم یا حصوں کے علاحدہ قبضے کی نسبت فی الوقت نافذ قانون (اگر کوئی ہو) کے مطابق کلکٹر یا اس بارے میں کلکٹر کا ماتحت کوئی گزیٹڈ ماتحت کرے گا۔

گرفتاری اور حراست

گرفتاری اور حراست۔ 55-(1) مدیون ڈگری کو اجرا ڈگری کے لئے کسی بھی وقت اور کسی بھی روز گرفتار کیا جاسکتا ہے اور اسے، جتنی جلد قابل عمل ہو، عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اسے اس ضلع کے سول جیل خانے میں زیر حراست رکھا جاسکے گا جہاں ایسی عدالت واقع ہو جس نے حراست کا حکم دیا ہو،

یا جب ایسے سول جیل میں موزوں جائے رہائش نہ ہو، کسی ایسی دیگر جگہ میں رکھا جائے گا جو ریاستی حکومت ایسے اشخاص کی حراست کے لئے مقرر کرے جن کی نسبت ایسے ضلع کی عدالتوں میں زیر حراست رکھنے کا حکم دیا ہو:

مگر پہلی شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے تحت گرفتار کرنے کی غرض سے غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کسی رہائشی مکان میں داخل نہیں ہوا جائے گا:

دوسری شرط یہ ہے کہ کسی رہائشی مکان کا بیرونی دروازہ نہیں توڑا جائے گا بجز اس کے کہ ایسا رہائشی مکان مدیون ڈگری کے پاس ہو اور وہ اس میں رسائی سے انکار کرے یا کسی طریقے سے رسائی ہونے کو روکے، لیکن جب گرفتار کرنے کا مجاز افسر کسی رہائشی مکان تک باضابطہ رسائی حاصل کرلے تو وہ کسی ایسے کمرے کا دروازہ توڑ سکے گا جس میں مدیون ڈگری کا پایا جانا وہ باور کرے:

تیسری شرط یہ ہے کہ اگر وہ کمرہ کسی ایسی عورت کے حقیقی قبضے میں ہو، جو مدیون ڈگری نہ ہو اور جو ملکی رواج کے مطابق لوگوں کے سامنے نہ آتی ہو، تو گرفتار کرنے والا مجاز افسر اسے یہ اطلاع دے گا کہ اسے وہاں سے ہٹ جانے کی آزادی ہے، اور، اسے وہاں سے ہٹ جانے کا معقول وقت اور معقول سہولت دینے کے بعد گرفتاری کی غرض سے کمرے میں داخل ہو سکے گا:

چوتھی شرط یہ ہے کہ جب ڈگری جس کے اجرا کے لئے مدیون ڈگری گرفتار کیا جائے، زر نقد کی ادائیگی کی ڈگری ہو اور مدیون ڈگری، ڈگری کی رقم اور گرفتاری کا خرچہ اسے گرفتار کرنے والے افسر کو ادا کردے، تو ایسا افسر اسے فوراً رہا کردے گا۔

(2) ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے یہ قرار دے سکے گی کہ کوئی ایسا شخص یا درجے کے اشخاص، جن کی گرفتاری سے لوگوں کو خطرہ یا پریشانی لاحق ہو، اجرائے ڈگری کے لئے ایسے ضابطہ کے خلاف گرفتاری کے مستوجب نہ ہوں گے جو ریاستی حکومت اس بارے میں مقرر کرے۔

(3) جب مدیون ڈگری کو زر نقد کی ادائیگی کے لئے اجرائے ڈگری میں گرفتار کیا جائے اور عدالت کے روبرو پیش کیا جائے، تو عدالت اسے یہ بتائے گی کہ وہ دیوالیہ قرار دیے جانے کی درخواست دے سکتا ہے اور یہ کہ اگر اس نے درخواست کے مضمون کی نسبت بد نیتی کے کسی فعل کا ارتکاب نہیں کیا ہے اور اگر وہ فی الوقت نافذ قانون دیوالیہ کی توضیعات کی تعمیل کرے تو اسے رہا کیا جا سکتا ہے۔

(4) جب مدیون ڈگری دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست دینے کے اپنے ارادے کا اظہار کرے اور عدالت کے حسب اطمینان یہ ضمانت پیش کرے کہ وہ ایک مہینے کے اندر ایسی درخواست دے گا

اور یہ کہ درخواست دیئے جانے پر کسی کارروائی میں یا ایسی ڈگری پر جس کے اجراء کے لئے اسے گرفتار کیا گیا تھا، وہ طلب کئے جانے پر حاضر ہو جائے گا، تو عدالت اسے گرفتاری سے رہا کر سکتی ہے، اور اگر وہ اس طرح درخواست دینے سے اور حاضر ہونے سے قاصر رہے، تو عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ یا تو زرضمانت وصول کیا جائے یا اجرائے ڈگری کے لئے اسے سول جیل بھیج دیا جائے۔

زرنقد کے لئے اجرائے ڈگری میں عورت کی گرفتاری یا حراست کی ممانعت۔ 56-اس حصے میں درج کسی امر کے باوجود عدالت زرنقد کی ادائیگی کے لئے اجرائے ڈگری میں کسی عورت کی گرفتاری یا سول جیل میں اس کی حراست کا حکم نہیں دے گی۔

گزارہ الاؤنس۔ 57-ریاستی حکومت مدیون ڈگری کے گزارے کے لئے واجب الادا ماہانہ الاؤنسوں کی شرحیں مقرر کر سکتی ہے جو رتبے، نسل اور قومیت کے مطابق مرتب کی گئی ہوں۔

حراست اور رہائی۔ 58 - (1) اجرائے ڈگری کے لئے سول جیل میں زیر حراست ہر شخص کو اس طرح زیر حراست رکھا جائے گا،—

(الف) جب ڈگری تین مہینوں سے کم مدت کے لئے پانچ ہزار روپے سے زائد زرنقد کی رقم کی ادائیگی کے لئے ہو، اور

(ب) جب ڈگری چھ ہفتوں سے کم مدت کے لئے دو ہزار روپے سے زائد لیکن پانچ ہزار روپے سے کم زرنقد کی رقم کی ادائیگی کے لئے ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اسے حراست کی مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے ایسی حراست سے رہا کر دیا جائے گا—

(i) سول جیل کے افسر نگراں کو اس کی گرفتاری کے وارنٹ میں متذکرہ رقم ادا کرنے پر، یا

(ii) اس کے خلاف ڈگری کے دیگر طور پر ایفا ہونے پر، یا

(iii) ایسے شخص کی استدعا پر جس کی درخواست پر اسے اس طرح حراست میں لیا گیا ہو، یا

(iv) ایسے شخص کی طرف سے گزارہ الاؤنس ادا نہ کرنے پر جس کی درخواست پر اسے اس طرح حراست میں لیا گیا ہو:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ اسے فقرہ (ii) یا فقرہ (iii) کے تحت ایسی حراست سے عدالت کے حکم کے بغیر رہا نہیں کیا جائے گا۔

(1 الف) شکوک رفع کرنے کے لئے ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ زرنقد کی ادائیگی کے لئے

اجرائے ڈگری کی خاطر مدیون ڈگری کی سول جیل میں حراست کا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا جب ڈگری کی مجموعی رقم دو ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔

(2) دفعہ ہذا کے تحت حراست سے رہا کیا گیا کوئی مدیون ڈگری فقط اس کی رہائی کی وجہ سے قرضے سے سبکدوش نہ ہوگا، لیکن وہ ایسی ڈگری کے تحت، جس کے اجرا میں اسے سول جیل میں زیر حراست رکھا گیا تھا، دوبارہ گرفتاری کا مستوجب نہ ہوگا۔

علالت کی بنا پر رہائی۔ 59-(1) مدیون ڈگری کی گرفتاری کا وارنٹ جاری ہونے کے بعد کسی بھی وقت عدالت اسے اس کی شدید علالت کی بنا پر منسوخ کر سکتی ہے۔

(2) جب مدیون ڈگری کو گرفتار کیا گیا ہو تو عدالت اسے رہا کر سکتی ہے اگر، اس کی رائے میں، سول جیل میں زیر حراست رکھے جانے کے لئے اس کی صحت ٹھیک نہ ہو۔

(3) جب مدیون ڈگری کو سول جیل میں بھیجا گیا ہو تو اسے وہاں سے —

(الف) کسی متعدی یا وبائی بیماری ہونے کی بنا پر ریاستی حکومت، یا

(ب) کسی شدید علالت میں اس کے مبتلا ہونے کی بنا پر سپرد کرنے والی عدالت یا کوئی ایسی عدالت جس کے ماتحت وہ عدالت ہو،

رہا کر سکے گی۔

(4) اس دفعہ کے تحت رہا کئے گئے کسی مدیون ڈگری کو دوبارہ گرفتار کیا جا سکتا ہے، لیکن سول جیل میں اس کی حراست کی مدت مجموعی طور پر اس مدت سے تجاوز نہ کرے گی جو دفعہ 58 کی رو سے مقرر کی گئی ہے۔

قرقی

اجرائے ڈگری کے لئے قابل قرقی و نیلام جائیداد۔ 60-(1) مندرجہ ذیل جائیداد اجرائے ڈگری کے لئے قابل قرقی و نیلام ہے، یعنی، اراضیات، مکانات یا دیگر عمارات، مال، زر نقد، بینک نوٹ، چیک، بل آف ایکسچینج، ہنڈیاں، پرامسری نوٹ، سرکاری کفالتیں، تمسکات یا زر نقد کی دیگر کفالتیں، قرضے، کسی کارپوریشن میں حصص اور بہ استثنا یہاں بعد ازاں متذکرہ اشیاء کے تمام دیگر منقولہ یا غیر منقولہ قابل نیلام جائیداد جو مدیون ڈگری کی ملکیت ہو یا جس پر یا جس کے منافعوں پر اسے منتقلی کا ایسا اختیار حاصل ہو جس کا استعمال وہ اپنے فائدے کے لئے کر سکے، خواہ وہ مدیون ڈگری کے نام سے رکھی جائے یا

اس کے لئے یا اس کی جانب سے امانت کے طور پر دوسرے شخص کے پاس رکھی جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اشیاء ایسی قرقی یا نیلام کے قابل نہ ہوں گی، یعنی:۔

(الف) مدیون ڈگری، اس کی بیوی اور بچوں کے ضروری ملبوسات، کھانا پکانے کے برتن، پلنگ اور بستر اور ایسے ذاتی زیورات جنہیں مذہبی دستور کے مطابق کوئی عورت الگ نہ کر سکے؛

(ب) آلات کشاورزی، اور جب مدیون ڈگری کاشت کار ہو، اس کے کاشت کاری کے اوزار اور ایسے مویشی اور بیج جو عدالت کی رائے میں اس حیثیت سے اسے روزی کمانے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں، اور زرعی پیداوار یا کسی قسم کی زرعی پیداوار کا ایسا جز جو بعد کی اگلی دفعہ کی توضیعات کے تحت بار سے مبرا قرار دی گئی ہو؛

(ج) مکانات اور دیگر عمارات (معہ ان کے ملبے اور خالی جگہوں کے اور ایسی اراضی کے جو ان سے بالکل ملحق ہو اور ان کے استعمال کے لئے ضروری ہو) جو کسی کاشت کار یا مزدور یا گھریلو ملازم کی مملوکہ و مقبوضہ ہوں؛

(د) حساب کے کھاتے؛

(ہ) ہرجوں کے لئے فقط دعویٰ کرنے کا حق؛

(و) نجی خدمت کا کوئی حق؛

(ز) حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی یا کسی دیگر آجر کے پنشنروں کو قابل ادائیگی یا اس بارے میں مرکزی یا ریاستی حکومت کے سرکاری گزٹ میں اعلان شدہ کسی سروس فیملی پینشن فنڈ میں سے واجب الادا وظائف اور گریچوٹیاں اور سیاسی پینشن؛

(ح) مزدوروں اور گھریلو نوکروں کی اجرتیں خواہ وہ زر نقد میں واجب الادا ہوں یا جنس میں؛

(ط) نان ونفقے کی ڈگری کے سوا کسی اجرائے ڈگری میں ایک ہزار روپے کی حد تک مشاہرہ اور باقی ماندہ رقم کا دو تہائی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب مشاہرے کے ایسے جز کا کوئی حصہ، جو قرقی کا مستوجب ہو، خواہ چوبیس مہینوں کی مجموعی مدت کے لئے لگا تار یا وقفوں سے زیر قرقی رہا ہو، تو ایسا جز بارہ مہینوں کی مزید مدت منقضی ہونے تک قرقی سے مستثنیٰ ہوگا، اور جب ایسی قرقی ایک ہی ڈگری کے اجرا میں کی گئی ہو، تو چوبیس مہینوں کی مجموعی مدت کے لئے برقرار رہنے کے بعد اس اجرائے ڈگری میں قرقی سے حتمی طور پر مستثنیٰ ہو جائے گی۔

(ط الف) نان ونفقے کی کسی ڈگری کے اجرا میں مشاہرے کا ایک تہائی؛

(ی) ایسے اشخاص کی تنخواہ اور بھتے، جن پر ہوائی فوج ایکٹ، 1950 یا فوج ایکٹ، 1950 یا بحری فوج ایکٹ، 1957 کا اطلاق ہوتا ہو؛

(ک) کسی ایسے فنڈ میں یا اس سے حاصل ہونے والے تمام لازمی ڈیپازٹ اور دیگر رقوم، جن پر پراویڈینٹ فنڈز ایکٹ، 1925 کا فی الوقت اس حد تک اطلاق ہوتا ہو جہاں تک مذکورہ ایکٹ کی رو سے ان کا قرقی کے مستوجب نہ ہونے کی نسبت قرار دیا گیا ہو؛

(ک الف) کسی ایسے فنڈ میں یا اس سے حاصل ہونے والے تمام ڈیپازٹ اور دیگر رقوم، جن پر پبلک پراویڈینٹ فنڈز ایکٹ، 1968 کا فی الوقت اس حد تک اطلاق ہوتا ہو جہاں تک مذکورہ ایکٹ کی رو سے ان کا قرقی کے مستوجب نہ ہونے کی نسبت قرار دیا گیا ہو؛

(ک ب) مدیون ڈگری کی زندگی کے بیمے کی کسی پالیسی کے تحت واجب الادا جملہ زرِ نقد؛

(ک ج) ایسی رہائشی عمارت کے کسی پٹے دار کا مفاد، جس پر کرائے اور جگہ کی نگرانی کی نسبت قانون کی توضیعات کا فی الوقت اطلاق ہوتا ہو؛

(ل) کوئی الاؤنس جو کسی ایسے سرکاری ملازم یا ریلوے کمپنی یا مقامی ادارے کے کسی ملازم کی یافت کا جز بنتا ہو، جسے متعلقہ حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے قرقی سے مستثنیٰ قرار دے، اور معطلی کے دوران کسی ایسے ملازم کو دی گئی گزارے کی کوئی گرانٹ یا گزارہ الاؤنس؛

(م) بذریعہ باقی ماندگی حق جانشینی سے متوقع جائیداد یا فقط دیگر اتفاق یا ممکنہ حق یا مفاد؛

(ن) مستقبل کے نان و نفقہ کا حق؛

(س) ایسا کوئی الاؤنس جو کسی بھارتی قانون کی رو سے کس اجرائے ڈگری میں قرقی یا نیلام کا مستوجب ہونے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہو؛ اور

(ع) جب مدیون ڈگری ایسا شخص ہو، جو زرِ مال گزاری اراضی کی ادائیگی کا مستوجب ہو، ایسی منقولہ جائیداد، جو اس پر فی الوقت قابل اطلاق کسی قانون کے تحت ایسے زرِ مال گزاری کے بقایا جات کی وصولی کے لئے نیلام سے مستثنیٰ ہو۔

تشریح ۔ا۔ فقرہ جات (ز)، (ح)، (ط الف)، (ی)، (ل) اور (س) میں متذکرہ امور کی نسبت واجب الادا زرِ نقد قرقی یا نیلام سے مستثنیٰ ہیں، خواہ وہ واجب الادا ہوں، اور مشاہرے کی صورت میں اس کا قابل قرقی جز قرقی کا مستوجب ہے، خواہ اس وقت سے پہلے یا بعد ازاں ہو جب کہ وہ فی الوقت واجب الادا ہو۔

تشریح ۔II۔ فقرہ جات (ط) اور (ط الف) میں ''مشاہرہ'' سے مراد ہے کل ماہانہ یافت، جس میں ایسا کوئی الاؤنس شامل نہیں جو فقرہ (ل) کی توضیعات کے تحت قرقی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہو، اور جسے کوئی شخص اپنی ملازمت سے حاصل کرے خواہ وہ فرض کی انجام دہی کر رہا ہو یا رخصت پر ہو۔

تشریح ۔III۔ فقرہ (ل) میں متعلقہ حکومت سے مراد ہے—

(i) مرکزی حکومت کی ملازمت میں کسی شخص، یا کسی ریلوے انتظامیہ کے یا کینٹونمینٹ اتھارٹی کے ملازم کی نسبت، مرکزی حکومت؛

(ii) حذف۔

(iii) حکومت کے کسی دیگر ملازم یا کسی دیگر مقامی اتھارٹی کے ملازم کی نسبت، ریاستی حکومت۔

تشریح ۔IV۔ اس فقرہ شرطیہ کی اغراض کے لئے، ''اجرتوں'' میں بونس شامل ہے اور ''مزدوروں'' میں باہنر، بے ہنر یا نیم ہنر مند مزدور شامل ہے۔

تشریح ۔V۔ اس فقرہ شرطیہ کی اغراض کے لئے اصطلاح ''زراعت پیشہ'' سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جو ذاتی طور پر اراضی کاشت کرے اور جس کا روزگار خواہ بطور مالک، مزارعہ شریک حصہ دار یا زرعی مزدور کے زیادہ تر زرعی اراضی سے آمدن پر ہو۔

تشریح ۔VI۔ تشریح V کی اغراض کے لئے کسی زراعت پیشہ کا ذاتی طور پر اراضی کاشت کرنا متصور ہوگا اگر وہ حسب ذیل طریقے سے اراضی کاشت کرے—

(الف) اس کی اپنی محنت کے ذریعے، یا

(ب) اس کے کنبے کے کسی فرد کی محنت کے ذریعے، یا

(ج) نقد یا جنس میں واجب الادا اجرتوں پر (جو پیداوار کا حصہ نہ ہو) ملازمین یا مزدوروں یا دونوں کے ذریعے۔

(1 الف) کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون میں درج کسی امر کے باوجود ایسا کوئی اقرار نامہ، جس کی رو سے کوئی شخص اس دفعہ کے تحت کسی استثنیٰ کا فائدہ ترک کرنا مان لے، باطل ہوگا۔

(2) اس دفعہ کے کسی امر سے مکانات اور دیگر عمارتوں کا (ان کے سامان اور خالی جگہوں اور ان سے عین ملحق اور ان کے استعمال کے لئے ضروری اراضیات سمیت) کسی ایسے مکان، عمارت، خالی جگہ یا اراضی کے کرائے کے لئے اجرائے ڈگری میں قرقی یا نیلام سے مستثنیٰ ہونا متصور ہوگا۔

<u>زرعی پیداوار کا جزوی استثناء۔</u> 61- ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں عام یا خصوصی حکم شائع

کر کے یہ قرار دے سکتی ہے کہ زرعی پیداوار یا زرعی پیداوار کی کسی قسم کا ایسا جز، جو ریاستی حکومت کو اراضی کی مناسب کاشت کے لئے آئندہ فصل تک فراہم کرنا اور مدیون اور اس کے کنبے کے سہارے کے لیے ضروری معلوم ہو، تمام زراعت پیشہ وروں یا زراعت پیشہ وروں کی کسی قسم کی صورت میں، اجرائے ڈگری میں قرقی یا نیلام کی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہوگا۔

رہائشی مکان میں جائیداد کی ضبطی۔ 62-(1) کوئی شخص جو اس مجموعہ کے تحت کسی ایسے حکم نامے کی تعمیل کر رہا ہو جس میں منقولہ جائیداد کی ضبطی کی ہدایت یا اس کا اختیار ہو، کسی رہائشی گھر میں غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے داخل نہ ہوگا۔

(2) کسی رہائشی گھر کا داخلی دروازہ تب تک نہیں توڑا جائے گا جب تک کہ ایسا رہائشی گھر مدیون ڈگری کے قبضے میں ہو اور اس کی رسائی سے انکار کر دے یا کسی طریقے سے روکے، لیکن جب کسی ایسے حکم نامے کا تعمیل کنندہ کسی رہائشی گھر میں مناسب طور پر رسائی حاصل کر لے، تو وہ کسی ایسے کمرے کا دروازہ توڑ سکتا ہے جس میں وہ کسی ایسی جائیداد کے ہونے کی نسبت باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔

(3) جب کسی رہائشی گھر میں کوئی کمرہ ایسی عورت کے حقیقی قبضے میں ہو، جو ملکی رواج کے مطابق، لوگوں کے سامنے نہ آتی ہو، تو تعمیل کنندہ ایسی عورت کو یہ اطلاع دے گا کہ وہ کمرے سے باہر نکل سکتی ہے، اور اسے نکلنے کے لئے معقول وقت دینے اور معقول سہولت فراہم کرنے کے بعد، جائیداد ضبط کرنے کی غرض سے اس کے ساتھ ہی ساتھ ان توضیعات کے مطابق ہر احتیاط کا استعمال کرتے ہوئے، ایسے کمرے میں داخل ہو سکے گا تا کہ اس کے چوری چھپے ہٹائے جانے کا انسداد ہو سکے۔

کئی عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرا میں قرق کی گئی جائیداد۔ 63-(1) جب ایسی جائیداد جو کسی عدالت کی تحویل میں نہ ہو ایک سے زائد عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرا میں زیر قرقی ہو، تو ایسی عدالت، جو ایسی جائیداد حاصل یا وصول کرے گی اور اس کے کسی ادعا اور اس کی قرقی پر کسی عذر کا تعین کرے گی، اعلیٰ ترین درجے کی عدالت ہوگی، یا جب ایسی عدالتوں کے مابین درجے کا کوئی فرق نہ ہو تو ایسی عدالت ہوگی جس کی ڈگری کے تحت جائیداد کو سب سے پہلے قرق کیا گیا تھا۔

(2) اس دفعہ کے کسی امر سے ایسی ڈگریوں میں سے کوئی ڈگری اجرا کرنے والی عدالت سے کی گئی کسی کارروائی کا ناجائز ہونا متصور نہ ہوگا۔

تشریح۔ ضمن (2) کی اغراض کے لئے ''عدالت سے کی گئی کارروائی'' میں ایسا حکم شامل نہیں ہے جس کی رو سے کسی ایسے ڈگری دار کو، جس نے اجرائے ڈگری پر ہونے والے نیلام میں جائیداد خریدی ہو،

اس سے واجب الادا قیمت خرید کی حد تک مجرائی کی اجازت دی گئی ہو۔

قرقی کے بعد جائیداد کی نجی منتقلی کالعدم ہوگی۔ 64-(1) جب کوئی قرقی کی جائے، تو قرق کی گئی جائیداد یا اس کے کسی مفاد کا کوئی نجی انتقال یا حوالگی اور مدیون ڈگری کو ایسی قرقی کے خلاف کسی قرضے، حصہ، منافع یا دیگر زرنقد کی کوئی ادائیگی قرقی کے تحت قابل نفاذ جملہ ادعات کے لئے کالعدم ہوگی۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے قرقی کے تحت قابل نفاذ ادعات میں اثاثوں کی تقسیم، حصہ رسدی کے ادعات شامل ہیں۔

(2) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق قرق کی گئی جائیداد یا اس میں کسی مفاد کے کسی ایسے نجی انتقال یا حوالگی پر نہیں ہوگا جو قرقی سے پہلے ایسے انتقال یا حوالگی کے کسی معاہدے کی مطابقت میں کیا گیا ہو اور رجسٹرڈ ہو۔

فروخت

مشتری کا استحقاق۔ 65-جب غیر منقولہ جائیداد کسی اجرائے ڈگری کے نتیجے میں نیلام کی جائے اور ایسا نیلام قطعی ہو گیا ہو، تو جائیداد کا ایسے وقت سے مشتری میں مرکوز ہونا متصور ہوگا جب کہ جائیداد نیلام کی جائے نہ کہ تب سے جب نیلام قطعی ہو جائے۔

66-حذف۔

زرنقد کی ادائیگی کی ڈگریوں کے اجرا میں اراضی کے نیلام کی نسبت قواعد بنانے کا ریاستی حکومت کا اختیار۔ 67-(1) ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے کسی مقامی علاقے کے لیے ایسے قواعد بنا سکتی ہے جن کی رو سے زرنقد کی ادائیگی کے لئے ڈگریوں کے اجرا میں اراضی کے مفادات کے کسی قسم کی نسبت شرائط عائد کی جائیں جب کہ ایسے مفادات اس قدر غیر یقینی یا غیر معین ہوں، جن کی مالیت مقرر کرنا ریاستی حکومت کی رائے میں، ناممکن ہو جائے۔

(2) جب ایسی تاریخ پر، جس پر مجموعہ ہذا کا کسی مقامی علاقے میں نفاذ ہو، ڈگریوں کے اجرا میں اراضی کے نیلام کی نسبت وہاں کوئی قواعد نافذ تھے، ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے ان میں ترمیم کر سکتی ہے۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے ریاستی قانون سازیہ کے سامنے رکھا جائے گا۔

جائیداد

68 تا 72- حذف۔

اثاثوں کی تقسیم

زر اجرائی نیلام ڈگریداران کے مابین بحصہ رسدی تقسیم ہوگا۔

73-(1) جب اثاثے عدالت کے پاس ہوں اور ایک سے زائد اشخاص نے ایسے اثاثوں کی وصولی سے پہلے عدالت کو ایک ہی مدیون ڈگری کے اجرا کی درخواست دی ہو اور ایفائے ڈگری نہ ہوا ہو، تو وصولی کا خرچہ منہا کر کے اثاثے بہ حصہ رسدی ایسے تمام اشخاص میں تقسیم کیے جائیں گے:

مگر شرط حسب ذیل ہے:۔

(الف) جب کوئی جائیداد، رہن یا بار کے تابع نیلام کی جائے، تو مرتہن یا مواخذہ دار کو ایسے نیلام سے ہونے والی فاضل آمدن کے حصے کا استحقاق حاصل نہ ہوگا؛

(ب) جب اجرائے ڈگری میں نیلام کی مستوجب کوئی جائیداد رہن یا بار کے تابع ہو، تو عدالت مرتہن یا مواخذہ دار کی رضامندی سے، یہ حکم دے سکتی ہے کہ مرتہن یا مواخذہ دار کو زر نیلام کے وہی مفادات دیتے ہوئے، جو اسے نیلام شدہ جائیداد میں حاصل تھے، جائیداد اور رہن یا بار سے مبرا نیلام کر دی جائے؛

(ج) جب کوئی غیر منقولہ جائیداد کسی ایسی ڈگری کے اجرا میں نیلام کی جائے، جس میں اس پر مواخذے کی سبکدوشی کے لئے اس کے نیلام کا حکم ہو، تو زر ثمن کا استعمال حسب ذیل طریقے سے کیا جائے گا:۔

اول، نیلام کے مصارف کی ادائیگی میں؛

دوم، ڈگری کے تحت واجب الادا رقم کی بے باقی میں،

سوم، مابعد مواخذے پر (اگر کوئی ہو) واجب الادا سود اور اصل زر کی بے باقی میں؛ اور

چہارم، مدیون ڈگری داروں کے مابین بہ حصہ رسدی، جنہوں نے جائیداد کے نیلام سے قبل ایسی عدالت کو، جس نے ایسی ڈگری صادر کی ہو، جس میں ایسی ڈگریوں کے اجرا کے لئے ایسے نیلام کا حکم دیا گیا ہو اور ایفائے ڈگری نہ ہوا ہو۔

(2) جب اس دفعہ کے تحت بہ حصہ رسدی تقسیم کئے جانے کے مستوجب تمام اثاثے یا ان میں

سے کوئی اثاثہ ایسے شخص کو ادا کیا جائے جسے اس کی وصولی کا استحقاق نہ ہو، تو ایسا کوئی مستحق اثاثے واپس کروانے کے لئے اس پر دعویٰ کر سکتا ہے۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر سے حکومت کا کوئی حق متاثر نہیں ہوتا۔

اجرا میں مزاحمت

اجرا میں مزاحمت۔ 74- جب عدالت مطمئن ہو کہ غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کی ڈگری کے ڈگری دار یا کسی ڈگری کے اجرا میں نیلام کی گئی غیر منقولہ جائیداد کے مشتری کو جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے میں مدیون یا اس کی جانب سے کسی شخص کی مزاحمت یا رکاوٹ ہوئی ہے اور ایسی مزاحمت یا رکاوٹ کسی جائز وجہ سے نہ تھی تو عدالت، ڈگری دار یا مشتری کی ایما پر مدیون ڈگری یا ایسے دیگر شخص کو تیس دنوں کی مدت تک کے لئے سول جیل خانے میں نظر بند رکھنے کا حکم دے سکتی ہے اور مزید ہدایت دے سکتی ہے کہ ڈگری دار یا مشتری کو جائیداد کا قبضہ دلایا جائے۔

حصہ III

ضمنی کارروائی

کمیشن

کمیشن جاری کرنے کا عدالت کا اختیار۔ 75-ایسی شرائط اور قیود کے تابع، جو مقرر کی جائیں، عدالت کمیشن جاری کرسکتی ہے۔۔

(الف) کسی شخص کا بیان لینے کے لئے؛

(ب) کوئی مقامی چھان بین کرنے کے لئے؛

(ج) حسابات کے معاینے یا مجرائی کے لئے؛ یا

(د) تقسیم کرنے کے لئے؛

(ہ) کوئی سائنسی، تکنیکی یا ماہرانہ چھان بین کرنے کے لئے؛

(و) کسی ایسی جائیداد کا نیلام کرانے کے لئے جو جلد اور قدرتی طور پر خراب ہونے والی ہو اور جو دعویٰ کے تصفیے کے دوران عدالت کے پاس ہو؛

(ز) کوئی عاملانہ فعل کرنے کے لئے۔

دوسری عدالت کو کمیشن جاری کرنا۔ 76-(1) کسی شخص کا بیان لینے کے لئے کسی ایسی عدالت کو کمیشن جاری کیا جاسکتا ہے (جو عدالت عالیہ نہ ہو) جو ایسی ریاست کے سوائے، جس میں جاری کرنے والی عدالت واقع ہو، کسی دیگر ریاست میں واقع ہو، اور جسے اس جگہ اختیار سماعت حاصل ہو، جس میں ایسا

شخص رہتا ہو جس کا بیان لیا جاتا ہو۔

(2) ضمن (1) کے تحت کسی شخص کا بیان لینے کے لئے کمیشن حاصل کرنے والی ہر ایک عدالت اس کے مطابق اس کا بیان لے گی یا اس کا بیان قلمبند کروائے گی، اور جب اس کی تکمیل ہو جائے تو کمیشن ایسی عدالت کو، جس سے وہ جاری ہوا تھا اس کے تحت لی گئی شہادت کے ساتھ واپس کیا جائے گا بجز اس کے کہ کمیشن جاری کئے جانے کے حکم میں دیگر طور پر ہدایت دی گئی ہو، اور اس صورت میں کمیشن ایسے حکم کے مطابق واپس کیا جائے گا۔

استدعا۔ 77- کمیشن جاری کرنے کے بجائے عدالت ایسے گواہ کا بیان لینے کی استدعا جاری کر سکتی ہے جو کسی ایسی جگہ رہتا ہو، جو بھارت میں واقع نہ ہو۔

غیر ملکی عدالتوں سے جاری کئے گئے کمیشن۔ 78- ایسی شرائط اور قیود کے تابع جو مقرر کی جائیں، گواہان کے بیانات کے لئے کمیشنوں کی تکمیل اور واپسی کی نسبت توضیعات کا اطلاق مندرجہ ذیل عدالتوں کے یا ان کی ایما پر جاری کئے گئے کمیشنوں پر ہوگا—

(الف) بھارت کے کسی ایسے حصے میں واقع عدالتیں، جن پر مجموعہ ہذا کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا؛ یا

(ب) بھارت سے باہر مرکزی حکومت کے اختیار سے قائم کی گئی یا جاری رکھی گئی عدالتیں؛ یا

(ج) بھارت سے باہر کسی ریاست یا ملک کی عدالتیں۔

حصہ IV

خاص صورتوں میں دعوے

حکومت یا سرکاری افسران بحیثیت عہدہ کے ذریعے یا ان کے خلاف دعوے

حکومت کے یا اس کے خلاف دعوے۔ 79- حکومت کے یا اس کے خلاف دعویٰ میں بطور مدعی یا مدعا علیہ، جیسی کہ صورت ہو، مندرجہ ذیل حاکم کا نام لیا جائے گا۔

(الف) مرکزی حکومت کے یا اس کے خلاف دعویٰ کی صورت میں یونین آف انڈیا، اور

(ب) کسی ریاستی حکومت کے یا اس کے خلاف دعویٰ کی صورت میں، وہ ریاست۔

نوٹس۔ 80-(1) بہ استثناء ضمن (2) میں دیگر طور پر توضیح ہونے کے، حکومت کے خلاف (جس میں ریاست جموں و کشمیر کی حکومت شامل ہے) یا کسی سرکاری ملازم کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت، جو ایسے سرکاری افسر سے اس کی سرکاری حیثیت میں کیا گیا معلوم ہو، کوئی دعویٰ دائر نہ کیا جائے گا تاوقتیکہ مندرجہ ذیل کو بھیجے گئے یا اس کے دفتر پر رکھے گئے تحریری نوٹس کے بعد آئندہ دو ماہ کی مدت منقضی نہ ہوگئی ہو۔

(الف) مرکزی حکومت کے خلاف دعویٰ کی صورت میں ماسوائے اس کے کہ جب وہ ریلوے کی نسبت ہو، اس حکومت کا سیکریٹری؛

(ب) مرکزی حکومت کے خلاف دعویٰ کی صورت میں جب کہ وہ ریلوے کی نسبت ہو، اس ریلوے کا جنرل منیجر؛

(ب ب) ریاست جموں و کشمیر کی حکومت کا اس بارے میں مجاز کوئی دیگر افسر؛

(ج) کسی دیگر ریاستی حکومت کے خلاف دعویٰ کی صورت میں اس حکومت کا سیکرٹری یا ضلع کلکٹر، اور، کسی سرکاری افسر کی صورت میں اسے دیئے گئے یا اس کے دفتر پر رکھے گئے ایسے نوٹس کے بعد، جس میں بنائے دعویٰ، مدعی کا نام، کیفیت اور جائے رہائش اور ایسی دادرسی درج ہو جس کا وہ ادعا کرتا ہو، اور عرضی دعویٰ میں یہ بیان درج ہوگا کہ ایسا نوٹس اس طرح بھیجا گیا یا چھوڑا گیا ہے۔

(2) حکومت (جس میں ریاست جموں وکشمیر کی حکومت شامل ہے) یا کسی سرکاری ملازم کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت، جو ایسے سرکاری ملازم سے سرکاری حیثیت میں کیا گیا معلوم ہو، کوئی نہایت ضروری یا فوری دادرسی حاصل کرنے کا دعویٰ عدالت کی اجازت سے ضمن (1) سے مطلوب کوئی نوٹس دیئے بغیر دائر کیا جا سکتا ہے، لیکن عدالت دعویٰ میں خواہ وہ عارضی ہو یا دیگر طور پر دادرسی عطا نہیں کرے گی بجز اس امر کے بعد کہ حکومت یا سرکاری افسر کو، جیسی کہ صورت ہو، دعویٰ میں مانگی گئی دادرسی کی نسبت وجہ ظاہر کرنے کا معقول موقع نہ دیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت، اگر وہ فریقین کو سننے کے بعد مطمئن ہو کہ دعویٰ میں کوئی نہایت ضروری یا فوری دادرسی عطا کرنا ضروری نہیں، عرضی دعویٰ کو ضمن (1) کی مطلوبہ شرائط پوری کرنے کے بعد اس کے روبرو پیش کئے جانے کے لئے واپس کر دے گی۔

(3) حکومت کے خلاف یا کسی سرکاری افسر کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت جو ایسے سرکاری افسر سے اس کی سرکاری حیثیت میں کیا گیا معلوم ہو، دائر کیا گیا کوئی دعویٰ صرف اس وجہ سے خارج نہ کیا جائے گا کہ ضمن (1) میں محولہ نوٹس میں کوئی غلطی یا نقص ہے، اگر ایسے نوٹس میں—

(الف) مدعی کا نام، کیفیت اور رہائش اس طرح درج کی گئی تھی جس سے متعلقہ حاکم یا سرکاری افسر نوٹس دینے والے شخص کی شناخت کے قابل ہو سکے اور ایسا نوٹس ضمن (1) میں مصرحہ متعلقہ حاکم کو بھیجا گیا یا اس کے دفتر پر رکھا گیا تھا، اور

(ب) بنائے دعویٰ اور مدعی کی مانگی ہوئی دادرسی واضح طور پر ظاہر کی گئی تھی۔

گرفتاری اور اصالتاً حاضری سے استثناء 81- کسی سرکاری ملازم کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت، جو اس سے بحیثیت عہدہ کیا گیا معلوم ہو، دائر کئے گئے کسی دعویٰ میں—

(الف) کوئی مدعا علیہ کسی اجرائے ڈگری کے سوا دیگر طور پر گرفتاری کا مستوجب نہ ہوگا اور اس کی جائیداد قرقی کی مستوجب نہ ہوگی، اور

(ب) جب عدالت مطمئن ہو کہ مدعا علیہ بلا حرج کار سرکار اپنے فرائض سے غیر حاضر نہیں رہ سکتا تو وہ اسے اصالتاً حاضری سے مستثنیٰ کر دے گی۔

اجرائے ڈگری۔ 82-(1) جب حکومت کے یا اس کے خلاف یا کسی سرکاری افسر کے یا اس کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت، جو اس سے بحیثیت عہدہ کیا گیا معلوم ہو، کسی دعویٰ میں یونین آف انڈیا یا کسی ریاست، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی سرکاری افسر کے خلاف کوئی ڈگری صادر کی جائے، تو ایسی ڈگری اجرا نہیں کی جائے گی ماسوائے اس کے کہ اجرائے ڈگری ضمن (2) کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(2) کسی ایسی ڈگری پر اجرا جاری نہ ہوگا تاوقتیکہ ایسی ڈگری کی تاریخ سے محسوب تین ماہ کی مدت کے لئے وہ غیر ایفاشدہ رہے۔

(3) ضمنات (1) اور (2) کی توضیعات کا اطلاق کسی حکم یا فیصلہ ثالثی کی نسبت اسی طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق کسی ڈگری کی نسبت ہوتا ہے، اگر ایسا حکم یا فیصلہ ثالثی—

(الف) یونین آف انڈیا یا کسی ریاست یا کسی سرکاری افسر کے خلاف کسی ایسے متذکرہ بالا فعل کی نسبت، خواہ کوئی عدالت یا کوئی دیگر حاکم صادر کرے یا دے، اور

(ب) مجموعہ ہذا یا کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون کی توضیعات کے تحت قابل اجرا ہو، گویا کہ وہ ایک ڈگری ہو۔

غیر ملکیوں کے اور غیر ملکی حکمرانوں، سفیروں اور ایلچیوں کے یا ان کے خلاف دعوے

غیر ملکی کب دعویٰ کر سکتے ہیں۔ 83- ایسے غیر ملکی دشمن جو مرکزی حکومت کی اجازت سے بھارت میں رہ رہے ہوں اور غیر ملکی دوست، کسی ایسی عدالت میں دعویٰ کر سکتے ہیں جو دیگر طور پر دعویٰ کی سماعت کی مجاز ہو، گویا کہ وہ بھارت کے شہری ہوں، لیکن ایسی اجازت کے بغیر بھارت میں یا کسی بدیش میں رہنے والے غیر ملکی دشمن کسی ایسی عدالت میں دعویٰ نہیں کریں گے۔

تشریح۔ ہر ایسا شخص جو کہ ایسے بدیش میں رہ رہا ہو، جس کی حکومت کی بھارت سے جنگ ہو رہی ہو اور اس ملک میں مرکزی حکومت کے اس بارے میں عطا کئے گئے کسی لائسنس کے بغیر کاروبار کر رہا ہو،

اس دفعہ کی غرض کے لئے کسی بدیش میں رہنے والا غیر ملکی دشمن متصور ہوگا۔

غیر ملکی مملکتیں کب دعویٰ کر سکتی ہیں۔ 84- کوئی غیر ملکی مملکت کسی مجاز عدالت میں دعویٰ کر سکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ دعویٰ کا یہ مقصد ہو کہ ایسی مملکت کے حکمراں کو ایسی مملکت کے کسی افسر کو، بحیثیت اس کے سرکاری عہدے کے، حاصل کوئی نجی حق دلایا جائے۔

غیر ملکی حکمرانوں کی جانب سے دعویٰ دائر کرنے یا جوابدہی کرنے کے لئے حکومت کے خصوصی طور پر مقرر کیے گئے اشخاص۔ 85- (1) مرکزی حکومت کسی غیر ملکی مملکت کی یا مرکزی حکومت کی رائے میں ایسے حکمراں کی جانب سے کارروائی کے مجاز کسی شخص کی درخواست پر، ایسے حکمراں کی جانب سے کوئی دعویٰ دائر کرنے یا جوابدہی کرنے کے لئے کنہیں اشخاص کو بذریعہ حکم مقرر کر سکتی ہے اور اس طرح مقرر کئے گئے اشخاص ایسے تسلیم شدہ کارندے متصور ہوں گے جن کے ذریعے ایسے حکمراں کی جانب سے مجموعہ ہذا کے تحت حاضر ہوا جا سکے، کارروائی کی جا سکے اور درخواستیں دی جا سکیں۔

(2) اس دفعہ کے تحت کسی مصرحہ دعویٰ یا کئی مصرحہ دعووں یا ایسے تمام دعووں کی غرض سے تقرری کی جا سکتی ہے، جو وقتاً فوقتاً ایسے حکمراں کی جانب سے دعویٰ دائر کرنے یا جوابدہی کرنے کے لئے ضروری ہوں۔

(3) اس دفعہ کے تحت مقرر کیا گیا کوئی شخص کسی دیگر اشخاص کو کسی ایسے دعویٰ یا دعووں میں حاضر ہونے اور درخواستیں دینے اور کارروائی کرنے کے لئے مجاز یا مقرر کر سکتا ہے گویا کہ وہ خود اس میں ایک فریق ہو۔

غیر ملکی حکمرانوں، سفیروں اور ایلچیوں کے خلاف دعوے۔ 86-(1) کسی غیر ملکی مملکت کے خلاف کسی ایسی عدالت میں دعویٰ نہیں ہو سکے گا جو دیگر طور پر ایسے دعویٰ کی سماعت کی مجاز ہو ماسوائے مرکزی حکومت کی رضامندی کے، جس کی تصدیق اس حکومت کے سیکریٹری نے تحریری طور پر کی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص غیر منقولہ جائیداد کے کرایہ دار کی حیثیت سے، کسی ایسی غیر ملکی ریاست کے خلاف متذکرہ بالا رضامندی کے بغیر دعویٰ کر سکتا ہے جس کی جائیداد اس کے قبضے میں ہو یا وہ اس جائیداد کے قبضے کا ادعا کرتا ہے۔

(2) ایسی رضامندی کسی مصرحہ دعویٰ یا کئی مصرحہ دعووں کی نسبت یا کسی مصرحہ قسم یا قسموں کے تمام

دعووں کی نسبت دی جاسکتی ہے اور اس میں کسی دعویٰ یا دعووں کی قسم کی صورت میں ایسی عدالت کی صراحت کی جاسکتی ہے، جس میں غیر ملکی مملکت کے خلاف دعویٰ کیا جاسکے، لیکن ایسی رضامندی نہیں دی جائے گی، بجز اس کے کہ مرکزی حکومت کو یہ ظاہر ہو کہ غیر ملکی مملکت،——

(الف) نے عدالت میں ایسے شخص کے خلاف دعویٰ دائر کیا ہے جو اس کے خلاف دعویٰ کرنا چاہتا ہے، یا

(ب) خود یا کسی دوسرے شخص کے ذریعے عدالت کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر تجارت کر رہی ہے، یا

(ج) ان حدود کے اندر واقع غیر منقولہ جائیداد پر قابض ہے اور اس پر ایسی جائیداد یا اس پر اخذ زر نقد کے حوالے سے دعویٰ ہونے والا ہے، یا

(د) نے دفعہ ہذا کے تحت اسے عطا کی گئی مراعات کو صریح یا معنوی طور پر ترک کر دیا ہے۔

(3) ماسوائے مرکزی حکومت کی ایسی رضامندی کے، جس کی تصدیق اس حکومت کے سیکریٹری نے تحریری طور پر کی ہو، کسی غیر ملکی مملکت کی جائیداد کے خلاف کوئی ڈگری اجرا نہیں کی جائے گی۔

(4) اس دفعہ کی ماقبل توضیعات کا اطلاق حسب ذیل کی نسبت اسی طرح ہوگا——

(الف) کسی غیر ملکی مملکت کا کوئی حکمران؛

(الف الف) کسی غیر ملکی مملکت کا کوئی سفیر یا ایلچی؛

(ب) کسی دولت مشترکہ ملک کا کوئی ہائی کمشنر؛ اور

(ج) کسی غیر ملکی ریاست کے عملے یا غیر ملکی ریاست کے سفیر یا ایلچی کے یا کسی دولت مشترکہ ملک کے ہائی کمشنر کے عملے یا ملازمین کی جماعت کا کوئی ایسا رکن جس کی مرکزی حکومت عام یا خصوصی حکم کے ذریعے اس بارے میں صراحت کرے،

جس طرح ان کا اطلاق کسی غیر ملکی مملکت کی نسبت ہوتا ہے۔

(5) دفعہ ہذا کے تحت مندرجہ ذیل اشخاص کو گرفتار نہیں کیا جائے گا، یعنی:۔

(الف) کسی غیر ملکی مملکت کا کوئی حکمران؛

(ب) کسی غیر ملکی مملکت کا کوئی سفیر یا ایلچی؛

(ج) کسی دولت مشترکہ ملک کا کوئی ہائی کمشنر؛

(د) کسی غیر ملکی ریاست کے عملے یا غیر ملکی ریاست کے سفیر یا ایلچی کے یا کسی دولت مشترکہ ملک کے ہائی کمشنر کے عملے یا ملازمین کی جماعت کا کوئی ایسا رکن جس کی مرکزی حکومت عام یا خصوصی حکم کے ذریعے اس بارے میں صراحت کرے۔

(6) جب مرکزی حکومت کو ضمن (1) میں محولہ کوئی رضامندی عطا کرنے کی درخواست دی جائے، تو مرکزی حکومت درخواست کو کلی یا جزوی طور پر منظور کرنے کے انکار سے پہلے درخواست دہندہ کو سننے کا معقول موقعہ دے گی۔

غیر ملکی حکمرانوں کا بحیثیت فریقین مقدمہ، نام۔ 87- کسی غیر ملکی مملکت کا حکمراں اپنی مملکت کے نام سے دعویٰ کرے گا اور اسی نام سے اس کے خلاف دعویٰ ہو سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ 86 میں محولہ رضامندی دیتے وقت، مرکزی حکومت یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ حکمراں کے خلاف کسی کارندے یا کسی دیگر شخص کے نام سے دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔

''غیر ملکی مملکت'' اور ''حکمراں'' کی تعریف۔ 87الف-(1) اس حصے میں —

(الف) ''غیر ملکی مملکت'' سے مراد ہے بھارت سے باہر کوئی ایسی ریاست جو مرکزی حکومت کی تسلیم شدہ ہو؛ اور

(ب) ''حکمراں'' سے کسی غیر ملکی مملکت کی نسبت ایسا شخص مراد ہے جو فی الوقت اس مملکت کے سربراہ کے طور پر مرکزی حکومت کا تسلیم شدہ ہو۔

(2) ہر ایک عدالت اس واقعہ کا عدالتی نوٹس لے گی —

(الف) کہ کوئی مملکت مرکزی حکومت کی تسلیم شدہ یا غیر تسلیم شدہ ہے؛

(ب) کہ کوئی شخص کسی مملکت کے سربراہ کے طور پر تسلیم شدہ یا غیر تسلیم شدہ ہے۔

سابقہ ہندوستانی مملکت کے حکمرانوں کے خلاف دعوے

دفعات 85 اور 86 کا سابقہ ہندوستانی مملکتوں کے حکمرانوں پر اطلاق۔ 87ب-(1) کسی سابقہ ہندوستانی مملکت کے حکمرانوں کے یا ان کے خلاف کسی ایسے دعویٰ کی صورت میں جو کلی یا جزوی طور پر کسی ایسی بنائے دعویٰ پر مبنی ہو جو آئین کے نفاذ سے پہلے یا ایسے دعویٰ سے پیدا ہونے والی کسی کارروائی سے پیدا ہوئی ہو، تو دفعہ 85 اور دفعہ 86 کے ضمنات (1) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق

ایسے حکمرانوں کی نسبت اسی طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق کسی غیر ملکی حکمراں کی نسبت ہوتا ہے۔

(2) اس دفعہ میں۔۔۔

(الف) ''سابقہ ہندوستانی مملکت'' سے مراد ہے کوئی ایسی ہندوستانی مملکت جس کی مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے ان اغراض کے لئے صراحت کرے؛

(ب) ''آئین کا نفاذ'' سے مراد ہے 26 رجنوری، 1950؛ اور

(ج) ''حکمراں'' کے کسی سابقہ ہندوستانی مملکت کی نسبت وہی معنیٰ ہیں جو آئین کی دفعہ 363 میں ہیں۔

دعویٰ متخالف بین فریقین کرنے والا

دعویٰ متخالف بین فریقین کب دائر کیا جاسکتا ہے۔ 88-جب دو یا زائد اشخاص ایک ہی قرضہ، نقد رقم یا دیگر جائیداد، منقولہ یا غیر منقولہ کسی ایسے دوسرے شخص سے لینے کے لئے جو اخراجات یا خرچوں کے سوا اس میں کسی مفاد کا ادعا نہ کرے اور جو اسے مستحق دعویٰ دار کو ادا یا حوالے کرنے پر تیار ہو، ایک دوسرے کے خلاف ادعا کریں، تو ایسا دوسرا شخص، تمام دعویداروں کے خلاف ایسے شخص کے متعلق، جسے ادائیگی یا حوالگی کی جائے گی فیصلہ لینے اور اپنے لئے ابراء حاصل کرنے کی غرض سے دعویٰ متخالف بین فریقین دائر کرسکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی ایسا دعویٰ زیر سماعت ہو جس میں تمام فریقین کے حقوق کا مناسب طور پر فیصلہ کیا جاسکتا ہو، تو ایسا کوئی دعویٰ متخالف بین فریقین دائر نہیں کیا جائے گا۔

حصہ V

خصوصی کارروائی

عدالت کے باہر تنازعات کا تصفیہ۔ 89-(1) جہاں عدالت کو یہ دکھائی دے کہ کسی تصفیہ میں ایسے اجزاء موجود ہیں جو فریقین کو قبول ہو سکتے ہیں، وہاں عدالت تصفیہ کی شرائط وضع کرے گی اور انہیں فریقین کو ان کے مشاہدے کے لئے دیگی اور فریقین کے مشاہدات حاصل کرنے کے بعد عدالت امکانی تصفیہ کی شرائط پھر وضع کرے گی اور مندرجہ ذیل کی نسبت حوالہ کرے گی—

(الف) ثالثی؛

(ب) صلح؛

(ج) عدالتی تصفیہ جس میں لوک عدالت کے ذریعہ تصفیہ بھی شامل ہے؛ یا

(د) بیچ بچاؤ۔

(2) جہاں تنازعہ کا حوالہ—

(الف) ثالثی یا صلح کے لئے کیا گیا ہو، وہاں ثالثی اور صلح ایکٹ، 1996 کی توضیعات کا اطلاق ویسے ہی ہوگا جیسے کہ ثالثی یا صلح کی کارروائیوں کو مذکورہ ایکٹ کی توضیعات کے تحت تصفیہ کے لئے حوالہ کیا گیا ہو؛

(ب) لوک عدالت کے لئے کیا گیا ہو، وہاں عدالت اسے قانونی خدمات اتھارٹی ایکٹ، 1987 کی دفعہ 20 کے ضمن (1) کی توضیعات کی مطابقت میں لوک عدالت کے حوالے کر دیگی اور لوک

عدالت کو اس طرح حوالے کئے گئے تنازعہ کی نسبت ایکٹ کی دیگر توضیعات کا اطلاق ہوگا؛

(ج) عدالتی تصفیہ کے لئے کیا جائے، وہاں عدالت اسے کسی معقول ادارہ یا شخص کے حوالے کرے گی اور ایسے ادارے یا شخص کو لوک عدالت سمجھا جائے گا اور قانونی خدمات اتھارٹی ایکٹ، 1987 کی تمام توضیعات کا اطلاق ویسے ہی ہوگا جیسے کہ تنازعہ کو اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت لوک عدالت کے حوالے کیا گیا ہو؛

(د) بیچ بچاؤ کے لئے کیا گیا ہو، وہاں عدالت فریقین کے درمیان ایک سمجھوتہ کرائے گی اور ایسا ضابطہ اپنائے گی جس کی صراحت کی جائے۔

خصوصی مقدمہ

عدالت کی رائے کے لئے مقدمہ کے بیان کا اختیار۔ 90- جب کوئی اشخاص عدالت کی رائے کے لئے کوئی مقدمہ بیان کرنے پر تحریری طور پر متفق ہو جائیں، تو عدالت مقررہ طریقے سے اس کی سماعت کرے گی اور اس کا فیصلہ کرے گی۔

امر باعث تکلیف عامہ اور عوام کو متاثر کرنے والے دیگر بے جا افعال

امر باعث تکلیف عامہ اور عوام کو متاثر کرنے والے دیگر بے جا افعال۔ 91-(1) امر باعث تکلیف عامہ یا عوام کو متاثر کرنے والے دیگر بے جا فعل یا ایسے دیگر بے جا فعل کی صورت میں جس سے عوام کے متاثر ہونے کا امکان ہو، استقرار، حکم امتناعی یا ایسی دیگر دادرسی کے لئے، جو مقدمہ کے حالات کے پیش نظر مناسب ہو، دعویٰ دائر ہو سکے گا،—

(الف) ایڈوکیٹ جنرل کے ذریعے، یا

(ب) عدالت کی اجازت سے، دو یا زائد اشخاص کے ذریعے،

اگر چہ ایسے امر باعث تکلیف عامہ یا دیگر بے جا فعل کی وجہ سے ایسے اشخاص کا کوئی خصوصی نقصان نہ ہوا ہو۔

(2) اس دفعہ کے کسی امر سے دعویٰ کا کسی ایسے حق کا جو اس کی توضیعات کی پابندی کے بغیر حاصل

ہو سکے، محدود یا دیگر طور پر متاثر ہونا متصور نہ ہوگا۔

خیرات عامہ۔ 92-(1) خیراتی یا مذہبی نوعیت کی کسی ایسی صریح یا تعبیری امانت کی، جو اغراض عامہ کے لئے قائم کی گئی ہو کسی مبینہ خیانت کی صورت میں، یا جب عدالت کی ہدایت کسی ایسی امانت کے اہتمام کے لئے ضروری سمجھی جائے، تو ایڈووکیٹ جنرل، یا امانت میں مفاد رکھنے والے اور عدالت کی اجازت حاصل کرنے والے دو یا زائد اشخاص ابتدائی اختیار سماعت والی صدر دیوانی عدالت یا کسی ایسی دیگر عدالت میں جسے ریاستی حکومت نے اس بارے میں اختیار دیا ہو اور جس کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر امانت کی ساری شئے متدعویہ یا اس کا کوئی جز واقع ہو مندرجہ ذیل نوعیت کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے دعویٰ دائر کر سکتے ہیں خواہ وہ نزاعی ہو یا نہ ہو۔۔

(الف) کسی امین کو ہٹانے کے لئے؛

(ب) نئے امین کو مقرر کرنے کے لئے؛

(ج) امین میں کوئی جائیداد مرکوز کرنے کے لئے؛

(ج ج) ایسے امین کو جسے ہٹایا گیا ہو یا ایسے اشخاص کو جو امین نہ رہا ہو، یہ ہدایت دینے کے لئے کہ وہ اپنے قبضے میں کسی امانتی جائیداد کا قبضہ اس شخص کے حوالے کرے جو ایسی جائیداد کے قبضے کا مستحق ہو؛

(د) حسابات اور تحقیقات کی نسبت ہدایات دینے کے لئے؛

(ہ) یہ قرار دینے کے لئے کہ امانتی جائیداد یا اس کے مفاد کا کتنا تناسب امانت کے کسی خاص مقصد کے لئے مخصوص کیا جائے؛

(و) ساری امانتی جائیداد یا اس کے کسی جز کو کرایہ پر دینے، فروخت کرنے، رہن رکھنے یا اس کا تبادلہ کرنے کا اختیار دینے کے لئے؛

(ز) نئی کوئی اسکیم مرتب کرنے کے لئے؛ یا

(ح) ایسی مزید یا دیگر دادرسی عطا کرنے کے لئے جو معاملے کی نوعیت کے مطابق مطلوب ہو۔

(2) بہ استثنا اس کے جس کی توضیع مذہبی اوقاف ایکٹ، 1863 یا ایسے علاقوں میں، جو یکم نومبر، 1956ء سے عین قبل حصہ۔ب۔ ریاستوں پر مشتمل تھے، نافذ کسی مماثل قانون کی رو سے کی گئی ہے، کسی ایسی امانت کی نسبت جس کا اس میں حوالہ دیا گیا ہے ضمن (1) میں مصرحہ دادرسیوں میں سے کسی دادرسی کے ادعا کا کوئی دعویٰ دائر نہ کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ وہ اس ضمن کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(3) عدالت کسی خیراتی یا مذہبی نوعیت کی اغراض عامہ کے لئے قائم کی گئی کسی صریح یا تعبیری

امانت کی ابتدائی اغراض کو تبدیل کر سکے گی اور ایسی امانت کی جائیداد یا آمدن یا اس کے کسی حصے کے استعمال کی، مندرجہ ذیل ایک یا زیادہ صورتوں میں تعمیل تاحدامکان کی اجازت دے سکے گی، یعنی:۔

(الف) جب امانت کی ابتدائی اغراض کلی یا جزوی طور پر،—

(i) جہاں تک ہو سکے، پوری ہو چکی ہوں، یا

(ii) بالکل پوری نہ کی جا سکتی ہوں، یا امانت قائم کرنے والے نوشتے میں درج ہدایات کے مطابق یا جب ایسا کوئی نوشتہ نہ ہو، امانت کے اصل منشا کے مطابق پوری نہ کی جا سکتی ہوں؛ یا

(ب) جب امانت کی ابتدائی اغراض میں امانت کی رو سے دستیاب جائیداد کا صرف جزوی استعمال محکوم ہو؛ یا

(ج) جب امانت کے اصل منشاء اور عام اغراض کے لئے اس کے استعمال کو ملحوظ رکھتے ہوئے، امانت کی رو سے دستیاب جائیداد اور ویسی ہی اغراض کے لئے کسی دیگر مقصد کے لئے موزوں طور پر قابل استعمال بنائی جا سکے؛ یا

(د) جب ابتدائی اغراض کلی یا جزوی طور پر ایسے رقبے کے حوالے سے وضع کی گئی تھیں، جو اس وقت ایسی اغراض کی ایک اکائی تھا لیکن اب نہیں ہے؛ یا

(ہ) جب ابتدائی اغراض کلی یا جزوی طور پر ان کے وضع کئے جانے کے بعد—

(i) دیگر ذرائع کی رو سے مناسب طور پر محکوم کی گئی ہوں، یا

(ii) عوام کے لئے بے فائدہ یا نقصان دہ ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکی ہوں، یا

(iii) قانون کی نظر میں خیراتی نہ رہی ہوں، یا

(vi) امانت کے اصل منشا کو ملحوظ رکھتے ہوئے امانت کی رو سے دستیاب جائیداد کے استعمال کا موزوں اور موثر طریقہ فراہم کرنے کے لئے کسی دیگر طرز سے باقی نہ رہی ہوں۔

پریزیڈنسی شہروں سے باہر ایڈووکیٹ جنرل کے اختیارات کا استعمال۔

93-ایڈووکیٹ جنرل کو دفعات 91 اور 92 کی رو سے تفویض کئے گئے اختیارات کا استعمال، پریزیڈنسی شہروں سے باہر ریاستی حکومت کی ما قبل اجازت سے کلکٹر یا ایسا افسر بھی کر سکے گا جسے ریاستی حکومت اس بارے میں مقرر کرے۔

حصہ VI

تکمیلی کارروائی

تکمیلی کارروائی۔ 94۔ انصاف کے تقاضوں کو ناکام بنائے جانے کے تدارک کے لئے عدالت، اگر ایسا مقرر کیا گیا ہو۔۔۔

(الف) مدعا علیہ کو گرفتار کرنے اور عدالت میں پیش کرنے کا وارنٹ جاری کر سکتی ہے تاکہ وہ وجہ ظاہر کرے کہ کیوں نہ وہ اپنی حاضری کی ضمانت دے، اور اگر وہ ضمانت کے کسی حکم کی تعمیل کرنے سے قاصر رہے تو اسے سول قید خانے میں بھیج سکتی ہے؛

(ب) مدعا علیہ کو اس کی کوئی جائیداد پیش کرنے کی ضمانت فراہم کرنے اور اسے عدالت کے اختیار میں دینے کی ہدایت کر سکتی ہے یا کسی جائیداد کی قرقی کا حکم دے سکتی ہے؛

(ج) عارضی حکم امتناعی عطا کر سکتی ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں اس کے قصوروار شخص کو سول قید خانے میں بھیج سکتی ہے اور یہ حکم دے سکتی ہے کہ اس کی جائیداد قرق کر کے نیلام کی جائے؛

(د) کسی جائیداد کا سپردار مقرر کر سکتی ہے اور اس کی جائیداد کو قرق اور نیلام کر کے اس کے فرائض کی انجام دہی کروا سکتی ہے؛

(ہ) ایسے دیگر احکام درمیانی صادر کر سکتی ہے جو عدالت کو انصاف پر مبنی اور موزوں معلوم ہوں۔

نامعقول وجوہات پر گرفتاری، قرقی یا حکم امتناعی حاصل کرنے کا معاوضہ۔ 95۔ (1) جب کسی ایسے دعویٰ میں جس میں گرفتاری یا قرقی کی گئی ہو یا آخری گزشتہ دفعہ کے تحت حکم امتناعی عارضی عطا کیا گیا ہو۔۔۔

(الف) عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایسی گرفتاری، قرقی یا ایسے حکم امتناعی کے لئے درخواست نامعقول وجوہات پر دی گئی تھی، یا

(ب) مدعی کا دعویٰ ناکام ہو جائے اور عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے دائر کرنے کی کوئی معقول یا امکانی وجہ نہ تھی،

تو مدعا علیہ عدالت کو درخواست کر سکتا ہے، اور عدالت ایسی درخواست پر، اپنے حکم کی رو سے مدعی کے خلاف ایسی رقم کی نسبت فیصلہ سنا سکتی ہے، جو پچاس ہزار روپے سے زائد نہ ہو، جسے وہ مدعا علیہ کے ہونے والے خرچے یا نقصان کے لئے (جس میں شہرت کا نقصان شامل ہے) اس کا معقول معاوضہ سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت، اس دفعہ کے تحت، کسی ایسی رقم کی نسبت فیصلہ نہیں سنائے گی، جو اس کی مالی حدود اختیار سے زائد ہو۔

(2) کسی ایسی درخواست کا فیصلہ کرنے والے حکم کی رو سے ایسی گرفتاری، قرقی یا حکم امتناعی کی نسبت معاوضے کے دعویٰ کی ممانعت ہوگی۔

حصہ VII

اپیلیں

ابتدائی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

ابتدائی ڈگری کے خلاف اپیل۔ 96-(1) بہ استثناء اس امر کے جو مجموعہ ہذا کی عبارت میں یا کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون کی رو سے دیگر طور پر صریحاً وضع کیا گیا ہو کسی ایسی عدالت کی، جو ابتدائی اختیار سماعت کا استعمال کر رہی ہو، صادر کی گئی ہر ایک ڈگری کے خلاف اپیل ایسی عدالت میں کی جائے گی جسے ایسی عدالت کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہو۔

(2) یکطرفہ صادر کی گئی کسی ابتدائی ڈگری کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہے۔

(3) فریقین کی رضامندی سے عدالت کی صادر کی گئی کسی ڈگری کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوگی۔

(4) جب ابتدائی دعویٰ کی شئے متدعویہ کی رقم یا مالیت دس ہزار روپے سے زائد نہ ہو تو امر متعلقہ قانون کے سوا کسی دعویٰ میں ایسی نوعیت کے، جو عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے ذریعہ قابل سماعت ہو، کسی دعویٰ میں ڈگری کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جائے گی۔

جب تمہیدی ڈگری کے خلاف اپیل نہ ہو تو حتمی ڈگری کی اپیل۔ 97۔ جب مجموعہ ہذا کے نفاذ کے بعد صادر کی گئی تمہیدی ڈگری سے ناراض کوئی فریق ایسی ڈگری کے خلاف اپیل نہیں کرتا تو اسے اس کی درستی کی نسبت کسی ایسی اپیل میں، جو حتمی ڈگری کے خلاف دائر کی جا سکے، اعتراض کرنے کی

ممانعت ہوگی۔

فیصلہ جب دو یا زائد ججوں نے اپیل کی سماعت کی ہو۔ 98۔(1) جب کسی اپیل کی سماعت دو یا زائد ججوں کی بینچ نے کی ہو تو اپیل کا فیصلہ ایسے ججوں یا ایسے ججوں کی اکثریت (اگر کوئی ہو) کی رائے کے مطابق کیا جائے گا۔

(2) جب ایسی کوئی اکثریت نہ ہو جو ایسے فیصلے سے اتفاق کرے، جس سے وہ ڈگری، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، بدلی یا منسوخ کی گئی ہو، تو ایسی ڈگری بحال رکھی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب اپیل کی سماعت کرنے والی بینچ ایسی عدالت کے دو یا دیگر مساوی ججوں کا مرکب ہو، جو ان ججوں سے زائد ججوں پر مشتمل ہو جن سے بینچ کی تشکیل ہوئی ہو اور بینچ کے ججوں کے مابین کسی امر متعلقہ قانون کی نسبت اختلاف رائے ہو تو وہ ایسا امر متعلقہ قانون، جس پر انہیں اختلاف رائے ہو، قلمبند کریں گے اور اپیل کی سماعت صرف اس امر پر دیگر ججوں میں سے ایک یا زائد جج کریں گے اور ایسے امر کا فیصلہ ایسے ججوں کی اکثریت (اگر کوئی ہو) کی رائے کے مطابق کیا جائے گا، جنہوں نے اپیل کی سماعت کی ہو، جن میں وہ جج شامل ہیں جنہوں نے اس کی اولین سماعت کی تھی۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹینٹ کی کسی توضیع میں ردوبدل کیا جانا یا اس کا دیگر طور پر متاثر ہونا متصور نہ ہوگا۔

کوئی ڈگری نفس معاملہ یا اختیار سماعت کو متاثر نہ کرنے والے سہو یا بے ضابطگی کے لئے منسوخ نہ ہوگی یا اس میں ترمیم نہ ہوگی۔ 99۔ کسی ڈگری کو اپیل میں کسی ایسے اشتمال بے جا یا عدم اشتمال فریقین یا بنائے دعویٰ یا دعویٰ کی کارروائی میں کسی سہو، نقص یا بے ضابطگی کی بنا پر، جو نفس معاملہ یا عدالت کے اختیار سماعت کو متاثر نہ کرے، منسوخ نہیں کیا جائے گا یا اس میں کوئی اہم ردوبدل نہ کیا جائے گا، اور نہ ہی کوئی مقدمہ واپس بھیجا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق کسی ضروری فریقین کے عدم اشتمال پر نہ ہوگا۔

دفعہ 47 کے تحت کوئی حکم منسوخ یا ترمیم نہ ہوگا تاوقتیکہ مقدمہ کا فیصلہ مضرت رسانی طریقے سے متاثر نہ ہو۔ 99الف۔ دفعہ 99 کی توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہونچائے بغیر دفعہ 47 کے تحت کسی حکم کو ایسے حکم کی نسبت کسی کارروائی میں سہو، نقص یا بے ضابطگی کی بنا پر منسوخ نہ کیا جائے گا یا اس میں کوئی اہم ردوبدل نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ ایسے سہو، نقص یا بے ضابطگی سے مقدمہ کا فیصلہ مضرت رساں طور پر متاثر ہوا ہو۔

اپیلی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

دوسری اپیل۔ 100(1) بہ استثنااس امر کے جو مجموعہ ہذا کی عبارت میں یا کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون کی رو سے دیگر طور پر وضع کیا گیا ہو، عدالت عالیہ کی ماتحت کسی عدالت کی اپیل میں صادر کی گئی ہر ایک ڈگری کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی جائے گی، اگر عدالت عالیہ مطمئن ہو کہ مقدمہ میں کوئی اہم امر متعلقہ قانون درپیش ہے۔

(2) اس دفعہ کے تحت یکطرفہ صادر کی گئی کسی اپیلی ڈگری کے خلاف اپیل ہو سکے گی۔

(3) اس دفعہ کے تحت کسی اپیل میں، یادداشت اپیل میں ایسا اہم امر متعلقہ قانون صاف طور پر درج ہوگا جو اپیل میں درپیش ہو۔

(4) جب عدالت عالیہ مطمئن ہو کہ کسی مقدمہ میں کوئی اہم امر متعلقہ قانون درپیش ہے، تو وہ اس امر کو منضبط کرے گی۔

(5) اس طرح منضبط کئے گئے امر پر اپیل کی سماعت ہوگی اور مسئول الیہ کو اپیل کی سماعت پر یہ دلیل پیش کرنے کی اجازت ہوگی کہ مقدمے میں ایسا امر درپیش نہیں ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ضمن کے کسی امر سے تحریر کی جانے والی وجوہات کی بنا پر عدالت کے غیر منضبط کسی دیگر اہم امر پر اپیل کی سماعت کرنے کا اس کا اختیار ختم کیا جانا یا گھٹانا متصور نہ ہوگا، اگر وہ مطمئن ہو کہ مقدمہ میں ایسا امر درپیش ہے۔

بعض صورتوں میں مزید اپیل نہ ہوگی۔ 100 الف۔ کسی عدالت عالیہ کے کسی لیٹر پیٹنٹ میں یا کسی دیگر نافذ نوشتے میں یا کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون میں درج کسی امر کے باوجود، جب کسی ابتدائی یا اپیلی ڈگری یا حکم کے خلاف کسی اپیل کی سماعت کسی عدالت عالیہ کا ایک جج کرے اور اس کا فیصلہ کرے تو فیصلے یا ڈگری کے خلاف کوئی مزید اپیل نہیں ہوگی۔

دیگر وجوہات پر دوسری اپیل نہ ہوگی۔ 101۔ کوئی دوسری اپیل دائر نہ ہوگی ماسوائے دفعہ 100 میں متذکرہ وجوہات پر۔

بعض مقدموں میں دوسری اپیل نہ ہوگی۔ 102۔ جب ابتدائی دعویٰ کی شئے متدعویہ پچیس ہزار روپے سے زائد رقم کی وصولی کے لئے نہ ہو تو کسی ڈگری سے کوئی دوسری اپیل نہیں ہوگی۔

تنقیح امر واقعاتی کے تعین کا عدالت عالیہ کا اختیار۔ 103۔ کسی دوسری اپیل میں، عدالت

عالیہ، اگر مسل میں معقول شہادت ہو، اپیل کے فیصلے کے لئے ضروری کسی ایسی تنقیح، امر واقعاتی کا تعین کر سکے گی۔۔

(الف) جس کا تعین ادنیٰ اپیلی عدالت یا ابتدائی عدالت اور ادنیٰ اپیلی عدالت دونوں نے نہ کیا ہو، یا

(ب) جس کا تعین ایسی عدالت یا عدالتوں میں دفعہ 100 میں محولہ ایسے امر متعلقہ قانون پر فیصلے کی بنا پر غلط طور پر کیا ہو۔

احکام کے خلاف اپیلیں

احکام جن کے خلاف اپیل ہو سکتی ہے۔ 104۔(1) مندرجہ ذیل احکام کے خلاف اپیل دائر ہوگی، اور بہ استثنا اس امر کے جو مجموعہ ہذا کی عبارت میں یا کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے دیگر طور پر صریحاً وضع کیا گیا ہو، کسی دیگر احکام کے خلاف اپیل نہ ہوگی۔۔

فقرہ (الف) سے فقرہ (و) حذف۔

(وو) دفعہ 35 الف کے تحت کوئی حکم،

(وو الف) دفعہ 91 یا 92 کے تحت کوئی حکم جس کے رو سے دفعہ 91 یا 92 میں، جیسی کہ صورت ہو، محولہ نوعیت کا دعویٰ دائر کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہو،

(ز) دفعہ 95 کے تحت کوئی حکم،

(ح) مجموعہ ہذا کی توضیعات میں سے کسی ایسی توضیع کے تحت کوئی حکم جس کی رو سے کوئی جرمانہ عائد کیا جائے یا کسی شخص کو گرفتار کرنے یا سول جیل خانے میں زیر حراست رکھنے کا حکم دیا جائے ماسوائے اس کے کہ جب ایسی گرفتاری یا حراست کسی ڈگری کے اجرا میں ہو،

(ط) قواعد کے تحت صادر کیا گیا ایسا کوئی حکم جس کے خلاف قواعد کی رو سے اپیل کی صریحاً اجازت ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (2) میں مصرحہ کسی حکم کے خلاف کوئی اپیل نہ ہوگی بہ استثنا اس بنا کے کہ کوئی حکم صادر نہیں کیا جانا چاہیے تھا یا کم رقم کی ادائیگی کا حکم صادر کیا جانا چاہیے تھا۔

(2) دفعہ ہذا کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کے خلاف کوئی اپیل نہ ہوگی۔

دیگر احکام۔ 105۔(1) بہ استثناء اس امر کے جو دیگر طور پر صریحاً وضع کیا گیا ہو، کسی عدالت کے، اس کے ابتدائی یا اپیلی اختیار سماعت کا استعمال کرتے ہوئے، صادر کئے گئے کسی حکم کے خلاف اپیل دائر نہ ہو سکے گی، لیکن جب کسی ڈگری کی اپیل کسی ایسے حکم میں کسی سہو، نقص یا بے ضابطگی کے خلاف کی جائے، جس سے مقدمہ کا فیصلہ متاثر ہو، تو اسے یادداشت اپیل میں بنائے عذر کے طور پر پیش کیا جا سکے گا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، جب کوئی فریق کسی ایسے حکم نامہ واپسی سے ناراض ہو، جس کے خلاف اپیل دائر ہو سکتی ہو، اس کے خلاف اپیل نہ کرے، تو اس کے بعد اسے اس کی صحت پر اعتراض کرنے کی ممانعت ہوگی۔

کونسی عدالتیں اپیلوں کی سماعت کر سکیں گی۔ 106۔ جب کسی حکم کے خلاف کوئی اپیل منظور کی جائے تو وہ ایسی عدالت میں دائر ہوگی جس میں ایسے دعویٰ کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر ہو سکتی تھی، جس میں ایسا حکم صادر کیا گیا تھا، یا جب ایسا حکم کوئی عدالت (جو عدالت عالیہ نہ ہو) اپنا اپیلی اختیار سماعت استعمال کرتے ہوئے صادر کرے، تو عدالت عالیہ میں دائر ہوگی۔

اپیلوں کی نسبت عام توضیعات

اپیلی عدالت کے اختیارات۔ 107۔(1) ایسی شرائط و قیود کے تابع جو مقرر کی جائیں، اپیلی عدالت کو حسب ذیل اختیار حاصل ہوگا۔۔۔

(الف) حتمی طور پر کسی مقدمہ کا تصفیہ کرنا؛

(ب) کسی مقدمہ کو واپس بھیجنا؛

(ج) تنقیحات اخذ کرنا اور انہیں سماعت کیلئے بھیجنا؛

(د) اضافی شہادت لینا یا ایسی شہادت لینے کا حکم دینا۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع عدالت اپیل کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے اور وہ قریب قریب وہی فرائض انجام دے گی جو ابتدائی اختیار سماعت والی عدالتوں کو، ان میں دائر کئے گئے دعووں کی نسبت مجموعہ ہذا کی رو سے تفویض یا ان پر عائد کئے گئے ہوں۔

اپیلی ڈگریوں اور احکام کے خلاف اپیلوں کا ضابطہ۔ 108۔ ابتدائی ڈگریوں کے خلاف

اپیلوں کی نسبت اس حصے کی توضیعات کا اطلاق جہاں تک ہو سکے ذیل کی اپیلوں پر ہوگا—

(الف) اپیلی ڈگریوں کے خلاف، اور

(ب) مجموعہ ہذا یا کسی خصوصی یا مقامی قانون کے تحت صادر کیے گئے احکام کے خلاف جن میں کوئی مختلف ضابطہ وضع نہیں کیا گیا ہے۔

سپریم کورٹ میں کی جانے والی اپیلیں

سپریم کورٹ میں اپیلیں کب دائر ہوں گی۔ 109۔ آئین کے حصہ V کے باب IV میں درج توضیعات اور بھارت کی عدالتوں کے خلاف اپیلوں کی نسبت وقتاً فوقتاً بنائے جانے والے قواعد، اور یہاں بعد ازاں درج توضیعات کے تابع، عدالت عالیہ کی دیوانی کارروائی میں کسی فیصلے، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جا سکے گی، اگر عدالت عالیہ یہ تصدیق کرے—

(i) کہ مقدمہ میں عام اہمیت کا کوئی اہم امر متعلقہ قانون شامل ہے؛ اور

(ii) کہ عدالت عالیہ کی رائے میں مذکورہ امر کا فیصلہ سپریم کورٹ کو کرنا چاہیے۔

110۔ شئے متدعویہ کی مالیت۔ حذف۔

111۔ بعض اپیلوں کی ممانعت۔ حذف۔

111 الف۔ فیڈرل کورٹ کو اپیلیں۔ حذف۔

استثنیات۔ 112۔(1) مجموعہ ہذا میں درج کسی امر سے ذیل کے امور متصور نہ ہوں گے—

(الف) آئین کی دفعہ 136 یا کسی دیگر توضیع کے تحت سپریم کورٹ کے اختیارات کا متاثر ہونا، یا

(ب) سپریم کورٹ کے بنائے گئے کسی قواعد اور اس عدالت کو پیش کی جانے والی اپیلوں کے لئے فی الوقت نافذ قواعد یا اس عدالت کے روبروان کی پیروی میں مداخلت کرنا۔

(2) یہاں درج کسی امر کا اطلاق فوجداری یا بحری عدالت یا نائب بحری عدالت کے اختیار سماعت کے کسی امر یا عدالت ہائے امور مال غنیمت کے احکام اور ڈگریوں کے خلاف اپیلوں پر نہیں ہوگا۔

حصہ VIII

استصواب، نظر ثانی اور نگرانی

عدالت عالیہ کو استصواب۔ 113۔ ایسی شرائط اور قیود کے تابع جو مقرر کی جائیں کوئی عدالت کوئی مقدمہ معین کر کے اسے عدالت عالیہ کی رائے کے لئے بھیج سکے گی اور عدالت عالیہ اس پر ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب عدالت کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اس کے زیر سماعت کسی مقدمہ میں کسی ایکٹ، آرڈیننس یا ضابطے یا کسی ایکٹ، آرڈیننس یا ضابطے میں درج کسی توضیع کے جواز کا سوال شامل ہے جس کا تصفیہ مقدمہ نپٹانے کے لئے ضروری ہے اور اس کی یہ رائے ہو کہ ایسا ایکٹ، آرڈیننس ضابطہ یا توضیع ناجائز یا غیر موثر ہے، لیکن اسے ایسی عدالت عالیہ میں جس کے ماتحت وہ عدالت ہو یا سپریم کورٹ میں ایسا قرار نہیں دیا ہے، تو عدالت اپنی رائے اور اس کی وجوہات بیان کرتے ہوئے مقدمہ معین کر کے عدالت عالیہ کی رائے کے لئے بھیج دے گی۔

تشریح۔ اس دفعہ میں "ضابطہ" سے مراد ہے مجموعہ بنگال، بمبئی یا مدراس کا کوئی ضابطہ یا اصطلاحات عام ایکٹ، 1897، یا کسی ریاست کے اصطلاحات عام ایکٹ میں بیان شدہ ضابطہ۔

نظر ثانی۔ 114۔ متذکرہ بالا توضیع کے تابع، کوئی شخص جو خود کو ذیل کی رو سے ناراض سمجھتا ہو—

(الف) کسی ایسی ڈگری یا حکم سے جس کے خلاف اس مجموعے کی رو سے اپیل ہو سکتی ہو، لیکن جس کے خلاف کوئی اپیل نہ کی گئی ہو،

(ب) کسی ایسی ڈگری یا حکم سے جس کے خلاف اس مجموعے کی رو سے اپیل کی اجازت نہ ہو، یا

(ج) کسی عدالت مطالبات خفیفہ کے استصواب پر فیصلے سے وہ ایسی عدالت کو جس نے ڈگری دی ہو یا حکم صادر کیا ہو، فیصلے کی نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے اور عدالت اس پر ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

نگرانی۔ 115۔ (1) عدالت عالیہ کسی ایسے مقدمے کا ریکارڈ طلب کر سکے گی جس کا فیصلہ ایسی عدالت عالیہ کے ماتحت کسی عدالت میں کیا گیا ہو اور جس میں اس کے خلاف کوئی اپیل دائر نہ کی جا سکتی ہو، اور اگر یہ ظاہر ہو کہ ایسی ماتحت عدالت—

(الف) نے ایسے اختیار سماعت کا استعمال کیا ہے جو قانون کی رو سے اس میں مرکوز نہیں ہے؛ یا

(ب) ایسے مرکوز اختیار سماعت کے استعمال سے قاصر رہی ہے؛ یا

(ج) ایسی ماتحت عدالت نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں غیر قانونی فعل کا ارتکاب کیا ہے یا اہم بے ضابطگی عمل میں لائی ہے،

تو عدالت عالیہ مقدمہ میں ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ اس دفعہ کے تحت کسی دعویٰ یا دیگر کارروائی کے دوران صادر کئے گئے کسی حکم یا کسی مسئلے کا فیصلہ کرنے والے کسی حکم میں ردوبدل یا اسے منسوخ نہیں کرے گی بجز اس کے کہ جب اس حکم سے اگر وہ اس فریق کے حق میں صادر کیا گیا ہوتا جس نے نگرانی کی درخواست دی ہو، دعویٰ یا دیگر کارروائی کا حتمی فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

(2) عدالت عالیہ، اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ڈگری یا ایسے حکم میں ردوبدل یا اسے منسوخ نہ کرے گی جس کے خلاف یا تو عدالت عالیہ یا اس کی کسی ماتحت عدالت میں اپیل دائر ہو سکتی ہو۔

(3) عدالت کے روبرو دعویٰ یا دیگر کارروائی میں کوئی نگرانی التوا کے طور پر نافذ العمل نہیں ہوگی سوائے وہاں جہاں ایسے دعوے یا دیگر کارروائی عدالت عالیہ نے التوا کی ہو۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح "کوئی مقدمہ جس کا فیصلہ کیا گیا ہو" میں کسی دعویٰ یا دیگر کارروائی کے دوران صادر کیا گیا کوئی حکم یا کسی مسئلے کا فیصلہ کرنے والا کوئی حکم شامل ہے۔

حصہ IX

ایسی عدالت ہائے عالیہ کی نسبت خصوصی توضیعات جو جوڈیشل کمشنر کی عدالت نہ ہوں

اس حصے کا اطلاق صرف بعض عدالت ہائے عالیہ پر ہوگا۔ 116۔ اس حصے کا اطلاق صرف ایسی عدالت ہائے عالیہ پر ہوگا جو جوڈیشل کمشنر کی عدالت نہ ہوں۔

مجموعہ ہذا کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔ 117۔ بہ استثنیٰ اس امر کے جس کی توضیع اس حصہ میں یا حصہ X میں یا قواعد میں کی گئی ہے، مجموعہ ہذا کی توضیعات کا اطلاق ایسی عدالت ہائے عالیہ پر ہوگا۔

خرچے کے تعین سے پہلے اجرائے ڈگری۔ 118۔ جب ایسی کوئی عدالت عالیہ یہ ضروری سمجھ لے کہ اس کے ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کا استعمال کرتے ہوئے صادر کی گئی کسی ڈگری کا اجراء دعوی میں کئے گئے خرچے کی رقم کے ٹیکسیشن کے تعین سے پہلے ہونا چاہیے، تو عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ اجرائے ڈگری فوری طور پر عمل میں لایا جائے بجز اس کے اتنے حصے کے جو خرچے کی نسبت ہو؛

اور یہ کہ اتنے حصے کی حد تک جو خرچے کی نسبت ہو، جونہی ٹیکسیشن خرچے کی رقم کا تعین کرے اجرائے ڈگری عمل میں لایا جائے۔

غیر مجاز اشخاص عدالت سے مخاطب نہ ہوں گے۔ 119۔ مجموعہ ہذا کے کسی امر سے کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کی جانب سے عدالت کو اس کے ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کے استعمال میں عدالت کو خطاب کرنا یا گواہ کا بیان لینا متصور نہ ہوگا، بجز اس کے کہ جب عدالت نے اسے اپنے منشور کی رو سے تفویض کئے گئے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے ایسا کرنے کا اختیار دیا ہو یا عدالت کو ایڈووکیٹوں، وکیلوں اور اٹارنی سے متعلق قواعد بنانے کے عدالت عالیہ کے اختیار میں مداخلت کرنے کا اختیار ہو۔

ابتدائی دیوانی اختیار سماعت میں توضیعات کا اطلاق عدالت عالیہ پر نہ ہوگا۔ 120۔(1) مندرجہ ذیل توضیعات کا اطلاق عدالت عالیہ پر اس کے ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کے استعمال میں نہیں ہوگا، یعنی، دفعات 16، 17 اور 20۔

(2) حذف۔

حصہ X

قواعد

پہلے فہرست بند میں قواعد کا موثر ہونا۔ 121۔ پہلے فہرست بند میں قواعد اس طرح موثر ہوں گے گویا کہ مجموعہ ہذا کے متن میں وضع کئے گئے ہوں تاوقتیکہ اس حصے کی توضیعات کے مطابق انہیں کالعدم یا تبدیل نہ کیا جائے۔

بعض عدالت ہائے عالیہ کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 122۔ ایسی عدالت ہائے عالیہ جو جوڈیشل کمشنر کی عدالت نہ ہوں ماقبل اشاعت کے بعد وقتاً فوقتاً قواعد بنا سکتی ہیں، جن سے ان کا اپنا ضابطہ اور ان کی نگرانی کے تابع دیوانی عدالتوں کا ضابطہ منضبط ہو سکے، اور ایسے قواعد کی رو سے پہلے فہرست بند میں

درج تمام قواعد یا ان میں سے کوئی قواعد کالعدم، تبدیل کرسکتی ہیں یا اس میں اضافہ کرسکتی ہیں۔

بعض ریاستوں میں قواعد کمیٹی کی تشکیل۔ 123۔(1) ایک کمیٹی جسے قواعد کمیٹی کہا جائے گا، ایسے شہر میں تشکیل دی جائے گی جو دفعہ 122 میں محولہ ہر ایک عدالت عالیہ کے اجلاس کی جگہ ہو۔

(2) ایسی ہر ایک کمیٹی مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔

(الف) ایسے شہر میں جہاں کمیٹی کی تشکیل کی جائے، قائم کی گئی عدالت عالیہ کے تین جج صاحبان، جن میں سے کم از کم ایک تین سال کے لئے بحیثیت ضلع جج یا ڈویژنل جج رہ چکا ہو،

(ب) اس عدالت میں درج رجسٹر، قانونی پیشہ وران،

(ج) عدالت عالیہ کی ماتحت دیوانی عدالت کا ایک جج،

(د) حذف۔

(3) ایسی کمیٹی کے ممبران کا تقرر عدالت عالیہ کرے گی، جو ان میں سے ایک ممبر کو بطور صدر نامزد کرے گی:

شرطیہ فقرہ۔حذف۔

(4) کسی ایسی کمیٹی کا ہر ایک ممبر ایسی مدت کے لئے جو عدالت عالیہ اس بارے میں مقرر کرے عہدے پر رہے گا، اور جب کبھی کوئی ممبر ریٹائر، مستعفی ہو جائے، وفات پا جائے یا اس ریاست سے جہاں کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، اپنی رہائش ترک کر دے، یا کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے عمل کرنے کا اہل نہ رہے، تو مذکورہ عدالت عالیہ کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ بطور ممبر مقرر کر سکے گی۔

(5) ایسی ہر کمیٹی کا ایک سیکریٹری ہوگا جسے عدالت عالیہ مقرر کرے گی اور اسے ایسا محنتانہ ملے گا جس کی ریاستی حکومت اس بارے میں توضیع کرے۔

کمیٹی عدالت عالیہ کو رپورٹ بھیجے گی۔ 124۔ ہر قواعد کمیٹی اس شہر میں جہاں وہ تشکیل دی گئی ہو، قائم کی گئی عدالت عالیہ کو پہلے فہرست بند میں درج کسی قواعد کو کالعدم، تبدیل کرنے یا ان میں اضافہ کرنے یا نئے قواعد بنانے کی کسی تجویز پر رپورٹ دے گی اور دفعہ 122 کے تحت کوئی قواعد بنانے سے پہلے عدالت عالیہ ایسی رپورٹ کو زیر غور لائے گی۔

دیگر عدالت ہائے عالیہ کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 125۔ دفعہ 122 میں مصرحہ عدالتوں کے سوا عدالت ہائے عالیہ اس دفعہ کی رو سے توضیع کئے گئے اختیارات کا استعمال ایسے طریقے سے اور ایسی شرائط کے تابع کریں گی جن کا ریاستی حکومت تعین کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی کوئی عدالت عالیہ ماقبل اشاعت کے بعد ایسا کوئی قاعدہ بنا سکے گی جس کی رو سے وہ اپنے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر کسی دیگر عدالت عالیہ کے بنائے گئے کسی قواعد کی توسیع کر سکے۔

قواعد منظوری کے تابع ہوں گے۔ 126۔ متذکرہ توضیعات کے تحت بنائے گئے قواعد ایسی ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری کے تابع ہوں گے جس میں ایسی عدالت واقع ہو جس کے ضابطے کو قواعد منضبط کریں یا اگر وہ عدالت کسی ریاست میں واقع نہ ہو، تو مرکزی حکومت کی ماقبل منظوری کے تابع ہوں گے۔

قواعد کی اشاعت۔ 127۔ اس طرح بنائے گئے قواعد اور منظوری کو سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا اور وہ تاریخ اشاعت یا ایسی دیگر تاریخ سے جس کی صراحت کی جائے ایسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر جس نے انہیں بنایا تھا، اسی طرح نافذ اور موثر ہوں گے، گویا کہ وہ پہلے فہرست بند میں درج تھے۔

ایسے امور جن کے لئے قواعد میں توضیع ہوگی۔ 128۔(1) ایسے قواعد مجموعہ ہذا کے متن میں درج توضیعات کے نقیض نہ ہوں گے، لیکن توضیعات کے تابع ان میں دیوانی عدالتوں کے ضابطے کی نسبت کسی امور کے لئے توضیع کی جا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور ضمن (1) کی رو سے توضیع کئے گئے اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے قواعد میں مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کے لئے توضیع کی جا سکے گی، یعنی:۔

(الف) خواہ عام طور پر یا کسی مخصوص علاقے میں بذریعہ ڈاک یا کسی دیگر طریقے سے سمنوں، نوٹسوں اور دیگر حکم ناموں کی تعمیل اور ایسی تعمیل کا ثبوت؛

(ب) قرقی کے دوران، مویشیوں اور دیگر جائیداد منقولہ کی دیکھ بھال اور تحویل، ایسی دیکھ بھال اور تحویل کے لئے واجب الادا فیس، ایسے مویشیوں اور جائیداد کا نیلام اور ایسے نیلام کی رقم؛

(ج) دعویٰ متقابل کے طور پر دعووں کا ضابطہ، اور اختیار سماعت کی اغراض کے لئے ایسے دعووں کی مالیت؛

(د) احکام گارنشی اور احکام بار کا ضابطہ خواہ وہ قرقی اور قرضوں کے نیلام کے اضافی یا اس کے متبادل ہو؛

(ہ) ضابطہ جب مدعا علیہ کسی ایسے شخص کے خلاف خواہ وہ دعویٰ کا فریق ہو یا نہ ہو، حصہ رسدی یا

بریت کا حق دار ہونے کا ادعا کرے؛

(و) سرسری ضابطہ—

(i) ایسے دعووں میں جن میں مدعی، مدعا علیہ کے واجب الاداز رنقد میں معہ سود یا بلا سود صرف کسی ایسے قرضے یا بیباق مطالبے کی وصولی چاہتا ہو، جو حسب ذیل امور سے وجود میں آئے—

کسی صریح یا معنوی معاہدے پر؛ یا

کسی قانون کی توضیع پر جب وصولی کے مطالبے کی رقم ایک مقررہ رقم ہو یا کسی تاوان کے سوا قرضے کی نوعیت میں ہو؛ یا

کسی ضمانت پر، جب اصل زر کا ادعا صرف کسی قرضے یا بے باق مطالبے کی نسبت ہو؛ یا

کسی امانت پر؛ یا

(ii) کسی مالک اراضی کے ایسے کرایہ دار کے خلاف، جس کی معیاد منقضی ہو چکی ہو، بے دخلی کے نوٹس کی رو سے باضابطہ طور پر ختم کی گئی ہو یا جو کرایہ کی عدم ادائیگی کے لئے ضبطی کا مستوجب بن گیا ہو یا ایسے شخص کے خلاف جو ایسے کرایہ دار کی جانب سے ادعا کر رہا ہو، غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے دعویٰ میں، خواہ وہ کرائے یا واصلات زر کے مطالبے کے ساتھ ہو یا اس کے بغیر؛

(ز) سمنوں کے اجرا کا ضابطہ؛

(ح) دعووں، اپیلوں اور دیگر کارروائیوں کا اشتمال؛

(ط) کسی عدالتی، نیم عدالتی اور غیر عدالتی فرائض کی کسی رجسٹرار، پروتھونوٹری یا منتظم عدالتی یا دیگر افسر کو تفویض؛ اور

(ی) تمام فارم، رجسٹر، کھاتے، اندراجات اور حسابات جو عدالت ہائے دیوانی کے انصرام کے کاروبار کے لئے ضروری مطلوب ہوں۔

عدالت ہائے عالیہ کا ان کے ابتدائی دیوانی ضابطے کے متعلق قواعد بنانے کا اختیار۔

129۔ مجموعہ ہذا میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی عدالت عالیہ جو جوڈیشل کمشنر کی عدالت نہ ہو، ایسے قواعد بنا سکے گی جو لیٹرز پیٹنٹ یا حکم یا ایسے دیگر قانون کے نقیض نہ ہوں جس کی رو سے وہ قائم کی گئی ہو تا کہ وہ اپنے ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ضابطے کو منضبط کر سکے، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اور یہاں درج کسی امر سے مجموعہ ہذا کے نفاذ پر نافذ ایسے کسی قواعد کا جواز متاثر نہ ہوگا۔

دیگر عدالت ہائے عالیہ کا ضابطے کے سوا امور کی نسبت قواعد بنانے کا اختیار۔ 130۔ کوئی عدالت عالیہ، جو ایسی عدالت عالیہ نہ ہو جس پر دفعہ 129 کا اطلاق ہوتا ہو، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے ضابطے کے سوا کسی امر پر ایسے قواعد بنا سکے گی، جو کسی ریاست کی عدالت عالیہ اپنے اختیار سماعت کے تحت علاقوں کے کسی حصے کے لئے جو کسی پریزیڈنسی شہر کی حدود کے اندر شامل نہ ہو، کسی ایسے امور کے لئے آئین کی دفعہ 227 کے تحت بنا سکے۔

قواعد کی اشاعت۔ 131۔ دفعہ 129 یا 130 کے مطابق بنائے گئے قواعد سرکاری گزٹ میں شائع کئے جائیں گے اور تاریخ اشاعت یا ایسی دیگر تاریخ سے جس کی صراحت کی جائے، نافذ ہوں گے۔

حصہ XI

متفرق

اصالتاً حاضری سے بعض خواتین کا استثنا۔ 132۔(1) ایسی خاتون کو، جسے ملکی دستور اور رواج کے مطابق لوگوں کے سامنے آنے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہئے، عدالت میں اصالتاً حاضری سے مستثنیٰ رکھا جائے گا۔

(2) یہاں درج کسی امر سے ایسی عورت کا کسی ایسے مقدمہ میں، جس میں مجموعہ ہذا کی رو سے خواتین کی گرفتاری کی ممانعت نہیں ہے، دیوانی کارروائی کی تکمیل میں گرفتاری سے مستثنیٰ ہونا متصور نہ ہوگا۔

دیگر اشخاص کا استثنا۔ 133(1) مندرجہ ذیل اشخاص عدالت میں اصالتاً حاضری سے استثنا کے حق دار ہوں گے۔

(i) صدر جمہوریہ بھارت؛

(ii) نائب صدر جمہوریہ بھارت؛

(iii) لوک سبھا کا اسپیکر؛

(iv) یونین کے وزراء؛

(v) سپریم کورٹ کے جج؛

(vi) ریاستوں کے گورنر، اور یونین علاقوں کے ناظم الامور؛

(vii) ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے اسپیکر؛

(viii) ریاستی قانون ساز کونسلوں کے چیر مین؛

(ix) ریاستوں کے وزراء؛

(x) عدالت ہائے عالیہ کے جج؛

(xi) ایسے اشخاص جن پر دفعہ 87ب کا اطلاق ہوتا ہو۔

(2) ۔حذف۔

(3) جب کوئی شخص ایسے استثنا کی رعایت کا ادعا کرے اور اس کے نتیجے میں کمیشن کے ذریعے اس کا بیان لینا ضروری ہو، تو وہ اس کمیشن کا خرچہ ادا کرے گا تاوقتیکہ اس کی شہادت کا مطلوب ایسا خرچہ ادا کرے۔

اجرائے ڈگری کے سوا گرفتاری۔ 134۔ دفعات 55، 57 اور 59 کی توضیعات کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، مجموعہ ہذا کے تحت گرفتار کئے گئے تمام اشخاص پر ہوگا۔

دیوانی حکم نامے کے تحت گرفتاری سے استثنیٰ۔ 135 (1) کوئی جج، مجسٹریٹ یا دیگر عدالتی افسر اپنی عدالت میں جاتے وقت، صدر نشینی کے دوران، یا واپسی پر دیوانی حکم نامے کے تحت گرفتاری کا مستوجب نہ ہوگا۔

(2) جب کوئی امر کسی ایسے ٹریبونل میں زیر سماعت ہو، جسے اس کا اختیار سماعت حاصل ہو، یا نیک نیتی سے یہ باور کرے کہ اسے ایسا اختیار سماعت حاصل ہے، اس امر کے فریقین، ان کے وکلاء مختار، محکمہ مال کے کارندے اور تسلیم شدہ کارندے اور سمن کے مطابق عمل کرنے والے گواہان دیوانی حکم نامے کے تحت گرفتاری سے مستثنیٰ ہوں گے سوائے ایسے حکم نامے کے جو اسے ٹریبونل نے ایسے امر کی غرض سے اسے ٹریبونل میں جاتے وقت یا حاضری کے دوران یا وہاں سے واپسی کے وقت توہین عدالت کے لئے جاری کیا ہو۔

(3) ضمن (2) میں درج کسی امر کی رو سے کوئی مدیون ڈگری فوری اجرا کے کسی حکم کے تحت یا جب مدیون ڈگری یہ وجہ بتانے کے لئے حاضر ہو کہ کیوں نہ اسے اجرائے ڈگری کے لئے جیل بھیج دیا جائے، گرفتاری سے استثناء کا دعویٰ نہ کر سکے گا۔

دیوانی حکم نامے کے تحت قانون سازیہ کے ممبران کا گرفتاری اور حراست سے استثناء۔ 135الف۔(1) کوئی شخص دیوانی حکم نامے کے تحت گرفتاری یا جیل میں حراست کا مستوجب نہ ہوگا۔

(الف) اگر وہ ذیل کا ممبر ہو—

(i) پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا، یا

(ii) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا، یا

(iii) کسی یونین علاقے کی قانون ساز اسمبلی کا،

جب کہ پارلیمنٹ کے ایسے ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا کوئی اجلاس ہو رہا ہو،

(ب) اگر وہ—

(i) پارلیمنٹ کے کسی ایوان، یا

(ii) کسی ریاست یا یونین علاقے کی قانون ساز اسمبلی، یا

(iii) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کی کسی کمیٹی کا ممبر ہو جب کہ ایسی کمیٹی کا کوئی اجلاس ہو رہا ہو،

(ج) اگر وہ—

(i) پارلیمنٹ کے کسی ایوان، یا

(ii) کسی ایسی ریاست کی، جس میں ایسے دونوں ایوان ہوں، قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا،

ممبر ہو جب کہ پارلیمنٹ کے ایوانوں یا ریاستی قانون سازیہ کے ایوانوں، جیسی کہ صورت ہو، کی مشترکہ بیٹھک، اجلاس، کانفرنس یا مشترکہ کمیٹی کی کارروائی ہو رہی ہو، اور ایسے اجلاس، بیٹھک یا کانفرنس کے چالیس روز قبل یا بعد کے دوران۔

(2) ضمن (1) کے تحت حراست سے رہا کیا گیا کوئی شخص، مذکورہ ضمن کی توضیعات کے تابع، دوبارہ گرفتاری اور ایسی مزید حراست کا مستوجب ہوگا، جس کا اس وقت مستوجب ہوتا اگر اسے ضمن (1) کی توضیعات کے تحت رہا نہ کیا جاتا۔

ضابطہ جب کہ گرفتار کیا جانے والا شخص یا قرق کی جانے والی جائیداد ضلع سے باہر ہو۔

136۔(1) جب یہ درخواست دی جائے کہ مجموعہ ہذا کی کسی توضیع کے تحت جو اجرائے ڈگری کی نسبت نہ ہو، کسی شخص کو گرفتار کیا جائے یا کوئی جائیداد قرق کی جائے، اور اس عدالت کے، جسے درخواست دی جائے، اختیار سماعت کی مقامی حدود سے باہر ایسا شخص رہتا ہو یا ایسی جائیداد واقع ہو، تو

عدالت اپنے اختیار تمیزی سے گرفتاری کا وارنٹ یا قرقی کا حکم جاری کرے گی اور ایسی ضلع عدالت کو، جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسا شخص رہتا ہو یا ایسی جائیداد واقع ہو، اس کی ایک نقل گرفتاری یا قرقی کے خرچے کی امکانی رقم کے ہمراہ بھیجے گی۔

(2) ضلع عدالت، ایسی نقل اور رقم کی وصولی پر، اپنے افسران یا اپنی ماتحت عدالت کے ذریعے گرفتاری یا قرقی کروائے گی، اور اس عدالت کو مطلع کرے گی جس نے گرفتاری یا قرقی کا ایسا وارنٹ یا حکم جاری کیا تھا۔

(3) اس دفعہ کے تحت گرفتاری عمل میں لانے والی عدالت گرفتار کیے گئے شخص کو اس عدالت کو بھیج دے گی جس نے گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا تھا، تاوقتیکہ اول الذکر عدالت کے اطمینان کے مطابق وہ وجہ بتائے کہ کیوں نہ اس سے موخر الذکر عدالت کو بھیجا جائے، تاوقتیکہ وہ موخر الذکر عدالت کے روبرو پیش ہونے یا کسی ایسی ڈگری کے ایفا کے لئے معقول ضمانت دے، جو وہ عدالت اس کے خلاف صادر کرے، دونوں میں سے کسی بھی صورت میں گرفتاری عمل میں لانے والی عدالت اسے رہا کردے گی۔

(4) جب اس دفعہ کے تحت گرفتار کیا جانے والا شخص یا قرق کی جانے والی غیر منقولہ جائیداد بنگال میں فورٹ ولیم یا مدراس یا بمبئی کی عدالت عالیہ کی تمام ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ہو، تو گرفتاری کے وارنٹ یا قرقی کے حکم کی نقل اور گرفتاری یا قرقی کا امکانی خرچہ کلکتہ، مدراس یا بمبئی کی عدالت مطالبات خفیفہ کو بھیجا جائے گا، اور وہ عدالت نقل اور رقم کی وصولی پر، اس طرح کارروائی کرے گی گویا کہ وہ ضلع عدالت ہو۔

ماتحت عدالتوں کی زبان۔ 137-(1) ایسی زبان جو مجموعہ ہذا کے نفاذ پر کسی عدالت عالیہ کی ماتحت کسی عدالت کی زبان ہو، ایسی ماتحت عدالت کی زبان برقرار رہے گی جب تک کہ ریاستی حکومت دیگر طور پر ہدایت جاری کرے۔

(2) ریاستی حکومت یہ قرار دے سکے گی کہ ایسی عدالت کی کون سی زبان ہوگی اور ایسی عدالتوں کو کس رسم الخط میں درخواستیں دی جائیں گی اور کارروائی قلمبند کی جائے گی۔

(3) جب یہ عدالت شہادت قلم بند کئے جانے کے سوا کسی ایسی عدالت میں تحریری طور پر کیے جانے والے کسی امر کا حکم یا اس کی منظوری دے، تو ایسی تحریر انگریزی میں ہوگی: لیکن اگر کوئی فریق یا اس کا وکیل انگریزی نہ جانتا ہو تو اسے، اس کی درخواست پر، عدالت کی زبان میں اس کا ترجمہ مہیا کیا جائے گا؛ اور عدالت ایسے ترجمے کے خرچے کی ادائیگی کے متعلق ایسا حکم دے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

عدالت عالیہ کا انگریزی میں شہادت قلمبند کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔ 138-(1) عدالت عالیہ سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے، اطلاع نامے میں مصرحہ یا اس میں درج کسی تفصیل کے تحت آنے والے کسی جج کی نسبت یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ ایسے مقدمات میں جن کی اپیل ہو سکتی ہے، شہادت انگریزی زبان میں اور مقررہ طریقے سے قلمبند کرے گا۔

(2) جب کسی جج کو کسی معقول بنا پر ضمن (1) کے تحت حکم کی تعمیل کرنے میں رکاوٹ ہو، تو وہ اس وجہ کو قلمبند کرے گا اور کھلی عدالت میں اپنے املا کے ذریعے شہادت قلمبند کروائے گا۔

بیان حلفی پر حلف کون دلائے گا۔ 139- مجموعہ ہذا کے تحت کسی بیان حلفی کی صورت میں—

(الف) کوئی عدالت یا مجسٹریٹ، یا

(الف الف) نوٹریز ایکٹ، 1952 کے تحت مقرر کیا گیا کوئی نوٹری، یا

(ب) کوئی افسر یا دیگر شخص جسے عدالت عالیہ اس بارے میں مقرر کرے، یا

(ج) کسی ایسی عدالت کا، جسے ریاستی حکومت نے عام یا خصوصی طور پر اس بارے میں اختیار دیا ہو، مقرر کیا گیا کوئی شخص، مظہر کو حلف دے گا۔

جہاز کو بچانے وغیرہ کے معاملے میں تشخیص کنندگان۔ 140-(1) کسی بحری عدالت یا نائب بحری عدالت کے جہاز بچانے، جہاز کھینچنے یا ٹکر کے نقصان سے متعلق معاملے میں عدالت، خواہ وہ اپنے ابتدائی یا اپیلی اختیار سماعت کا استعمال کر رہی ہو، اگر وہ ٹھیک سمجھے، تو وہ ایسے طریقے سے جس کا وہ حکم دے یا جو مقرر کیا جائے، دو مجاز تشخیص کنندگان کو اپنی مدد کے لئے بلا سکے گی، اور ایسے مقدمے کے کسی فریق کو درخواست پر بلائے گی، اور ایسے تشخیص کنندگان حسبہ حاضر ہو کر مدد دیں گے۔

(2) ایسا ہر تشخیص کنندہ اپنی حاضری کے لئے فریقین میں سے ایسے فریق سے ادا کی جانے والی ایسی فیس لے گا، جس کا عدالت حکم دے یا جو مقرر کی جائے۔

متفرق کارروائیاں۔ 141- دعووں کی نسبت مجموعہ ہذا میں وضع شدہ ضابطہ، جہاں تک قابل اطلاق بنایا جا سکے، دیوانی اختیار سماعت کی کسی عدالت کی تمام کارروائیوں میں اختیار کیا جائے گا۔

تشریح— اس دفعہ میں اصطلاح ''کارروائی'' میں آرڈر IX کے تحت کارروائی شامل ہے لیکن آئین کی دفعہ 226 کے تحت کوئی کارروائی شامل نہیں ہے۔

احکام اور نوٹس تحریری ہوں گے۔ 142- مجموعہ ہذا کی توضیعات کے تحت کسی شخص کے تعمیل کرائے گئے یا اسے دیے گئے تمام احکام اور نوٹس تحریری ہوں گے۔

ڈاک خرچ۔ 143- مجموعہ ہذا کے تحت جاری کردہ اور بذریعہ ڈاک بھیجے گئے کسی نوٹس، سمن یا خط پر واجب الاخذ ڈاک خرچ اور اس کی رجسٹری کی فیس ایسی مدت کے اندر ادا کی جائے گی، جو ترسیل سے قبل مقرر کی جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ ریاستی حکومت ایسا ڈاک خرچ، یا فیس یا دونوں ادا کر سکتی ہے یا اس کے بدلے عائد کی جانے والی کورٹ فیس کی شرح مقرر کر سکتی ہے۔

بحالی کی درخواست۔ 144-(1) جب کسی ایسے دعوے میں جو اس غرض کے لئے دائر کیا جائے اور جہاں تک کسی اپیل، نگرانی یا دیگر کارروائی میں کوئی ڈگری یا حکم تبدیل یا منسوخ کیا جائے یا مسترد کیا جائے یا ترمیم کیا جائے، تو ڈگری یا حکم صادر کرنے والی عدالت کسی ایسے فریق کی درخواست پر جو بحالی یا دیگر طور پر کسی فائدے کا مستحق ہو، ایسی بحالی اس طرح کرائے گی کہ جہاں تک ہو سکے، فریقین کی وہی حیثیت ہو جائے جو اس صورت میں ہوتی اگر ایسی ڈگری یا ایسا حکم یا اس کا ایسا جز جو تبدیل، منسوخ، مسترد یا ترمیم کیا گیا ہو، صادر نہ ہوا ہوتا، اور اس غرض کے لئے عدالت کوئی احکام صادر کر سکے گی جن میں خرچے کی واپسی اور ایسے سود، ہرجے، معاوضے اور واصلات کی ادائیگی کے احکام شامل ہیں، جو ڈگری کے رد و بدل، منسوخی، استرداد یا ترمیم کے بعد اس کے نتیجے میں ہوئے ہوں۔

تشریح۔ ضمن (1) کی اغراض کے لئے، اصطلاح "ڈگری یا حکم صادر کرنے والی عدالت" میں حسب ذیل عدالتیں شامل متصور ہوں گی۔۔۔

(الف) جب ڈگری یا حکم اپیلی یا نگرانی کے اختیار سماعت کا استعمال کرتے ہوئے بدلا یا منسوخ کیا گیا ہو، تو ابتدائی عدالت،

(ب) جب ڈگری یا حکم کسی الگ دعویٰ کی رو سے منسوخ کیا گیا ہو، تو ایسی ابتدائی عدالت جس نے ایسی ڈگری یا حکم صادر کیا ہو،

(ج) جب ابتدائی عدالت ختم ہو چکی ہو یا اس کا اجرا کا اختیار باقی نہ رہا ہو، تو ایسی عدالت جسے اگر ایسا دعویٰ جس میں مذکورہ ڈگری یا حکم صادر کیا گیا تھا، اس دفعہ کے تحت بازیافت کی درخواست دیتے وقت دائر کیا جاتا، ایسے دعویٰ کی سماعت کا اختیار حاصل ہوتا۔

(2) ایسی کوئی بازیافت یا دیگر دادرسی حاصل کرنے کی غرض کے لئے، جو ضمن (1) کے تحت درخواست کے ذریعے حاصل کی جا سکتی تھی، کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا۔

ضامن کی ذمہ داری کی تکمیل۔ 145-جب کسی شخص نے مندرجہ ذیل امور کے لئے ضمانت

نامہ پیش کیا ہو یا ضمانت دی ہو ـــــ

(الف) کسی ڈگری یا اس کے کسی جز کی تعمیل کے لئے، یا

(ب) اجرائے ڈگری میں لی گئی کسی جائیداد کی بازیافت کے لئے، یا

(ج) کسی زر نقد کی ادائیگی، یا کسی دعویٰ یا عدالت کے کسی حکم میں یا اس کے نتیجے کے طور پر کسی کارروائی کے تحت کسی شخص پر عائد کی گئی کوئی شرط پوری کرنے کے لئے،

تو ڈگری یا حکم کی تعمیل ڈگریوں کے اجرا کے لئے ذیل میں مکوم طریقے سے کی جائے گی، یعنی:۔

(i) اگر اس نے خود ذاتی طور پر ذمہ داری اٹھائی ہو، تو اس حد تک اس کے خلاف؛

(ii) اگر اس نے ضمانت کے طور پر کوئی جائیداد پیش کی ہو، تو ضمانت کی حد تک ایسی جائیداد نیلام کر کے؛

(iii) اگر معاملہ دونوں ضمنات (i) اور (ii) کے تحت آتا ہو، تو ان ضمنات میں مصرحہ حد تک، اور ایسا شخص دفعہ 47 کے معنوں میں ایک فریق متصور ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا نوٹس، جسے عدالت ہر معاملے میں معقول سمجھے، ضامن کو دیا گیا ہو۔

قائم مقامان کے ذریعہ یا ان کے خلاف کارروائی۔ 146- بہ استثناء اس امر کے جس کی مجموعہ ہذا یا فی الوقت نافذ قانون میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، جب کسی شخص سے یا اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے یا درخواست دی جائے، تو اس قائم مقام کسی شخص سے یا اس کے خلاف کارروائی کی جاسکے گی یا درخواست دی جاسکے گی۔

نااہل اشخاص کی رضامندی یا ان کا اقرارنامہ۔ 147- ایسے تمام دعووں میں، جن میں کوئی نااہل شخص ایک فریق ہو، کسی کارروائی کی نسبت کوئی رضامندی یا اقرارنامہ، اگر دعویٰ کے لئے قریبی رفیق یا ولی نے عدالت کی صریح اجازت دی ہو یا کیا ہو اسی طرح نافذ اور موثر ہوگا گویا کہ ایسا شخص نااہل نہ ہو اور اس نے ایسی رضامندی دی ہو یا ایسا اقرارنامہ کیا ہو۔

مدت میں توسیع۔ 148- جب کوئی ایسا فعل کرنے کے لئے جو مجموعہ ہذا کی رو سے مقرر کیا گیا ہو یا جس کی اجازت ہو، عدالت نے کوئی مدت مقرر یا منظور کی ہو، تو عدالت، اپنے اختیار تمیزی سے وقتاً فوقتاً ایسی مدت میں توسیع کر سکے گی جو مجموعی طور پر تیس دن سے زائد نہ ہو اگرچہ ابتدائی طور پر مقررہ یا منظور شدہ مدت منقضی ہو چکی ہو۔

کیویٹ دائر کرنے کا حق۔ 148 الف-(1) جب کسی عدالت میں دائر کئے گئے یا کئے

جانے والے دعویٰ یا کارروائی میں درخواست دینا متوقع ہو یا دی گئی ہو، تو ایسی درخواست کی سماعت پر عدالت کے روبرو حاضر ہونے کے حق کا دعویدار کوئی شخص اس کی نسبت کیویٹ دائر کر سکتا ہے۔

(2) جب ضمن (1) کے تحت کوئی کیویٹ دائر کی گئی ہو، تو ایسا شخص جس نے کیویٹ دائر کی ہو (جسے بعد ازاں کیویٹر کہا جائے گا) ایسے شخص کو، جس نے ضمن (1) کے تحت درخواست دی ہو یا دینا متوقع ہو، کیویٹ کا نوٹس بذریعہ رجسٹری ڈاک ایکنالجمنٹ ڈیو بھجوائے گا۔

(3) جب، ضمن (1) کے تحت کیویٹ دائر ہونے کے بعد، کسی دعویٰ یا کارروائی میں کوئی درخواست دی جائے تو عدالت کیویٹر کو درخواست کا نوٹس بھیجے گی۔

(4) جب درخواست دہندہ کو کسی کیویٹ کا نوٹس بھیجا گیا ہو، تو وہ فی الفور اس کی دی گئی درخواست کی نقل کیویٹر کے خرچے پر کیویٹیر کو مہیا کرے گا نیز اسے کسی ایسے کاغذ یا دستاویز کی نقول بھی مہیا کرے گا جو اس نے درخواست کی تائید میں دائر کی ہو یا کرنی ہو۔

(5) جب ضمن (1) کے تحت کیویٹ دائر کی گئی ہو، تو ایسی کیویٹ کا نفاذ، ایسی تاریخ سے جس پر وہ دائر کی گئی تھی، نوے دن منقضی ہونے کے بعد باقی نہ رہے گا تاوقتیکہ ضمن (1) میں محولہ درخواست مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے دی گئی ہو۔

کورٹ فیس کی کمی پوری کرنے کا اختیار۔ 149- جب کورٹ فیس کی نسبت فی الوقت نافذ قانون کی رو سے کسی دستاویز کے لئے مقرر ساری فیس یا اس کا کوئی جز ادا نہ کیا گیا ہو، تو عدالت اپنے اختیار تمیزی سے، کسی مرحلے پر کسی ایسے شخص کو، جس سے ایسی فیس واجب الادا ہو ایسی ساری کورٹ فیس یا اس کا جز ادا کرنے کی اجازت دے سکے گی، اور ایسی ادائیگی کے بعد وہ دستاویز، جس کی نسبت ایسی فیس واجب الادا ہو نافذ اور موثر ہوگی گویا کہ ایسی فیس ابتدا سے ادا کی گئی تھی۔

انتقال مقدمات۔ 150- بہ استثناء دیگر طور پر وضع ہونے کے، جب کسی عدالت کے مقدمات کسی دیگر عدالت کو منتقل کئے جائیں تو ایسی عدالت کو جسے مقدمات منتقل کئے جائیں، وہی اختیارات حاصل ہوں گے اور وہ وہی فرائض انجام دے گی جو مجموعہ ہذا کی رو سے یا اس کے تحت اس عدالت کو بالترتیب تفویض یا اس پر عائد کئے گئے ہوں، جس سے مقدمات اس طرح منتقل کئے گئے ہوں۔

عدالت کے اصلی اختیارات کا استثناء۔ 151- مجموعہ ہذا کے کسی امر سے ایسے احکام، جو انصاف کے تقاضوں یا عدالت کے ضابطے کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے ضروری ہوں، صادر کرنے کا عدالت کا اصلی اختیار محدود یا دیگر طور پر متاثر ہونا متصور نہ ہوگا۔

فیصلوں، ڈگریوں یا احکام میں ترمیم۔ 152-فیصلوں، ڈگریوں یا احکام میں منشیانہ یا حسابی غلطیوں یا ان میں کسی اتفاقی بھول چوک یا فروگذاشت سے ہونے والے نقص یا سہو کو عدالت کسی بھی وقت خواہ اپنی ایما پر یا فریقین میں سے کسی درخواست پر درست کر سکتی ہے۔

ترمیم کا عام اختیار۔ 153-عدالت کسی بھی وقت اور خرچے یا دیگر امر کی نسبت ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، کسی دعویٰ کی کسی کارروائی میں کسی نقص یا سہو میں ترمیم کر سکے گی اور ایسی کارروائی سے پیدا ہونے والے یا اس پر منحصر مسئلے یا تنقیح کے تصفیے کی اغراض کے لئے تمام ضروری ترمیمات کی جائیں گی۔

جب اپیل سرسری طور پر خارج ہو جائے تو ڈگری یا حکم میں ترمیم کا اختیار۔ 153 الف —جب کوئی عدالت اپیل آرڈر XLI کے قاعدہ 11 کے تحت کوئی اپیل مسترد کر دے، تو دفعہ 152 کے تحت ایسی ڈگری یا حکم میں، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، ترمیم کرنے کا عدالتی اختیار ایسی عدالت استعمال کر سکے گی جس نے ابتدا میں ڈگری یا حکم صادر کیا تھا، باوجود اس امر کے کہ اپیل کے مسترد کئے جانے کا اثر ابتدائی عدالت کے صادر شدہ ڈگری یا حکم کی، جیسی کہ صورت ہو، توثیق کے برابر ہے۔

کھلی عدالت کا جائے سماعت متصور ہونا۔ 153 ب-ایسی جگہ، جہاں کسی دیوانی عدالت کا کسی دعویٰ کی سماعت کی غرض سے اجلاس ہو، کھلی عدالت متصور ہوگی، جہاں عام لوگوں کی اس حد تک رسائی ہو جہاں تک وہ اس میں آرام سے سما سکیں:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر نشین جج، اگر وہ ٹھیک سمجھے کسی خاص مقدمہ کی کسی تحقیقات یا سماعت کے کسی مرحلے پر یہ حکم دے سکتا ہے کہ عدالت کے زیر استعمال کمرے یا عمارت میں عام لوگوں یا کسی خاص شخص کو رسائی حاصل نہ ہوگی یا وہ وہاں نہ جا سکے گا یا موجود نہ رہے گا۔

154 تا 156۔حذف۔

منسوخ شدہ قوانین کے تحت احکام کا جاری رہنا۔ 157-ایکٹ 8 بابت 1859 یا کسی مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کسی ترمیمی ایکٹ یا ذریعہ ہذا منسوخ شدہ کسی دیگر قانون کے تحت شائع شدہ اطلاع نامے، کئے گئے اعلان اور بنائے گئے قواعد، مقرر کی گئی جگہیں، دائر کیے گئے اقرار نامے، مقررہ شرحیں، مرتب کیے گئے فارم، کی گئی تقرریاں اور تفویض کئے گئے اختیارات، جہاں تک وہ مجموعہ کے مطابق ہوں، اسی طرح نافذ اور موثر ہوں گے گویا کہ وہ مجموعہ ہذا کے تحت اور اس بارے میں اس کی رو سے مجاز حاکم کے

بالترتیب شائع شدہ بنائے گئے، مقرر کیے گئے، دائر کیے گئے، مقررہ، مرتب کیے گئے اور تفویض کیے گئے تھے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی اور دیگر منسوخ شدہ قوانین کی طرف حوالہ۔ 158- مجموعہ ہذا کے نفاذ سے پہلے صادر یا جاری کئے گئے ہر ایک قانون یا اطلاع نامے میں جس میں حوالہ دیا گیا ہو یا ایکٹ 8 بابت 1859 کے کسی باب یا دفعہ یا کسی مجموعہ ضابطہ دیوانی یا اسے ترمیم کرنے والے کسی ایکٹ یا ذریعہ ہذا منسوخ شدہ کسی دیگر قانون کا حوالہ، جہاں تک ممکن ہو سکے، مجموعہ ہذا یا اس کے مماثل حصے، آرڈر، دفعہ یا قاعدے کی طرف دیا گیا سمجھا جائے گا۔

پہلا فہرست بند

آرڈر ا

دعووں کے فریقین

قواعد

1۔ کن اشخاص کو بطور مدعیان شامل کیا جا سکے گا۔

2۔ عدالت کا علاحدہ سماعت کا حکم دینے کا اختیار۔

2۔ کون سے اشخاص بطور مدعا علیہم شامل کئے جا سکتے ہیں۔

3 الف۔ جب اشتمال مدعا علیہم سے سماعت میں پیچیدگی یا تاخیر ہو سکتی ہو، تو علاحدہ سماعت کے حکم کا اختیار۔

4۔ عدالت مشترک فریقین میں سے ایک یا زائد فریقین کے حق میں یا خلاف فیصلہ صادر کر سکتی ہے۔

5۔ ضروری نہیں کہ مدعا علیہ تمام متدعویہ دادرسی میں مفاد رکھتا ہو۔

6۔ ایک ہی معاہدے کی نسبت مستوجب فریقین کا اشتمال۔

7۔ جب مدعی کو شک ہو کہ دادرسی کس سے حاصل کی جائے۔

8۔ ایک ہی مفاد کی نسبت ایک شخص تمام اشخاص کی جانب سے دعویٰ یا جواب دہی کر سکتا ہے۔

8 الف۔ کسی ایک شخص یا اشخاص کی جماعت کو اپنی رائے پیش کرنے یا کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت دینے کا عدالت کو اختیار۔

قواعد

9۔اشتمال بے جااور عدم اشتمال۔

10۔غلط مدعی کے نام سے دعویٰ۔

عدالت فریقین کا نام خارج یا ان میں اضافہ کر سکتی ہے۔

جب مدعا علیہ کا اضافہ کیا جائے ،تو عرضی دعویٰ میں ترمیم کی جائے گی۔

10 الف۔عدالت کا اس امر کی نسبت اختیار کہ وہ کسی وکیل سے یہ درخواست کرے کہ وہ اس سے مخاطب ہو۔

11۔مقدمے کی پیروی۔

12۔کئی مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک شخص کی دیگر اشخاص کی جانب سے حاضری۔

13۔عدم اشتمال یا اشتمال بے جا کی نسبت عذرداری۔

آرڈر II

ترتیب دعویٰ

1۔ترتیب دعویٰ۔

2۔دعویٰ میں پورا ادعا شامل ہوگا۔

جزوی ادعا سے دستبرداری۔

چند دادرسیوں میں سے ایک دادرسی کے دعویٰ کی نسبت فروگذاشت۔

3۔بناہائے دعویٰ کا اشتمال۔

4۔غیر منقولہ جائیداد کی بازیافت کے لئے صرف چند ادعات شامل کئے جائیں گے۔

5۔وصی، مہتمم ترکہ یا وارث کے یا اس کے خلاف دعوے۔

<u>قواعد</u>

6۔علاحدہ سماعت کے حکم کا عدالت کا اختیار۔

7۔اشتمال بے جا کی نسبت عذرات۔

آرڈر III

تسلیم شدہ کارندے اور وکلاء

1۔حاضریاں وغیرہ اصالتاً، بذریعہ تسلیم شدہ کارندہ یا بذریعہ وکیل ہوں گی۔

2۔تسلیم شدہ کارندے۔

3۔حکم نامے پر تسلیم شدہ کارندے کی تعمیل۔

4۔وکیل کی تقرری۔

5۔حکم نامے پر وکیل کی تعمیل۔

6۔کارندہ تعمیل قبول کرے گا۔

تقرری تحریری ہوگی اور عدالت میں داخل کی جائے گی۔

آرڈر IV

دعویٰ دائر کرنا

1۔دعویٰ کی ابتداء عرضی دعویٰ سے ہوگی۔

2۔دعووں کا رجسٹر۔

آرڈر V

اجراوتعمیل سمن

اجرائے سمن

قواعد

1۔سمن۔
2۔سمن سے منسلکہ عرضی دعویٰ کی نقل۔
3۔عدالت مدعاعلیہ یا مدعی کو اصالتاً حاضری کا حکم دے سکتی ہے۔
4۔کسی فریق کو اصالتاً حاضری کا حکم نہ دیا جائے گا بجز اس کے کہ وہ کسی خاص حدود کے اندر رہائش رکھتا ہو۔
5۔سمن یا تو تنقیحات اخذ کرنے کے لئے ہوں گے یا حتمی تصفیے کے لئے۔
6۔مدعاعلیہ کی حاضری کے لئے دن کا مقرر کیا جانا۔
7۔مدعاعلیہ کو ایسی دستاویزات پیش کرنے کے لئے سمن بھیجنا جن پر وہ انحصار کرتا ہو۔
8۔حتمی تصفیے کے لئے سمن کے اجرا پر مدعاعلیہ کو اپنے گواہان پیش کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

سمن کی تعمیل

9۔عدالت کے ذریعہ سمن کی حوالگی۔
9الف۔تعمیل کے لئے سمن مدعی کو دیا جانا۔
10۔تعمیل کا طریقہ۔
11۔کئی مدعاعلیہم پر تعمیل۔
12۔جب قابل عمل ہو، مدعاعلیہ کی اصالتاً یا اس کے کارندے پر تعمیل۔
13۔ایسے کارندے پر تعمیل جس کے ذریعے مدعاعلیہ کاروبار کرتا ہو۔
14۔ایسے کارندے پر تعمیل جو غیر منقولہ جائیداد کے دعووں میں نگراں ہو۔

قواعد

15۔جب تعمیل مدعا علیہ کے کنبے کے کسی بالغ رکن پر ہو۔

16۔تعمیل کنندہ وصولی کی دستخط شدہ رسید دے گا۔

17۔ضابطہ جب مدعا علیہ تعمیل سے انکار کرے یا دستیاب نہ ہو۔

18۔تعمیل کا وقت اور طریقے کا تحریر کیا جانا۔

19۔تعمیل کروانے والے افسر کا اظہار۔

19الف۔حذف۔

20۔متبادل تعمیل۔

متبادل تعمیل کا اثر۔

جب متبادل تعمیل کروائی جائے، تو حاضری کا وقت مقرر کیا جائے گا۔

20الف۔حذف۔

21۔تعمیل سمن جب مدعا علیہ دوسری عدالت کی حدود اختیار سماعت میں رہائش رکھتا ہو۔

22۔پریزیڈنسی شہروں میں ایسے سمنوں کی تعمیل جنہیں باہر کی کسی عدالت نے جاری کیا ہو۔

23۔ایسی عدالت کا فرض جسے سمن بھیجا جائے۔

24۔جیل خانے میں مدعا علیہ پر تعمیل۔

25۔تعمیل جب مدعا علیہ بھارت سے باہر رہتا ہو اور اس کا کوئی کارندہ نہ ہو۔

26۔بیرونی علاقوں میں سیاسی کارندے یا عدالت کے ذریعہ تعمیل۔

26الف۔سمن بیرونی ممالک کے افسران کو بھیجے جائیں گے۔

27۔سول سرکاری افسر یا ریلوے کمپنی یا مقامی ادارے کے ملازم کی تعمیل۔

28۔بری، بحری یا فضائی فوج کے سپاہیوں پر تعمیل۔

29۔ایسے شخص کا فرض جسے تعمیل کے لئے سمن حوالے کیا جائے یا بھیجا جائے۔

30۔سمن کے بجائے خط کو متبادل بنانا۔

آرڈر VI

عمومی بیانات فریقین

قواعد

1۔ بیانات فریقین۔
2۔ بیانات میں اہم واقعات درج ہوں گے نہ کہ شہادت۔
3۔ بیانات کے فارم۔
4۔ جب ضروری ہو، تفصیلات درج ہونگی۔
5۔ حذف۔
6۔ شرط ماقبل۔
7۔ انحراف۔
8۔ معاہدے سے انکار۔
9۔ دستاویز کا اثر تحریر کرنا۔
10۔ عداوت، علم، وغیرہ۔
11۔ اطلاع۔
12۔ معنوی معاہدہ یا تعلق۔
13۔ قانونی قیاسات۔
14۔ بیانات پر دستخط ہوں گے۔
14الف۔ اطلاع کی تعمیل کے لئے پتہ۔
15۔ بیانات فریقین کی تصدیق۔
16۔ بیانات فریقین خارج کرنا۔
17۔ بیانات فریقین کی ترمیم۔
18۔ حکم کے بعد ترمیم سے قاصر رہنا۔

آرڈر VII

عرضی دعویٰ

<u>قواعد</u>

1۔عرضی دعویٰ میں تفصیلات درج ہوں گی۔

2۔زرنقد کے دعوے۔

3۔جب شئے متدعویہ غیر منقولہ جائیداد ہو۔

4۔جب مدعی بحیثیت قائم مقام دعویٰ کرے۔

5۔مدعاعلیہ کا مفاد اور ذمہ داری ظاہر کی جائے گی۔

6۔قانون میعاد سے استثنا کی وجوہ۔

7۔دادرسی کی صراحت کی جائے گی۔

8۔مختلف وجوہ پر مبنی دادرسی۔

9۔عرضی دعویٰ کی منظوری پر ضابطہ۔

10۔عرضی دعویٰ کا واپس کیا جانا۔

عرضی دعویٰ کی واپسی پر ضابطہ۔

10الف۔اس عدالت میں جہاں واپسی کے بعد عرضی دعویٰ دائر کیا جانا ہو، حاضری کی تاریخ مقرر کرنے کا عدالت کا اختیار۔

10ب۔عدالت اپیل کا متعلقہ عدالت کو دعویٰ منتقل کرنے کا اختیار۔

11۔عرضی دعویٰ کا مسترد کیا جانا۔

12۔عرضی دعویٰ مسترد کرنے کا ضابطہ۔

13۔جب عرضی دعویٰ مسترد ہونے سے نیا عرضی دعویٰ پیش کرنے کی ممانعت نہ ہو۔

ایسی دستاویزات جن پر عرضی دعویٰ میں انحصار کیا جائے

قواعد

14۔ایسی دستاویز پیش کرنا جن کی بنا پر مدعی دعویٰ کرے۔

15۔حذف۔

16۔گمشدہ دستاویزات قابل بیع وشریٰ کی بنا پر دعویٰ۔

17۔کاروباری کھاتہ پیش کرنا۔

اصل اندراج نشان لگا کر واپس کیا جائے گا۔

18۔حذف۔

آرڈر VIII

جواب دعویٰ، مجرائی اور دعویٰ متقابل

1۔جواب دعویٰ۔

1الف۔مدعا علیہ کا وہ دستاویز پیش کرنے کا فرض جن پر اس کے ذریعہ دادرسی کا دعویٰ کیا گیا ہے یا انحصار کیا گیا ہے۔

2۔جدید واقعات خاص طور پر درج ہونے چاہئیں۔

3۔انکار مصرحہ ہونا چاہئے۔

4۔گریز کن انکار۔

5۔مصرحہ انکار۔

6۔مجرائی کی تفصیلات جواب دعویٰ میں درج ہوں گی۔

مجرائی کا اثر۔

قواعد

6الف۔مدعا علیہ کا دعویٰ متقابل۔
6ب۔متقابل دعویٰ درج ہونا چاہیے۔
6ج۔متقابل دعویٰ کا اخراج۔
6د۔دعویٰ منقطع ہونے کا اثر۔
6ہ۔مدعی کا متقابل دعویٰ کا جواب دینے سے قاصر رہنا۔
6د۔جب متقابل دعویٰ منظور ہو جائے تو مدعا علیہ کی دادرسی۔
6ز۔جواب دعویٰ کی نسبت قواعد کا اطلاق ہوگا۔
7۔مختلف وجوہ پر مبنی جواب دعویٰ یا مجرائی۔
8۔جواب دعویٰ کی نئی وجہ۔
8الف۔حذف۔
9۔مابعد بیانات فریقین۔
10۔ضابطہ جب کوئی فریق عدالت کی طلبی پر جواب دعویٰ پیش کرنے سے قاصر رہے۔

آرڈر IX

فریقین کی حاضری اور غیر حاضری کا نتیجہ

1۔مدعا علیہ کو حاضر ہونے اور جواب دینے کے لئے سمن میں مقررہ تاریخ پر فریقین کی حاضری۔
2۔دعویٰ خارج ہونا جب کہ مدعی کے خرچہ ادا نہ کرنے کے نتیجہ میں سمن کی تعمیل نہ ہوئی ہو۔
3۔جب کوئی فریق حاضر نہ ہو، تو دعویٰ خارج ہو جائے گا۔
4۔مدعی نیا دعویٰ کر سکتا ہے یا عدالت داخل دفتر کیا گیا دعویٰ برآمد کر سکتی ہے۔
5۔دعویٰ کا خارج کیا جانا جب سمن کی بلا تعمیل واپسی کے بعد، مدعی نئے سمن کے لئے تین ماہ تک درخواست نہ دے۔

قواعد

6۔ضابطہ جب صرف مدعی حاضر ہو۔
جب سمن کی باضابطہ تعمیل ہوئی ہو۔
جب سمن کی باضابطہ تعمیل نہ ہوئی ہو۔
جب سمن کی تعمیل ہوئی ہو لیکن مناسب وقت نہ دیا جائے۔
7۔ضابطہ جب مدعا علیہ ملتوی شدہ سماعت کی تاریخ پر حاضر ہو اور سابقہ عدم حاضری کی معقول وجہ بیان کرے۔
8۔ضابطہ جب صرف مدعا علیہ حاضر ہو۔
9۔عدم پیروی کی بنا پر مدعی کے خلاف ڈگری کی رو سے نئے دعویٰ کی ممانعت ہوگی۔
10۔کئی مدعیان میں سے ایک یا زائد کی عدم حاضری کی صورت میں ضابطہ۔
11۔کئی مدعا علیہم میں سے ایک یا زائد کی عدم حاضری کی صورت میں ضابطہ۔
12۔ایسے فریق کی، جسے اصالتاً حاضر ہونے کا حکم ہو، معقول وجہ ظاہر کیے بغیر عدم حاضری کا نتیجہ۔

یکطرفہ ڈگریوں کو رد کرنا

13۔مدعا علیہ کے خلاف یکطرفہ ڈگری رد کرنا۔
14۔مخالف فریق کو نوٹس دیے بغیر کوئی ڈگری رد نہ کی جائے گی۔

آرڈر X

عدالت سے فریقین کا بیان لیا جانا

1۔اس امر کی دریافت کہ آیا بیانات فریقین میں بیانات قبول کیے گئے ہیں یا ان سے انکار کیا گیا ہے۔
1الف۔تنازعہ کے تصفیہ کے کسی ایک متبادل طریقے کو اختیار کرنے کی عدالت کی ہدایت۔
1ب۔مصالحتی فورم یا حاکم کے روبرو حاضری۔
1ج۔مصالحتی کوششوں کے ناکام ہونے کے نتیجے میں عدالت کے روبرو حاضر ہونا۔

قواعد

2۔فریق یااس کے ساتھی کا زبانی بیان۔

3۔بیان کا خلاصہ قلمبند کیا جائے گا۔

4۔جواب دینے سے وکیل کے انکار یااس کی معذوری کا نتیجہ۔

آرڈر XI

انکشاف اور معاینہ

1۔بند سوالات کے ذریعے انکشاف۔

2۔خاص بند سوالات پیش کئے جائیں گے۔

3۔بند سوالات کا خرچہ۔

4۔بند سوالات کا فارم۔

5۔کارپوریشنیں۔

6۔جواب کے ذریعے بند سوالات پر عذرات۔

7۔بند سوالات مسترد اور خارج کرنا۔

8۔جواب میں بیان حلفی دائر کرنا۔

9۔جواب بیان حلفی کا فارم۔

10۔کوئی اعتراض نہ کیا جائے گا۔

11۔جواب یا مزید جواب دینے کا حکم۔

12۔دستاویزات کے انکشاف کی درخواست۔

13۔دستاویزات کی نسبت بیان حلفی۔

14۔دستاویزات پیش کرنا۔

15۔بیانات فریقین یا بیانات حلفی میں محولہ دستاویزات کا معاینہ۔

16۔پیش کئے جانے کا نوٹس۔

<u>قواعد</u>

17۔ جب نوٹس دیا جائے تو معائنے کا وقت۔

18۔ معائنے کا حکم۔

19۔ مصدقہ نقول۔

20۔ قبل از وقت انکشاف۔

21۔ انکشاف کے حکم کی عدم تعمیل۔

22۔ سماعت پر بند سوالات کے جوابوں کا استعمال۔

23۔ حکم کا اطلاق نابالغوں پر بھی ہو گا۔

آرڈر XII

اقبال

1۔ مقدمہ کے اقبال کا نوٹس۔

2۔ دستاویزات قبول کرنے کا نوٹس۔

2الف۔ دستاویز کا قبول کیا جانا متصور ہو گا اگر قبول کئے جانے کے نوٹس کی تعمیل کے بعد اس سے انکار نہ کیا گیا ہو۔

3۔ نوٹس کا فارم۔

3الف۔ اقبال قلمبند کرنے کا عدالت کا اختیار۔

4۔ واقعات قبول کرنے کا نوٹس۔

5۔ اقبال کا فارم۔

6۔ اقبال پر فیصلہ۔

7۔ دستخط کی نسبت بیان حلفی۔

8۔ دستاویزات پیش کرنے کا نوٹس۔

9۔ خرچہ۔

آرڈر XIII

دستاویزات پیش کرنا، انہیں قانونی قبضے میں لینا اور واپس کرنا

قواعد

1۔ تنقیحات کے تصفیے پر یا اس سے پہلے اصل دستاویز پیش کئے جائیں گے۔
2۔ حذف۔
3۔ غیر متعلقہ یا ناقابل ادخال دستاویزات مسترد کرنا۔
4۔ شہادت میں داخل کی گئی دستاویزات پر تحریر ظہری۔
5۔ کھاتوں، حسابات اور ریکارڈ کے داخل کیے گئے اندراجات کی نقول پر تحریر ظہری۔
6۔ ناقابل ادخال شہادت کے طور پر مسترد کی گئی دستاویزات پر تحریر ظہری۔
7۔ داخل کی گئی دستاویزات کا اندراج اور مسترد دستاویزات کی واپسی۔
8۔ عدالت کسی دستاویز کو قانونی قبضے میں لینے کا حکم دے سکتی ہے۔
9۔ داخل کی گئی دستاویزات کی واپسی۔
10۔ عدالت اپنے ریکارڈ میں سے یا دیگر عدالتوں سے کاغذات طلب کر سکتی ہے۔
11۔ دستاویزات کی نسبت توضیحات کا مادی اشیا پر اطلاق ہوگا۔

آرڈر XIV

تنقیحات طے کرنا اور قانونی یا متفقہ تنقیحات کی بنا پر مقدمہ کا تصفیہ

1۔ تنقیحات اخذ کرنا۔
2۔ عدالت تمام تنقیحات پر فیصلہ سنائے گی۔
3۔ ایسا مواد جس میں سے تنقیحات اخذ کی جائیں۔

قواعد

4۔عدالت تنقیحات اخذ کرنے سے پہلے گواہان کے بیان لے سکتی ہے یا دستاویزات ملاحظہ کر سکتی ہے۔
5۔تنقیحات میں ترمیم کرنے یا انہیں خارج کرنے کا اختیار۔
6۔امور متعلقہ واقعات یا قانون اتفاق رائے سے تنقیحات کی صورت میں قلمبند کئے جائیں گے۔
7۔اگر عدالت مطمئن ہو کہ اقرار نامے کی تکمیل نیک نیتی سے ہوئی تھی تو وہ فیصلہ سنا سکے گی۔

آرڈر XV

پہلی سماعت پر دعویٰ کا فیصلہ

1۔فریقین کے مابین اختلاف نہ ہونا۔
2۔کئی مدعا علیہم میں سے ایک مدعا علیہ کو اختلاف نہ ہونا۔
3۔فریقین کے مابین اختلاف ہونا۔
4۔شہادت پیش نہ کرنا۔

آرڈر XVI

گواہان کی طلبی اور حاضری

1۔فہرست گواہان اور ان کے نام سمن۔
1الف۔بلا سمن گواہان پیش کرنا۔
2۔سمن کے لئے درخواست دینے پر گواہان کا خرچہ عدالت میں جمع کرنا ہوگا۔

ماہرین۔
خرچے کی شرح۔
خرچہ براہ راست گواہان کو ادا کیا جائے گا۔
3۔گواہ کو خرچہ دیا جانا۔
4۔ضابطہ جب ناکافی رقم ادا کی جائے۔
ایک دن سے زائد کے لئے روکے گئے گواہان کا خرچہ۔

قواعد

5۔وقت، جگہ اور حاضری کے مقصد کی سمن میں صراحت کی جائے گی۔

6۔دستاویز پیش کرنے کے لئے سمن۔

7۔حاضر عدالت اشخاص کو شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔

7الف۔تعمیل کے لئے فریق کو دیا گیا سمن۔

8۔سمن کی تعمیل کیسے ہو۔

9۔سمن کی تعمیل کا وقت۔

10۔ضابطہ جب گواہ سمن کی تعمیل نہ کرے۔

11۔اگر گواہ حاضر ہو جائے تو حکم قرقی واپس لے لیا جائے گا۔

12۔ضابطہ اگر گواہ حاضر نہ ہو۔

13۔قرقی کا طریقہ۔

14۔عدالت اپنی ایما پر ایسے اشخاص کو جو فریق مقدمہ نہ ہوں، گواہان کے طور پر طلب کر سکتی ہے۔

15۔شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کے لئے طلب کئے گئے اشخاص کا فرض۔

16۔گواہان کب رخصت ہو سکتے ہیں۔

17۔قواعد 10 تا 13 کا اطلاق۔

18۔ضابطہ جب حراست میں لیا گیا گواہ شہادت نہ دے سکے یا دستاویز پیش نہ کر سکے۔

19۔کسی گواہ کو اصالتاً حاضر ہونے کا حکم نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ بعض حدود کے اندر رہتا ہو۔

20۔عدالت سے طلب کئے جانے پر کسی فریق کا شہادت دینے سے انکار کا نتیجہ۔

21۔گواہان کی نسبت قواعد کا اطلاق طلب شدہ فریقین پر ہوگا۔

آرڈر XVI الف

قید خانوں میں بند یا زیر حراست گواہان کی حاضری

قواعد

1۔تعریفات۔
2۔شہادت دینے کے لئے قیدیوں کی حاضری کا حکم دینے کا اختیار۔
3۔خرچہ عدالت میں جمع ہوگا۔
4۔بعض اشخاص کو قاعدہ 2 کے نفاذ سے خارج کرنے کا ریاستی حکومت کا اختیار۔
5۔قید خانے کا نگراں افسر بعض صورتوں میں حکم کے عملدرآمد سے باز رہے گا۔
6۔قیدی کو زیر تحویل عدالت میں لایا جائے گا۔
7۔قید خانے میں گواہ کا بیان لینے کے لئے کمیشن جاری کرنے کا اختیار۔

آرڈر XVII

التوا

1۔عدالت مہلت دے کر سماعت ملتوی کر سکتی ہے۔
التوا کا خرچہ۔
2۔ضابطہ اگر فریقین مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہوں۔
3۔عدالت اس امر کے باجود کارروائی کر سکتی ہے کہ دونوں فریق شہادت وغیرہ پیش نہ کریں۔

آرڈر XVIII

دعویٰ کی سماعت اور گواہان کا بیان

قواعد

1۔آغاز کرنے کا حق۔
2۔بیان اور شہادت پیش کرنا۔
3۔شہادت جب کئی تنقیحات ہوں۔
3الف۔فریق مقدمہ دیگر گواہان سے پہلے حاضر ہوگا۔
4۔شہادت کا قلمبند کیا جانا۔
5۔قابل اپیل مقدمات میں کیسے شہادت لی جائے گی۔
6۔بیان کا ترجمہ کب کروایا جائے۔
7۔دفعہ 138 کے تحت شہادت۔
8۔یادداشت جب جج نے شہادت قلمبند نہ کی ہو۔
9۔شہادت انگریزی میں کب تحریر کی جاسکتی ہے۔
10۔کوئی خاص سوال وجواب تحریر کیا جاسکتا ہے۔
11۔سوالات جن پر اعتراض کیا گیا ہو اور عدالت ان کی اجازت دے۔
12۔گواہان کے چال چلن پر رائے زنی۔
13۔نا قابل اپیل مقدمات میں یادداشت شہادت۔
14۔حذف۔
15۔دوسرے جج کی لی ہوئی شہادت پر کارروائی کرنے کا اختیار۔
16۔گواہ کا فوری بیان لینے کا اختیار۔
17۔عدالت گواہ کو دوبارہ طلب کر کے بیان لے سکتی ہے۔
17الف۔حذف۔

قواعد

18۔عدالت کا موقع ملاحظے کا اختیار۔

19۔بیان کو کمیشن کے ذریعہ قلمبند کرانے کا اختیار۔

آرڈر XIX

بیانات حلفی

1۔کسی امر کو بذریعہ بیان حلفی ثابت کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔

2۔حلف بردار کو جرح کے لئے حاضری کے حکم کا اختیار۔

3۔ایسے امور جن تک بیانات حلفی محدود ہوں گے۔

آرڈر XX

فیصلہ وڈگری

1۔فیصلہ کب سنایا جائے۔

2۔ایسا فیصلہ سنانے کا اختیار جو جج کے پیش رو نے لکھا ہو۔

3۔فیصلے پر دستخط ثبت ہوں گے۔

4۔عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے فیصلے۔

دیگر عدالتوں کے فیصلے۔

5۔عدالت ہر ایک تنقیح پر اپنا فیصلہ دے گی۔

5الف۔جب فریقین نے وکلاء کی خدمات حاصل نہ کی ہوں تو عدالت فریقین کو یہ بتائے گی کہ اپیل کس عدالت میں کی جاسکتی ہے۔

قواعد

6۔ڈگری کا مضمون۔

6الف۔ڈگری مرتب کیا جانا۔

6ب۔فیصلہ کی نقول کب دستیاب رکھی جائیں گی۔

7۔ڈگری کی تاریخ۔

8۔ضابطہ جب جج نے ڈگری پر دستخط کرنے سے پہلے عہدہ چھوڑ دیا ہو۔

9۔غیر منقولہ جائیداد کی بازیافت کی ڈگری۔

10۔منقولہ جائیداد کی حوالگی کی ڈگری۔

11۔ڈگری میں قسطوں پر ادائیگی کا حکم ہوسکتا ہے۔

ڈگری کے بعد قسطوں پر ادائیگی کا حکم۔

12۔قبضے اور واصلات جائیداد کے لئے ڈگری۔

12الف۔غیر منقولہ جائیداد کے نیلام یا پٹے داری کے معاہدے کی تعمیل مختص کی ڈگری۔

13۔اہتمام ترکہ کے دعویٰ میں ڈگری۔

14۔حق شفعہ کے دعویٰ میں ڈگری۔

15۔انفساخ شراکت کے دعویٰ میں ڈگری۔

16۔مالک اور کارندے کے مابین حساب فہمی کے دعویٰ میں ڈگری۔

17۔حسابات کی نسبت خصوصی ہدایات۔

18۔جائیداد کی تقسیم یا اس کے کسی حصے کے الگ قبضے کے لئے دعویٰ میں ڈگری۔

19۔ڈگری جب مجرائی یا متقابل دعویٰ منظور ہوا ہو۔

مجرائی یا متقابل دعویٰ کی نسبت ڈگری کی اپیل۔

20۔فیصلے اور ڈگری کی مصدقہ نقول مہیا کی جائیں گی۔

آرڈر XX الف

خرچہ

<u>قواعد</u>

1۔ بعض مدات کی نسبت توضیحات۔

2۔ عدالت عالیہ کے بنائے گئے قواعد کے مطابق خرچہ دلایا جائے گا۔

آرڈر XXI

اجرائے ڈگری واحکام

ڈگری کے تحت ادائیگی

1۔ ڈگری کے تحت زرنقد ادا کرنے کے طریقے۔

2۔ ڈگری دار کو بیرون عدالت ادائیگی۔

اجرائے ڈگری کرنے والی عدالتیں

3۔ ایک سے زائد حدود اختیار سماعت میں واقع اراضیات۔

4۔ عدالت مطالبات خفیفہ میں انتقال مقدمہ۔

5۔ انتقال کا طریقہ۔

6۔ ضابطہ جب عدالت یہ چاہے کہ اس کی ڈگری دوسری عدالت میں اجرا ہو۔

7۔ ڈگری وغیرہ کی نقول موصول کرنے والی عدالت انہیں بلا ثبوت شامل مسل کرے گی۔

8۔ ایسی عدالت سے اجرائے ڈگری یا حکم، جسے وہ بھیجی جائے۔

9۔ دوسری عدالت سے منتقل کی گئی ڈگری کا عدالت عالیہ سے اجرا۔

درخواست اجرائے ڈگری

قواعد

10۔اجرائے ڈگری کی درخواست۔

11۔زبانی درخواست۔

تحریری درخواست۔

11الف۔وجوہات بیان کرنے کے لئے گرفتاری کی درخواست۔

12۔ایسی منقولہ جائیداد کی قرقی کی درخواست جو مدیون ڈگری کے قبضے میں نہ ہو۔

13۔غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کی درخواست میں بعض تفصیلات درج ہوں گی۔

14۔بعض صورتوں میں کلکٹر کے رجسٹر سے مصدقہ اقتباس طلب کرنے کا اختیار۔

15۔مشترکہ ڈگری دار کی اجرائے ڈگری کی درخواست۔

16۔ڈگری کے منتقل الیہ کی اجرائے ڈگری کی درخواست۔

17۔اجرائے ڈگری کی درخواست موصول ہونے پر ضابطہ۔

18۔متخالف ڈگریوں کی صورت میں اجرا۔

19۔ایک ہی ڈگری کے تحت متخالف دعووں کی صورت میں اجرا۔

20۔رہن کے دعووں میں متخالف ڈگریاں اور متخالف دعوے۔

21۔بیک وقت اجرائے ڈگری۔

22۔بعض صورتوں میں اجرائے ڈگری کے خلاف وجہ بیان کرنے کا نوٹس۔

22الف۔نیلام سے پہلے لیکن نیلام کے اعلان نامے کی تعمیل کے بعد مدیون ڈگری کی موت پر نیلام منسوخ نہ ہوگا۔

23۔نوٹس جاری ہونے کے بعد ضابطہ۔

حکم نامہ اجرائے ڈگری

24۔حکم نامہ اجرائے ڈگری۔

25۔حکم نامے پر تحریر ظہری۔

اجرائے ڈگری کا التوا

<u>قواعد</u>

26۔عدالت اجرائے ڈگری کب ملتوی کر سکے گی۔

مدیون ڈگری سے ضمانت طلب کرنے یا اس پر شرائط عائد کرنے کا اختیار۔

27۔مبرا مدیون ڈگری کا مستوجب ہونا۔

28۔ڈگری صادر کرنے والی عدالت یا عدالت اپیل کا حکم ایسی عدالت پر واجب التعمیل ہوگا جسے اجرا کی درخواست دی گئی ہو۔

29۔ڈگری دار اور مدیون ڈگری کے مابین دعویٰ کی سماعت کے دوران اجرائے ڈگری کا التوا۔

اجرا کا طریقہ

30۔زرنقد کی ادائیگی کی ڈگری۔

31۔کسی مخصوص جائیداد منقولہ کے لئے ڈگری۔

32۔تعمیل مختص یا اعادہ حقوق زناشوی یا حکم امتناعی کی ڈگری۔

33۔اعادہ حقوق زناشوی کی ڈگریوں کے اجرا میں عدالت کا اختیار تمیزی۔

34۔تکمیل دستاویز یا دستاویز قابل بیع وشریٰ کی تحریر ظہری کے لئے ڈگری۔

35۔غیر منقولہ جائیداد کے لئے ڈگری۔

36۔غیر منقولہ جائیداد کی حوالگی کی ڈگری جب جائیداد کرایہ دار کے قبضے میں ہو۔

گرفتاری اور سول قید خانے میں حراست

37۔مدیون ڈگری کو قید خانے میں حراست کے خلاف وجہ بیان کرنے کی اجازت دینے کا اختیار تمیزی۔

38۔مدیون ڈگری کو حاضر کرنے کی ہدایت کے لئے گرفتاری کا وارنٹ۔

39۔گزارہ الاؤنس۔

قواعد

40۔نوٹس کی تعمیل میں یا گرفتاری کے بعد مدیون ڈگری کی حاضری پر کارروائی۔

جائیداد کی قرقی

41۔مدیون ڈگری کا اس کی جائیداد کے متعلق بیان۔

42۔ایسے کرائے یا زرواصلات یا دیگر امور کے لئے، جن کی رقم کا بعد ازاں تعین کیا جانا ہو، ڈگری کی صورت میں قرقی۔

43۔زرعی پیداوار کے سوا مدیون ڈگری کے قبضے میں منقولہ جائیداد کی قرقی۔

43الف۔منقولہ جائیداد کی تحویل۔

44۔زرعی پیداوار کی قرقی۔

45۔زیر قرقی زرعی پیداوار کی نسبت توضیعات۔

46۔ایسے قرضے، حصے اور دیگر جائیداد کی قرقی جو مدیون ڈگری کے قبضے میں نہ ہو۔

46الف۔گارنشی کو نوٹس۔

46ب۔گارنشی کے خلاف حکم۔

46ج۔متنازعہ امور کی سماعت۔

46د۔ضابطہ جب قرضہ کسی تیسرے شخص کا ہو۔

46ہ۔تیسرے شخص کے متعلق حکم۔

46و۔گارنشی سے کی گئی ادائیگی جائز برأت ہوگی۔

46ز۔خرچہ۔

46ح۔اپیلیں۔

46ط۔دستاویزات قابل بیع وشری پر اطلاق۔

47۔منقولہ جائیداد میں حصے کی قرقی۔

48۔ملازم سرکار یا ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی کے مشاہرے یا الاؤنسوں کی قرقی۔

48الف۔پرائیویٹ ملازمین کے مشاہرے یا الاؤنسوں کی قرقی۔

قواعد

49۔ شراکتی جائیداد کی قرقی۔
50۔ فرم کے خلاف اجرائے ڈگری۔
51۔ دستاویزات قابل بیع وشرئی کی قرقی۔
52۔ عدالت یا سرکاری افسر کی تحویل میں جائیداد کی قرقی۔
53۔ ڈگریوں کی قرقی۔
54۔ غیر منقولہ جائیداد کی قرقی۔
55۔ ایفائے ڈگری کے بعد قرقی کی واگذاشت۔
56۔ ڈگری کے تحت حقدار فریق کو سکے یا کرنسی نوٹوں کی ادائیگی کا حکم۔
57۔ قرقی کا تعین۔

ادعات اور عذرات کا عدالتی فیصلہ

58۔ جائیداد کے ادعات یا اس کی قرقی پر عذرات کا عدالتی فیصلہ۔
59۔ نیلام کا التوا۔

نیلام عام طور پر

64۔ قرق شدہ جائیداد نیلام کر کے زر نیلام حقدار شخص کو ادا کرنے کے حکم کا اختیار۔
65۔ نیلام کس کے ذریعے اور کس طریقے سے ہوگا۔
66۔ عام بولی کے ذریعے نیلام کا اعلان۔
67۔ اعلان کرنے کا طریقہ۔
68۔ نیلام کا وقت۔
69۔ نیلام کو ملتوی یا بند کرنا۔

قواعد

70۔حذف۔

71۔دوبارہ نیلام پر قصوروار مشتری نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

72۔ڈگری دار اجازت کے بغیر بولی نہ دے گا یا جائیداد نہ خریدے گا۔
جب ڈگری دار جائیداد خریدے، تو زر ڈگری ادائیگی شمار ہوگا۔

72الف۔مرتہن عدالت کی اجازت کے بغیر نیلام پر بولی نہیں دے گا۔

73۔افسران پر بولی دینے یا خریدنے کی پابندی۔

منقولہ جائیداد کا نیلام

74۔زرعی پیداوار کا نیلام۔

75۔کھڑی فصل کی نسبت خصوصی توضیعات۔

76۔دستاویزات قابل بیع وشریٰ اور کارپوریشنوں میں حصص۔

77۔عام بولی کے ذریعے نیلام۔

78۔بے ضابطگی سے نیلام ناجائز نہ ہوگا لیکن ایسا کوئی شخص جسے نقصان پہنچا ہو دعویٰ کر سکے گا۔

79۔منقولہ جائیداد، قرضوں اور حصص کی حوالگی۔

80۔دستاویزات قابل بیع وشریٰ اور حصص کا انتقال۔

81۔دیگر جائیداد کی صورت میں حکم حوالگی۔

غیر منقولہ جائیداد کا نیلام

82۔کون سی عدالتیں نیلام کا حکم دے سکتی ہیں۔

83۔نیلام کا التوا تاکہ مدیون ڈگری زر ڈگری فراہم کر سکے۔

84۔مشتری کا رقم جمع کرنا اور عدم ادائیگی پر دوبارہ نیلام۔

85۔زر ثمن کی پوری ادائیگی کا وقت۔

قواعد

86۔عدم ادائیگی کی صورت میں ضابطہ۔

87۔دوبارہ نیلام پر اطلاع نامہ۔

88۔شریک حصہ دار کو بولی کی ترجیح دی جائے گی۔

89۔رقم جمع کرنے پر نیلام منسوخ کرنے کی درخواست۔

90۔بے ضابطگی یا فریب کی بنا پر نیلام منسوخ کرنے کی درخواست۔

91۔مدیون ڈگری کا قابل نیلام مفادنہ ہونے کی بنا پر نیلام منسوخ کرنے کی مشتری کی درخواست۔

92۔نیلام کب قطعی ہوگا یا منسوخ کیا جائے گا۔

93۔بعض صورتوں میں زرثمن کی واپسی۔

94۔مشتری کو سرٹیفکٹ دینا۔

95۔مدیون ڈگری کے قبضے میں جائیداد کی حوالگی۔

96۔کرائے دار کے قبضے میں جائیداد کی حوالگی۔

ڈگری دار یا مشتری کو قبضے کی حوالگی میں مدافعت

97۔غیر منقولہ جائیداد کے قبضے میں مدافعت یا مزاحمت۔

98۔عدالتی فیصلے کے بعد احکام۔

99۔ڈگری دار یا مشتری کا کسی شخص کو بے دخل کرنا۔

100۔بے دخلی کی شکایت کی درخواست پر حکم صادر کرنا۔

101۔تصفیہ طلب امر۔

102۔دوران کارروائی منتقل الیہ پر قواعد کا اطلاق نہ ہوگا۔

103۔احکام کا ڈگریاں متصور ہونا۔

104۔قاعدہ 101 یا قاعدہ 103 کے تحت حکم زیر سماعت دعویٰ کے نتیجے کے تابع ہوگا۔

105۔درخواست کی سماعت۔

106۔یک طرفہ صادر کیے گئے احکام کی منسوخی وغیرہ۔

آرڈر XXII

فریقین کی وفات، شادی اور دیوالیہ پن

قواعد

1۔ اگر دعوے کا حق برقرار ہو تو فریق کی وفات سے دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔

2۔ ضابطہ جب کئی مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک فوت ہو جائے اور دعویٰ کا حق برقرار ہو۔

3۔ کئی مدعیان میں سے ایک یا واحد مدعی کی وفات کی صورت میں ضابطہ۔

4۔ کئی مدعا علیہم میں سے ایک یا واحد مدعا علیہ کی وفات کی صورت میں ضابطہ۔

4الف۔ ضابطہ جب کوئی قانونی قائم مقام نہ ہو۔

5۔ قانونی قائم مقام کی نسبت امر کا تصفیہ۔

6۔ سماعت کے بعد وفات کی وجہ سے دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔

7۔ عورت فریق کی شادی سے دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔

8۔ جب مدعی کے دیوالیہ پن کی وجہ سے دعویٰ کی ممانعت ہو۔

ضابطہ جب منتقل الیہ دعویٰ جاری رکھنے یا ضمانت دینے سے قاصر رہے۔

9۔ سقوط یا اخراج کا اثر۔

10۔ دعویٰ میں حتمی حکم سے پہلے منتقلی کی صورت میں ضابطہ۔

10الف۔ کسی فریق کی وفات کی عدالت کو اطلاع دینے کا وکیل کا فرض۔

11۔ اپیلوں پر آرڈر کا اطلاق۔

12۔ کارروائیوں پر آرڈر کا اطلاق۔

آرڈر XXIII

دعوؤں کا واپس لیا جانا اور ان کا تطابق

1۔ دعویٰ واپس لینا یا اس کے کسی جز سے دستبرداری۔

قواعد

1 الف۔ مدعیان کے طور پر مدعا علیہم کی تبدیلی کی کب اجازت ہوگی۔

2۔ پہلے دعویٰ پر میعاد قانون کا متاثر نہ ہونا۔

3۔ دعویٰ میں راضی نامہ۔

3 الف۔ دعویٰ کی ممانعت۔

3 ب۔ عدالت کی اجازت کے بغیر قائم مقامی کے دعویٰ میں کوئی اقرارنامہ یا راضی نامہ کی اجازت نہ ہوگی۔

4۔ اجرائے ڈگری کی کارروائی متاثر نہ ہوگی۔

آرڈر XXIV

عدالت میں ادائیگی

1۔ ایفائے دعویٰ پر مدعا علیہ کا رقم جمع کروانا۔

2۔ جمع کرنے کا نوٹس۔

3۔ نوٹس کے بعد مدعی کو جمع رقم پر سود کا نہ ملنا۔

4۔ ضابطہ جب مدعی جزوی ایفا کے طور پر رقم قبول کرے۔

ضابطہ جب وہ کلی ایفا کے طور پر رقم قبول کرے۔

آرڈر XXV

خرچوں کی ضمانت

1۔ مدعی سے کب خرچوں کی ضمانت طلب کی جائے گی۔

2۔ ضمانت مہیا نہ کرنے کا اثر۔

آرڈر XXVI

کمیشن

کمیشن گواہان کے بیان لیں گے

<u>قواعد</u>

1۔ایسے معاملات جن میں عدالت گواہ کے بیان کے لئے کمیشن مقرر کر سکے گی۔

2۔کمیشن کے لئے حکم۔

3۔جب گواہ عدالت کے اختیار سماعت کی حدود کے اندر رہتا ہو۔

4۔ایسے اشخاص جن کے بیان کے لئے کمیشن مقرر ہو سکتا ہے۔

4الف۔عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود میں رہنے والے کسی شخص کا بیان لینے کے لئے کمیشن۔

5۔ایسے گواہ کے بیان کے لئے کمیشن یا استدعا جو بھارت میں نہ ہو۔

6۔عدالت کمیشن کے مطابق گواہ کا بیان لے گی۔

7۔گواہان کے بیانات کے ساتھ کمیشن کی واپسی۔

8۔بیانات کب بطور شہادت قبول کئے جائیں گے۔

مقامی تحقیقات کے لئے کمیشن

9۔مقامی تحقیقات کرنے کے لئے کمیشن۔

10۔کمشنر کا ضابطہ۔

رپورٹ اور بیانات دعویٰ کی شہادت ہوں گے۔

کمشنر کا بیان اصالتاً لیا جا سکتا ہے۔

سائنسی تحقیقات، عملہ جاتی فعل کی انجام دہی اور منقولہ جائیداد کے نیلام کے لئے کمیشن

قواعد

10الف سائنسی تحقیقات کے لئے کمیشن۔
10ب۔عملہ جاتی فعل کی انجام دہی کے لئے کمیشن۔
10ج۔منقولہ جائیداد کے نیلام کے لئے کمیشن۔

حسابات کے ملاحظے کے لئے کمیشن

11۔حسابات کے ملاحظے یا مجرائی کے لئے کمیشن۔
12۔عدالت کمشنر کو ضروری ہدایات دے گی۔
کارروائی اور رپورٹ شہادت ہوگی، عدالت مزید جانچ کی ہدایت دے سکتی ہے۔

جائیداد تقسیم کرنے کے لئے کمیشن

13۔غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کے لیے کمیشن۔
14۔کمشنر کا ضابطہ۔

عام توضیعات

15۔کمیشن کے اخراجات عدالت میں جمع ہوں گے۔
16۔کمشنروں کے اختیارات۔

قواعد

16الف۔ کمشنر کے روبرو کیے گئے اعتراضات۔

17۔ کمشنر کے روبرو گواہان کی حاضری اور ان کے بیانات۔

18۔ فریقین کمشنر کے روبرو حاضر ہوں گے۔

18الف۔ اجرائے ڈگری کی کارروائی پر آرڈر کا اطلاق۔

18ب۔ عدالت کمیشن کی واپسی کا وقت مقرر کرے گی۔

غیر ملکی ٹریبونلوں کی ایما پر مقرر کیئے گئے کمیشن

19۔ ایسے معاملات جن میں عدالت عالیہ گواہ کا بیان لینے کے لئے کمیشن مقرر کر سکتی ہے۔

20۔ کیمشن مقرر کرنے کی درخواست۔

21۔ کیمشن کس کو مقرر کیا جاسکتا ہے۔

22۔ کمیشنوں کا مقرر کیا جانا، ان کی تعمیل اور واپسی اور غیر ملکی عدالت کو شہادت کی ترسیل۔

آرڈر XXVII

حکومت کے یا اپنی سرکاری حیثیت میں سرکاری افسران کے یا ان کے خلاف عرضی دعوے

1۔ حکومت کے یا اس کے خلاف دعوے۔

2۔ حکومت کی جانب سے فعل کرنے کے مجاز اشخاص۔

3۔ حکومت کے یا اس کے خلاف دعووں میں عرضی دعوے۔

4 حکومت کا کارندہ حکم نامہ وصول کرے گا۔

5۔ حکومت کی جانب سے حاضری کی تاریخ مقرر کرنا۔

5الف۔ سرکاری افسر کے خلاف دعوئ میں حکومت کو بطور فریق شریک کیا جائے گا۔

قواعد

5ب۔ حکومت یا سرکاری افسر کے خلاف دعووں میں تصفیہ کرنے میں مدد دینے کا عدالت کا فرض۔

6۔ حکومت کے خلاف دعویٰ کی نسبت امور کا جواب دینے کے اہل شخص کی حاضری۔

7۔ وقت میں توسیع تاکہ سرکاری افسر حکومت سے رجوع کر سکے۔

8۔ سرکاری افسر کے خلاف دعووں میں ضابطہ۔

8الف۔ بعض صورتوں میں حکومت یا سرکاری افسر سے ضمانت طلب نہ کی جائے گی۔

8ب۔ ''حکومت'' اور ''سرکاری وکیل'' کی تعریف۔

آرڈر XXVIIالف

دعوے جن میں آئین کی تعبیر یا کسی قانونی نوشتے کے جواز کی نسبت کوئی اہم امر متعلقہ قانون شامل ہو

1۔ اٹارنی جنرل یا ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس۔

1الف۔ ایسے دعووں میں ضابطہ جن میں کسی قانونی نوشتے کا جواز شامل ہو۔

2۔ عدالت حکومت کو بطور فریق شریک کر سکتی ہے۔

2الف۔ کسی قانونی نوشتے کے جواز کے متعلق دعویٰ میں حکومت یا دیگر حاکموں کو بطور مدعا علیہ شریک کرنے کا عدالت کا اختیار۔

3۔ خرچہ۔

4۔ اپیلوں پر آرڈر کا اطلاق۔

آرڈر XXVIII

بری، بحری یا فضائی فوج کے عملے کے یا اس کے خلاف دعوے

قواعد

1۔ایسے افسران، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کے اہلکار جو رخصت نہ لے سکیں اپنی جانب سے دعویٰ یا جواب دہی کرنے کے لئے کسی شخص کو مجاز کر سکتے ہیں۔

2۔اس طرح مجاز کیا گیا شخص اصالتاً فعل کر سکتا ہے یا وکیل مقرر کر سکتا ہے۔

3۔اس طرح مجاز کئے گئے شخص یا اس کے وکیل کی تعمیل معقول تعمیل سمجھی جائے گی۔

آرڈر XXIX

کارپوریشنوں کے یا ان کے خلاف دعوے

1۔تحریری بیان پر دستخط اور تصدیق۔

2۔کارپوریشن کی تعمیل۔

3۔کارپوریشن کے افسر کی اصالتاً حاضری کے حکم کا اختیار۔

آرڈر XXX

فرموں اور ایسے اشخاص کے یا ان کے خلاف دعوے، جو اپنے نام کے سوا دیگر نام سے کاروبار کر رہے ہوں

1۔فرم کے نام سے حصہ داروں کے دعوے۔

قواعد

2۔حصہ داروں کے نام کا انکشاف۔
3۔تعمیل۔
4۔حصہ دار کی وفات پر دعویٰ کرنے کا حق۔
5۔نوٹس کی تعمیل کس حیثیت سے کرائی جائے۔
6۔حصہ داران کی حاضری۔
7۔حصہ داران کے سوائے کسی کی حاضری ضروری نہیں۔
8۔زیر احتجاج حاضری۔
9۔شریک حصہ داران کے مابین دعوے۔
10۔ایسے شخص کے خلاف دعویٰ جو اپنے نام کے سوا کسی دوسرے نام سے کاروبار کر رہا ہو۔

آرڈر XXXI

امناء، اوصیاء اور مہتممین کے یا ان کے خلاف دعوے

1۔امناء وغیرہ میں مرکوز جائیداد کے متعلق دعووں میں مستحقین افادہ کی قائم مقامی۔
2۔امناء، اوصیاء اور مہتممین کو فریق بنانا۔
3۔شادی شدہ وصیہ کا خاوند فریق نہ ہوگا۔

آرڈر XXXII

نابالغان اور فاتر العقل اشخاص کے یا ان کے خلاف دعوے

1۔نابالغ کی طرف سے قریبی رفیق دعویٰ کر سکتا ہے۔
2۔اگر دعویٰ قریبی رفیق کے بغیر دائر کیا جائے تو عرضی دعویٰ مسل سے نکال دیا جائے گا۔

قواعد

2الف۔ جب حکم ہو تو قریبی رفیق ضمانت مہیا کرے گا۔
3۔ نابالغ مدعا علیہ کے لئے دعویٰ میں ولی عدالت کی طرف سے مقرر ہوگا۔
3الف۔ نابالغ کے خلاف ڈگری مسترد نہ کی جائے گی تاوقتیکہ اس کے مفاد کو مضرت پہنچی ہو۔
4۔ قریبی رفیق کون ہو سکتا ہے یا دعویٰ میں کون ولی مقرر کیا جا سکتا ہے۔
5۔ دعویٰ کے لئے قریبی رفیق یا ولی نابالغ کا قائم مقام ہوگا۔
6۔ ڈگری کے تحت جائیداد اور نابالغ کے لئے قریبی رفیق یا ولی وصول کرے گا۔
7۔ دعویٰ کے لئے قریبی رفیق یا ولی کا اقرار نامہ یا راضی نامہ۔
8۔ قریبی رفیق کی سبکدوشی۔
9۔ قریبی رفیق کی موقوفی۔
10۔ قریبی رفیق کی موقوفی وغیرہ پر کارروائی کا التوا۔
11۔ دعویٰ کے لئے ولی کی سبکدوشی، موقوفی یا وفات۔
12۔ بالغ ہو جانے پر نابالغ مدعی یا درخواست دہندہ کا اختیار کیا جانے والا طریقہ۔
13۔ جب نابالغ شریک مدعی بالغ ہو کر دعویٰ سے دستبردار ہونا چاہے۔
14۔ نامعقول یا نامناسب دعویٰ۔
15۔ قواعد 1 تا 14 کا اطلاق (سوائے قاعدہ 2الف) فاتر العقل اشخاص پر ہوگا۔
16۔ استثنیات۔

آرڈر XXXIIالف

خاندان کے متعلق امور کی نسبت دعوے

1۔ آرڈر کا اطلاق۔
2۔ کارروائی بند کمرے میں کی جائے گی۔
3۔ تصفیے کی کوشش کا عدالت کا فرض۔

قواعد

4۔ بہبود کے ماہر کی معاونت۔

5۔ واقعات کی جانچ کا فرض۔

6۔ ''خاندان'' کے معنی۔

آرڈر XXXIII

مفلس اشخاص کے دعوے

1۔ مفلس اشخاص دعوے دائر کر سکتے ہیں۔

1 الف۔ مفلس شخص کے ذرائع کی جانچ۔

2۔ درخواست کا مضمون۔

3۔ درخواست پیش کیا جانا۔

4۔ درخواست دہندہ کا بیان۔

اگر درخواست کارندہ پیش کرے، تو عدالت بذریعہ کمیشن درخواست دہندہ کے بیان کا حکم دے سکتی ہے۔

5۔ درخواست کی نامنظوری۔

6۔ درخواست دہندہ کی مفلسی کی شہادت لینے کی تاریخ کا نوٹس۔

7۔ سماعت کا ضابطہ۔

8۔ ضابطہ اگر درخواست منظو ہو جائے۔

9۔ مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت واپس لے لینا۔

9 الف۔ ایسے مفلس شخص کے لئے عدالت وکیل مہیا کرے گی جس کا کوئی پیروکار نہ ہو۔

10۔ خرچہ جب مفلس شخص جیت جائے۔

11۔ ضابطہ جب مفلس شخص ہار جائے۔

11 الف۔ ضابطہ جب دعویٰ ساقط ہو جائے۔

12۔ ریاستی حکومت کورٹ فیس کی ادائیگی کی درخواست دے سکتی ہے۔

13۔ ریاستی حکومت فریق متصور ہوگی۔

قواعد

14۔کورٹ فیس کی رقم کی وصولی۔

15۔مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی درخواست کی نامنظوری کی وجہ سے اسی نوعیت کی دوبارہ درخواست دینے کی ممانعت ہوگی۔

15الف۔کورٹ فیس کی ادائیگی کے لئے وقت دینا۔

16۔خرچہ۔

17۔مفلس شخص کی جواب دہی۔

18۔مفلس اشخاص کو مفت قانونی خدمات فراہم کرنے کا حکومت کا اختیار۔

آرڈر XXXIV

غیر منقولہ جائیداد کے رہن کی نسبت دعوے

1۔بیعبات، نیلام اور انفکاک رہن کے دعوؤں کے فریقین۔

2۔بیعبات کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری۔

3۔بیعبات کے دعویٰ میں حتمی ڈگری۔

4۔نیلام کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری۔

بیعبات کے دعویٰ میں نیلام کی ڈگری صادر کرنے کا اختیار۔

5۔نیلام کے دعویٰ میں حتمی ڈگری۔

6۔نیلام کے دعویٰ میں رہن پر واجب الادا بقایا رقم کی وصولی۔

7۔انفکاک رہن کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری۔

8۔انفکاک کے دعویٰ میں حتمی ڈگری۔

8الف۔انفکاک رہن کے دعویٰ میں رہن پر واجب الادا بقایا رقم کی وصولی۔

9۔ڈگری جب کوئی رقم واجب الادا نہ ہو یا جب مرتہن کو زائد رقم ادا کی گئی ہو۔

10۔ڈگری کے بعد مرتہن کا خرچہ۔

قواعد

10الف۔ مرتہن کو واصلات جائیداد ادا کرنے کا حکم دینے کا عدالت کا اختیار۔
11۔ سود کی ادائیگی۔
12۔ ماقبل رہن کے تابع جائیداد کا نیلام۔
13۔ نیلام کی آمدنی کی درخواست۔
14۔ مرہونہ جائیداد کے نیلام کے لئے نیلام کا دعویٰ ضروری ہے۔
15۔ دستاویزات استحقاق اور بارہائے کفالت کی حوالگی کے ذریعے رہن۔

آرڈر XXXV

دعویٰ متخالف بین فریقین

1۔ دعویٰ متخالف بین فریقین میں عرضی دعویٰ۔
2۔ شئے متدعویہ کی عدالت میں ادائیگی۔
3۔ ضابطہ جب مدعا علیہ دعویٰ کرنے والا مدعی ہو۔
4۔ پہلی سماعت پر ضابطہ۔
5۔ کارندے اور کرائے دار دعویٰ متخالف بین فریقین دائر نہیں کر سکیں گے۔
6۔ مدعی کے خرچے کا بار۔

آرڈر XXXVI

خصوصی مقدمہ

1۔ عدالت کی رائے کے لئے مقدمہ بیان کرنے کا اختیار۔
2۔ شئے متدعویہ کی مالیت کب بیان کرنا ہوگی۔

قواعد

3۔اقرارنامے کوبطوردعویٰ دائراوررجسٹرکرناہوگا۔

4۔فریقین عدالت کے اختیار سماعت کے تابع ہوں گے۔

5۔مقدمہ کی سماعت اوراس کافیصلہ۔

6۔قاعدہ 5 کے تحت صادر کی گئی ڈگری کے خلاف اپیل نہیں ہوگی۔

آرڈر XXXVII

سرسری ضابطہ

1۔ایسی عدالتیں اوردعووں کی قسمیں جن پرآرڈرکااطلاق ہو۔

2۔سرسری دعوے دائرکرنا۔

3۔مدعاعلیہ کی حاضری کاضابطہ۔

4۔ڈگری منسوخ کرنے کااختیار۔

5۔بل وغیرہ کوافسرعدالت کے پاس جمع کرنے کے حکم کااختیار۔

6۔غیراداشدہ بل یانوٹ کی عدم قبولیت لکھنے کےخرچے کی وصولی۔

7۔دعووں میں ضابطہ۔

آرڈر XXXVIII

فیصلے سے پہلے گرفتاری اورقرقی

فیصلے سے پہلے گرفتاری

1۔مدعاعلیہ کوکب حاضری کی ضمانت مہیاکرنے کوکہاجائے گا۔

2۔ضمانت۔

قواعد

3۔ضابطہ جب ضامن برأت کی درخواست دے۔

4۔ضابطہ جب مدعاعلیہ ضمانت نہ دے سکے یا نئی ضمانت مہیا نہ کر سکے۔

فیصلے سے پہلے قرقی

5۔مدعاعلیہ کو کب جائیداد پیش کرنے کی ضمانت مہیا کرنے کو کہا جائے گا۔

6۔قرقی جب وجہ نہ بتائی گئی ہو یا ضمانت مہیا نہ کی گئی ہو۔

7۔قرقی کرنے کا طریقہ۔

8۔فیصلے سے پہلے مقروقہ جائیداد کے دعوٰی کا عدالتی فیصلہ۔

9۔جب ضمانت دی گئی ہو یا دعوٰی خارج کیا گیا ہو تو قرقی واگذاشت کی جائے گی۔

10۔فیصلے سے پہلے قرقی کی بنا پر نہ تو لاتعلق اشخاص کے حقوق متاثر ہوں گے نہ ہی ڈگری دار کو نیلام کی درخواست دینے کی ممانعت ہوگی۔

11۔فیصلے سے پہلے قرق کی گئی جائیداد اجرائے ڈگری میں دوبارہ قرق نہ ہوگی۔

11الف۔قرقی کی نسبت قابل اطلاق توضیعات۔

12۔زرعی پیداوار فیصلے سے پہلے قرقی کی مستوجب نہ ہوگی۔

13۔عدالت مطالبات خفیفہ غیر منقولہ جائیدا قرق نہ کرے گی۔

آرڈر XXXIX

حکم امتناعی عارضی اور احکام درمیانی

حکم امتناعی عارضی

1۔مقدمات جن میں حکم امتناعی عارضی صادر کیا جا سکتا ہے۔

2۔معاہدہ شکنی دہرانے یا جاری رکھنے سے باز رکھنے کے لئے حکم امتناعی۔

قواعد

2الف۔ حکم امتناعی کی عدم تعمیل یا خلاف ورزی کا نتیجہ۔
3۔ حکم امتناعی عطا کرنے سے پہلے عدالت مخالف فریق کو نوٹس دے گی۔
3الف۔ عدالت حکم امتناعی کی درخواست کو تیس دنوں کے اندر نبٹائے گی۔
4۔ حکم امتناعی کا حکم خارج، بدلا یا منسوخ کیا جاسکتا ہے۔
5۔ کارپوریشن کے نام حکم امتناعی کی رو سے اس کے افسران حکم کے پابند ہوں گے۔

احکام درمیانی

6۔ عارضی نیلام کے حکم کا اختیار۔
7۔ شئے متدعویہ کو روکنا، اس کا تحفظ، معاینہ وغیرہ۔
8۔ ایسے احکام کی درخواست نوٹس کے بعد دی جائے گی۔
9۔ فریق کو کب ایسی اراضی کا جو شئے متدعویہ ہو، فوری قبضہ دلایا جائے۔
10۔ عدالت میں زرنقد وغیرہ جمع کروانا۔

آرڈر XL

سپرداروں کی تقرری

1۔ سپرداروں کی تقرری۔
2۔ محنتانہ۔
3۔ فرائض۔
4۔ سپردار کے فرائض کی تعمیل۔
5۔ کلکٹر کو کب سپردار مقرر کیا جاسکتا ہے۔

آرڈر XLI

ابتدائی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

قواعد

1۔اپیل کا فارم۔یادداشت کے ہمراہ کیا ہونا چاہئے۔

یادداشت کے مندرجات۔

2۔ایسے موجبات جو اپیل میں لکھے جائیں گے۔

3۔یادداشت کی استرداد یا ترمیم۔

3الف۔تاخیر کی معافی کی درخواست۔

4۔کئی مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک شخص ساری ڈگری کی منسوخی حاصل کر سکتا ہے جب کہ اس میں ایسی بنا پر کارروائی ہو رہی ہو جو سب کے لئے مشترکہ ہو۔

کارروائی اور اجرا کا التوا

5۔عدالت اپیل کی طرف سے التوا۔

ایسی عدالت کی طرف سے التوا جس نے ڈگری صادر کی ہو۔

6۔ایسی ڈگری کے، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، اجرا کے حکم کی صورت میں ضمانت۔

7۔حذف۔

8۔اجرائے ڈگری میں کیے گئے حکم کے خلاف اپیل میں اختیارات کا استعمال۔

اپیل کے داخلے پر ضابطہ

9۔یادداشت اپیل کی رجسٹری۔

اپیلوں کا رجسٹر۔

قواعد

10۔عدالت اپیل اپیلانٹ کو خرچے کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دے سکے گی۔
جب اپیلانٹ بھارت سے باہر رہائش رکھتا ہو۔
11۔ماتحت عدالت کو نوٹس بھیجے بغیر اپیل خارج کرنے کا اختیار۔
11الف۔ایسا وقت جس کے اندر قاعدہ 11 کے تحت سماعت ختم ہونی چاہئے۔
12۔اپیل کی سماعت کی تاریخ۔
13۔حذف۔
14۔اپیل کی سماعت کی تاریخ کے نوٹس کی اشاعت اور تعمیل۔
عدالت اپیل خود نوٹس کی تعمیل کروا سکے گی۔
15۔حذف۔

سماعت پر ضابطہ

16۔شروع کرنے کا حق۔
17۔اپیلانٹ کی عدم پیروی کی وجہ سے اپیل کا اخراج۔
اپیل کی یکطرفہ سماعت۔
18۔حذف۔
19۔عدم پیروی کے لئے خارج کی گئی اپیل کا مکرر داخلہ۔
20۔سماعت ملتوی کرنے اور ایسے اشخاص کو حکم دینے کا اختیار جو مدعا علیہم بنائے جانے میں دلچسپی رکھنے والے معلوم ہوں۔
21۔ایسے رسپانڈنٹ کی درخواست پر مکرر سماعت جس کے خلاف یک طرفہ ڈگری صادر کی گئی ہو۔
22۔سماعت پر رسپانڈنٹ ڈگری پر عذر کر سکے گا گویا کہ اس نے الگ اپیل دائر کی ہو۔
عذر کا فارم اور اس پر قابل اطلاق توضیعات۔
23۔عدالت اپیل سے مقدمہ واپس بھیجا جانا۔
23الف۔دیگر مقدمات میں واپس بھیجا جانا۔

قواعد

24۔ جب قلمبند کی گئی شہادت کافی ہو، تو عدالت اپیل حتمی طور پر مقدمہ کا تصفیہ کر سکے گی۔

25۔ عدالت اپیل کب تنقیحات اخذ کر کے اس عدالت کو سماعت کے لئے بھیج سکے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو۔

26۔ رائے اور شہادت قلمبند کی جائے گی۔ رائے پر عذرات۔

اپیل کا تصفیہ۔

26 الف۔ واپس بھیجنے کے حکم پر آئندہ سماعت کی تاریخ درج ہوگی۔

27۔ عدالت اپیل میں اضافی شہادت پیش کرنا۔

28۔ اضافی شہادت لینے کا طریقہ۔

29۔ امور کی تصریح کی جائے گی اور انہیں قلمبند کیا جائے گا۔

اپیل میں فیصلہ

30۔ فیصلہ کب اور کہاں سنایا جائے۔

31۔ فیصلے کے مندرجات، تاریخ اور دستخط۔

32۔ فیصلے میں کیا ہدایت ہوگی۔

33۔ عدالت اپیل کا اختیار۔

34۔ اختلافی فیصلہ قلمبند کیا جائے گا۔

اپیل میں ڈگری

35۔ ڈگری کی تاریخ اور مندرجات۔

فیصلے سے اختلاف کرنے والے جج کے لئے ڈگری پر دستخط کرنا ضروری نہیں۔

36۔ فیصلے اور ڈگری کی نقول فریقین کو مہیا کی جائیں گی۔

37۔ ڈگری کی مصدقہ نقل ایسی عدالت کو بھیجی جائے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو۔

آرڈر XLII

اپیلی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

قواعد

1۔ضابطہ

2۔عدالت کو یہ ہدایت دینے کا اختیار کہ اپیل کی سماعت اس کے مرتب کیے گئے سوال پر ہوگی۔

3۔آرڈر XLI کے قاعدہ 14 کا اطلاق۔

آرڈر XLIII

احکام کے خلاف اپیلیں

1۔احکام کے خلاف اپیلیں۔

1الف۔ڈگریوں کے خلاف اپیل میں ناقابل اپیل احکام پر اعتراض کرنے کا حق۔

2۔ضابطہ۔

آرڈر XLIV

مفلس اشخاص کی اپیلیں

1- مفلس شخص کی حیثیت سے کون اپیل کر سکے گا۔

2- کورٹ فیس کی ادائیگی کے لئے وقت دینا۔

3-اس امر کی نسبت تحقیقات کہ آیا درخواست دہندہ ایک مفلس شخص ہے۔

آرڈر XLV

سپریم کورٹ میں اپیلیں

قواعد

1۔ ''ڈگری'' کی تعریف۔

2۔ ایسی عدالت کو درخواست جس کی ڈگری کی اپیل کی گئی ہو۔

3۔ مالیت یا درستی کا سرٹیفکٹ۔

4۔ حذف۔

5۔ حذف۔

6۔ سرٹیفکٹ کے انکار کا اثر۔

7۔ سرٹیفکٹ عطا کئے جانے پر مطلوبہ ضمانت اور ڈیپازٹ۔

8۔ اپیل کا داخلہ اور اس پر ضابطہ۔

9۔ ضمانت کی منظوری کی منسوخی۔

9الف۔ متوفی فریقین کی صورت میں نوٹسوں سے استثنا کا اختیار۔

10۔ مزید ضمانت یا ادائیگی کے حکم کا اختیار۔

11۔ حکم کی تعمیل نہ کرنے کا اثر۔

12۔ بقایا ڈیپازٹ کی واپسی۔

13۔ اپیل کی سماعت کے دوران عدالت کے اختیارات۔

14۔ ناکافی پائی گئی ضمانت میں اضافہ۔

15۔ سپریم کورٹ کے احکام نافذ کرنے کا ضابطہ۔

16۔ اجرا کی نسبت حکم کے خلاف اپیل۔

17۔ حذف۔

آرڈر XLVI

استصواب

قواعد

1۔امر تنقیح طلب کا عدالت عالیہ کو استصواب۔

2۔عدالت ایسی ڈگری صادر کر سکے گی جو عدالت عالیہ کے فیصلے پر مبنی ہو۔

3۔عدالت عالیہ کا فیصلہ منتقل کیا جائے گا اور حسبہ مقدمے کا فیصلہ ہوگا۔

4۔عدالت عالیہ کو استصواب کا خرچہ۔

4الف۔دفعہ 113 کے فقرہ شرطیہ کے تحت عدالت عالیہ کو استصواب۔

5۔استصواب کرنے والی عدالت کی ڈگری بدلنے وغیرہ کا اختیار۔

6۔مطالبات خفیفہ میں اختیار سماعت کی نسبت امور کا عدالت عالیہ کو استصواب کرنے کا اختیار۔

7۔مطالبات خفیفہ میں اختیار سماعت کی نسبت غلطی سے کی گئی کارروائیوں کو نگرانی کے لئے پیش کرنے کا ضلع عدالت کو اختیار۔

آرڈر XLVII

نظر ثانی

1۔فیصلے کی نظر ثانی کے لئے درخواست۔

2۔حذف۔

3۔نظر ثانی کی درخواستوں کا فارم۔

4۔درخواست کب مسترد ہوگی۔

درخواست کب منظو ہوگی۔

5۔دو یا زائد ججوں پر مشتمل عدالت میں نظر ثانی کی درخواست۔

قواعد

6۔درخواست کب مسترد ہوگی۔

7۔استرداد کا حکم قابل اپیل نہ ہوگا۔درخواست کی منظوری کے حکم پر عذرات۔

8۔منظور شدہ درخواست کی رجسٹری اور دوبارہ سماعت کا حکم۔

9۔بعض درخواستوں کی ممانعت۔

آرڈر XLVIII

متفرق

1۔جاری کروانے والے فریق کے خرچے پر حکم نامے کی تعمیل ہوگی۔
تعمیل کا خرچہ۔

2۔احکام اور نوٹسوں کی تعمیل کس طرح ہوگی۔

3۔ضمیمہ جات میں فارموں کا استعمال۔

آرڈر XLIX

چارٹرڈ ہائی کورٹ

1۔عدالت عالیہ کے حکم ناموں کی تعمیل کون کروائے گا۔

2۔چارٹرڈ ہائی کورٹوں کی نسبت استثنیٰ۔

3۔قواعد کا اطلاق۔

آرڈر L

صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ

قواعد

1۔صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔

آرڈر LI

پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ

1-پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔

پہلے فہرست بند کے ضمیمہ جات

فارم

الف۔بیانات فریقین

1۔دعووں کے عنوان۔
2۔خاص مقدمات میں فریقین کی تفصیل۔
3۔عرائض دعویٰ۔
4۔جوابات دعویٰ۔

ب۔حکم نامہ۔

ج۔انکشاف،معائنہ اور قبولیت۔

د۔ڈگریاں۔
ہ۔اجرائے ڈگری۔
و۔تکمیلی کارروائی
ز۔اپیل،استصواب اور نظرثانی۔
ح۔متفرق۔

پہلا فہرست بند

آرڈر ا

دعووں کے فریقین

کن اشخاص کو بطور مدعیان شامل کیا جاسکے گا۔ 1 -ایک دعویٰ میں تمام اشخاص بطور مدعیان شامل کئے جاسکتے ہیں جب کہ —

(الف) ایک ہی فعل یا معاملے یا افعال یا معاملات کے سلسلوں کی نسبت یا ان سے پیدا ہونے والی دادرسی کا کوئی حق ایسے اشخاص کو حاصل ہونا بیان کیا جائے، خواہ مشترکاً، منفرداً یا متبادل طور پر؛ اور

(ب) اگر ایسے اشخاص الگ دعویٰ کریں، کوئی مشترکہ امر متعلقہ قانون یا متعلقہ واقعہ پیدا ہوجائے۔

عدالت کا علاحدہ سماعت کا حکم دینے کا اختیار۔ 2-جب عدالت کو یہ معلوم ہوجائے کہ مدعیان کے کسی اشتمال سے مقدمہ کی سماعت میں پیچیدگی یا تاخیر ہوسکتی ہے، تو عدالت مدعیان کو الگ سماعتوں کا اختیار دے سکے گی یا ایسا دیگر حکم صادر کر سکے گی جو قرین مصلحت ہو۔

کون سے اشخاص بطور مدعا علیہم شامل کئے جاسکتے ہیں۔ 3-ایک دعویٰ میں تمام اشخاص بطور مدعا علیہم شامل کیے جاسکتے ہیں جب کہ —

(الف) ایک ہی فعل یا معاملے یا افعال یا معاملات کے سلسلوں کی نسبت یا ان سے پیدا ہونے والی دادرسی کا کوئی حق ایسے اشخاص کو حاصل ہونا بیان کیا جائے، خواہ مشترکاً، منفرداً یا متبادل طور پر؛ اور

(ب) اگر ایسے اشخاص الگ دعویٰ کریں، کوئی مشترکہ امر متعلقہ قانون یا متعلقہ واقعہ پیدا

ہوجائے۔

جب اشتمال مدعا علیہم سے سماعت میں پیچیدگی یا تاخیر ہوسکتی ہو، تو علاحدہ سماعت کے حکم کا اختیار۔

3 الف۔ جب عدالت کو یہ معلوم ہوجائے کہ مدعا علیہم کے کسی اشتمال سے دعویٰ کی سماعت میں پیچیدگی یا تاخیر ہوسکتی ہے تو عدالت علاحدہ سماعتوں کا حکم دے سکے گی یا ایسا دیگر حکم صادر کر سکے گی جو انصاف کے مفاد میں قرین مصلحت ہو۔

عدالت مشترک فریقین میں سے ایک یا زائد فریقین کے حق میں یا خلاف فیصلہ صادر کر سکتی ہے۔

4- کسی ترمیم کے بغیر فیصلہ صادر کیا جا سکے گا —

(الف) ایسے ایک یا زائد مدعیان کے حق میں، جو دادرسی کے حقدار پائے جائیں، ایسی دادرسی کے لئے جس کا وہ یا جس کے وہ سب حقدار ہوں؛

(ب) ایسے ایک یا زائد مدعا علیہم کے خلاف، جو اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق مستوجب پائے جائیں۔

ضروری نہیں کہ مدعا علیہ تمام متدعویہ دادرسی میں مفاد رکھتا ہو۔

5- یہ ضروری نہیں کہ ہر مدعا علیہ اس کے خلاف کسی دعویٰ میں متدعویہ ساری دادرسی کی نسبت مفاد رکھتا ہو۔

ایک ہی معاہدے کی نسبت مستوجب فریقین کا اشتمال۔

6- مدعی اپنی مرضی سے کسی ایک معاہدے کی نسبت مستوجب تمام یا ان میں سے کسی شخص کو ایک ہی دعویٰ کے فریقین کے طور پر منفرداً یا مشترکہ طور پر اور منفرداً شامل کر سکے گا جن میں بل آف ایکسچینج، ہنڈیوں اور پرامسری نوٹوں کے فریقین شامل ہیں۔

جب مدعی کو شک ہو کہ دادرسی کس سے حاصل کی جائے۔

7- جب مدعی کو ایسے شخص کے متعلق شک ہو، جس سے وہ دادرسی حاصل کرنے کا حقدار ہو، تو وہ دو یا زائد مدعا علیہم کو شامل کر سکے گا تاکہ فریقین کے اس امر کا تعین ہو سکے کہ کون سا مدعا علیہ مستوجب ہے اور کس حد تک۔

ایک ہی مفاد کی نسبت ایک شخص تمام اشخاص کی جانب سے دعویٰ یا جواب دہی کر سکتا ہے۔

8-(1) جب ایک ہی دعویٰ میں ایک ہی مفاد رکھنے والے کئی اشخاص ہوں —

(الف) تو ایسے اشخاص میں سے ایک شخص یا زائد اشخاص، عدالت کی اجازت سے، اسی طرح کے مفاد رکھنے والے تمام اشخاص کی جانب سے، یا ان کے فائدے کے لئے دعویٰ کر سکیں گے یا ان پر دعویٰ ہو سکے گا یا ایسے دعویٰ کی جواب دہی کر سکیں گے؛

(ب) عدالت یہ ہدایت کر سکے گی کہ ایسا ایک شخص یا ایسے زائد اشخاص اس طرح مفادر کھنے والے تمام اشخاص کی جانب سے یا ان کے فائدے کے لئے دعویٰ کر سکیں گے یا ان پر دعویٰ ہو سکے گا یا ایسے دعویٰ کی جواب دہی کر سکیں گے۔

(2) عدالت ایسی ہر صورت میں جب ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اجازت یا ہدایت دی جائے، مدعی کے خرچے پر، اس طرح مفادر کھنے والے تمام اشخاص کو دعویٰ دائر ہونے کا نوٹس دے گی خواہ بذریعہ اصالتاً تعمیل کے یا جب اشخاص کی کثرت یا کسی دیگر وجہ سے ایسی تعمیل معقول طور پر قابل عمل نہ ہو، تو عام اشتہار کے ذریعے، جیسا کہ عدالت ہر ایک صورت میں ہدایت دے۔

(3) کوئی بھی شخص جس کی جانب سے یا جس کے مفاد کے لئے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی دعویٰ دائر کیا جائے یا اس کی جوابدہی کی جائے، ایسے دعویٰ میں بحیثیت فریق بنائے جانے کی درخواست دے سکتا ہے۔

(4) کسی ایسے دعویٰ میں ادعا کا کوئی جز آرڈر XXIII کے قاعدہ 1 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت ترک نہیں کیا جائے گا اور ایسا کوئی دعویٰ ذیلی قاعدہ (3) کے تحت واپس نہیں لیا جائے گا اور اس آرڈر کے قاعدہ 3 کے تحت کسی ایسے دعویٰ میں کوئی قرار نامہ، مصالحت نامہ یا ایفائے ڈگری قلمبند نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ عدالت نے، مدعی کے خرچے پر ایسا مفادر کھنے والے تمام اشخاص کو ذیلی قاعدہ (2) میں مصرحہ طریقے سے نوٹس نہ دیا ہو۔

(5) جب کسی ایسے دعویٰ یا جوابدہی کرنے والا شخص دعویٰ یا جوابدہی میں مناسب تندہی سے کارروائی نہ کرے تو عدالت اس کی جگہ عدالت میں ویسا ہی مفادر کھنے والے کسی دیگر شخص کو رکھ سکتی ہے۔

(6) ایسے تمام اشخاص جن کی جانب سے یا جن کے فائدے کے لئے دعویٰ دائر کیا گیا ہو یا اس کی جوابدہی کی گئی ہو، جیسی کہ صورت ہو، اس قاعدے کے تحت دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کے پابند ہوں گے۔

تشریح۔ یہ تعین کرنے کی غرض سے کہ آیا ایسے اشخاص جو دعویٰ کریں یا جن پر دعویٰ کیا جائے یا جو جوابدہی کریں، ایک دعویٰ میں ایک جیسا مفادر رکھتے ہیں یا نہیں یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ ایسے اشخاص کو وہی بنائے دعویٰ حاصل ہے جو ایسے اشخاص کو حاصل ہے جن کی جانب سے یا جن کے فائدے کے لئے وہ دعویٰ کریں یا ان پر دعویٰ کیا جائے یا جوابدہی کریں، جیسی کہ صورت ہو۔

کسی ایک شخص یا اشخاص کی جماعت کو اپنی رائے پیش کرنے یا کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت دینے کا عدالت کو اختیار۔ 8الف۔ دعویٰ کی سماعت کرتے وقت عدالت اگر مطمئن ہو کہ کوئی شخص یا اشخاص کی جماعت کسی ایسے امر متعلقہ قانون میں مفاد رکھتی ہے جو براہ راست اور حقیقی طور پر دعویٰ میں زیر بحث ہے اور یہ کہ اس شخص یا اشخاص کی جماعت کو اس امر متعلقہ قانون پر اپنی رائے کے اظہار کی اجازت دینا مفاد عامہ کے لئے ضروری ہے، اس شخص یا اشخاص کی جماعت کو ایسی رائے کا اظہار کرنے اور دعویٰ کی کارروائی میں ایسا حصہ لینے کی اجازت دے سکے گی جس کی عدالت صراحت کرے۔

اشتمال بے جا اور عدم اشتمال۔ 9- کوئی دعویٰ فریقین کے اشتمال بے جا یا عدم اشتمال کی بنا پر خارج نہ کیا جائے گا، اور عدالت ہر دعویٰ میں زیر بحث امر کی نسبت کارروائی کرے گی جہاں تک اس کا تعلق اس کے روبرو حقیقی فریقین کے حقوق اور مفادات سے ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس قاعدے کے کسی امر کا اطلاق لازمی فریق کے عدم اشتمال پر نہیں ہوگا۔

غلط مدعی کے نام سے دعویٰ۔ 10-(1) جب کوئی دعویٰ مدعی کے طور پر غلط شخص کے نام سے دائر کیا گیا ہو یا جب یہ مشکوک ہو کہ آیا وہ صحیح مدعی کے نام سے دائر کیا گیا یا نہیں، تو عدالت دعویٰ کے کسی مرحلے پر، اگر وہ مطمئن ہو کہ دعویٰ حقیقی غلطی سے دائر ہوا ہے اور یہ کہ ایسا کرنا تنازعے کے اصل امر کے تعین کے لئے ضروری ہے، مدعی کے طور پر کسی دیگر شخص کو ایسی شرائط پر رکھ سکے گی یا اس کا اضافہ کر سکے گی جنہیں عدالت درست سمجھے۔

عدالت فریقین کا نام خارج یا ان میں اضافہ کر سکتی ہے۔ (2) عدالت کارروائی کے کسی مرحلے پر، یا تو کسی بھی فریق کی درخواست پر یا اس کے بغیر، اور ایسی شرائط پر جو عدالت کو درست معلوم ہوں، یہ حکم دے سکے گی کہ نامناسب طور پر شامل کئے گئے کسی بھی فریق کا نام خواہ وہ بطور مدعی کے ہو یا مدعا علیہ کے، خارج کر دیا جائے، اور یہ کہ کسی ایسے شخص کے نام کا اضافہ کیا جائے جسے خواہ مدعی یا مدعا علیہ کی حیثیت سے شامل کیا جانا چاہیے تھا، یا جس کی موجودگی عدالت میں اس لئے ضروری ہو کہ عدالت مقدمے میں شامل تمام امور کا موثر اور مکمل طور پر فیصلہ کر کے تصفیہ کر سکے۔

(3) مدعی کے طور پر کسی شخص کا اضافہ نہیں کیا جائے گا جو کسی قریبی عزیز کے بغیر، یا کسی معذوری کے تحت کسی مدعی کے قریبی عزیز کے طور پر مدعی کی رضامندی کے بغیر دعویٰ کرے۔

جب مدعا علیہ کا اضافہ کیا جائے تو عرضی دعویٰ میں ترمیم کی جائے گی۔ (4) جب کسی مدعا علیہ کا اضافہ کیا جائے، تو سوائے اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے، عرضی دعویٰ میں ایسے طریقے سے ترمیم کی جائے گی جو ضروری ہو، اور سمنوں اور عرضی دعویٰ کی نقول نئے مدعا علیہ اور اگر عدالت ٹھیک سمجھے، ابتدائی مدعا علیہ کو بھیجی جائیں گی۔

(5) بھارتی میعاد ایکٹ، 1877 کی دفعہ 22 کی توضیحات کے تابع مدعا علیہ کے طور پر اضافہ کیے گیے کسی شخص کے خلاف کارروائی صرف سمنوں کی تعمیل پر شروع کی گئی متصور ہوگی۔

عدالت کا اس امر کی نسبت اختیار کہ وہ کسی وکیل سے یہ درخواست کرے کہ وہ اس سے مخاطب ہو۔ 10 الف۔ عدالت، اپنے اختیار تمیزی سے، کسی وکیل سے یہ درخواست کر سکے گی کہ وہ کسی ایسے مفاد کی نسبت عدالت سے مخاطب ہو، جس کے کسی دعویٰ یا کاروائی میں زیر بحث کسی امر پر اس کے فیصلے سے متاثر ہونے کا امکان ہو، اگر کوئی وکیل کسی ایسے فریق کی نمائندگی نہ کر رہا ہو، جو ایسا مفاد رکھتا ہو، جس کے متاثر ہونے کا امکان ہو۔

مقدمہ کی پیروی 11۔ عدالت مقدمہ کی پیروی ایسے شخص کے سپرد کر سکے گی جسے وہ مناسب تصور کرے۔

کئی مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک شخص کی دیگر اشخاص کی جانب سے حاضری۔ 12-(1) جب کسی کارروائی میں ایک سے زائد مدعیان ہوں، تو ان میں سے کسی ایک یا زائد کو ان میں سے ہی کوئی دیگر شخص ایسے دیگر شخص کی جانب سے حاضر ہونے، پیروی یا فعل کرنے کا اختیار دے سکے گا، اور اسی طریقے سے جب ایک سے زائد مدعا علیہم ہوں تو کسی کارروائی میں ان میں سے کسی ایک یا زائد شخص کو ان میں سے ہی کوئی دیگر شخص ایسے دیگر شخص کی جانب سے حاضر ہونے، پیروی یا فعل کرنے کا اختیار دے سکے گا۔

(2) ایسا تحریری ہوگا اور اس پر اختیار دینے والے فریق کے دستخط ہوں گے اور وہ عدالت کے پاس رہے گا۔

عدم اشتمال یا اشتمال بے جا کی نسبت عذرداری۔ 13-فریقین کے عدم اشتمال یا اشتمال بے جا کی بنا پر تمام عذرات اولین ممکن وقت پر لئے جائیں گے اور، ایسی تمام صورتوں میں جب تنقیحات اخذ کی جائیں، ایسے اخذ کئے جانے پر یا اس سے پہلے لئے جائیں گے سوائے اس کے کہ بنائے عذر بعد میں پیدا ہوئی ہو، اور اس طرح نہیں لیا گیا کوئی ایسا عذر ترک کیا گیا متصور ہوگا۔

آرڈر II

ترتیب دعویٰ

ترتیب دعویٰ۔ 1-ہر ایک دعویٰ جہاں تک قابل عمل ہو سکے اس طرح مرتب کیا جائے گا کہ زیر بحث امور پر حتمی فیصلے کی وجہ کا پتہ چل سکے اور ان سے متعلق مزید مقدمہ بازی کو روکا جا سکے۔

دعویٰ میں پورا ادعا شامل ہوگا۔ 2-(1) ہر ایک دعویٰ میں ایسا پورا ادعا شامل ہوگا، جس کا مدعی بنائے دعویٰ کی نسبت دعویٰ کرنے کا حقدار ہو، لیکن کوئی مدعی اپنے ادعا کے کسی جز سے دستبردار ہو سکے گا تا کہ دعویٰ کسی عدالت کے اختیار سماعت کی حدود کے اندر ہو سکے۔

جزوی ادعا سے دستبرداری۔ (2) جب کوئی مدعی اپنے ادعا کے کسی جز کی نسبت دعویٰ نہ کرے یا اس سے ارادتاً دستبردار ہو جائے، تو وہ بعد ازاں اس طرح ترک یا دستبردار شدہ جز کی نسبت دعویٰ نہیں کر سکے گا۔

چند دادرسیوں میں سے ایک دادرسی کے دعویٰ کی نسبت فروگذاشت۔ (3) کوئی شخص جو ایک ہی بنائے دعویٰ کی نسبت ایک سے زائد دادرسیوں کا حقدار ہو، تو وہ ایسی تمام دادرسیوں یا ان میں سے کسی ایک دادرسی کے لئے دعویٰ کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ، ماسوائے عدالت کی اجازت کے، ایسی تمام دادرسیوں کے لئے دعویٰ نہیں کرتا، تو بعد ازاں وہ اس طرح ترک شدہ کسی دادرسی کے لئے دعویٰ نہیں کر سکے گا۔

تشریح۔ اس قاعدے کی اغراض کے لیے کوئی ذمہ داری اور اس کی ادائیگی کے لئے اضافی ضمانت اور اسی ذمہ داری کے تحت پیدا ہونے والے یکے بعد دیگرے ادعات بالترتیب ایک ہی بنائے دعویٰ پر مشتمل متصور ہوں گے۔

تمثیل

الف، ب کو ایک مکان 1200 روپے سالانہ کرایہ پر دیتا ہے۔ 1905، 1906 اور 1907 کے برسوں کا پورا کرایہ واجب الادا اور غیر اداشدہ ہے۔ الف 1908 میں صرف 1906 کے لئے

واجب الادا کرائے کی نسبت ب پر دعویٰ کرتا ہے۔ الف بعد ازاں 1905 یا 1907 کے لئے واجب الادا کرائے کا دعویٰ ب کے خلاف نہیں کر سکتا۔

بناہائے دعویٰ کا اشتمال۔ 3-(1) بہ استثناء دیگر طور پر وضع ہونے کے کوئی مدعی ایک ہی مدعا علیہ یا مشترکہ طور پر ان ہی مدعا علیہم کے خلاف ایک ہی دعویٰ میں کئی بناہائے دعویٰ یکجا کر سکتا ہے، اور کوئی مدعیان، جنہیں ایسی بناہائے دعویٰ حاصل ہوں جن میں وہ ایک ہی مدعا علیہ یا مشترکہ طور پر انہیں مدعا علیہم کے خلاف مشترکہ طور پر مفاد رکھتے ہوں، ایک ہی دعویٰ میں ایسی بناہائے دعویٰ یکجا کر سکتے ہیں۔

(2) جب بناہائے دعویٰ یکجا کی جائیں، تو دعویٰ کی نسبت عدالت کے اختیار سماعت کا انحصار دعویٰ دائر کرنے کی تاریخ پر مجموعی شئے متدعویہ کی رقم یا مالیت پر ہوگا۔

غیر منقولہ جائیداد کی بازیافت کے لئے صرف چند ادعات شامل کئے جائیں گے۔ 4 - کوئی بنائے دعویٰ ما سوائے عدالت کی اجازت کے، غیر منقولہ جائیداد کی بازیافت کے دعویٰ میں شامل نہیں کی جائے گی بجز—

(الف) متدعویہ جائیداد یا اس کے کسی جز کی نسبت زر واصلات یا لگان کے بقایا جات کے ادعات؛

(ب) کسی ایسے معاہدے کی خلاف ورزی کے لیے ہرجانے کے ادعات جس کے تحت جائیداد یا اس کا کوئی جز آتا ہو؛ اور

(ج) ایسے ادعات جن میں طلب کی گئی دادرسی ایک ہی بنائے دعویٰ پر مبنی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس قاعدے کے کسی امر سے تکمیل رہن یا انفکاک رہن کے دعویٰ میں کسی فریق کو جائیداد مرہونہ کا قبضہ دلانے پر اصرار کرنے سے باز رکھنا متصور نہ ہوگا۔

وصی مہتمم ترکہ یا وارث کے یا اس کے خلاف دعوے۔ 5 - کسی وصی، مہتمم ترکہ یا وارث کے یا اس کے خلاف اس حیثیت سے کوئی ادعا ذاتی طور پر اس کے یا اس کے خلاف ادعات میں شامل نہیں کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ موخر الذکر ادعات کا ایسی املاک کے حوالے سے پیدا ہونا بیان کیا جائے جس کی نسبت مدعی یا مدعا علیہ بحیثیت وصی، مہتمم ترکہ یا وارث کے دعویٰ کرے یا اس پر دعویٰ کیا جائے، یا ایسے ادعات ہوں جن کا وہ ایسے متوفی شخص کے ساتھ، جس کی وہ نمائندگی کر رہا ہو، مشترکہ طور پر حقدار یا ذمہ دار ہو۔

علاحدہ سماعت کے حکم کا عدالت کا اختیار۔ 6 - جب عدالت کو یہ ظاہر ہو کہ ایک دعویٰ

میں بنابائے نالش کے اشتمال سے سماعت میں پیچیدگی یا تاخیر ہوسکتی ہے یا وہ دیگر طور پر تکلیف دہ ہے، تو عدالت علاحدہ سماعتوں کا حکم دے سکتی ہے یا ایسا دیگر حکم صادر کرسکتی ہے جو انصاف کے مفاد کے لئے قرین مصلحت ہو۔

اشتمال بے جا کی نسبت عذرات۔ 7-بنابائے دعویٰ کے اشتمال بے جا کی بنا پر تمام عذرات اولین ممکن وقت پر لئے جائیں گے اور ایسی تمام صورتوں میں جب تنقیحات اخذ کی جائیں، ایسے اخذ کیے جانے پر یا اس سے پہلے لیے جائیں گے، سوائے اس کے کہ بنائے عذر بعد میں پیدا ہوئی ہو، اور اس طرح نہیں لیا گیا کوئی ایسا عذر ترک کیا گیا متصور ہوگا۔

آرڈر III

تسلیم شدہ کارندے اور وکلاء

حاضریاں وغیرہ اصالتاً، بذریعہ تسلیم شدہ کارندہ یا بذریعہ وکیل ہونگی۔ 1- کسی عدالت میں کوئی حاضری، درخواست یا فعل، جس کا ایسی عدالت میں کسی فریق سے دیا جانا یا کیا جانا قانون کی رو سے مطلوب ہو یا اس کا اختیار ہو، بجز اس کے کہ جب فی الوقت نافذ کسی قانون کی رو سے دیگر طور پر صریحاً توضیح کی گئی ہو، کسی فریق سے اصالتاً اس کے تسلیم شدہ ایسے کارندے یا وکیل کے ذریعے دی جاسکتی ہے یا کیا جاسکتا ہے جو اس کی جانب سے حاضر ہو، درخواست دے یا فعل کرے، جیسی کہ صورت ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت ایسی ہدایت دے، ایسی کوئی حاضری، فریق اصالتاً دے گا۔

تسلیم شدہ کارندے۔ 2-فریقین کے تسلیم شدہ ایسے کارندے جو ایسی حاضریاں، درخواستیں دیں اور فعل کریں حسب ذیل ہیں—

(الف) ایسے اشخاص جن کے پاس ایسے مختار نامے ہوں، جن کی رو سے انہیں ایسے فریقین کی جانب سے حاضریاں، درخواستیں دینے اور فعل کرنے کا اختیار ہو؛

(ب) ایسے اشخاص جو ایسے فریقین کے لئے اور ان کے نام سے تجارت یا کاروبار کر رہے ہوں، جو ایسی عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر نہ رہتے ہوں جس کی حدود کے اندر صرف ایسی تجارت یا کاروبار سے متعلق امور میں حاضری، درخواست دی جائے یا فعل کیا جائے، جب کہ کسی دیگر

کارندے کو ایسی حاضری، درخواستیں دینے اور فعل کرنے کا صریحاً اختیار نہ دیا گیا ہو۔

حکم نامے پر تسلیم شدہ کارندے کی تعمیل۔ 3-(1) حکم نامے پر کسی فریق کے تسلیم شدہ کارندے کی تعمیل اتنی ہی موثر ہو گی گویا کہ اس کی تعمیل اس فریق نے اصالتاً کی تھی، بجز اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے۔

(2) کسی فریق کے حکم نامے پر تعمیل کی توضیعات کا اطلاق اس کے تسلیم شدہ کارندے کی تعمیل پر ہوگا۔

وکیل کی تقرری۔ 4-(1) کوئی وکیل کسی شخص کی جانب سے کسی عدالت میں کارروائی نہ کرے گا بجز اس کے کہ اسے ایسے شخص نے اس غرض کے لئے کسی ایسی تحریری دستاویز کی رو سے مقرر کیا ہو، جس پر ایسے شخص یا اس کے تسلیم شدہ کارندے یا کسی ایسے دیگر شخص کے دستخط ہوں جس سے ایسی تقرری کرنے کا کسی مختار نامہ کی رو سے یا اس کے تحت اختیار دیا گیا ہو۔

(2) ہر ایسی تقرری دستاویز کو عدالت میں داخل کیا جائے گا اور ذیلی قاعدہ (1) کی اغراض کے لئے اس وقت تک نافذ العمل ہونا متصور ہوگا جب تک کہ وہ عدالت کی اجازت سے ایسی تحریر کے ذریعہ ختم نہ کر دی گئی ہو، جیسی کہ صورت ہو، مؤکل یا وکیل کے ذریعہ دستخط شدہ ہو اور عدالت میں داخل کی گئی ہو یا جب تک مؤکل یا وکیل فوت نہ ہو جائے یا جب تک کہ مقدمہ کی تمام ایسی کارروائی جہاں تک کہ اس مؤکل سے متعلق ہوں، ختم نہ ہو جائیں۔

تشریح۔ اس ذیلی قاعدہ کی اغراض کے لئے مندرجہ ذیل امور کو دعوے میں کارروائی کے طور پر متصور کیا جائے گا۔

(الف) دعوے میں ڈگری یا حکم کی نظر ثانی کے لئے درخواست،

(ب) اس مجموعہ کی دفعہ 144 یا دفعہ 152 کے تحت کسی ڈگری یا دعویٰ میں صادر کئے گئے کسی حکم کی نسبت درخواست،

(ج) دعویٰ میں کسی ڈگری یا حکم سے اپیل، اور

(د) دستاویزات کے نقول کو حاصل کرنے کی غرض سے یا ایسی دستاویزات کی واپسی جو دعویٰ میں پیش یا داخل کی گئی ہوں یا ان رقوم/زرنقد کی حصول واپسی کے لئے جو عدالت میں کسی دعوے کے سلسلے میں داخل کی گئی ہوں، درخواست یا عمل۔

(3)۔ ذیلی قاعدہ (2) کے کسی امر سے یہ تعبیر نہیں کیا جائے گا۔

(الف) ۔ وکیل اور مؤکل کے درمیان وقفہ کی توسیع سے متعلق جس کے لئے وکیل کو مقرر کیا جائے، یا

(ب) وکیل پر کسی ایسے نوٹس یا دستاویز کی تعمیل کا اختیار دینا جسے اس عدالت کے سوائے کسی اور عدالت نے جاری کیا ہو، جس کے لئے مذکورہ وکیل کو مقرر کیا گیا تھا سوائے اس کے کہ جب ایسی تعمیل کا ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ دستاویز میں مؤکل نے صراحتاً اقرار کیا ہو۔

(4) عدالت العالیہ عام حکم کے ذریعے ہدایت کر سکے گی کہ جب وہ شخص جس نے وکیل کو مقرر کیا ہو، اپنا نام لکھنے کے قابل نہ ہو، تو اس دستاویز پر اس کے نشان انگوٹھا کی تصدیق، جس کی رو سے وکیل مقرر کیا گیا ہو، ایسے شخص کے ذریعے اور ایسے طریقے پر کی جائے گی جیسا کہ مذکورہ حکم میں صراحت کی جائے۔

(5) صرف پیروی کے لئے مقرر کیا گیا کوئی ایسا وکیل، کسی فریق کی جانب سے اس وقت تک پیروی نہیں کرے گا جب تک کہ اس نے عدالت میں ایک یادداشت حاضری داخل کی ہو جس پر اس کے دستخط ہوں اور جس میں مندرجہ ذیل امور تحریر ہوں:۔

(الف) فریقین مقدمہ کے نام؛

(ب) اس فریق کا نام جس کی جانب سے وہ حاضر ہوگا؛

(ج) اس شخص کا نام جس کی جانب سے اسے پیروی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی قاعدہ میں درج کسی امر کا اطلاق اس وکیل سے متعلق نہ ہوگا جسے کسی فریق کی جانب سے پیروی کرنے کے لئے کسی ایسے دوسرے وکیل نے مقرر کیا ہو جس کو ایسے فریق کی جانب سے باضابطہ طور پر عدالت میں پیروی کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔

حکم نامہ کی وکیل پر تعمیل۔ 5- کوئی ایسا حکم نامہ جس کی ایسے وکیل پر تعمیل کی گئی ہو جسے کسی فریق کی جانب سے عدالت میں پیروی کرنے کے لئے باضابطہ طور پر مقرر کیا گیا ہو یا جسے تعمیل کے لئے ایسے وکیل کے دفتر پر یا اس کی ایسی رہائش گاہ پر جہاں پر وہ معمولاً رہائش کرتا ہو، چھوڑ دیا گیا ہو اور چاہے ایسے حکم نامے کے ذریعے فریق کو اصالتاً حاضری کے لئے کہا گیا ہو یا نہیں، ایسا قیاس کیا جائے گا کہ اسے اس فریق کو باضابطہ طور پر پہنچا دیا گیا اور اس کی ایسے فریق کو اطلاع کی گئی جس کی جانب سے وکیل پیروی کرتا ہو، اور سوائے اس کے کہ عدلت دیگر طور پر ہدایت کرے، ایسی تمام اغراض کے لئے ویسے ہی موثر ہوں گے، گویا کہ وہ اصالتاً مذکورہ فریق کو دئے گئے تھے یا اس پر ان کی تعمیل کی گئی تھی۔

کارندہ، تعمیل قبول کرے گا۔ 6-(1) قاعدہ 2 میں متذکرہ تسلیم شدہ کارندے کے علاوہ کوئی

بھی ایسا شخص جو عدالت کی حدود اختیار سماعت میں رہتا ہو، حکم نامہ کی تعمیل کو قبول کرنے کے لئے کارندہ کے طور پر مقرر کیا جاسکے گا۔

تقرری تحریری ہوگی اور عدالت میں داخل کی جائے گی۔ | (2) ایسی تقرری خاص یا عام ہوگی اور ایسی دستاویز تقرری تحریری ہوگی جس پر مقرر کرنے والے کے دستخط ہوں گے اور ایسی دستاویز یا اگر وہ تقرری عام ہو تو اس کی مصدقہ نقل عدالت میں پیش کی جائے گی۔

(3) عدالت دعویٰ کے کسی بھی مرحلے پر ایسے فریق مقدمہ کو جس کا عدالت کی حدود اختیار سماعت کے اندر رہائش پذیر کوئی تسلیم شدہ کارندہ نہ ہو یا کوئی ایسا وکیل نہ ہو جس کو اس کی جانب سے عدالت میں باضابطہ طور پر مقرر کیا گیا ہو، کسی مصرحہ مدت کے اندر کسی ایسے کارندے کو جو عدالت کی حدود اختیار سماعت کے اندر رہائش پذیر ہو، مذکورہ حکم نامہ کی اس کی جانب سے تعمیل قبول کرنے کے لئے تقرر کرنے کا حکم صادر کر سکے گی۔

آرڈر IV

دعویٰ دائر کرنا

دعویٰ کی ابتدا عرضی دعویٰ سے ہوگی۔ | 1-(1) ہر دعویٰ عدالت میں یا اس کے ذریعہ اس تئیں مقررہ کسی شخص کو عرضی دعویٰ دو پرتوں میں پیش کر کے دائر کیا جائے گا۔

(2) ہر عرضی دعویٰ آرڈر 6 اور 7 میں مندرج قواعد کے مطابق ہوگا، جہاں تک کہ ایسے قواعد قابل اطلاق ہوسکیں۔

(3) عرضی دعویٰ تب تک باضابطہ طور پر دائر کیا گیا متصور نہیں ہوگا جب تک کہ وہ ذیلی قاعدہ (1) اور ذیلی قاعدہ (2) میں مصرحہ تقاضوں کی تعمیل نہیں کرتا ہے۔

دعووں کا رجسٹر۔ | 2-عدالت ہر دعویٰ کی تفصیلات کو ایک کتاب میں درج کروائے گی جو اس مقصد کے لئے مرتب کیا جائے گا اور اسے دیوانی مقدمات کا رجسٹر کہا جائے گا۔ ایسے اندراجات پر ہر سال اس ترتیب کے مطابق نمبر ڈالے جائیں گے جن میں عرضی دعویٰ قبول کئے جاتے ہیں۔

آرڈر V

اجراو تعمیل سمن

اجرائے سمن

سمن۔ 1-(1) جب کوئی دعویٰ باضابطہ طور پر دائر کیا گیا ہو تو مدعا علیہ پر سمن کی تعمیل کئے جانے کے تیس دنوں کے اندر اس مدعا علیہ کی حاضری اور دعویٰ کی جوابدہی اور اپنی صفائی میں جواب دعویٰ، اگر کوئی ہو، داخل کرنے کے لئے سمن جاری کیا جا سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی بھی سمن اس صورت میں جاری نہیں کیا جائے گا جب مدعا علیہ عرضی دعویٰ پیش کرتے وقت حاضر ہو کر مدعی کے دعویٰ کا اقبال کرے:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں مدعا علیہ تیس دنوں کی مذکورہ مدت کے اندر جواب دعویٰ داخل کرنے میں ناکام رہے، وہاں اسے جواب دعویٰ کسی ایسی دیگر تاریخ کو داخل کرنے کی اجازت دی جائے گی جس کی صراحت عدالت کے ذریعہ تحریری طور پر وجوہات قلمبند کر کے کی جائے لیکن جو مدعا علیہ پر سمن کی تعمیل کی تاریخ سے نوے دنوں سے تجاوز نہ کرے۔

(2) کوئی ایسا مدعا علیہ جس کے نام ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی سمن جاری کیا گیا ہو—

(الف) اصالتاً، یا

(ب) کسی وکیل کے ذریعے جسے باضابطہ طور پر ہدایت کی گئی ہو، اور جو دعویٰ سے متعلق تمام اہم سوالات کے جواب دینے کے قابل ہو، یا

(ج) کسی وکیل کے ذریعہ جس کے ساتھ کوئی ایسا شخص ساتھ ہو، جو تمام ایسے سوالات کے

جواب دینے کے قابل ہو،

حاضر ہو سکے گا۔

(3) ہر ایسے سمن پر جج یا ایسے افسر کے دستخط ہوں گے جسے وہ مقرر کرے اور اس پر عدالت کی مہر ثبت ہوگی۔

سمن سے منسلکہ عرضی دعویٰ کی نقل۔ 2- ہر سمن کے ساتھ عرضی دعویٰ کی ایک نقل شامل کی جائیگی۔

عدالت مدعا علیہ یا مدعی کو اصالتاً حاضری کا حکم دے سکتی ہے۔ 3-(1)- جب عدالت کو مدعا علیہ کی اصالتاً حاضری کے لئے باور کرنے کی وجہ موجود ہو تو اسے سمن کے ذریعے اصالتاً اس تاریخ پر عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت کی جائے گی جس تاریخ کی مذکورہ سمن میں صراحت کی گئی ہو۔

(2) جب عدالت کو مدعی کا بھی اسی روز حاضر ہونا ضروری معلوم ہو تو وہ ایسی حاضری کے لئے حکم صادر کر سکے گی۔

کسی فریق کو اصالتاً حاضری کا حکم نہ دیا جائے گا بجز اس کے کہ وہ کسی خاص حدود کے اندر رہائش رکھتا ہو۔ 4- کسی بھی فریق کو اس وقت تک اصالتاً حاضر ہونے کا حکم نہیں ہوگا جب تک کہ نہ اس کی سکونت،-

(الف) عدالت کے معمولی اختیار سماعت ابتدائی کی مقامی حدود کے اندر ہو، یا

(ب) ایسی حدود کے بغیر لیکن عدالت سے پچاس میل سے کم فاصلہ پر ہو، یا (جہاں ریل یا اسٹیمر نقل و حمل یا دیگر قائم شدہ مقررہ عام سواری اس کی سکونت (مقام) سے عدالت تک 5/6 فاصلہ پر چلتی ہے) تو مقام عدالت سے دو سو میل سے کم فاصلہ پر ہو۔

سمن یا تو تنقیحات اخذ کرنے کے لئے ہوں گے یا حتمی تصفیے کے لئے۔ 5- عدالت سمن جاری کرتے وقت یہ طے کرے گی کہ کیا مذکورہ سمن صرف تنقیحات کے تعین کے لئے ہیں یا دعویٰ کے حتمی فیصلہ کے لئے، اور سمن میں اس امر کی نسبت حسبہ، ہدایت ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ ہر ایسے دعویٰ میں جس کی سماعت عدالت مطالبات خفیفہ کرے، سمن، دعویٰ کے حتمی فیصلہ کے لئے جاری کیا جائے گا۔

مدعا علیہ کی حاضری کے لئے دن کا مقرر کیا جانا۔ 6- قاعدہ 1 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت تاریخ، عدالت کے مروجہ کام کی نوعیت، مدعا علیہ کی جائے سکونت اور سمنات کی تعمیل کے لئے ضروری وقت کے پیش نظر، مقرر کی جائے گی اور مذکورہ تاریخ کو اس طرح سے مقرر کیا جائے گا جس سے مدعا علیہ کو ایسی

مقررہ تاریخ پر پیش ہونے اور اس کی جواب دہی کے لئے کافی وقت مل سکے۔

مدعا علیہ کو ایسی دستاویزات پیش کرنے کے لئے سمن بھیجنا جن پر وہ انحصار کرتا ہو۔ 7-مدعا علیہ کو جو سمنات اس کی پیشی اور جواب دہی کے لئے جاری کئے جائیں گے ان میں اسے آرڈر 8 کے قاعدہ (1 الف) میں مصرحہ ایسی تمام دستاویزات یا ان کی نقول پیش کرنے کا حکم دیا جائے گا جو اس کے قبضہ یا اس کے اختیار میں ہوں، اور جن پر کہ وہ اپنے موقف کی تائید میں انحصار کرنا چاہتا ہو۔

حتمی تصفیے کے لئے سمن کے اجرا پر مدعا علیہ کو اپنے گواہان پیش کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ 8-جب سمن دعویٰ کے حتمی تصفیے کے لئے جاری کئے جائیں تو ان میں اس امر کی نسبت بھی حکم صادر کیا جائے گا کہ وہ مقررہ تاریخ پیشی پر تمام ایسے گواہان پیش کرے جن کی شہادت پر وہ اپنے مقدمہ کی تائید میں اپنا حق جتلانا چاہتا ہو۔

سمن کی تعمیل

عدالت کے ذریعہ سمن کی حوالگی۔ 9 (1) جب مدعا علیہ اس عدالت کے حدود اختیار کے اندر رہتا ہو جہاں دعویٰ دائر کیا گیا ہے، یا اس حدود اختیار کے اندر اس کا کوئی ایسا کارندہ رہتا ہو جو سمن کی تعمیل قبول کرنے کا مجاز ہو، تو سمن، جب تک کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت نہ کرے، یا تو متعلقہ افسر کو، اس کے یا اس کے ماتحتوں میں سے ایک کے ذریعہ یا ایسی کوریر سروس کو، جو عدالت کے ذریعہ منظور شدہ ہو، تعمیل کئے جانے کے لئے حوالے کیا جائے گا یا بھیجا جائے گا۔

(2) متعلقہ افسر ایسی عدالت کا افسر ہو سکتا ہے جو ایسی عدالت نہ ہو جہاں پر دعویٰ دائر ہوا ہو، اور جب وہ ایسا افسر ہو تو اسے سمن ایسے طریقے میں بھیجا جائے گا جیسا کہ عدالت ہدایت کرے۔

(3) سمن کی تعمیل، مدعا علیہ یا تعمیل قبول کرنے کے لئے مجاز کسی کارندے کو مخاطب رسیدی رجسٹری ڈاک کے ذریعہ یا اسپیڈ پوسٹ کے ذریعہ یا ایسی کوریر سروس کے ذریعہ جو عدالت العالیہ یا ذیلی قاعدہ (1) میں مصرحہ عدالت سے منظور شدہ ہو، یا عدالت العالیہ کے ذریعہ بنائے گئے قواعد میں توضیع شدہ دستاویزوں کی ترسیل کے کسی دیگر طریقہ سے (جس میں فیکس پیغام یا الیکٹرانک ڈاک سروس شامل ہے) اس کی ایک نقل کی حوالگی یا ترسیل کے ذریعہ کی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی قاعدہ کے تحت سمن کی تعمیل مدعی کے خرچ پر کی جائے گی۔

(4) ذیلی قاعدہ (1) میں مندرج کسی امر کے باوجود، جہاں کوئی مدعا علیہ اس عدالت کے حدود اختیار کے باہر رہتا ہو، جہاں دعویٰ دائر کیا گیا ہے اور عدالت یہ ہدایت دیتی ہے کہ اس مدعا علیہ کو سمنوں کی تعمیل ایسے طریقے سے کی جائے جیسا کہ ذیلی قاعدہ (3) میں مصرحہ ہے (رسیدی رجسٹری ڈاک کے علاوہ) وہاں قاعدہ 21 کی توضیعات عمل میں نہیں لائی جائیں گی۔

(5) جب کوئی ایکنالجمنٹ یا دیگر رسید، جس پر مدعا علیہ یا اس کے کارندے کے ذریعہ دستخط ہونے مقصود ہوں، عدالت کو وصول ہوتی ہے یا ایسی ڈاک مد جس میں سمن ہیں، عدالت کے ذریعہ واپس وصول ہوتی ہے جس پر ڈاک ملازم یا کوریر سروس کے مجاز کسی شخص کے ذریعہ اس طور کی عبارت ظہری مقصود ہو کہ مدعا علیہ یا اس کے کارندے نے، جب سمن اسے بھیجے گئے یا ترسیل کیے گئے تو اس ڈاک مد کی حوالگی سے انکار کر دیا تھا جس میں سمن تھے یا ذیلی قاعدہ (3) میں مندرج کسی دیگر طریقہ سے سمن لینے سے انکار کر دیا تھا، تو سمن جاری کرنے والی عدالت یہ اعلان کرے گی کہ سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر باضابطہ طور پر کر دی گئی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں سمن صحیح پتہ لکھ کر، ماقبل ادائیگی پر اور رسیدی رجسٹری ڈاک کے ذریعہ بھیجا گیا تھا، وہاں اس ذیلی قاعدہ میں مندرج اعلان اس امر کے باوجود بھی کیا جائے گا کہ ایکنالجمنٹ گم ہو جانے یا ادھر ادھر ہو جانے یا کسی دیگر وجہ سے سمن جاری کیے جانے کی تاریخ سے تیس یوم کے اندر عدالت کو وصول نہیں ہوئی ہے۔

(6) عدالت العالیہ یا ضلع عدالت، جیسی بھی صورت ہو، ذیلی قاعدہ (1) کی اغراض کے لئے کوریر ایجنسیوں کا ایک پینل بنائے گی۔

<u>تعمیل کے لئے سمن مدعی کو دیا جانا۔</u> 9 الف۔(1) عدالت، قاعدہ 9 کے تحت سمن کی تعمیل کے علاوہ، مدعا علیہ کی حاضری کے واسطے سمن جاری کرنے کے لئے مدعی کی درخواست پر، ایسے سمن کی ایسے مدعا علیہ پر تعمیل کرنے کے لئے اجازت دے سکے گی اور ایسے کسی معاملے میں ایسے مدعی کو تعمیل کے لئے سمن حوالے کرے گی۔

(2) عدالت کے جج یا ایسے افسر کے ذریعہ، جس کی وہ اس بارے میں تقرری کرے، دستخط شدہ اور عدالت کی مہر سے سربمہر ایسے سمن کی تعمیل ایسے مدعی کے ذریعہ یا اس کی جانب سے اس کی ایک نقل ذاتی طور پر مدعا علیہ کو دے کر پیش کر کے کی جائے گی یا تعمیل کے ایسے طریقے سے کی جائے گی جس کا حوالہ قاعدہ

9 کے ذیلی قاعدہ (3) میں دیا گیا ہے۔

(3) قاعدہ 16 اور 18 کی توضیعات کا اطلاق اس قاعدے کے تحت ذاتی طور پر تعمیل کیے گئے سمنوں کی نسبت اسی طرح ہوگا گویا کہ تعمیل کرنے والا شخص تعمیل کرنے والا افسر ہو۔

(4) اگر پیش کئے جانے پر ایسے سمن لینے سے انکار کیا جاتا ہے یا تعمیل کیا گیا شخص تعمیل کے ایکنالجمنٹ پر دستخط کرنے سے انکار کرتا ہے یا کسی دیگر وجہ سے ایسے سمن کی تعمیل ذاتی طور پر نہیں ہوسکتی ہے تو فریق کی درخواست پر عدالت، عدالت کے ذریعہ مدعاعلیہ کی تعمیل کیے جانے کے طریقہ سے تعمیل کیے جانے کے لئے سمن دوبارہ جاری کرے گی۔

تعمیل کا طریقہ۔ 10- سمنوں کی تعمیل اس کی نقل کی حوالگی یا پیش کرنے سے ہوگی جس پر جج یا کسی ایسے افسر کے دستخط ہوں گے جسے جج اس غرض کے لئے مقرر کرے اور اس پر عدالت کی مہر ثبت ہوگی۔

کئی مدعاعلیہم پر تعمیل۔ 11- دیگر طور پر مصرحہ کے سوائے، جہاں ایک سے زیادہ مدعاعلیہم ہوں، وہاں سمن کی تعمیل ہر ایک مدعاعلیہ پر کی جائے گی۔

جب قابل عمل ہو مدعاعلیہ کی اصالتاً یا اس کے کارندے پر تعمیل۔ 12- جب ایسا کرنا قابل عمل ہو تو سمن کی تعمیل مدعاعلیہ پر اصالتاً کی جائے گی لیکن اگر اس کا کوئی کارندہ سمن لینے کا مجاز ہو، تو اس صورت میں ایسے کارندے پر سمن کی تعمیل کافی ہوگی۔

ایسے کارندے پر تعمیل جس کے ذریعے مدعاعلیہ کاروبار کرتا ہو۔ 13-(1) کوئی ایسا دعویٰ جو کسی کاروبار یا کام کی نسبت کسی ایسے شخص کے خلاف ہو، جو اس عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر سکونت نہ رکھتا ہو جہاں سے سمن جاری ہوا ہے، تو کسی ایسے منیجر یا کارندہ پر سمن کی تعمیل، جو تعمیل سمن کے وقت بذات خود ایسے کاروبار یا کام کو ایسے شخص کے لئے ایسی حدود کے اندر چلاتا ہو، کافی متصور ہوگی۔

(2) اس قاعدہ کی اغراض کے لئے کسی جہاز کا ماسٹر جہاز کے مالک یا چارٹرڈ کرنے والے کا کارندہ متصور ہوگا۔

ایسے کارندے پر تعمیل جو غیر منقولہ جائیداد کے دعووں میں نگراں ہو۔ 14- جب کسی ایسے دعویٰ میں جو کسی غیر منقولہ جائیداد کی دادرسی یا اس کے معاوضہ نقصان کے لئے ہو اور مدعاعلیہ پر اصالتاً سمن کی تعمیل نہ ہوسکے اور مدعاعلیہ کا کوئی ایسا کارندہ نہ ہو جو سمن لینے کا مجاز ہو تو سمن کی تعمیل مدعاعلیہ کے کسی ایسے کارندے پر کی جائے گی جو ایسی جائیداد کا نگراں ہو۔

جب تعمیل مدعا علیہ کے کنبے کے کسی بالغ رکن پر ہو۔ 15-جب کسی دعویٰ میں مدعا علیہ اپنی جائے رہائش سے اس وقت غیر حاضر ہو جب اس کی رہائش گاہ پر سمن کی تعمیل کروانی مطلوب ہو اور اس بات کا بھی امکان نہ ہو کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر کسی مناسب وقت کے اندر موجود ہو اور اس کا کوئی ایسا کارندہ بھی نہ ہو جو اس کی جانب سے سمن لینے کا مجاز ہو تو سمن کی تعمیل ایسے مدعا علیہ کے خاندان کے کسی ایسے بالغ رکن پر کی جائے گی، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جو اس کے ساتھ رہتا ہو۔

تشریح:۔اس قاعدہ کے معنیٰ کے تحت ملازم خاندان کے رکن میں شامل نہیں ہے۔

تعمیل کنندہ وصولی کی دستخط شدہ رسید دے گا۔ 16-جب سمن بردار سمن کی نقل مدعا علیہ کو اصالتاً یا مدعا علیہ کی جانب سے اس کے کسی کارندے یا دوسرے شخص کے حوالے یا اسے پیش کرے تو سمن بردار اس شخص سے جس کو نقل سمن اس طرح سے حوالہ کی گئی ہو یا پیش کی گئی ہو، اصل سمن کی عبارت ظہری کی پشت پر دستخط کروائے گا۔

ضابطہ جب مدعا علیہ تعمیل سے انکار کرے یا دستیاب نہ ہو۔ 17-جب مدعا علیہ یا اس کا کوئی کارندہ یا متذکرہ بالا ایسا دوسرا شخص دستخط کرنے سے انکار کرے، یا جب سمن بردار تعمیل کنندہ کو کافی اور معقول مستعدی کو بروئے کار لانے کے بعد، مدعا علیہ نہ مل سکے، جو اپنی جائے رہائش سے اس وقت غیر حاضر ہے جب اس کی جائے رہائش پر اس کی تعمیل کرانی مطلوب ہو، اور کسی معقول وقت پر اس کا اپنی جائے رہائش پر موجود ہونے کا احتمال نہ ہو اور اس کا ایسا کارندہ بھی موجود نہ ہو جو اس کی جانب سے سمن لینے کا مجاز ہو نہ ہی کوئی ایسا دوسرا شخص ہو جس پر سمن مذکورہ کی تعمیل ہو سکے، تو سمن بردار، سمن کی ایک نقل اس کے اس مکان کے باہر کے دروازے یا اس مکان کے کسی ایسے دوسرے نمایاں حصہ پر چسپاں کرے گا جس میں مدعا علیہ معمولاً رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو، یا حصول منفعت کے لئے بذات خود کوئی خاص کام کرتا ہو، اور اس کے بعد اصل سمن کو اس عدالت کو واپس کرے گا جہاں سے وہ اجرا ہوا تھا اور اس پر یا کسی پرچہ منسلکہ پر اس امر کی نسبت رپورٹ واضح کرے گا کہ اس پر اس طرح سے نقل چسپاں کی گئی اور ایسے حالات جن کے تحت اس نے ایسا کیا، اور اس شخص کا نام اور اس کا پتہ (اگر کوئی ہو) جس نے مذکورہ مکان کی شناخت کی اور جس کی موجودگی میں ایسی نقل چسپاں کی گئی تھی، بتائے گا۔

تعمیل کا وقت اور طریقہ کا تحریر کیا جانا۔ 18-تمام ایسی صورتوں میں جن میں قاعدہ 16 کے

تحت سمن کی تعمیل کی جائے سمن بردار اصل سمن کی پشت پر یا کسی پرچہ منسلکہ پر یا اصل سمن پر یہ بیان کرے یا کسی اور سے کروائے کہ سمن کی تعمیل کس وقت اور کس طریقے میں کی گئی تھی نیز اس شخص کا نام اور پتہ (اگر کوئی ہو) جو اس شخص کی شناخت کرے جس پر سمن کی تعمیل ہوئی ہو اور جس نے یہ دیکھا ہو کہ سمن اس کے حوالے یا پیش کیا گیا تھا۔

تعمیل کروانے والے افسر کا اظہار۔ 19-جب قاعدہ 17 کے تحت کوئی سمن واپس کیا جائے، تو اس قاعدہ کے تحت اگر ایسی واپسی کی تصدیق سمن بردار کے حلفیہ بیان سے نہ ہوئی ہو، اور اگر اس کی اس طرح سے تصدیق ہوئی ہو، تو عدالت سمن بردار کا حلفاً اظہار لے گی یا اسے کسی دوسری عدالت سے اس طرح حلفاً اظہار دلوائے گی جس میں اس کی روئداد بیان کی جائے جو اس نے کی ہو، اور وہ اس معاملے میں ایسی مزید تحقیقات کر سکے گی جو وہ مناسب خیال کرے اور وہ یا تو یہ قرار دے گی کہ سمن کی تعمیل باضابطہ طور پر ہوئی یا وہ اس طرح کی تعمیل کروانے کا حکم صادر کر سکے گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

19الف۔ حذف۔

متبادل تعمیل۔ 20-(1) جب عدالت کو اطمینان ہو کہ اس بارے میں باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ مدعا علیہ سمن کی تعمیل کرنے سے گریز کر رہا ہے اور وہ روپوش رہتا ہے یا یہ کہ کسی اور وجہ سے سمن کی تعمیل مقررہ طریقے سے نہیں ہو سکتی ہے، تو عدالت یہ حکم صادر کر سکے گی کہ سمن کی تعمیل نقل سمن احاطہ عدالت کی کسی نمایاں جگہ پر اور مدعا علیہ کے اس مکان کے کسی نمایاں حصہ پر (اگر کوئی ہو) جس میں آخری مرتبہ اس کی رہائش کرنے یا کاروبار کرنے یا حصول منفعت کے لئے ذاتی طور پر کام کرنے کی علیت ہو چسپاں کر کے یا کسی ایسے دوسرے طریقے میں، جیسا کہ عدالت مناسب خیال کرے، کی جائے۔

(1الف) جب عدالت ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کارروائی کر رہی ہو، تو سمن کی تعمیل کا حکم کسی ایسے اخبار میں اشتہار کے ذریعے صادر کرے گی، جو اس مقام سے روزنامہ کی حیثیت سے شائع ہوتا ہو، جہاں کہ مدعا علیہ کو آخری بار فی الواقعی اور قصداً رہائش پذیر ہونے کا خیال ہو، کاروبار کرتا ہو، یا حصول منفعت کے لئے ذاتی طور پر کام کرتا ہو۔

متبادل تعمیل کا اثر۔ (2) عدالت کے حکم سے کی گئی متبادل تعمیل اسی طرح موثر ہوگی گویا کہ سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر اصالتاً کی گئی تھی۔

جب متبادل تعمیل کروائی جائے تو حاضری کا وقت مقرر کیا جائے گا۔ (3) جب سمن کی تعمیل متبادل طریقے سے عدالت کے حکم سے کی جائے تو عدالت مدعا علیہ کی حاضری کے لئے ایسا وقت

مقرر کرے گی جو مقدمہ کے حالات کے پیش نظر مطلوب ہو۔

20الف۔ حذف۔

تعمیل سمن جب مدعا علیہ دوسری عدالت کی حدود اختیار سماعت میں رہائش رکھتا ہو۔

21- کوئی سمن جو ریاست کے اندر یا بیرون ریاست بھیجنا مطلوب ہو تو سمن جاری کنندہ عدالت اسے اپنے کسی افسر یا ڈاک کے ذریعے یا ایسی کوریر سروس کے ذریعہ جو عدالت عالیہ سے منظور شدہ ہو، فیکس پیغام یا الیکٹرانک میل سروس یا کسی دیگر ذریعہ سے جس کی توضیع عدالت العالیہ کے ذریعہ بنائے گئے قواعد میں کی گئی ہو، کسی ایسی عدالت کو (سوائے عدالت العالیہ کے) بھیج سکے گی جسے کہ اس علاقہ میں اختیار سماعت حاصل ہو، جہاں مدعا علیہ رہائش رکھتا ہو۔

پریذیڈنسی شہروں میں ایسے سمنوں کی تعمیل جنہیں باہر کی کسی عدالت نے جاری کیا ہو۔

22-جب کوئی سمن کسی ایسی عدالت سے جاری ہوا ہو، جو کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے شہروں کی حدود سے باہر قائم ہو، اور ایسے سمن کی تعمیل ایسی حدود کے اندر کرانی مطلوب ہو، تو مذکورہ سمن اس عدالت مطالبات خفیفہ کو بھیج دیا جائے گا جس کی حدود اختیار سماعت میں اس کی تعمیل کرانی مطلوب ہو۔

ایسی عدالت کا فرض جسے سمن بھیجا جائے۔

23 -ایسی عدالت جسے کہ قاعدہ 21 یا قاعدہ 22 کے تحت سمن بھیجا جائے، اس کے موصول ہونے پر وہ اس پر اسی طرح کارروائی کرے گی گویا کہ مذکورہ سمن ایسی عدالت نے ہی جاری کیا تھا اس کے بعد اس سمن کو اس کارروائی کے ریکارڈ سمیت جو اس کے متعلق کی گئی ہو، (اگر کوئی ایسی کارروائی ہوئی ہو) عدالت جاری کنندہ کو بھیجے گی۔

جیل خانہ میں مدعا علیہ پر تعمیل۔

24-جب مدعا علیہ قید خانہ میں مقید ہو تو سمن ڈاک کے ذریعہ یا ایسی کوریر سروس کے ذریعہ جو عدالت عالیہ سے منظور شدہ ہو، فیکس پیغام یا الیکٹرانک میل سروس یا کسی دیگر ذریعہ سے جس کی توضیع عدالت العالیہ کے ذریعہ بنائے گئے قواعد میں کی گئی ہو،

جیل خانہ کے افسر انچارج کو مدعا علیہ پر اس کی تعمیل کرانے کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

تعمیل جب مدعا علیہ بھارت سے باہر رہتا ہو اور اس کا کوئی کارندہ نہ ہو۔

25 -جب مدعا علیہ بھارت سے باہر رہتا ہو اور بھارت میں اس کا کوئی کارندہ نہ ہو جو سمن قبول کرنے کا اختیار رکھتا ہو، تو سمن مدعا علیہ کو اس مقام کے پتہ پر بھیجا جائے گا اگر اس مقام اور اس جگہ کے درمیان جہاں عدالت قائم ہے، ڈاک ترسیل موجود ہے تو ڈاک کے ذریعہ یا ایسی کوریر سروس کے ذریعہ جو عدالت عالیہ سے منظور شدہ ہو، فیکس پیغام یا الیکٹرانک میل سروس یا کسی دیگر ذریعہ سے جس کی توضیع عدالت العالیہ کے

ذریعہ بنائے گئے قواعد میں کی گئی ہو، جہاں وہ رہائش پذیر ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ایسا کوئی مدعا علیہ بنگلہ دیش یا پاکستان میں رہتا ہو تو سمن اس کی ایک نقل سمیت مدعا علیہ پر تعمیل کے لئے اس ملک کی اس عدالت کو بھیجا جائے گا (جو عدالت عالیہ نہ ہو) جس کے حدود اختیار سماعت میں وہ مقام واقع ہو جہاں مدعا علیہ رہتا ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا مدعا علیہ بنگلہ دیش یا پاکستان میں سرکاری افسر ہو (جو بنگلہ دیش، یا جیسی کہ صورت ہو، پاکستان کی بری، بحری یا فضائی افواج سے تعلق نہ رکھتا ہو) یا جو اس ملک کی کسی ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی کا کوئی ملازم ہو تو مذکورہ سمن اس کی نقل کے سمیت مدعا علیہ پر اس کی تعمیل کے لئے اس ملک کے ایسے افسر یا اتھارٹی کو بھیجا جاسکے گا جیسا کہ مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے اس بارے میں صراحت کرے۔

بیرونی علاقوں میں سیاسی کارندے یا عدالت کے ذریعے تعمیل۔

26۔ جب—

(الف) مرکزی حکومت اس میں مرکوز بیرونی اختیار سماعت کی نسبت عطا شدہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کسی ایسے سیاسی کارندے کو مقرر کرے یا کوئی ایسی عدالت قائم کرے یا جاری رکھے جس کو ایسا سمن تعمیل کرانے کا اختیار حاصل ہو جسے کہ عدالت نے اس مجموعہ کے تحت کسی ایسے بیرونی ملک کے علاقہ کے لئے جاری کیا ہو جہاں وہ مدعا علیہ فی الواقعی اصل میں اور اپنی مرضی سے رہتا ہو، کاروبار کرتا ہو یا ذاتی طور پر حصول منفعت کے لئے کام کرتا ہو، یا

(ب) مرکزی حکومت نے اطلاع نامہ کے ذریعہ سرکاری گزٹ میں یہ اعلان کیا ہو کہ کسی ایسی عدالت کی نسبت جو ایسے کسی علاقہ میں واقع ہو، اور جو حسب مذکورہ بالا اختیار سماعت کے استعمال کرنے میں مقرر نہ ہوئی ہو یا قائم نہ کی گئی ہو، تو ایسے سمنوں کی وہ تعمیل جنہیں کہ کسی عدالت نے اس مجموعہ کے تحت جاری کیا ہو، بطور جائز متصور ہو،

تو متذکرہ سمن مدعا علیہ پر تعمیل کی غرض سے ایسے سیاسی کارندے کو یا عدالت کو بذریعہ ڈاک یا دیگر طور پر بھیجا جاسکے گا یا اگر مرکزی حکومت نے اس طرح ہدایت کی ہو تو اس صورت میں اس حکومت کی وزارت کے ذریعہ بھیجا جائے جو خارجی امور سے متعلق ہو یا ایسے کسی دوسرے طریقے میں جیسا کہ مرکزی حکومت مدعا علیہ پر تعمیل کی غرض کے لئے صراحت کرے اور، اگر سیاسی کارندہ یا عدالت سمنوں کو اس عبارت ظہری سے واپس کرے جس کا منشا یہ ہو کہ ایسے سیاسی کارندہ یا جج نے یا عدالت کے کسی دوسرے افسر نے مدعا علیہ پر سمن کی اس طریقے میں تعمیل کی جس طرح سے بعد ازیں ہدایت ہوئی تھی، تو ایسی عبارت ظہری تعمیل کی

شہادت متصور ہوگی۔

سمن بیرونی ممالک کے افسران کو بھیجے جائیں گے۔ 26 الف۔ جب مرکزی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے کسی بیرونی علاقہ کی نسبت یہ اعلان کیا ہو کہ سمن اس مدعا علیہ پر جو اصل میں اپنی مرضی سے اس بیرونی علاقہ میں رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا حصول منفعت کے لئے اس بیرونی علاقہ میں ذاتی طور پر کام کرتا ہو تو ایسے سمن کو اس بیرونی علاقہ کی حکومت کے کسی ایسے افسر کو بھیجا جا سکے گا جس کی مرکزی حکومت نے صراحت کی ہو؛ مذکورہ سمن ایسے افسر کو بھارت کی سرکار کے ذریعے بھیجا جائے گا جو خارجی امور سے وابستہ ہو، یا کسی ایسے دوسرے طریقے سے بھیجا جائے گا جیسا کہ مرکزی حکومت صراحت کرے اور اگر ایسا افسر کسی ایسے سمن کو اس عبارت ظہری سے واپس کرے جس کا منشا یہ ہو کہ مدعا علیہ پر سمن کی تعمیل کرائی گئی ہے، تو ایسی عبارت ظہری کو تعمیل شہادت متصور کیا جائے گا۔

سول سرکاری افسر یا ریلوے کمپنی یا مقامی ادارے کے ملازم کی تعمیل۔ 27- جب مدعا علیہ کوئی ایسا سرکاری افسر ہو (جو بھارتی بری، بحری یا فضائی فوج سے تعلق نہ رکھتا ہو) یا کسی ریلوے کمپنی یا مقامی ادارے کا ملازم ہو، تو عدالت سمن کو مدعا علیہ پر تعمیل کے لئے اس دفتر کے سربراہ کو بھیجے گی جہاں کہ مدعا علیہ ملازم ہو، اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اس طرح سے سمن کی تعمیل بڑی سہولت سے ہو سکے گی اور سمن کی ایک نقل مدعا علیہ کے حوالے کی جائے گی۔

بری، بحری یا فضائی فوج کے سپاہیوں پر تعمیل۔ 28- جب مدعا علیہ بری، بحری یا فضائی فوج کا کوئی سپاہی ہو تو عدالت سمن کو تعمیل کے لئے اس کے کمانڈنگ افسر کو ارسال کرے گی اور سمن کی ایک نقل مدعا علیہ کو دی جائے گی۔

ایسے شخص کا فرض جسے تعمیل کے لئے سمن حوالے کیا جائے یا بھیجا جائے۔ 29-(1) جب قاعدہ 24، قاعدہ 27، یا قاعدہ 28 کے تحت کسی شخص کو کوئی سمن تعمیل کے لئے حوالہ کیا جائے یا اس کو بھیجا جائے تو ایسا شخص اس بات کا پابند ہوگا کہ اگر ممکن ہو سکے تو وہ اس کی تعمیل کرائے اور اپنے دستخط سے مدعا علیہ کے تحریری ایکنالجمنٹ رسید تعمیل کرا کے واپس کرائے اور ایسا دستخط تعمیل کے لئے بطور شہادت متصور ہوگا۔

(2) جب کسی وجہ سے تعمیل کرنا ناممکن ہو جائے تو سمن عدالت کو واپس کیا جائے گا معہ تمام وجوہ کی کیفیت کے اور ایسے اقدامات کے جو تعمیل کی حصول کے لئے اختیار کئے گئے ہیں اور ایسی کیفیت بیان عدم تعمیل کے لئے شہادت کے طور پر متصور ہوگا۔

سمن کے بجائے خط کو متبادل بنانا۔ | 30-(1) عدالت یہاں قبل ازیں دفعہ میں مندرج کسی امر کے باوجود، سمن کے بدلے ایک خط بھیج دے گی جس پر جج یا کسی ایسے افسر کا دستخط ہوگا جس کو جج اس بارے میں مقرر کرے جب کہ مدعا علیہ عدالت کی رائے میں اس رتبہ کا ہو جو اسے ان مراعات کی اہمیت کا حامل بنائے۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت ایسے خط میں جو سمن کے بدلے بھیجا جائے وہ تمام تفصیلات درج ہوں گی جو کسی سمن میں درج ہونے کے لئے مطلوب ہوں اور ذیلی قاعدہ (3) کی توضیعات کے تابع ایسے خط کو تمام امور کی نسبت سمن کے طور پر متصور کیا جائے گا۔

(3) ایسا خط جو اس طرح سے سمن کے بجائے لکھا گیا ہو بذریعہ ڈاک یا کسی ایسے خاص قاصد کے ذریعہ بھیجا جائے گا جسے عدالت نے منتخب کیا ہو یا کسی دوسرے طریقے سے جو عدالت مناسب خیال کرے، اور جب مدعا علیہ کا کوئی ایسا کارندہ ہو جو تعمیل دینے کا اختیار رکھتا ہو تو مذکورہ خط اپنے کارندے کے حوالے کیا جائے یا اسے بھیجا جائے گا۔

آرڈر VI

عمومی بیانات فریقین

بیانات فریقین۔ 1-"بیانات فریقین" سے عرضی دعویٰ یا تحریری بیان مراد ہوگا۔

بیانات میں اہم واقعات درج ہوں گے نہ کہ شہادت۔ 2-(1) ہر بیان میں صرف ایسے اہم واقعات مختصر طور پر درج ہوں گے جن پر فریق مقدمہ اپنے دعویٰ یا جواب دعویٰ کے لئے، جیسی کہ صورت ہو، انحصار کرتا ہو، لیکن ایسی شہادت درج نہ ہوگی جن سے انہیں ثابت کیا جانا ہو۔

(2) ہر ایک بیان فریق کو، حسب ضرورت فقروں میں بانٹا جائے گا، ان پر ترتیب وار نمبر لگائے جائیں گے، ہر عذر، جہاں تک موزوں ہو، علاحدہ فقروں میں درج کیا جائے گا۔

(3) بیان میں تاریخیں، رقوم اور نمبر ہندسوں اور الفاظ میں لکھے جائیں گے۔

بیانات کے فارم۔ 3-تمام بیانات فریقین کے لئے ضمیمہ الف میں دیے ہوئے فارم، اگر قابل اطلاق ہوں، استعمال کئے جائیں گے اور جب وہ قابل اطلاق نہ ہوں تو قریب قریب اسی طرح کے فارم استعمال میں لائے جائیں گے۔

جب ضروری ہو، تفصیلات درج ہوں گی۔ 4-ایسی تمام صورتوں میں جن میں فریق مقدمہ کسی غلط بیانی، فریب، خیانت، قصور بالعمد یا ناجائز دباؤ پر انحصار کرتا ہو، اور ایسی تمام دیگر صورتوں میں جن میں متذکرہ بالا فارموں میں مندرجہ مثالوں کی تفصیلات کے علاوہ تفصیلات لکھنی ضروری ہوں، بیان میں تفصیلات (معہ تاریخوں اور مدوں کے اگر ضروری ہوں) درج کی جائیں گی۔

5-حذف۔

شرط ماقبل۔ 6- کوئی ایسی شرط ماقبل، جس کے ایفا یا وقوع کی نسبت بحث کرنا مقصود ہو، مدعی یا

مدعا علیہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنے بیان میں واضح طور پر تحریر کرے گا اور اس کے تابع، مدعی یا مدعا علیہ کے مقدمے کے لئے ضروری تمام ماقبل شرائط کے ایفا یا وقوع کی نسبت اس کے حتمی بیان کا مفہوم اس کے تحریری بیان سے لیا جائے گا۔

انحراف۔ 7- کسی بیان فریق میں بجز بطور ترمیم کے کوئی نئی بنائے دعویٰ درج نہیں کی جائے گی نہ ہی اس میں ایسا کوئی اور واقعہ درج ہوگا جو اس فریق کے سابقہ بیان کے نقیض ہو جو ایسا بیان دے رہا ہو۔

معاہدے سے انکار۔ 8- جب کسی بیان فریق میں کسی معاہدے کا اظہار کیا جائے، تو مخالف فریق سے اس کے محض انکار کی وجہ سے فقط اظہار شدہ صریح معاہدے یا ایسے امور واقعہ سے انکار کا مفہوم لیا جائے گا، جن سے معاہدے کے معنیٰ اخذ کئے جائیں نہ کہ ایسے معاہدے کے جواز یا اس کے قانوناً کامل ہونے سے انکار کے طور پر۔

دستاویز کا اثر تحریر کرنا۔ 9- جب کبھی بھی کسی دستاویز کے مندرجات اہم ہوں، تو انہیں کلی طور پر یا اس کے کسی جز کو بیان کئے بغیر جتنا مختصر ممکن ہو سکے، اس کے اثر کو کسی بیان فریق میں قلمبند کرنا کافی ہوگا، بجز اس کے کہ دستاویز کے اصل الفاظ یا اس کا کوئی جز اہم ہو۔

عداوت، علم، وغیرہ۔ 10- جب کبھی بھی کسی شخص کی عداوت، اس کے فریب آمیز ارادے، علم یا دیگر ذہنی کیفیت کا بیان کیا جانا اہم ہو، تو ایسے حالات بیان کئے بغیر، جن سے وہ اخذ کی جاتی ہوں، بطور واقعہ بیان کرنا کافی ہوگا۔

اطلاع۔ 11- جب کبھی بھی کسی شخص کو کسی واقعے، امر یا شئے کی اطلاع ہونا بیان کیا جائے، تو ایسی اطلاع کا بطور واقعہ بیان کرنا کافی ہوگا، بجز اس کے کہ ایسی اطلاع کا طریقہ یا اصل اصطلاحات یا ایسے حالات اہم ہوں، جن سے ایسی اطلاع ہونا اخذ کیا جاتا ہو۔

معنوی معاہدہ یا تعلق۔ 12- جب کبھی بھی سلسلہ خطوط یا گفتگو یا دیگر متعدد واقعات سے کسی اشخاص کے مابین کسی معاہدے یا کسی تعلق کا مفہوم لیا جاتا ہو، تو ایسے معاہدے یا تعلق کا بطور واقعہ بیان کیا جانا، اور ایسے خطوط، گفتگو یا واقعات کا ان کی تفصیل درج کئے بغیر عام طور پر حوالہ دینا کافی ہوگا اور اگر ایسی صورت میں بیان دینے والا شخص اس کے بدلے ایسے واقعات سے مفہوم لینے کی نسبت ایک سے زائد معاہدوں یا تعلقات پر انحصار کرنا چاہے تو وہ اس کے بدلے انہیں بیان کر سکتا ہے۔

قانونی قیاسات۔ 13- کسی بیان فریق میں کسی بھی فریق کے لئے کسی ایسے امر واقعہ کا بیان کرنا ضروری نہ ہوگا جس کا قانونی قیاس اس کے حق میں ہو یا جس کی نسبت بار ثبوت دوسرے فریق پر ہو بجز اس

کے کہ اس کا صریحاً انکار کیا گیا ہو (مثلاً کسی بل آف ایکسچینج کا بدل جب کہ مدعی صرف بل کے لئے دعویٰ کرے نہ کہ اصل بنائے دعویٰ کے طور پر بدل کے لئے)۔

بیانات پر دستخط ہوں گے۔ 14- ہر ایک بیان فریق پر فریق اور اس کے وکیل (اگر کوئی ہو) کے دستخط ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب بیان دینے والا کوئی فریق، غیر حاضری یا کسی دیگر معقول وجہ سے بیان پر دستخط نہ کر سکے، تو اس پر کسی ایسے شخص کے دستخط کروائے جا سکتے ہیں جو اس پر دستخط کرنے یا اس کی جانب سے دعویٰ کرنے یا جواب دعویٰ دینے کے لئے اس کی جانب سے باضابطہ مجاز ہو۔

اطلاع کی تعمیل کے لئے پتہ۔ 14 الف (1) ہر ایک بیان فریق کے ہمراہ، جب فریق اسے دائر کرے، فریق کے پتے کی نسبت مقررہ فارم پر ایک بیان ہوگا جس پر قاعدہ 14 میں وضع شدہ طریقے سے دستخط ہوں گے۔

(2) ایسا پتہ وقتاً فوقتاً عدالت میں باضابطہ پر کیا ہوا فارم داخل کرنے سے تبدیل کیا جا سکتا ہے جس میں فریق کا نیا پتہ درج ہو اور جس کے ہمراہ تصدیق شدہ عرضی ہو۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت دیئے گئے بیان میں مہیا کئے گئے پتے کو فریق کا "رجسٹری شدہ پتہ" کہا جائے گا، اور تاوقتیکہ اسے متذکرہ بالا طریقے سے باضابطہ تبدیل نہ کیا گیا ہو دعویٰ یا اس میں دی گئی ڈگری یا صادر کئے گئے کسی حکم کے خلاف اپیل میں تمام حکم ناموں کی تعمیل کی غرض کے لئے اور اجرائے ڈگری کی غرض کے لئے فریق کا پتہ متصور ہوگا، اور متذکرہ بالا کے تابع، بنائے دعویٰ یا شئے متدعویہ کے حتمی تصفیئے کے بعد دو سال تک موثر رہے گا۔

(4) کسی حکم نامے پر کسی فریق کی تعمیل ہر لحاظ سے اس کے رجسٹری شدہ پتے پر کروائی جائے گی گویا کہ ایسا فریق وہاں رہتا ہو۔

(5) جب عدالت پر یہ انکشاف ہو کہ کسی فریق کا رجسٹری شدہ پتہ نامکمل، جھوٹا یا جعلی ہے، تو عدالت خواہ اپنی ایماء پر یا کسی فریق کی درخواست پر —

(الف) اس صورت میں جب ایسا رجسٹری شدہ پتہ مدعی نے مہیا کیا ہو، دعویٰ کے التوا کا حکم دے سکتی ہے، یا

(ب) اس صورت میں جب ایسا رجسٹری شدہ پتہ مدعا علیہ نے مہیا کیا ہو، اس کی شہادت صفائی کو خارج کرنے اور اس سے ایسی حیثیت میں رکھنے کا حکم دے سکتی ہے گویا کہ اس نے کوئی شہادت صفائی

پیش نہ کی ہو۔

(6) جب ذیلی قاعدہ (5) کے تحت کسی دعویٰ کو التوا میں رکھا جائے یا شہادت صفائی خارج کی جائے، تو مدعی یا، جیسی کہ صورت ہو، مدعا علیہ، اس کا صحیح پتہ مہیا کرنے کے بعد، عدالت کو حکم التوایا، جیسی کہ صورت ہو، شہادت صفائی منسوخ کرنے کے حکم کی منسوخی کا حکم دینے کی درخواست دے سکتا ہے۔

(7) عدالت اگر مطمئن ہو کہ فریق مقدمہ مناسب وقت پر کسی معقول وجہ سے صحیح پتہ داخل نہیں کرسکا، خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر یا دیگر طور پر، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، حکم التوایا شہادت صفائی کی منسوخی کے حکم کو منسوخ کرے گی اور دعویٰ یا جواب دعویٰ کی نسبت، جیسی کہ صورت ہو، کارروائی کے لئے تاریخ مقرر کرے گی۔

(8) اس قاعدے کے کسی امر سے عدالت کو کسی دیگر پتے پر کسی حکم نامے کی تعمیل کی ہدایت کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی، اگر، کسی وجہ سے، وہ ایسا کرنا ٹھیک سمجھے۔

بیانات فریقین کی تصدیق۔ 15-(1) بہ استثنائی الوقت نافذ کسی قانون میں دیگر طور پر وضع ہونے کے، ہر ایک بیان فریق کے نیچے بیان دینے والے فریق یا فریقین میں سے کسی فریق یا کسی ایسے دیگر شخص کی تصدیق کی جائے گی جس کی نسبت عدالت کے حسب اطمینان یہ ثابت ہو کہ وہ مقدمے کے واقعات سے واقف ہے۔

(2) تصدیق کرنے والا شخص، بیانات کے نمبر شدہ فقرہ جات کے حوالے سے یہ صراحت کرے گا کہ کس امر کی تصدیق وہ اپنے علم کی بنا پر کر رہا ہے اور کس امر کی تصدیق وہ ایسی موصولہ معلومات کی بنا پر کر رہا ہے جنہیں وہ درست باور کرتا ہو۔

(3) تصدیق پر تصدیق کرنے والے شخص کے دستخط ہوں گے اور وہ اس پر دستخط کی تاریخ اور جگہ درج کرے گا۔

(4) بیان فریق کی تصدیق کرنیوالا شخص، اپنے بیان فریق کی حمایت میں ایک حلف نامہ بھی پیش کریگا۔

بیانات فریقین خارج کرنا۔ 16-عدالت کارروائی کے کسی مرحلے پر کسی بیان فریق کے کسی ایسے امر کو خارج کرنے یا ترمیم کرنے کا حکم دے سکتی ہے —

(الف) جو غیر ضروری، بدنام کن، بے بنیاد یا تکلیف دہ ہو، یا

(ب) جس سے دعویٰ کی جائز سماعت کو مضرت پہنچے، پیچیدگی یا تاخیر ہو، یا

(ج) جس سے عدالت کے حکم نامے کا دیگر طور پر غلط استعمال ہو۔

<u>بیانات فریقین کی ترمیم۔</u> 17-عدالت کارروائی کے کسی مرحلے پر دونوں میں سے کسی بھی فریق کو ایسے طریقے سے اور ایسی شرائط پر جو منصفانہ ہوں، اپنے بیان کو بدلنے یا اس میں ترمیم کرنے کی اجازت دے سکتی ہے اور ایسی تمام ترمیمات کی جا سکتی ہیں جو فریقین کے مابین نزاع کے حقیقی امور کے تعین کی غرض کے لئے ضروری ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ سماعت شروع ہو جانے کے بعد ترمیم کے لئے کسی درخواست کو تب تک منظور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ عدالت یہ نتیجہ اخذ نہیں کرے کہ باضابطہ تندہی کے باوجود بھی فریق، سماعت شروع ہونے سے قبل وہ مدعا نہیں اٹھا سکتا تھا۔

<u>حکم کے بعد ترمیم سے قاصر رہنا۔</u> 18- اگر کوئی ایسا فریق جس نے ترمیم کی اجازت کا حکم حاصل کیا ہو، اس غرض کے لئے حکم کی رو سے محدود وقت کے اندر حسبہ ترمیم نہ کرے، یا اگر اس کی رو سے وقت مقرر نہ کیا ہو تب حکم کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر ترمیم نہ کرے، تو اسے مذکورہ بالا ایسے مقررہ وقت یا ایسے چودہ دن منقضی ہونے کے بعد، جیسی کہ صورت ہو، ترمیم کی اجازت نہیں ہوگی، بجز اس کے کہ عدالت وقت میں توسیع کرے۔

آرڈر VII

عرضی دعویٰ

عرضی دعویٰ میں تفصیلات درج ہوں گی۔ | 1-عرضی دعویٰ میں مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہوں گی—

(الف) ایسی عدالت کا نام جس میں دعویٰ کیا جائے؛

(ب) مدعی کا نام، کیفیت اور جائے سکونت؛

(ج) مدعا علیہ کا نام، کیفیت اور جائے سکونت، جہاں تک وہ دریافت ہو سکیں؛

(د) جب مدعی یا مدعا علیہ نابالغ یا فاتر العقل شخص ہو، تو اس کی نسبت بیان؛

(ہ) بنائے دعویٰ پر مشتمل واقعات اور وہ کب پیدا ہوئی؛

(و) واقعات جن سے یہ ظاہر ہو کہ عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہے؛

(ز) ایسی دادرسی جس کا مدعی دعویٰ کرے؛

(ح) جب مدعی نے مجرائی دی ہو یا اپنے دعویٰ کا کوئی جز ترک کر دیا ہو، تو اس طرح مجرا دی گئی مالیت؛ اور

(ط) جہاں تک مقدمے کا تعلق ہو، اختیار سماعت اور کورٹ فیس کی اغراض کے لئے دعویٰ کی شئے متدعویہ کی مالیت کا بیان۔

زرنقد کے دعوے۔ | 2-جب مدعی زرنقد کی وصولی کا دعویٰ دار ہو، تو عرضی دعویٰ میں طلب کی گئی صحیح رقم درج ہوگی:

لیکن جب مدعی زرواصلات یا ایسی رقم کا دعویٰ کرے جو اس کے اور مدعا علیہ کے مابین غیر طے

شدہ حسابات لینے پر اس کے حق میں واجب الادا پائے جائیں، یا مدعا علیہ کے قبضے میں منقولہ جائیداد، یا ایسے قرضے کے لئے دعویٰ کرے، جس کی مالیت کا تخمینہ وہ معقول تندہی کے بعد بھی نہ لگا سکے، تو عرضی دعویٰ میں ایسی رقم یا مالیت انداز اً درج کی جائے گی جس کا دعویٰ کیا جائے۔

جب شئے متدعویہ غیر منقولہ جائیداد ہو۔ 3-جب شئے متدعویہ غیر منقولہ جائیداد ہو، تو عرضی دعویٰ میں جائیداد کی ایسی تفصیل درج ہوگی جو اس کی شناخت کے لئے کافی ہو، اور، اس صورت میں جب ایسی جائیداد کی شناخت حدود یا کاغذات بندوبست یا خسرہ گرداوری کے نمبرات سے ہو سکے تو عرضی دعویٰ میں ایسی حدود یا ایسے نمبرات درج ہوں گے۔

جب مدعی بحیثیت قائم مقام دعویٰ کرے۔ 4-جب مدعی قائم مقام کی حیثیت سے دعویٰ کرے تو عرضی دعویٰ میں نہ صرف یہ درج ہوگا کہ وہ شئے متدعویہ میں حقیقتاً موجود مفاد رکھتا ہے بلکہ یہ بھی تحریر ہوگا کہ اس نے ایسے اقدام (اگر کوئی ہوں) کئے ہیں جو اسے اس کی نسبت دعویٰ دائر کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہیں۔

مدعا علیہ کا مفاد اور ذمہ داری ظاہر کی جائے گی۔ 5-مدعی یہ ظاہر کرے گا کہ مدعا علیہ شئے متدعویہ میں مفاد رکھتا رہے یا رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے، اور یہ کہ وہ مدعی کے مطالبے کی جواب دہی کروائے جانے کا مستوجب ہے۔

قانون میعاد سے استثنا کی وجوہ۔ 6-جب دعویٰ، قانون میعاد کی رو سے مقررہ مدت منقضی ہو جانے کے بعد دائر کیا جائے، تو مدعی ایسی وجوہ ظاہر کرے گا جس کی بنا پر ایسے قانون سے استثناء کا مطالبہ کیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت مدعی کو کسی بھی ایسی وجہ پر جو عرضی دعویٰ میں درج نہ ہو، قانون میعاد سے استثناء کے مطالبے کی اجازت دے سکتی ہے، اگر ایسی وجہ عرضی دعویٰ میں درج وجوہ کے نقیض نہ ہو۔

دادرسی کی صراحت کی جائے گی۔ 7-ہر ایک عرضی دعویٰ میں ایسی دادرسی کی صراحت کی جائے گی جس کا مدعی خواہ سیدھے طریقے سے یا متبادل طور پر مطالبہ کرے، اور ایسی عام یا دیگر دادرسی کی درخواست کرنا ضروری نہ ہوگا جو ہمیشہ دی جا سکتی ہو جس سے عدالت اسی حد تک مبنی بر انصاف سمجھے گویا کہ اس کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اسی قاعدہ کا کسی ایسی دادرسی پر بھی اطلاق ہوگا جس کا مدعا علیہ نے اپنے جواب دعویٰ میں مطالبہ کیا ہو۔

مختلف وجوہ پر مبنی دادرسی۔ 8-جب مدعی ایسے مختلف الگ الگ مطالبات یا بناہائے دعویٰ کی

نسبت، جو علاحدہ اور الگ الگ وجوہ پر مبنی ہوں، دادرسی کی درخواست کرے، تو انہیں جہاں تک ہو سکے، علاحدہ اور الگ الگ درج کیا جائے گا۔

عرضی دعویٰ کی منظوری پر ضابطہ۔ 9-جہاں عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ مدعا علیہم پر سمنوں کی تعمیل آرڈر V کے قاعدہ 9 میں توضیح شدہ طریقہ سے کی جائے، وہاں وہ مدعی کو ہدایت دے گی کہ وہ ایسے حکم کی تاریخ سے سات دن کے اندر سادے کاغذ پر عرضی کی اتنی نقول جتنے کہ مدعا علیہ ہیں، مدعا علیہم پر سمنوں کی تعمیل کے لئے مطلوبہ فیس کے ہمراہ داخل کرے۔

عرضی دعویٰ کا واپس کیا جانا۔ 10-(1) قاعدہ 10 الف کی توضیعات کے تابع، عرضی دعویٰ، دعویٰ کے کسی مرحلے پر ایسی عدالت کو پیش کئے جانے کے لئے واپس کیا جائے گا جس میں دعویٰ دائر کیا جانا چاہیئے تھا۔

تشریح۔ رفع شکوک کے لئے، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ کوئی عدالت اپیل یا نگرانی، کسی دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری خارج کرنے کے بعد اس ذیلی قاعدے کے تحت عرضی دعویٰ کی واپسی کی ہدایت کر سکے گی۔

عرضی دعویٰ کی واپسی پر ضابطہ۔ (2) عرضی دعویٰ کی واپسی پر جج اس پر اس کے پیش کئے جانے اور واپسی کی تاریخ، پیش کرنے والے فریق کا نام اور اسے واپس کرنے کی وجوہ کا مختصر بیان تحریر کرے گا۔

اس عدالت میں، جہاں واپسی کے بعد عرضی دعویٰ دائر کیا جانا ہو، حاضری کی تاریخ مقرر کرنے کا عدالت کا اختیار۔ 10 الف -(1) جب، کسی دعویٰ میں مدعا علیہ کے حاضر ہونے کے بعد، عدالت کی یہ رائے ہو کہ عرضی دعویٰ واپس کیا جانا چاہیئے، تو وہ، ایسا کرنے سے پہلے مدعی کو اپنے فیصلے کی اطلاع دے گی۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کے تحت مدعی کو اطلاع دی جائے، تو مدعی، عدالت کو درخواست دے سکے گا—

(الف) جس میں اس عدالت کی صراحت ہو، جس میں عرضی دعویٰ کی واپسی کے بعد اس کے پیش کئے جانے کی تجویز ہو،

(ب) جس میں یہ درخواست ہو کہ عدالت، مذکورہ عدالت میں فریقین کی حاضری کی تاریخ مقرر کرے، اور

(ج) جس میں یہ درخواست کی جائے کہ اس طرح مقررہ تاریخ کی اطلاع اسے اور مدعا علیہ کو دی جائے۔

(3) جب ذیلی قاعدہ (2) کے تحت مدعی درخواست دے، تو عدالت، عرضی دعویٰ کی واپسی سے پہلے اور اس امر کے باوجود کہ اس عدالت میں عرضی دعویٰ کی واپسی کا حکم اس بنا پر صادر کیا تھا کہ اسے دعویٰ کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہے،—

(الف) اس عدالت میں فریقین کی حاضری کی تاریخ مقرر کرے گی جس میں عرضی دعویٰ پیش کرنے کی تجویز ہے، اور

(ب) مدعی اور مدعا علیہ کو حاضری کی ایسی تاریخ کی اطلاع دے گی۔

(4) جب ذیلی قاعدہ (3) کے تحت حاضری کی تاریخ کی اطلاع دی جائے،—

(الف) تو اس عدالت کے لئے، جس میں واپسی کے بعد عرضی دعویٰ پیش کیا جائے، یہ ضروری نہ ہوگا کہ وہ مدعا علیہ کو دعویٰ میں حاضری کا سمن بھیجے بجز اس کے کہ عدالت ان وجوہ کی بنا پر جو قلمبند کی جائیں، کوئی دیگر حکم دے، اور

(ب) مذکورہ اطلاع اس عدالت میں، مدعا علیہ کی حاضری کے لئے سمن متصور ہوگی، جس میں عرضی دعویٰ اس عدالت کی اس طرح مقررہ تاریخ پر پیش کیا جائے، جس نے عرضی دعویٰ واپس کیا تھا۔

(5) جب ذیلی قاعدہ (2) کے تحت مدعی کی دی گئی درخواست کو عدالت منظور کر لے، تو مدعی کو ایسے حکم کے خلاف اپیل کرنے کا حق نہ ہوگا جس کے تحت عرضی دعویٰ واپس کیا جائے۔

عدالت اپیل کا متعلقہ عدالت کو دعویٰ منتقل کرنے کا اختیار۔

10 ب-(1) جب عرضی دعویٰ واپس کرنے کے کسی حکم کے خلاف کسی اپیل پر، اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت ایسے حکم کی توثیق کر دے، تو عدالت اپیل، اگر مدعی بذریعہ درخواست ایسا چاہے، عرضی دعویٰ واپس کرتے وقت، مدعی کو، میعاد ایکٹ، 1963 کی توضیحات کے تابع، ایسی عدالت میں عرضی دعویٰ دائر کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے، جس میں دعویٰ دائر کیا جانا چاہئے تھا (خواہ ایسی عدالت اس ریاست کے اندر یا باہر واقع ہو جس میں عدالت اپیل کی سماعت کرے) اور اس عدالت میں جس میں عرضی دعویٰ دائر کرنے کی ہدایت دی گئی ہو فریقین کی حاضری کے لئے تاریخ مقرر کر سکتی ہے اور جب ایسی تاریخ مقرر ہو جائے، تو ایسی عدالت کے لئے جس میں عرضی دعویٰ دائر کیا جائے، یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ مدعا علیہ کو دعویٰ میں حاضری کا سمن جاری کرے، بجز اس کے کہ ایسی عدالت جس میں عرضی دعویٰ دائر کیا جائے، ایسی وجوہ کی بنا پر، جو قلمبند کی

جائیں، دیگر طور پر ہدایت کرے۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت عدالت کی دی گئی ہدایت سے ایسی عدالت کے، جس میں عرضی دعویٰ دائر کیا جائے، دعویٰ کی سماعت کے لئے اختیار سماعت پر فریقین کے اعتراض کے حقوق کو کوئی مضرت نہیں پہنچے گی۔

عرضی دعویٰ کا مسترد کیا جانا۔ 11- مندرجہ ذیل صورتوں میں عرضی دعویٰ مسترد کیا جائے گا:-

(الف) جب اس میں بنائے دعویٰ درج نہ ہو؛

(ب) جب دادرسی کے مطالبے کی مالیت کم لگائی گئی ہو، اور مدعی عدالت کی جانب سے یہ اصرار کرنے پر کہ مالیت کو ایسی مدت کے اندر جو عدالت مقرر کرے، درست کیا جائے، ایسا کرنے سے قاصر رہے؛

(ج) جب مانگی گئی دادرسی کی مناسب مالیت لگائی گئی ہو لیکن عرضی دعویٰ ناکافی اسٹامپ پر تحریر کیا گیا ہو، اور مدعی عدالت کے مقررہ وقت کے اندر اس سے مطلوبہ اسٹامپ مہیا کرنے کے عدالت کے حکم دیے جانے پر، ایسا کرنے سے قاصر رہے؛

(د) جب عرضی دعویٰ میں درج بیان سے یہ ظاہر ہو کہ کسی قانون کی رو سے ایسا دعویٰ کرنے کی ممانعت ہے؛

(ہ) جب اس کی دو نقول داخل نہ کی جائیں؛

(و) جب مدعی قاعدہ 9 کی توضیعات پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ مالیت درست کرنے یا مطلوبہ اسٹامپ مہیا کرنے کے لئے عدالت کے مقررہ وقت میں توسیع نہیں کی جائے گی بجز اس کے کہ عدالت ایسی وجوہ پر جو قلمبند کی جائیں گی، مطمئن ہو کہ مدعی عدالت کے مقررہ وقت کے اندر غیر معمولی نوعیت کی کسی وجہ کی بنا پر مالیت درست نہ کر سکا یا مطلوبہ اسٹامپ مہیا نہ کر سکا، جیسی کہ صورت ہو، اور یہ کہ ایسے وقت میں توسیع کے انکار کی وجہ سے مدعی کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہو گی۔

عرضی دعویٰ مسترد کرنے کا ضابطہ۔ 12- جب عرضی دعویٰ مسترد کیا جائے تو جج اس بارے میں ایک حکم قلمبند کرے گا جس میں ایسے حکم کی وجوہ درج ہوں گی۔

جب عرضی دعویٰ مسترد ہونے سے نیا عرضی دعویٰ پیش کرنے کی ممانعت نہ ہو۔ 13- یہاں قبل ازیں متذکرہ وجوہ میں سے کسی وجہ پر عرضی دعویٰ مسترد ہونے سے مدعی کو بطور خود اسی بنائے

دعویٰ کی نسبت نیا عرضی دعویٰ پیش کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی۔

ایسی دستاویزات جن پر عرضی دعویٰ میں انحصار کیا جائے

ایسی دستاویز پیش کرنا جن کی بنا پر مدعی دعویٰ کرے۔ 14-(1) جب کوئی مدعی دستاویز کی بناء پر دعویٰ کرے یا اپنے دعوے کی حمایت میں اپنے قبضے یا اختیار میں کی دستاویز پر انحصار کرے تب وہ ان دستاویزوں کا اندراج ایک فہرست میں کرے گا اور اسے عرضی دعویٰ پیش کرتے وقت عدالت میں پیش کرے گا اور اسی وقت وہ دستاویز اور اس کی ایک نقل عرضی دعوے کے ساتھ رکھنے کے لئے دے گا۔

(2) جہاں ایسی کوئی دستاویز مدعی کے قبضے یا اختیار میں نہیں ہے وہاں وہ، جہاں تک ممکن ہو سکے، یہ بیان دے گا کہ وہ کس کے قبضے یا اختیار میں ہے۔

(3) ایسی دستاویز جسے مدعی کے ذریعہ عدالت میں عرضی دعویٰ پیش کرتے وقت پیش کرنا چاہئے تھا یا عرضی دعوے کے ساتھ شامل یا منسلک کی جانے والی فہرست میں اندراج کیا جانا چاہئے تھا لیکن اسے حسبہ داخل یا اس کا اندراج نہیں کیا گیا ہے، تو اسے عدالت کی اجازت کے بغیر دعوے کی سماعت کے وقت اس کی جانب سے شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جائے گا۔

(4) اس قاعدے کے کسی امر کا اطلاق ایسی دستاویزوں پر نہیں ہوگا جو مدعی کے گواہان کی جرح کے لئے پیش کی گئی ہوں یا کسی گواہ کو محض اس کی یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے دی گئی ہوں۔

15۔ حذف۔

گمشدہ دستاویزات قابل بیع وشریٰ کی بنا پر دعویٰ۔ 16-جب دعویٰ کسی دستاویز قابل بیع وشریٰ پر مبنی ہو، اور یہ ثابت کیا جائے کہ دستاویز گم ہو چکی ہے، اور ایسی دستاویز پر کسی دیگر شخص کے ادعات کے لئے مدعی نے عدالت کے حسب اطمینان ابراء نامہ دیا ہو، تو عدالت ایسی ڈگری صادر کر سکے گی جو وہ اس وقت صادر کرتی اگر مدعی نے وہ دستاویز عدالت میں اس اس وقت پیش کی ہوتی جب عرضی دعویٰ پیش کیا تھا، اور اسی وقت دستاویز کی ایک نقل عرضی دعویٰ کے ساتھ رکھنے کے لئے دی ہوتی۔

کاروباری کھاتہ پیش کرنا۔ 17-(1) بہ استثنا اس امر کے جس کی بنک کار کھاتے شہادت ایکٹ، 1891 کی رو سے دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، جب ایسی دستاویز جس پر مدعی دعویٰ کرے اس کے

قبضے یا اختیار میں کاروباری کھاتے یا دیگر حساب کا اندراج ہو، تو مدعی عرضی دعویٰ دائر کرتے وقت کھاتہ یا حساب پیش کرے گا جس کے ہمراہ ایسے اندراج کی نقل ہوگی جس پر وہ انحصار کرے۔

<u>اصل اندراج نشان لگا کر واپس کیا جائے گا۔</u> (2) عدالت یا ایسا افسر جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے، شناخت کی غرض سے دستاویز پر فی الفور نشان لگائے گا، اور نقل کے ملاحظے اور، اصل کے ساتھ اس کے موازنے کے بعد، اگر وہ درست پائی جائے، اس کی درستی کی تصدیق کرے گا اور کھاتہ مدعی کو واپس کرے گا اور اس کی نقل شامل مسل کروائے گا۔

18- حذف۔

آرڈر VIII

جواب دعویٰ، مجرائی اور دعویٰ متقابل

جواب دعویٰ۔ 1۔ مدعا علیہ، اس پر سمن تعمیل کئے جانے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر اپنے دفاع میں جواب دعویٰ پیش کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں مدعا علیہ مندرجہ تیس دن کی مدت میں جواب دعویٰ داخل کرنے میں ناکام رہے، وہاں اسے کسی دیگر دن کو، جس کی صراحت عدالت وجوہات قلمبند کر کے کرے، داخل کرنے کی اجازت دی جائے گی لیکن وہ سمن کی تعمیل کی تاریخ سے نوے دن کے بعد کا نہیں ہوگا۔

مدعا علیہ کا وہ دستاویز پیش کرنے کا فرض جن پر اس کے ذریعہ دادرسی کا دعویٰ کیا گیا ہے یا انحصار کیا گیا ہے۔ 1 الف۔(1) جہاں مدعا علیہ اپنے دفاع کی بنیاد کسی ایسی دستاویز کو بناتا ہے یا مجرائی یا دعویٰ متقابل کے لئے اپنے دفاع یا دعوے کی حمایت میں کسی ایسی دستاویز پر انحصار کرتا ہے جو اس کے قبضے یا اختیار میں ہے، وہاں وہ ایسی دستاویز کا اندراج فہرست میں کرے گا اور اسے وہ اس کے ذریعہ جواب دعویٰ پیش کرتے وقت عدالت میں داخل کرے گا اور اسی وقت دستاویز اور اس کی نقل جواب دعویٰ کے ساتھ رکھنے کے لئے دے گا۔

(2) جہاں ایسی کوئی دستاویز مدعا علیہ کے قبضہ یا اختیار میں نہیں ہے، وہاں وہ، جہاں تک ممکن ہو سکے، یہ بیان دے گا کہ وہ کسی کے قبضے یا اختیار میں ہے۔

(3) ایسی دستاویز، جسے اس قاعدے کے تحت مدعا علیہ کے ذریعہ عدالت میں پیش کیا جانا چاہئے تھا لیکن پیش نہیں کیا گیا ہے، اسے عدالت کی اجازت کے بغیر دعوے کی سماعت کے وقت اس کی جانب سے شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جائے گا۔

(4) اس قاعدے کے کسی امر کا اطلاق ایسی دستاویزوں پر نہیں ہوگا جو—

(الف) مدعی کے گواہان کی جرح کے لئے پیش کی جائیں؛ یا

(ب) گواہ کی محض یادداشت تازہ کرنے کے لئے اس کے حوالے کی جائیں۔

جدید واقعات خاص طور پر درج ہونے چاہئیں۔ 2-مدعا علیہ کو اپنے تحریری بیان میں ایسے تمام امور کی صراحت کرنی چاہئے جن سے یہ ظاہر ہو کہ دعویٰ قابل سماعت نہیں ہے، یا یہ کہ معاملہ قانونی لحاظ سے یا تو کالعدم ہے یا قابل کالعدم ہے، اور جواب دہی کی ایسی تمام وجوہات کی صراحت بھی ہونی چاہئے، جو اگر بیان نہ کی جائیں، تو ان کا فریق مخالف کے لئے خلاف توقع ہونے کا امکان ہو یا ان سے کوئی ایسے امور واقع پیدا ہوں جو عرضی دعوے سے پیدا نہ ہوتے ہوں، مثلاً فریب، میعاد سماعت، فارغ خطی، ادائیگی، تکمیل، یا عدم جواز کرنے والے واقعات۔

انکار مصرحہ ہونا چاہئے۔ 3-مدعا علیہ کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ وہ اپنے جواب دعویٰ میں مدعی کی بیان کردہ وجوہات سے عام طور پر انکار کرے، بلکہ مدعا علیہ کو واقعہ کے ہر ایک ایسے بیان سے صراحت سے نپٹنا چاہئے جس کی صحت کو وہ تسلیم نہیں کرتا، ماسوائے ہرجہ کے۔

گریز کن انکار۔ 4-جب مدعا علیہ عرضی دعویٰ کے واقعہ کے کسی بیان سے انکار کرے تو اسے گریز کن طریقہ سے ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ اصل امر کا جواب دینا چاہئے۔ اس لئے اگر یہ بیان کیا جائے کہ اس نے زر نقد کی کوئی رقم وصول کی ہے تو یہ انکار کرنا کافی نہ ہوگا کہ اس نے وہ خاص رقم وصول کی ہے بلکہ اسے انکار کرنا چاہئے کہ اس نے وہ رقم یا اس کا کوئی جز وصول کیا ہے، یا بصورت دیگر یہ واضح کرنا چاہے کہ اس نے کتنی رقم لی۔ اور اگر مختلف احوال کے ساتھ کچھ بیان کیا ہو تو ان احوال کے ساتھ اس کا انکار کافی نہ ہوگا۔

مصرحہ انکار۔ 5- (1) عرضی دعویٰ کے واقعہ کا ہر ایک بیان، اگر اس کا مصرحہ طور پر لازمی مفہوم سے انکار نہ کیا جائے، یا مدعا علیہ کے بیان میں اس کا تسلیم نہ کیا جانا تحریر کیا گیا ہو، تسلیم کیا جانا سمجھا جائے گا بجز اس شخص کے خلاف جو نا اہلیت کے تحت آتا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اپنے اختیار تمیزی کا استعمال کرتے ہوئے یہ حکم دے سکتی ہے کہ اس طرح تسلیم شدہ کسی واقعے کو ایسے اعتراف کے علاوہ دیگر طور پر ثابت کیا جائے۔

(2) جب مدعا علیہ نے اپنا بیان شامل مسل نہ کیا ہو، تو عدالت کے لئے عرضی دعویٰ میں درج واقعات کی بنا پر فیصلہ سنانا جائز ہوگا، سوائے ایسے شخص کے خلاف جو نا اہلیت کے تحت آتا ہو، لیکن عدالت

اپنے اختیار تمیزی کا استعمال کرتے ہوئے ایسے واقعے کو ثابت کرنے کا حکم دے سکے گی۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ شرطیہ کے تحت یا ذیلی قاعدہ (2) کے تحت اپنے اختیار تمیزی کا استعمال کرتے وقت عدالت اس امر کو ملحوظ خاطر رکھے گی کہ آیا مدعا علیہ وکیل کی خدمات حاصل کر سکتا تھا یا اس نے حاصل کی ہیں۔

(4) جب کبھی اس قاعدے کے تحت فیصلہ سنایا جائے، تو ایسے فیصلے کے مطابق ڈگری مرتب کی جائے گی اور ایسی ڈگری پر ایسی تاریخ درج ہوگی جس پر فیصلہ سنایا گیا تھا۔

مجرائی کی تفصیلات جواب دعویٰ میں درج ہوں گی۔ 6-(1) جب زر نقد کی وصولی کے لئے دعویٰ میں مدعا علیہ اس کی قانونی طور پر قابل وصول زر نقد کی کسی معلوم رقم کا مدعی کے مطالبے کے مقابلے میں ایسی مجرائی کا ادعا کرے، جو عدالت کے اختیار سماعت کی مالی حدود سے تجاوز نہ ہو، اور دونوں فریقین کو وہی حیثیت حاصل ہو جو انہیں مدعی کے دعویٰ میں حاصل ہے تو مدعا علیہ دعویٰ کی پہلی سماعت پر، نہ کہ بعد ازاں، بجز اس کے کہ عدالت نے اجازت دی ہو، جواب دعویٰ پیش کر سکتا ہے جس میں ایسے قرضے کی تفصیلات درج ہوں جس کی مجرائی کا مطالبہ کیا گیا ہو۔

مجرائی کا اثر۔ (2) جواب دعویٰ کا وہی اثر ہوگا جو کسی جوابی دعویٰ میں عرضی دعویٰ کا ہوتا ہے تا کہ عدالت اس قابل ہو کہ اصل ادعا اور مجرائی دونوں کی نسبت حتمی فیصلہ سنا سکے لیکن اس سے کسی وکیل کا ڈگری کے تحت اس کو واجب الادا خرچے کی نسبت ڈگری شدہ رقم پر حق متاثر نہ ہوگا۔

(3) کسی مدعا علیہ کے جواب دعویٰ کی نسبت قواعد کا اطلاق مجرائی کے ادعا کے جواب میں دیے گئے جواب دعویٰ پر ہوگا۔

تمثیلات

(الف) الف۔ب۔ کے لئے 2000 روپے بطور میراث چھوڑتا ہے اور ج کو اپنا وصی اور موصی الہ باقی ماندہ مقرر کرتا ہے۔ ب فوت ہو جاتا ہے اور، د، ب کا انصرام نامہ تولیت حاصل کرتا ہے۔ ج، د کی ضمانت کے طور پر 1000 روپے ادا کرتا ہے، اس کے بعد د، ترکہ کے لئے ج پر دعویٰ کرتا ہے۔ ج ترکہ کے مقابلے میں 1000 روپے کے قرضے کی مجرائی نہیں لے سکتا، کیونکہ نہ تو 'ج' نہ ہی 'د' کو ترکہ کی نسبت ایسی حیثیت حاصل ہے جو انہیں 1000 روپے کی ادائیگی کے لئے حاصل ہے۔

(ب) الف، بلا وصیت اور ب کا مقروض ہو کر فوت ہو جاتا ہے۔ ج، الف کا انصرام نامہ تولیت حاصل کرتا ہے اور ب ج سے جائیداد کا کچھ حصہ خرید لیتا ہے، ب کے خلاف ج کے دعویٰ برائے زرِ ثمن میں، ب قیمت کے مقابلے میں قرضے کی مجرائی حاصل نہیں کر سکتا، کیونکہ ج کی دو مختلف حیثیتیں ہیں پہلی بحیثیت ب کے بائع کی، جس میں وہ ب پر دعویٰ کرتا ہے، اور دوسری بحیثیت الف کے قائم مقام کے۔

(ج) الف، ب کے خلاف ایک بل آف ایکسچینج پر دعویٰ کرتا ہے، ب بیان کرتا ہے کہ الف نے ب کے مال کا بیمہ کرنے میں بیجا غفلت کی ہے اور وہ معاوضے کا ذمہ دار ہے جس کی مجرائی کا وہ ادعا کرتا ہے۔ کیونکہ رقم معلوم نہیں ہے اس لئے مجرائی نہیں مل سکتی۔

(د) الف، ب کے خلاف 500 روپے کے بل آف ایکسچینج پر دعویٰ کرتا ہے۔ ب کے پاس الف کے خلاف 1000 روپے کی ڈگری ہے۔ دونوں ادعات چونکہ معین ہیں، اس لئے مطالبات زرِ نقدی مجرائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(ہ) الف مداخلت بے جا کی بناء پر معاوضے کے لئے ب پر دعویٰ کرتا ہے، ب کے پاس الف کا 1000 روپے کے لئے پر امسری نوٹ ہے، ب کسی ایسی رقم کے مقابلے میں جو الف دعویٰ میں وصول کر سکے گا، اس رقم کی مجرائی کا مطالبہ کرتا ہے، ب ایسا کر سکتا ہے، کیونکہ جونہی الف کو روپیہ حاصل ہو، دونوں رقوم معین زرِ نقد کے مطالبات ہوں گے۔

(و) الف اور ب 1000 روپے کے لئے ج پر دعویٰ کرتے ہیں، ج ایسے قرضے کے لئے مجرائی حاصل نہیں کر سکتا جو اسے صرف الف کی طرف سے واجب الادا ہے۔

(ز) الف، ب اور ج پر 1000 روپے کے لئے دعویٰ کرتا ہے۔ ب ایسے قرضے کے لئے مجرائی حاصل نہیں کر سکتا جو اسے صرف الف کی طرف سے واجب الادا ہے۔

(ح) الف، ب اور ج کی شراکتی فرم کو 1000 روپے کا دیندار ہے۔ ب، ج کو چھوڑ کر فوت ہو جاتا ہے۔ الف ج پر 1500 روپے کے قرضے کے لئے دعویٰ کرتا ہے جو اسے اس کی الگ حیثیت سے واجب الادا ہے۔ ج 1000 روپے کے قرضے کی مجرائی حاصل کر سکتا ہے۔

<u>مدعا علیہ کا دعویٰ متقابل۔</u> 6الف-(1) کوئی مدعا علیہ کسی دعویٰ میں، قاعدہ 6 کے تحت مجرائی طلب کرنے کے اپنے حقوق کے اضافے میں، مدعی کے ادعا کے مقابلے میں دعویٰ متقابل کے طور پر مدعی کے خلاف مدعا علیہ کو حاصل ہونے والی بنائے دعویٰ کی نسبت کوئی حق یا ادعا خواہ دعویٰ دائر ہونے سے پہلے یا بعد ازاں پیش کر سکتا ہے لیکن مدعا علیہ کے اپنی جوابدہی دینے سے پہلے یا اس کی جوابدہی دینے کے لئے

محدود وقت کے منقضی ہونے سے پہلے خواہ ایسا دعویٰ متقابل ہرجے کے ادعا کی نوعیت کا ہو یا نہ ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا دعویٰ متقابل عدالت کے اختیار سماعت کی مالی حدود سے تجاوز نہ ہو۔

(2) ایسے متقابل دعویٰ کا وہی اثر ہوگا جو جوابی دعویٰ کا ہوتا ہے تاکہ عدالت اس قابل ہو کہ اصل ادعا اور دعویٰ متقابل دونوں پر اسی دعویٰ میں حتمی فیصلہ سنا سکے۔

(3) مدعی کو یہ چھوٹ ہوگی کہ وہ ایسی مدت کے اندر جو عدالت مقرر کرے، مدعا علیہ کے دعویٰ متقابل کے جواب میں جواب دعویٰ داخل کرے۔

(4) دعویٰ متقابل عرضی دعویٰ کے طور پر متصور ہوگا اور اس پر وہی قواعد حاوی ہوں گے جن کا عرضی دعووں پر اطلاق ہوتا ہے۔

<u>متقابل دعویٰ درج ہونا چاہئے۔</u> 6ب۔ جب کوئی مدعا علیہ کسی ایسی وجہ پر انحصار کرنا چاہے جو متقابل دعویٰ کے حق کی تائید کرتی ہو، تو وہ، اپنے جواب دعویٰ میں صراحتاً تحریر کرے گا کہ وہ ایسا بطور متقابل دعوے کے کر رہا ہے۔

<u>متقابل دعوے کا اخراج۔</u> 6ج۔ جب مدعا علیہ متقابل دعویٰ پیش کرے اور مدعی یہ اظہار کرے کہ کئے گئے ایسے دعوے کا فیصلہ متقابل دعوے کے طور پر نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ الگ دعوے میں ہونا چاہئے تو مدعی متقابل دعوے کی نسبت تنقیحات اخذ ہونے سے پہلے کسی بھی وقت عدالت کو ایسا حکم صادر کئے جانے کی درخواست دے سکے گا کہ ایسا متقابل دعویٰ خارج کیا جائے، اور عدالت، ایسی درخواست کی سماعت پر ایسا حکم دے سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

<u>دعویٰ منقطع ہونے کا اثر۔</u> 6د۔ اگر کسی ایسی صورت میں جس میں مدعا علیہ دعویٰ متقابل پیش کرے، مدعی کا دعویٰ التوا میں رکھا جائے، منقطع کیا جائے یا خارج کیا جائے، دعویٰ متقابل پر کارروائی تاہم رکھی جا سکے گی۔

<u>مدعی کا متقابل دعویٰ کا جواب دینے سے قاصر رہنا۔</u> 6ہ۔ اگر مدعی مدعا علیہ کے کئے گئے متقابل دعوے کا جواب دینے سے قاصر رہے، تو عدالت مدعی کے خلاف کئے گئے متقابل دعوے کی نسبت فیصلہ سنا سکتی ہے یا متقابل دعوے کی نسبت ایسا حکم دے سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

<u>جب متقابل دعویٰ منظور ہو جائے تو مدعا علیہ کی دادرسی۔</u> 6و۔ جب کسی دعویٰ میں مدعی کے ادعا کے مقابلے میں جواب دعویٰ کے طور پر مجرائی یا متقابل دعویٰ ثابت ہو جائے، اور مدعی یا مدعا علیہ کے نام پر کوئی رقم باقی پائی جائے، جیسی کہ صورت ہو، تو عدالت ایسے فریق کے حق میں فیصلہ دے سکتی ہے جو

اس کا حقدار ہو۔

جواب دعویٰ کی نسبت قواعد کا اطلاق ہوگا۔ 6ز-مدعا علیہ کے جواب دعویٰ کی نسبت قواعد کا اطلاق متقابل دعویٰ کے جواب میں دائر کئے گئے جواب دعویٰ پر ہوگا۔

مختلف وجوہ پر مبنی جواب دعویٰ یا مجرائی۔ 7-جب مدعا علیہ ایسے جواب دعویٰ یا مجرائی یا متقابل دعوے کی مختلف واضح وجوہ پر انحصار کرے جو الگ اور واضح واقعات پر مبنی ہو، تو وہ جہاں تک ہو سکے، الگ الگ اور واضح طور پر درج کئے جائیں گے۔

جواب دعویٰ کی نئی وجہ۔ 8-جواب دعوے کی کوئی ایسی وجہ جو دعویٰ دائر کرنے یا مجرائی کا ادعا کرنے والا جواب دعویٰ یا متقابل دعویٰ پیش کرنے کے بعد پیدا ہوئی ہو اسے مدعا علیہ یا مدعی، جیسی کہ صورت ہو، اپنے جواب دعویٰ میں ظاہر کرسکتا ہے۔

8الف۔حذف۔

مابعد بیانات فریقین۔ 9-بطور مجرائی یا دعویٰ متقابل کی جواب دہی کے سوا کسی مدعا علیہ کے جواب دعویٰ کے بعد کوئی مابعد بیان فریق عدالت کی اجازت کے بغیر پیش نہیں کیا جائے گا اور ایسی قیود پر پیش ہوگا جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے، لیکن عدالت فریقین میں سے کسی فریق کو کسی بھی وقت جواب دعویٰ یا اضافی جواب دعویٰ دینے کا حکم دے سکتی ہے اور اسے پیش کرنے کا وقت مقرر کرسکتی ہے جو تیس دن سے زائد نہ ہو۔

ضابطہ جب کوئی فریق عدالت کی طلبی پر جواب دعویٰ پیش کرنے سے قاصر رہے۔ 10- جب کوئی ایسا فریق جسے قاعدہ 1 یا قاعدہ 9 کے تحت جواب دعویٰ پیش کرنے کا حکم دیا جائے ایسے وقت کے اندر اسے پیش نہ کرے، جس کی عدالت نے اجازت دی ہو یا جو عدالت نے مقرر کیا ہو، جیسی کہ صورت ہو، تو عدالت اس کے خلاف فیصلہ صادر کرے گی، یا دعویٰ کی نسبت ایسا حکم کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور ایسے فیصلے کے بعد، ایک ڈگری مرتب کی جائے گی۔

آرڈر IX

فریقین کی حاضری اور غیر حاضری کا نتیجہ

مدعاعلیہ کو حاضر ہونے اور جواب دینے کے لئے سمن میں مقررہ تاریخ پر فریقین کی حاضری۔ 1-مدعاعلیہ کو حاضر ہو کر جواب دینے کے لئے بھیجے گئے سمن میں مقررہ تاریخ پر فریقین اصالتاً یا اپنے اپنے وکلا کے ذریعہ کمرہ عدالت میں حاضر ہو جائیں گے، اور تب دعویٰ کی سماعت ہوگی بجز اس کے کہ سماعت عدالت کی مقررہ آئندہ تاریخ تک ملتوی کی جائے۔

دعویٰ خارج ہونا جب کہ مدعی کے خرچہ ادا نہ کرنے کے نتیجے میں سمن کی تعمیل نہ ہوئی ہو۔ 2-جب ایسی مقررہ تاریخ پر یہ پایا جائے کہ مدعاعلیہ کی سمن پر تعمیل ایسی تعمیل کے لئے واجب الاخذ کورٹ فیس یا ڈاک خرچہ، اگر کوئی ہو، مدعی سے ادا نہ ہونے کے نتیجے میں یا دعویٰ کی ایسی نقول یا ایسے مختصر بیانات پیش نہ کرنے کے نتیجے میں نہ ہوئی ہو، جو آرڈر VII کے قاعدہ 9 کی رو سے مطلوب ہوں، تو عدالت یہ حکم صادر کر سکے گی کہ دعویٰ خارج کیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی حکم صادر نہ کیا جائے گا، اگر ایسی ادائیگی نہ ہونے کے باوجود مدعاعلیہ، جواب دینے کے لئے مقرر کی گئی تاریخ پر اصالتاً حاضر ہو جائے یا جب اسے بذریعہ کارندہ حاضر ہونے کی اجازت ہو تو بذریعہ کارندہ حاضر ہو جائے۔

جب کوئی فریق حاضر نہ ہو تو دعویٰ خارج ہو جائے گا۔ 3-جب سماعت کے لئے دعویٰ کی پیشی کے وقت کوئی بھی فریق حاضر نہ ہو تو عدالت یہ حکم صادر کر سکے گی کہ دعویٰ خارج کیا جائے۔

مدعی نیا دعویٰ کرسکتا ہے یا عدالت داخل دفتر کیا گیا دعویٰ برآمد کرسکتی ہے۔

4-جب کوئی دعویٰ قاعدہ 2 یا قاعدہ 3 کے تحت خارج کیا جائے، تو مدعی (قانون میعاد کے تابع) نیا دعویٰ کرسکتا ہے؛ خارج ہونے کی منسوخی کے حکم کی درخواست کرسکتا ہے؛ اور اگر وہ عدالت کو یہ اطمینان دلادے کہ ایسے قاصر رہنے، جس کا قاعدہ 2 میں حوالہ دیا گیا ہے، یا اس کی عدم حاضری کی، جیسی کہ صورت ہو، معقول وجہ تھی، تو عدالت خارج ہونے کی منسوخی کا حکم صادر کرے گی اور دعویٰ پر کارروائی کی تاریخ مقرر کرے گی۔

دعویٰ کا خارج کیا جانا جب سمن کی بلا تعمیل واپسی کے بعد مدعی نئے سمن کے لئے تین ماہ تک درخواست نہ دے۔

5-(1) جب مدعا علیہ یا کئی مدعا علیہم میں سے ایک مدعا علیہ کو سمن جاری ہونے اور بلا تعمیل واپس ہونے کے بعد، تعمیل کنندہ افسران سے واپس بھیجے گئے سمنوں کی عدالت کو عام طور پر تصدیق کرنے والے افسر کے ذریعے عدالت کو واپس کئے جانے کی تاریخ سے سات دنوں کی مدت تک مدعی نیا سمن جاری کرنے کی درخواست نہ دے تو عدالت حکم صادر کرے گی کہ ایسے مدعا علیہ کے خلاف دعویٰ خارج کیا جائے، سوائے اس کے کہ مدعی نے مذکورہ مدت کے اندر عدالت کو مطمئن کیا ہو کہ—

(الف) وہ ایسے مدعا علیہ کی، جس کی تعمیل نہیں ہوئی، جائے رہائش اپنی تمام تر کوشش کے باوجود معلوم نہیں کرسکا، یا

(ب) ایسا مدعا علیہ سمن کی تعمیل سے گریز کررہا ہے، یا

(ج) میعاد کی توسیع کے لئے کوئی دیگر معقول وجہ موجود ہے،

تو اس صورت میں عدالت ایسی مدت کے لئے جسے وہ ٹھیک سمجھے ایسی درخواست دینے کی مدت میں توسیع کرسکتی ہے۔

(2) ایسی صورت میں مدعی (قانون میعاد کے تابع) نیا دعویٰ دائر کرسکتا ہے۔

ضابطہ جب صرف مدعی حاضر ہو۔

6-(1) جب مدعی حاضر عدالت ہو اور سماعت کے لئے دعوے کی پیشی پر مدعا علیہ حاضر نہ ہو، تو۔

جب سمن کی باضابطہ تعمیل ہوئی ہو۔

(الف) اگر یہ ثابت ہوجائے کہ سمن کی باضابطہ تعمیل ہوئی تھی، تو عدالت یہ حکم صادر کرسکے گی کہ دعوے کی یکطرفہ سماعت کی جائے گی؛

جب سمن کی باضابطہ تعمیل نہ ہوئی ہو۔

(ب) اگر یہ ثابت نہ ہو کہ سمن کی باضابطہ تعمیل ہوئی ہے،

تو عدالت یہ ہدایت دے گی کہ دوسرا سمن جاری کر کے مدعا علیہ کی تعمیل کروائی جائے؛

جب سمن کی تعمیل ہوئی ہو لیکن مناسب وقت نہ دیا جائے۔ (ج) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سمن پر مدعا علیہ کی تعمیل تو ہوئی تھی، لیکن اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ سمن میں مقررہ تاریخ پر حاضر ہو کر جواب دہی کرنے کے قابل ہوتا،

تو عدالت دعویٰ کی سماعت ایسی آئندہ تاریخ پر جو عدالت مقرر کرے ملتوی کرے گی، اور یہ ہدایت دے گی کہ مدعا علیہ کو ایسی تاریخ کی اطلاع دی جائے۔

(2) جب مدعی کے قصور کی وجہ سے سمن پر باضابطہ تعمیل نہ ہوئی ہو یا مناسب وقت کے اندر نہ ہوئی ہو، تو عدالت مدعی کو التوا سے ہونے والے خرچے کی ادائیگی کا حکم دے گی۔

ضابطہ جب مدعا علیہ ملتوی شدہ سماعت کی تاریخ پر حاضر ہو اور سابقہ عدم حاضری کی معقول وجہ بیان کرے۔ 7-جب عدالت نے دعوے کی سماعت یک طرفہ طور پر ملتوی کی ہو، اور مدعا علیہ ایسی سماعت پر یا اس سے پہلے حاضر ہو جائے اور سابقہ عدم حاضری کی معقول وجہ بیان کرے، تو اسے، ایسی شرائط پر جن کی عدالت خرچے کی نسبت ہدایت کرے یا بلا خرچہ، دعویٰ کی جواب دہی کے لئے سنا جا سکتا ہے گویا کہ وہ اپنی حاضری کے لئے مقررہ تاریخ پر حاضر ہوا تھا۔

ضابطہ جب صرف مدعا علیہ حاضر ہو۔ 8-جب سماعت کے لئے دعویٰ کی پیشی پر مدعا علیہ حاضر ہو اور مدعی حاضر نہ ہو، تو عدالت یہ حکم صادر کرے گی کہ مقدمہ خارج کیا جائے، سوائے اس کے کہ مدعا علیہ ادعا یا اس کے کسی جز کا اعتراف کرلے، اور اس صورت میں عدالت ایسے اعتراف کے بعد مدعا علیہ کے خلاف ایک ڈگری صادر کرے گی، اور جب ادعا کے کسی جز کا اعتراف کیا جائے، تو عدالت اس حد تک دعویٰ کو خارج کر دے گی جہاں تک وہ اس جز سے متعلق ہو۔

عدم پیروی کی بنا پر مدعی کے خلاف ڈگری کی رو سے نئے دعویٰ کی ممانعت ہوگی۔ 9-(1) جب کوئی دعویٰ قاعدہ 8 کے تحت کلی یا جزوی طور پر خارج کیا جائے تو مدعی کو اسی بنائے دعویٰ کی نسبت نیا دعویٰ کرنے کی ممانعت ہوگی۔ لیکن وہ خارج کیے جانے کی منسوخی کے حکم کی درخواست دے سکتا ہے، اور اگر وہ عدالت کو مطمئن کر دے کہ سماعت کی پیشی پر اس عدم حاضری کی معقول وجہ تھی، تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر یا بلا خرچہ، خارج کئے جانے کی منسوخی کا حکم صادر کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور دعویٰ پر کارروائی کی تاریخ مقرر کرے گی۔

(2) اس قاعدے کے تحت کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ درخواست کی اطلاع فریق

مخالف کو کر دی گئی ہو۔

کئی مدعیان میں سے ایک یا زائد کی عدم حاضری کی صورت میں ضابطہ۔ 10- جب ایک سے زائد مدعیان ہوں، اور ان میں سے ایک یا زائد مدعیان حاضر ہوں، اور دیگر حاضر نہ ہوں، تو عدالت، حاضر ہونے والے مدعی یا مدعیان کی ایما پر اسی طریقے سے دعویٰ پر کارروائی کی اجازت دے سکتی ہے گویا کہ تمام مدعیان حاضر تھے یا ایسا حکم صادر کر سکتی ہے، جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

کئی مدعا علیہم میں سے ایک یا زائد کی عدم حاضری کی صورت میں ضابطہ۔ 11- جب ایک سے زائد مدعا علیہم ہوں، اور ان میں سے ایک یا زائد حاضر ہوں، اور دیگر مدعا علیہم حاضر نہ ہوں، تو دعویٰ پر کارروائی ہوگی، اور عدالت فیصلہ سناتے وقت ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ ان مدعا علیہم کی نسبت ٹھیک سمجھے جو حاضر نہ ہوں۔

ایسے فریق کی جسے اصالتاً حاضر ہونے کا حکم ہو معقول وجہ ظاہر کئے بغیر عدم حاضری کا نتیجہ۔ 12- جب کوئی ایسا مدعی یا مدعا علیہ، جسے اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہو، اصالتاً حاضر نہ ہو یا عدالت کے حسب اطمینان اس طرح حاضر نہ ہونے کی معقول وجہ نہ بتائے، تو وہ ایسے متذکرہ بالا قواعد کی تمام توضیعات کا پابند ہوگا جن کا بالترتیب ایسے مدعیان اور مدعا علیہم پر اطلاق ہوتا ہے جو حاضر نہیں ہوتے۔

یکطرفہ ڈگریوں کو رد کرنا

مدعا علیہ کے خلاف یکطرفہ ڈگری رد کرنا۔ 13- کسی ایسی صورت میں جب کسی مدعا علیہ کے خلاف یک طرفہ ڈگری صادر کی گئی ہو، تو وہ ڈگری صادر کرنے والی عدالت کو اسے رد کرنے کا حکم صادر کرنے کی درخواست دے سکے گا، اور اگر وہ عدالت کو اطمینان دلا دے کہ سمن کی باضابطہ تعمیل نہیں ہوئی، یا یہ کہ سماعت کے لئے دعویٰ کی پیشی پر وہ کسی معقول وجہ سے حاضر نہ ہو سکا، تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر، عدالت کو ادائیگی یا بلا خرچہ جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اس کے خلاف ڈگری کو رد کرنے کا حکم صادر کرے گی، اور دعویٰ پر کارروائی کی تاریخ مقرر کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ڈگری اس نوعیت کی ہو کہ اسے صرف ایسے مدعا علیہ کے خلاف رد نہ کیا جا سکتا ہو تو اسے تمام یا دیگر مدعا علیہم میں سے کسی مدعا علیہ کے خلاف بھی رد کیا جا سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی عدالت یک طرفہ صادر کی گئی کسی ڈگری کو صرف اس بنا پر رد نہیں کرے گی کہ سمن کی تعمیل میں کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے، اگر وہ مطمئن ہو کہ مدعا علیہ کو سماعت کی تاریخ کی اطلاع تھی اور اس کے پاس حاضر ہو کر مدعی کے ادعا کی جواب دہی کے لئے کافی وقت موجود تھا۔

تشریح۔ جب اس قاعدے کے تحت یک طرفہ صادر کی گئی ڈگری کے خلاف کوئی اپیل ہوئی ہو، اور اس وجہ کے سوا کہ اپیلانٹ نے اپیل واپس لے لی ہے، کسی وجہ پر اپیل کا فیصلہ ہو گیا ہو، تو یک طرفہ ڈگری رد کرنے کے لئے اس قاعدے کے تحت کوئی درخواست دائر نہ ہو سکے گی۔

مخالف فریق کو نوٹس دیئے بغیر کوئی ڈگری رد نہ کی جائے گی۔

14۔ متذکرہ بالا کسی درخواست پر کوئی ڈگری رد نہ کی جائے گی بجز اس کے کہ اس کی اطلاع فریق مخالف کو دی گئی ہو۔

آرڈر X

عدالت سے فریقین کا بیان لیا جانا

اس امر کی دریافت کہ آیا بیانات فریقین میں بیانات قبول کئے گئے ہیں یا ان سے انکار کیا گیا ہے۔ 1-دعویٰ کی پہلی سماعت پر عدالت ہر ایک فریق یا اس کے وکیل سے یہ دریافت کرے گی کہ آیا وہ واقعے کے ایسے بیانات کو قبول کرتا ہے یا ان سے انکار کرتا ہے، جو فریق مخالف کے دعویٰ یا جواب دعویٰ میں (اگر کوئی ہو) درج کئے گئے ہوں، اور جنہیں اس فریق نے جس کے خلاف وہ دیے گئے ہوں صریح طور پر یا مفہوم لازمی کی رو سے قبول نہ کیا ہو یا ان سے انکار نہ کیا ہو، عدالت ایسے اقبال اور انکار قلمبند کرے گی۔

تنازعہ کے تصفیہ کے کسی ایک متبادل طریقہ کو اختیار کرنے کی عدالت کی ہدایت۔ 1 الف۔اقبال اور انکار ریکارڈ کرنے کے بعد عدالت، دعوے کے فریقین کو عدالت کے باہر تصفیہ کے کسی بھی طریقہ کو اختیار کرنے کی ہدایت دے گی جیسا کہ دفعہ 89 کے ضمن (1) میں صراحت کی گئی ہے۔فریقین کے ذریعہ ایسا کوئی طریقہ اختیار کئے جانے پر عدالت، ایسے فورم یا حاکم کے روبرو حاضر ہونے کے لئے تاریخ طے کرے گی۔

مصالحتی فورم یا حاکم کے روبرو حاضری۔ 1 ب۔ جہاں کسی دعوے کا حوالہ قاعدہ 1 الف کے تحت کیا جاتا ہے، وہاں فریقین دعوے کی مصالحت کے لئے ایسے فورم یا حاکم کے روبرو حاضر ہوں گے۔

مصالحتی کوششوں کے ناکام ہونے کے نتیجے میں عدالت کے روبرو حاضر ہونا۔ 1 ج۔ جہاں کسی دعوے کا حوالہ قاعدہ 1 الف کے تحت کیا جاتا ہے، اور مصالحتی فورم کے صدر نشین افسر یا حاکم

کا یہ اطمینان ہو جائے کہ معاملہ میں مزید کارروائی کرنا انصاف کے مفاد میں مناسب نہیں ہوگا تو وہ معاملہ دوبارہ عدالت کے حوالے کرے گا اور فریقین کو اس کے ذریعہ مقرر کی گئی تاریخ پر عدالت کے روبرو حاضر ہونے کی ہدایت دے گا۔

فریق یا اس کے ساتھی کا زبانی بیان۔ 2-(1) دعویٰ کی پہلی سماعت پر، عدالت۔

(الف) دعویٰ میں متنازعہ امور کی وضاحت کے پیش نظر، عدالت میں اصالتاً حاضر یا موجود دعویٰ کے ایسے فریقین کا زبانی بیان لے گی، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے؛ اور

(ب) دعویٰ کی نسبت کسی اہم سوال کا جواب دینے کے قابل کسی ایسے شخص کا زبانی بیان لے سکتی ہے، جو عدالت میں اصالتاً حاضر یا موجود کسی فریق یا اس کے وکیل کے ہمراہ ہو۔

(2) عدالت کسی مابعد سماعت میں اصالتاً حاضر یا موجود کسی فریق یا مقدمہ کی نسبت کسی اہم سوال کا جواب دینے کے قابل کسی ایسے شخص کا، جو ایسے فریق یا اس کے وکیل کے ہمراہ ہو، زبانی بیان لے سکتی ہے۔

(3) عدالت، اگر وہ ٹھیک سمجھے، اس قاعدے کے تحت بیان کے دوران کسی بھی فریق کا تجویز کیا ہوا سوال کر سکتی ہے۔

بیان کا خلاصہ قلمبند کیا جائے گا۔ 3-بیان کا خلاصہ جج قلمبند کرے گا، اور وہ مسل کا حصہ ہوگا۔

جواب دینے سے وکیل کے انکار یا اس کی معذوری کا نتیجہ۔ 4-(1) جب کسی ایسے فریق کا، جو بذریعہ وکیل حاضر ہوتا ہو، وکیل یا قاعدہ 2 میں محولہ وکیل کے ہمراہ کوئی ایسا شخص مقدمہ کی نسبت کسی ایسے اہم سوال کا جواب دینے سے انکار کرے یا معذور ہو جس کی نسبت عدالت کی یہ رائے ہو کہ ایسے فریق کو جس کی وہ وکالت کر رہا ہو جواب دینا چاہئے تھا، اور اگر اصالتاً پوچھا جائے تو امکان ہے کہ وہ جواب دے سکتا ہے، تو عدالت مقدمہ کی سماعت کسی آئندہ ایسی تاریخ پر، جو پہلی سماعت کی تاریخ سے سات دن کے بعد کی نہ ہو، ملتوی کر سکتی ہے اور یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ ایسا فریق اس تاریخ پر اصالتاً حاضر ہو۔

(2) اگر ایسی مقررہ تاریخ پر ایسا فریق جائز عذر کے بغیر اصالتاً حاضر ہونے سے قاصر رہے، تو عدالت اس کے خلاف فیصلہ سنا سکتی ہے، یا مقدمہ کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

آرڈر XI

انکشاف اور معاینہ

بند سوالات کے ذریعے انکشاف۔ 1- کسی دعویٰ میں مدعی یا مدعا علیہ عدالت کی اجازت سے فریقین مخالف یا ایسے فریقین میں سے کسی ایک یا زائد فریقین کے بیان کے لئے بند سوالات دے سکے گا اور جب ایسے بند سوالات دیے جائیں تو ان کے نیچے ایک نوٹ درج ہوگا کہ ایسے بند سوالات میں سے کس سوال کا جواب ایسے اشخاص میں سے ہر ایک شخص سے دیا جانا مطلوب ہے: مگر شرط یہ ہے کہ اس غرض کے لئے کسی حکم کے بغیر کوئی فریق ایک ہی فریق کو ایک سے زائد بند سوالات نہیں دے گا: مگر شرط یہ بھی ہے کہ ایسے بند سوالات جو کسی دعویٰ میں زیر بحث کسی امور کی نسبت نہ ہوں، غیر متعلقہ متصور ہوں گے اس امر کے باوجود کہ وہ کسی گواہ کی زبانی جرح کے وقت قابل ادخال شہادت ہو سکیں گے۔

خاص بند سوالات پیش کئے جائیں گے۔ 2- بند سوالات دینے کی اجازت کے لئے درخواست پر، مجوزہ طور پر دیے جانے والے خاص بند سوالات عدالت میں پیش کیے جائیں گے اور وہ عدالت مندرجہ درخواست داخل کئے جانے کے بعد سے سات دن کے اندر فیصلہ کرے گی۔ ایسی درخواست پر فیصلہ کرتے وقت عدالت تفصیلات دینے کی، یا اقبال کرنے کی، یا زیر بحث امور کی نسبت دستاویزات پیش کرنے کی، یا ان میں سے کسی ایسی پیش کش کو ملحوظ خاطر رکھے گی، جو ایسا فریق کرے جس سے سوالات کئے جانے ہوں، اور پیش کئے گئے صرف ایسے بند سوالات کی نسبت اجازت دی جائے گی جنہیں عدالت یا تو دعویٰ کے صحیح فیصلے یا خرچہ بچانے کے لئے ضروری سمجھے گی۔

بند سوالات کا خرچہ۔ 3- دعویٰ کے خرچے کی مجرائی میں ایسے بند سوالات پیش کرنے کی مناسبت

کے لئے تحقیقات کسی بھی فریق کی ایما پر کی جائے گی، اور اگر افسر تشخیص خرچہ یا عدالت کی یہ رائے ہو، خواہ تحقیقات کی درخواست دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو، کہ ایسے بند سوالات نامعقول طور پر، ازراہ ایذا رسانی، یا نامناسب تاخیر سے پیش کئے گئے ہیں، تو مذکورہ بند سوالات اور ان کے جوابات کی وجہ سے ہونے والا خرچہ کسی بھی صورت میں قصوروار فریق کے ذریعے ادا کیا جائے گا۔

بند سوالات کا فارم۔ 4- بند سوالات ضمیمہ ج میں درج فارم نمبر 2 کے مطابق ہوں گے، اور ایسی تبدیلیوں کے ساتھ ہوں گے جو حسب حال مطلوب ہوں۔

کارپوریشنیں۔ 5- جب کسی دعویٰ کی کوئی فریق ایک کارپوریشن یا اشخاص کی جماعت ہو، خواہ شرکت یافتہ ہو یا نہ ہو، خواہ اسے قانوناً اپنے نام سے یا کسی افسر یا دیگر شخص کے نام سے یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ دعویٰ کر سکے یا اس پر دعویٰ ہو سکے، تو کوئی مخالف فریق ایسے حکم کی درخواست کر سکے گا جس میں اسے ایسی کارپوریشن یا جماعت کے کسی رکن یا افسر کو بند سوالات بھیجنے کی اجازت ہو، اور حسبہ حکم صادر کیا جا سکتا ہے۔

جواب کے ذریعے بند سوالات پر عذرات۔ 6- کسی سوال کا جواب دینے میں کوئی عذر اس بنا پر جوابی بیان حلفی میں پیش کیا جائے گا کہ وہ سوال بدنام کن یا غیر متعلقہ ہے یا دعویٰ کی غرض سے نیک نیتی سے پیش نہیں کیا گیا ہے یا یہ کہ پوچھے گئے امور اس مرحلے پر موثر طور پر اہم نہیں ہیں، یا استحقاق یا کسی دیگر بنا پر۔

بند سوالات مسترد اور خارج کرنا۔ 7- کوئی بند سوالات اس بنا پر مسترد کئے جا سکتے ہیں کہ وہ نامعقول طور پر یا ازراہ ایذا رسانی پیش کئے گئے ہیں، یا اس بنا پر خارج کئے جا سکتے ہیں کہ وہ طویل، شدید، غیر ضروری یا بدنام کن ہیں، اور اس غرض سے کوئی درخواست بند سوالات کی تعمیل کے بعد سات روز کے اندر دی جا سکتی ہے۔

جواب میں بیان حلفی دائر کرنا۔ 8- بند سوالات کا جواب بذریعہ بیان حلفی دیا جائے گا جو دس روز یا ایسی دیگر مدت کے اندر دائر کیا جائے جس کی عدالت اجازت دے۔

جواب بیان حلفی کا فارم۔ 9- بند سوالات کا جواب بیان حلفی ضمیمہ ج میں درج فارم نمبر 3 کے مطابق ہوگا اور ایسی تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا جو حسب حال مطلوب ہوں۔

کوئی اعتراض نہ کیا جائے گا۔ 10- کسی جواب بیان حلفی پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا، لیکن کسی ایسے بیان حلفی کے، جس کے ناکافی ہونے پر اعتراض کیا جائے، ناکافی یا کافی ہونے کا فیصلہ عدالت کرے گی۔

جواب یا مزید جواب دینے کا حکم۔ 11-جب ایسا کوئی شخص جس سے سوالات پوچھے گئے ہوں، جواب نہ دے، یا ناکافی جوابات دے، تو سوال کرنے والا فریق عدالت کو ایسے حکم کی درخواست دے سکتا ہے جس میں اس سے جواب دینے یا مزید جواب کی ہدایت ہو، جیسی کہ صورت ہو، اور ایسا حکم صادر کیا جا سکتا ہے جس میں اس سے خواہ بذریعہ بیان حلفی یا زبانی بیان جواب دینے یا مزید جواب کی ہدایت ہو، جیسا عدالت حکم کرے۔

دستاویزات کے انکشاف کی درخواست۔ 12- کوئی فریق، بیان حلفی داخل کئے بغیر، عدالت کو ایسا حکم دینے کی درخواست کر سکتا ہے جس میں کسی دعویٰ کے کسی دیگر فریق کو ایسی دستاویزات کے حلف پر انکشاف کرنے کی ہدایت ہو جو اس میں زیر بحث کسی امر کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں ہوں یا رہی ہوں۔ ایسی درخواست کی سماعت پر عدالت، اگر وہ مطمئن ہو کہ ایسا انکشاف ضروری نہیں، یا دعوے کے اس مرحلے پر ضروری نہیں، اسے یا تو رد کر سکے گی یا ملتوی کر سکے گی، یا ایسا حکم صادر کر سکے گی جو یا تو عام طور پر یا دستاویزات کی بعض قسموں تک محدود ہو، جو اس کے اختیار تمیزی کی رو سے ٹھیک سمجھا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ انکشاف کا حکم تب تک اور اس حد تک نہیں دیا جائے گا جب عدالت کی یہ رائے ہو کہ وہ یا تو دعویٰ کے منصفانہ فیصلے یا خرچہ بچانے کے لئے ضروری نہیں۔

دستاویزات کی نسبت بیان حلفی۔ 13-ایسے بیان حلفی میں جو اس فریق کو دینا ہو جس کے خلاف آخری متذکرہ بالا قاعدے میں متذکرہ حکم صادر کیا گیا ہو، یہ صراحت ہوگی کہ اس میں درج دستاویزات میں سے کون سی (اگر کوئی ہو) دستاویز پیش کرنے پر اسے اعتراض ہے اور یہ بیان حلفی ضمیمہ ج میں درج فارم نمبر 5 کے مطابق ہوگا اور ایسی تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا جو مطلوب ہوں۔

دستاویزات پیش کرنا۔ 14-عدالت کے لئے یہ جائز ہوگا کہ وہ کسی دعویٰ کے زیر سماعت ہونے کے دوران کسی بھی وقت اس کے کسی بھی فریق سے، حلف پر، ایسے دعویٰ میں زیر بحث کسی امر کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں ایسی دستاویزات پیش کرنے کا حکم دے، جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے اور پیش کئے جانے پر عدالت ایسی دستاویزات کی نسبت ایسے طریقے سے عمل کرے گی جو مبنی برانصاف معلوم ہو۔

بیانات فریقین یا بیانات حلفی میں محولہ دستاویزات کا معاینہ۔ 15-دعوے کا ہر ایک فریق تنقیحات کے تصفیہ پر یا اس سے پہلے ایسے دیگر فریق کو، جس کے بیانات یا بیانات حلفی میں کسی دستاویز کا حوالہ دیا گیا ہو، یا جس نے اپنے بیانات سے منسلک کسی فہرست میں کوئی دستاویز درج کی ہو، ایسا نوٹس دینے والے فریق یا اس کے وکیل کے معاینے کے لئے ایسے دستاویز پیش کرنے اور اسے یا انہیں اس کی

نقول لینے کی اجازت کا نوٹس دینے کا حقدار ہوگا؛ اور ایسے نوٹس کی تعمیل نہ کرنے والے فریق کو بعد ازاں ایسے دعویٰ میں اس کی جانب سے بطور شہادت کوئی ایسی دستاویز پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ وہ عدالت کو اطمینان دلائے کہ دعویٰ میں بحیثیت مدعا علیہ ہونے کے ایسی دستاویز صرف اس کے اپنے استحقاق کی نسبت ہے، یا یہ کہ اس کے پاس کوئی دیگر وجہ تھی یا عذر تھا جسے عدالت ایسے نوٹس کی عدم تعمیل کے لئے معقول سمجھے، اور اس صورت میں عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر یا بلا خرچہ، جسے عدالت ٹھیک سمجھے، بطور شہادت پیش کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

پیش کیے جانے کا نوٹس۔ 16- کسی فریق کو اپنے بیان یا بیانات حلفی میں محولہ کوئی دستاویزات پیش کرنے کا نوٹس ضمیمہ ''ج'' میں درج فارم نمبر 7 کے مطابق ہوگا، اور ایسی تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا جو حسب حال مطلوب ہوں۔

جب نوٹس دیا جائے تو معاینے کا وقت۔ 17- وہ فریق جسے ایسا نوٹس دیا جائے، ایسے نوٹس کی وصولی سے دس دنوں کے اندر، نوٹس دینے والے فریق کو بھی ایک نوٹس بھیجے گا جس میں اس کے بھیجے جانے سے تین دن کے اندر کا کوئی وقت درج ہوگا جس پر دستاویزات کا یا ان میں سے ایسی دستاویز کا، جس کے پیش کرنے پر اسے عذر نہ ہو، اس کے وکیل کے دفتر پر یا بنک کاروں کے کھاتوں یا حساب کے دیگر کھاتوں یا کسی تجارت یا کاروبار کی اغراض کے لئے مسلسل استعمال کیے جانے والے کھاتوں کی صورت میں تحویل کی عام جگہ پر معاینہ ہو سکے گا، اور جس میں یہ درج ہو کہ دستاویزات میں سے کس دستاویز (اگر کوئی ہو) کے پیش کرنے میں اسے عذر ہے، اور کس وجہ پر۔ ایسا نوٹس ضمیمہ 'ج' میں درج فارم نمبر 8 کے مطابق ہوگا اور ایسی تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا جو حسب حال مطلوب ہوں۔

معاینے کا حکم۔ 18-(1) جب ایسا فریق جس کی قاعدہ 15 کے تحت نوٹس پر تعمیل ہوئی ہو معاینے کے لئے کسی وقت کا ایسا نوٹس نہ دے یا معاینہ کرانے پر اعتراض کرے، یا اس کے وکیل کے دفتر کے سوا کسی دوسری جگہ معاینے کی پیش کش کرے، تو عدالت ایسے فریق کی درخواست پر جو ایسا چاہتا ہو، ایسی جگہ پر اور ایسے طریقے سے جسے وہ ٹھیک سمجھے، معاینے کا حکم دے سکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا حکم نہیں دیا جائے گا جب اور جہاں تک عدالت کی یہ رائے ہو کہ یا تو دعویٰ کے منصفانہ فیصلے پر یا خرچہ بچانے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔

(2) بیانات فریقین میں محولہ دستاویزات کے سوا دستاویزات کے معاینے کی کوئی درخواست، ایسے فریق کے بیانات حلفی کی تفصیلات جس کے خلاف درخواست دی گئی ہو یا اس کی دستاویزات کے بیان

حلفی میں انکشاف کیا گیا ہو، ایک بیان حلفی پر مبنی ہوں گی جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہو کہ کن دستاویزات کا معاینہ مطلوب ہے اور یہ کہ درخواست دینے والا فریق ان کے معاینے کا حقدار ہے اور یہ کہ وہ دوسرے فریق کے قبضے یا اختیار میں ہیں۔ عدالت ایسے دستاویزات کے معاینے کے لئے ایسا حکم نہیں دے گی جب اور جہاں تک عدالت کی یہ رائے ہو کہ یا تو دعویٰ کے منصفانہ فیصلے یا خرچہ بچانے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔

مصدقہ نقول۔ 19-(1) جب کسی کاروباری کھاتوں کے معاینے کی درخواست دی جائے، تو عدالت اگر وہ ٹھیک سمجھے، اصلی کھاتوں کے معاینے کا حکم دینے کے بجائے ان کے کسی اندراجات کی ایک نقل مہیا کرنے کا حکم صادر کرسکتی ہے، جس کی تصدیق بذریعہ بیان حلفی کسی ایسے شخص نے کی ہو جس نے اصلی اندراجات کے ہمراہ نقل کا معاینہ کیا ہو، اور ایسے بیان حلفی میں یہ درج ہوگا کہ آیا اصلی کھاتے میں کوئی اور کیسے مٹانے کے نشانات، بین السطور تحریرات یا تبدیلیاں ہیں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس امر کے باوجود کہ ایسی نقل مہیا کی گئی ہے، عدالت ایسے کھاتے کے معاینے کا حکم دے سکتی ہے جس میں سے نقل بنائی گئی تھی۔

(2) جب معاینے کے حکم کی درخواست پر کسی دستاویز کے لئے حق رعایت کا ادعا کیا جائے، تو حق رعایت کے ادعا کے جواز کا فیصلہ کرنے کی غرض سے عدالت کے لئے یہ جائز ہوگا کہ وہ دستاویز کا معاینہ کرے، بجز اس کے کہ دستاویز سرکاری امور کی نسبت ہو۔

(3) عدالت، دعویٰ کے کسی فریق کی درخواست پر اور خواہ دستاویزات کے بیان حلفی کا حکم پہلے ہی دیا گیا ہو یا پیش کیا گیا یا نہ کیا گیا ہو، کسی بھی وقت ایک حکم صادر کرسکتی ہے جس میں کسی دوسرے فریق کو یہ حکم دیا گیا ہو کہ، بذریعہ بیان حلفی یہ ظاہر کرے کہ آیا کوئی ایک یا زائد ایسی مصرحہ دستاویزات، جن کی درخواست میں صراحت کی جائے، کسی بھی وقت اس کے قبضے یا اختیار میں ہے یا ہیں، یا تھی یا تھیں: اور، اگر اس وقت اس کے قبضے میں نہ تھی یا تھیں، تو وہ کب اس کے قبضے سے نکلی یا نکلیں اور اس کا یا ان کا کیا بنا۔ ایسی درخواست بیان حلفی پر دی جائے گی جس میں یہ درج ہو کہ بیان کنندہ کے یقین کے مطابق درخواست میں مصرحہ دستاویز یا دستاویزات ایسے فریق کے قبضے یا اختیار میں ہیں، یا کسی وقت اس کے قبضے یا اختیار میں تھیں، جس کے خلاف درخواست دی گئی ہو، اور مقدمے میں زیر بحث امور یا ان میں سے چند امور کی نسبت ہیں۔

قبل از وقت انکشاف۔ 20-جب کوئی ایسا فریق جس سے کسی قسم کا انکشاف یا معاینہ مطلوب ہو، اس پر یا اس کے کسی جز پر اعتراض کرے، تو عدالت، اگر وہ مطمئن ہو کہ مطلوب انکشاف یا معاینے کا حق

دعویٰ میں زیر بحث کسی تنقیح یا سوال کے تصفیے پر مبنی ہے، یا یہ کہ کسی دیگر وجہ سے یہ بہتر ہوگا کہ انکشاف یا معاینے کے حق پر فیصلے سے پہلے دعویٰ میں زیر بحث کسی تنقیح یا سوال کا تصفیہ کر لینا چاہئے، یہ حکم دے سکتی ہے کہ ایسی تنقیح یا ایسے سوال کا تصفیہ پہلے کر لیا جائے، اور انکشاف یا معاینے کے متعلق سوال کا فیصلہ بعد میں کیا جائے۔

انکشاف کے حکم کی عدم تعمیل۔ 21-(1) جب کوئی فریق بند سوالات کا جواب دینے یا دستاویزات کے انکشاف یا معاینے کے کسی حکم کی تعمیل کرنے سے قاصر رہے، تو اگر وہ مدعی ہے، عدم پیروی کی وجہ سے اپنا دعویٰ خارج کئے جانے کا مستوجب ہوگا، اور اگر وہ مدعا علیہ ہے تو اس امر کا مستوجب ہوگا کہ اس کی جوابدہی، اگر کوئی ہو، ختم کر دی جائے، اور اسے اسی حیثیت میں رکھا جائے گویا کہ اس نے جوابدہی نہیں کی تھی، اور ایسا فریق جو سوالات کر رہا ہو یا انکشاف یا معاینے کا خواستگار ہو عدالت کو اس غرض کے لئے حکم کی درخواست دے سکے گا اور فریقین کو نوٹس اور سنے جانے کا معقول موقعہ دینے کے بعد، ایسی درخواست پر حسبہ حکم صادر کیا جا سکے گا۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کسی دعویٰ کو خارج کیے جانے کا حکم صادر کیا جائے، تو مدعی کو اسی بنائے دعویٰ پر نیا دعویٰ کرنے کی ممانعت ہوگی۔

سماعت پر بند سوالات کے جوابوں کا استعمال۔ 22- کوئی فریق، مقدمے کی سماعت پر، بند سوالات کے فریق مخالف کے جوابوں میں سے کسی ایک جواب یا زائد جوابوں کو یا کسی جواب کے کسی حصے کو دیگر جواب یا ایسا پورا جواب پیش کئے بغیر بطور شہادت استعمال کر سکے گا: مگر شرط ہمیشہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں عدالت پورے جوابات کو پیش نظر رکھ سکتی ہے، اور اس کی یہ رائے ہو کہ ان میں سے کوئی دیگر جواب ان جوابوں کے ساتھ ایسا ربط رکھتے ہیں، جو پیش کئے گئے ہوں کہ موخر الذکر جوابات کا استعمال ان کے بغیر نہیں کیا جانا چاہئے تو وہ انہیں پیش کرنے کا حکم دے سکے گی۔

حکم کا اطلاق نابالغوں پر بھی ہوگا۔ 23-اس آرڈر کا اطلاق نابالغ مدعیان اور مدعا علیہم، اور معذوری کے تحت اشخاص کے دعووں کے لئے رفقاء اور ولیوں پر بھی ہوگا۔

آرڈر XII

اقبال

مقدمہ کے اقبال کا نوٹس۔ 1-مقدمہ کا کوئی فریق اپنے بیانات فریقین، یا دیگر طور پر تحریراً، اس امر کا نوٹس دے سکتا ہے کہ وہ کسی دیگر فریق کے پورے مقدمہ یا اس کے کسی جز کی صداقت کو قبول کرتا ہے۔

دستاویزات قبول کرنے کا نوٹس۔ 2-ہر ایک فریق دوسرے فریق سے نوٹس کی تعمیل کی تاریخ سے سات دنوں کے اندر، بہ استثنا تمام مبنی بر انصاف استثنیات کے، کسی دستاویز کو قبول کرنے کے لئے کہہ سکتا ہے، اور ایسے نوٹس کے بعد، قبول کرنے سے انکار یا غفلت کی صورت میں کسی ایسی دستاویز کو ثابت کرنے کا خرچہ ایسا فریق ادا کرے گا جو اس طرح غفلت یا انکار کرے، خواہ مقدمہ کا نتیجہ کچھ بھی ہو، سوائے اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے؛ اور کسی دستاویز کو ثابت کرنے کا خرچہ نہیں دلایا جائے گا سوائے اس کے کہ ایسا نوٹس دیا گیا ہو، بجز اس کے کہ جب نوٹس نہ دینے کی وجہ، عدالت کی رائے میں، اخراجات کی بچت ہو۔

دستاویز کا قبول کیا جانا متصور ہوگا اگر قبول کئے جانے کے نوٹس کی تعمیل کے بعد اس سے انکار نہ کیا گیا ہو۔ 2الف (1) ایسی ہر دستاویز جسے کسی فریق کو قبول کرنے کو کہا جائے، اگر اس سے صراحتاً یا بذریعہ مفہوم لازمی انکار نہ کیا گیا ہو، یا جس کا اس فریق کے بیان یا دستاویزات قبول کرنے کے نوٹس کے جواب میں قبول نہ کیا جانا بیان کیا جائے، قبول کی گئی متصور ہوگی بجز اس کے کہ وہ کسی معذوری کے تحت کسی شخص کے خلاف ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت، اپنے اختیار تمیزی سے اور ایسی وجوہ کی بنا پر جو تحریر کی جائیں، اس

طرح قبول کی گئی کسی دستاویز کو ایسے اقبال کے سوا دیگر طور پر ثابت کرنے کا حکم دے سکے گی۔

(2) جب کوئی فریق دستاویزات قبول کرنے کے لئے نوٹس پر اس کی تعمیل کے بعد کسی دستاویز کو قبول کرنے سے غیر معقول طریقے سے غفلت کرے یا انکار کرے، تو عدالت اسے معاوضے کے طور پر دوسرے فریق کو خرچہ ادا کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے۔

نوٹس کا فارم۔ 3-دستاویزات قبول کرنے کا نوٹس ضمیمہ ج کے فارم نمبر 9 کے مطابق ہوگا، جس میں ایسی تبدیلیاں ہوسکیں گی جو حسب حال مطلوب ہوں۔

اقبال قلمبند کرنے کا عدالت کا اختیار۔ 3 الف۔ اس امر کے باوجود کہ قاعدہ 2 کے تحت دستاویزات قبول کرنے کا کوئی نوٹس نہ دیا گیا ہو، عدالت، اس کے روبرو کارروائی کے کسی مرحلے پر، اپنی ایما پر، کسی فریق کو کوئی دستاویز قبول کرنے کا حکم دے سکتی ہے، اور ایسی صورت میں وہ یہ قلمبند کرے گی کہ آیا ایسا فریق ایسی دستاویز قبول کرتا ہے یا اس سے انکار یا غفلت کرتا ہے۔

واقعات قبول کرنے کا نوٹس۔ 4- کوئی فریق، بذریعہ تحریری نوٹس، کسی ایسے وقت پر جو سماعت کے لئے مقررہ تاریخ سے پہلے نو دن سے زائد نہ ہو، کسی فریق کو صرف دعویٰ کی اغراض کے لئے ایسے نوٹس میں متذکرہ کسی مخصوص واقعہ یا واقعات کو قبول کرنے کے لئے کہہ سکے گا اور ایسے نوٹس کی تعمیل کے بعد چھ دن کے اندر، یا ایسی مزید مدت کے اندر جس کی عدالت اجازت دے اسے قبول کرنے سے انکار یا غفلت کی صورت میں ایسے واقعہ یا واقعات کو ثابت کرنے کا خرچہ ایسا فریق ادا کرے گا جو اس طرح غفلت یا انکار کرے، خواہ دعویٰ کا نتیجہ کچھ بھی ہو، سوائے اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسے نوٹس کی تعمیل میں کیا گیا اقبال صرف خاص دعویٰ کی اغراض کے لئے کیا گیا متصور ہوگا، نہ کہ ایسا اقبال جو کسی دیگر موقع پر اس فریق کے خلاف یا نوٹس دینے والے فریق کے سوا کسی شخص کے حق میں استعمال کیا جانا ہو۔

اقبال کا فارم۔ 5-واقعات قبول کرنے کا نوٹس ضمیمہ ج کے فارم نمبر 10 کے مطابق ہوگا اور واقعات کا اقبال ضمیمہ ج کے فارم نمبر 11 کے مطابق ہوگا، جس میں ایسی تبدیلیاں ہوں جو حسب حال مطلوب ہوں۔

اقبال پر فیصلہ۔ 6-(1) جب واقعے کے اقبال بیانات فریقین یا دیگر طور پر، خواہ زبانی یا تحریری طور پر کئے گئے ہوں، تو عدالت دعویٰ کے کسی مرحلے پر، کسی فریق کی درخواست پر یا اپنی ایما پر اور فریقین کے مابین کسی دیگر سوال کے تصفیے کا انتظار کئے بغیر، ایسے اقبالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ایسا حکم صادر کر سکے گی

یا ایسا فیصلہ دے سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

(2) جب کبھی ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی فیصلہ سنایا جائے تو ڈگری فیصلے کے مطابق مرتب کی جائے گی اور اس پر ایسی تاریخ درج کی جائے گی جس پر فیصلہ سنایا گیا تھا۔

دستخط کی نسبت بیان حلفی۔ 7-دستاویزات یا واقعات قبول کرنے کے کسی نوٹس کی تعمیل میں کیے گئے کسی اقبالات کے مناسب دستخط کی نسبت وکیل یا اس کے کلرک کا کوئی بیان حلفی، اگر اس کی شہادت مطلوب ہو، ایسے اقبالات کی معقول شہادت ہوگا۔

دستاویزات پیش کرنے کا نوٹس۔ 8-دستاویزات پیش کرنے کا نوٹس ضمیمہ ج کے فارم نمبر 12 کے مطابق ہوگا جو ایسی تبدیلی کے ساتھ ہوگا جو حسب حال مطلوب ہوں۔ پیش کرنے کے کسی نوٹس کی تعمیل، اور تعمیل کے وقت کی نسبت وکیل یا اس کے کلرک کا بیان حلفی پیش کیے جانے کے نوٹس کی نقل کے ہمراہ، تمام صورتوں میں نوٹس کی تعمیل اور تعمیل کے وقت کی معقول شہادت ہوگا۔

خرچہ۔ 9-اگر قبول یا پیش کرنے کے نوٹس میں ایسی دستاویزات کی صراحت ہو، جو ضروری نہ ہوں، تو ان پر ہونے والا خرچہ ایسا نوٹس دینے والا فریق برداشت کرے گا۔

آرڈر XIII

دستاویزات پیش کرنا، انہیں قانونی قبضے میں لینا اور واپس کرنا

تنقیحات کے تصفیے پر یا اس سے پہلے اصل دستاویز پیش کئے جائیں گے۔ 1-فریقین یا ان کے وکلاء، تنقیحات کے تصفیے پر یا اس سے پہلے سبھی اصل دستاویزی شہادت، جب ان کی نقول عرضی دعویٰ یا جواب دعویٰ کے ساتھ داخل کی گئی ہوں، پیش کریں گے۔

(2) عدالت اس طرح پیش کی گئی دستاویزات لے لے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ان کے ہمراہ ایسے فارم کے مطابق مرتب کی گئی ان کی ایک صحیح فہرست ہو، جس کی عدالت عالیہ ہدایت دے۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) کے کسی امر کا اطلاق ایسی دستاویزوں پر نہیں ہوگا جو——

(الف) دوسرے فریق کے گواہان کی جرح کے لئے پیش کی جائیں؛ یا

(ب) گواہ کی محض یادداشت تازہ کرنے کے لئے اس کے حوالے کی جائیں۔

2-حذف۔

غیر متعلقہ یا نا قابل ادخال دستاویزات مسترد کرنا۔ 3-عدالت دعویٰ کے کسی مرحلے پر ایسی کوئی دستاویز مسترد کر سکتی ہے جسے وہ ایسے استرداد کی وجوہات قلمبند کرتے ہوئے غیر متعلقہ یا دیگر طور پر نا قابل ادخال سمجھے۔

شہادت میں داخل کی گئی دستاویزات پر تحریر ظہری۔ 4-(1) اگلے مابعد ذیلی قاعدے کی توضیعات کے تابع، ایسی ہر ایک دستاویز پر جو دعوے کی نسبت شہادت میں داخل کی گئی ہو مندرجہ ذیل

تفصیلات کی عبارت درج کی جائے گی، یعنی—

(الف) دعوے کا نمبر اور عنوان،

(ب) دستاویز پیش کرنے والے شخص کا نام،

(ج) پیش کیے جانے کی تاریخ، اور

(د) اس کے اس طرح داخل کیے جانے کی نسبت تحریر،

اور اس تحریر ظہری پر جج کے دستخط یا مختصر دستخط ہوں گے۔

(2) جب اس طرح داخل کی گئی کوئی دستاویز کسی کھاتے، حساب یا ریکارڈ کا اندراج ہو، اور اگلے مابعد قاعدے کے تحت اصل کے بجائے اس کی ایک نقل دی گئی ہو، تو متذکرہ بالا تفصیلات کی تحریر ظہری نقل پر کی جائے گی اور اس پر کی گئی تحریر ظہری پر جج کے دستخط یا مختصر دستخط ہوں گے۔

کھاتوں، حسابات اور ریکارڈ کے داخل کیے گئے اندراجات کی نقول پر تحریر ظہری۔

5-(1) بہ استثنا کہ جہاں تک بنک کار کھاتے شہادت ایکٹ، 1891ء میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، جب دعوے کی نسبت شہادت میں داخل کی گئی کوئی دستاویز کسی لیجر بک یا کاروباری کھاتے یا روزمرہ استعمال کے دیگر حساب کا کوئی اندراج ہو، تو ایسا فریق جس کی جانب سے کھاتہ یا حساب پیش کیا جائے اندراج کی ایک نقل مہیا کر سکتا ہے۔

(2) جب ایسی دستاویز کسی سرکاری دفتر یا سرکاری افسر کے پیش کئے گئے سرکاری ریکارڈ کا اندارج ہو، یا ایسے کھاتے یا حساب کا اندراج ہو جو کسی ایسے فریق کے سوا کسی شخص کی ملکیت ہو جس کی جانب سے کھاتہ یا حساب پیش کیا جائے، تو عدالت یہ حکم دے گی کہ اندراج کی نقل مندرجہ ذیل فریق پیش کرے—

(الف) جب ریکارڈ، کھاتہ یا حساب کسی فریق کی جانب سے پیش کیا جائے، تو ایسا فریق، یا

(ب) جب ریکارڈ، کھاتہ یا حساب کسی ایسی عدالت کے حکم کی تعمیل میں پیش کیا جائے جو اپنی ایما پر عمل کر رہی ہو، تو دونوں فریق یا کوئی فریق۔

(3) جب کسی اندراج کی کوئی نقل اس قاعدے کی متذکرہ بالا توضیعات کے تحت مہیا کی گئی ہو، تو عدالت آرڈر VII کے قاعدہ 17 میں متذکرہ طریقے سے نقل کا معاینہ، موازنہ اور اس کی تصدیق کروانے کے بعد، اندراج پر نشان لگا کر ایسا کھاتہ، حساب یا ریکارڈ جس میں وہ اندراج درج ہو پیش کرنے والے شخص کو واپس کروا دے گی۔

ناقابل ادخال شہادت کے طور پر مسترد کی گئی دستاویزات پر تحریر ظہری۔ 6-جب کوئی ایسی دستاویز جس پر کوئی فریق بطور شہادت انحصار کرے، عدالت کی طرف سے ناقابل ادخال شہادت سمجھی جائے، تو اس پر قاعدہ 4 کے فقرہ جات (الف)، (ب) اور (ج) ذیلی قاعدہ (1) میں متذکرہ تفصیلات کی عبارت لکھی جائے گی، جس کے ہمراہ اس کے مسترد کئے جانے کی تحریر ہوگی، اور عبارت ظہری پر جج کے دستخط یا مختصر دستخط ہوں گے۔

داخل کی گئی دستاویزات کا اندراج اور مسترد دستاویزات کی واپسی۔ 7-(1) ہر ایسی دستاویز جو شہادت کے لئے داخل کی گئی ہو، یا جب قاعدہ 5 کے تحت اصل کے بجائے کوئی نقل پیش کی گئی ہو تو ایسی نقل، دعویٰ کے ریکارڈ کا جز بن جائے گی۔

(2) ایسی دستاویزات جو شہادت کے لئے داخل نہ کی گئی ہوں ریکارڈ کا جز نہیں بنیں گی اور انہیں بالترتیب ایسے اشخاص کو واپس کر دیا جائے گا جو انہیں پیش کریں۔

عدالت کسی دستاویز کو قانونی قبضے میں لینے کا حکم دے سکتی ہے۔ 8-اس آرڈر کے قاعدہ 5 یا قاعدہ 7 یا آرڈر VII کے قاعدہ 17 میں درج کسی امر کے باوجود، عدالت، اگر اسے معقول وجہ لگے، کسی دعویٰ میں اس کے روبرو پیش کی گئی کسی دستاویز یا کھاتے کو ایسی مدت کے لئے اور ایسی شرائط کے تابع جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے، قانونی قبضے میں لینے اور عدالت کے کسی افسر کی تحویل میں رکھنے کی ہدایت دے سکے گی۔

داخل کی گئی دستاویزات کی واپسی۔ 9-(1) ایسا کوئی شخص، خواہ وہ دعویٰ کا فریق ہو یا نہ ہو، جو کسی ایسی دستاویز واپس لینے کا خواہاں ہو جو اس نے پیش کی ہو اور ریکارڈ کے طور پر رکھی گئی ہو، بجز اس کے کہ دستاویز قاعدہ 8 کے تحت قانونی قبضے میں لی گئی ہو، اسے واپس حاصل کرنے کا حقدار ہوگا،——

(الف) جب دعویٰ ایسا ہو جس میں اپیل نہ ہو سکے، اس وقت جب دعویٰ کا فیصلہ ہو جائے، اور

(ب) جب دعویٰ ایسا ہو جس میں اپیل ہو سکے، اس وقت جب عدالت مطمئن ہو کہ اپیل دائر کرنے کی مدت ختم ہو چکی ہے اور کوئی اپیل نہیں کی گئی ہو یا، اگر کوئی اپیل دائر کی گئی ہو، تو اس وقت جب اپیل کا فیصلہ ہو جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ دستاویز اس قاعدے سے مقررہ وقت سے پہلے کسی بھی وقت واپس کی جا سکتی ہے اگر اس کی درخواست کرنے والا شخص۔

(الف) اصل کے بدلے پیش کئے جانے کے لئے مناسب افسر کو،——

(i) مقدمہ کے فریق کی صورت میں، ایک مصدقہ نقل حوالے کرے، اور
(ii) کسی دیگر شخص کی صورت میں، ایسی عام نقل حوالے کرے جو آرڈر VII کے قاعدہ 17 کے ذیلی قاعدہ (2) میں متذکرہ طریقے سے معاینہ شدہ، موازنہ شدہ اور مصدقہ ہو، اور

(ب) اگر ایسا کرنا مطلوب ہو، اصل پیش کرنے کا ذمہ لے:
مگر شرط یہ بھی ہے کہ ایسی کوئی دستاویز واپس نہیں کی جائے گی، جو ڈگری کی رو سے کلی طور پر کالعدم یا بیکار ہو۔

(2) شہادت کے لئے داخل کی گئی دستاویز کی واپسی پر اسے وصول کرنے والا شخص ایک رسید دے گا۔

عدالت اپنے ریکارڈ میں سے یا دیگر عدالتوں سے کاغذات طلب کرسکتی ہے۔ 10-(1) عدالت اپنی ایما پر، اور دعوٰی کے فریقین میں سے کسی فریق کی درخواست پر اپنے اختیار تمیزی کا استعمال کرتے ہوئے، خواہ اپنے ریکارڈ سے یا کسی دیگر عدالت سے کسی دیگر دعوٰی یا کارروائی کا ریکارڈ طلب کرسکتی ہے اور اس کا ملاحظہ کرسکتی ہے۔

(2) اس قاعدے کے تحت دی گئی ہر درخواست کی تائید میں (بجز اس کے کہ عدالت کوئی دوسرا حکم دے) ایک بیان حلفی ہوگا جس میں یہ ظاہر کیا جائے کہ اس دعوٰی کے لئے جس میں درخواست دی جائے، ریکارڈ کس لئے اہم ہے، اور یہ کہ درخواست دہندہ ریکارڈ یا اس کے ایسے جز کی جو درخواست دہندہ کو مطلوب ہے باضابطہ مصدقہ نقل غیر معقول تاخیر یا خرچے کے بغیر نہیں کرسکتا، یا یہ کہ انصاف کی اغراض کے لئے اصل پیش کرنا ضروری ہے۔

(3) اس ذیلی قاعدے میں درج کسی امر سے یہ متصور نہ ہوگا کہ عدالت کسی ایسی دستاویز کو بطور شہادت استعمال کرنے کے قابل ہے، جو قانون شہادت کے تحت دعوٰی میں ناقابل ادخال شہادت ہوتی۔

دستاویزات کی نسبت توضیعات کا مادی اشیا پر اطلاق ہوگا۔ 11- دستاویزات کی نسبت یہاں درج توضیعات کا اطلاق، جہاں تک ہوسکے، ایسی تمام دیگر اشیاء پر ہوگا جو بطور شہادت پیش کی جاسکیں۔

آرڈر XIV

تنقیحات طے کرنا اور قانونی یا متفقہ تنقیحات کی بنا پر مقدمہ کا تصفیہ

تنقیحات اخذ کرنا۔ 1-(1) تنقیحات تب پیدا ہوتی ہیں جب ایک فریق کوئی اہم امر واقعہ یا امر متعلقہ قانون بیان کرے اور دوسرا فریق اس سے انکار کرے۔

(2) اہم امور ایسے امور متعلقہ قانون یا امور واقعہ ہوتے ہیں جو مدعی کو ضروری طور پر بیان کرنے چاہئیں تا کہ وہ حق دعویٰ ظاہر کر سکے یا مدعا علیہ کو بیان کرنے چاہئیں تا کہ وہ اپنی جواب دہی قائم کر سکے۔

(3) ایک فریق کا بیان گیا گیا اور دوسرے فریق سے انکار شدہ ہر ایک اہم امر کسی خاص تنقیح کا موضوع ہوگا۔

(4) تنقیحات دو قسموں کی ہیں:

(الف) امور متعلقہ واقعہ،

(ب) امور متعلقہ قانون۔

(5) دعویٰ کی پہلی سماعت پر عدالت، عرضی دعویٰ اور جواب دعویٰ، اگر کوئی ہوں، پڑھنے کے بعد، اور آرڈر X کے قاعدہ 2 کے تحت بیان کے بعد اور فریقین یا ان کے وکلا کو سننے کے بعد، یہ معلوم کرے گی کہ فریقین کے درمیان کن امور متعلقہ واقعہ یا امور متعلقہ قانون کی نسبت اختلاف ہے اور اس کے بعد ایسی تنقیحات اخذ اور قلمبند کرنے کی کارروائی کرے گی جن پر مقدمہ کے صحیح فیصلے کا دار و مدار معلوم ہو۔

(6) اس قاعدے کے کسی امر سے عدالت کا تنقیحات اخذ اور قلمبند کرنا مطلوب نہیں ہے جب

مدعا علیہ دعویٰ کی پہلی سماعت پر کوئی جواب دہی نہ کرے۔

عدالت تمام تنقیحات پر فیصلہ سنائے گی۔ 2۔(1) اس امر کے باوجود کہ مقدمے کا فیصلہ ابتدائی تنقیح پر کیا جاسکتا ہے، عدالت، ذیلی قاعدہ (2) کی توضیحات کے تابع، تمام تنقیحات پر فیصلہ سنائے گی۔

(2) جب ایک ہی دعویٰ میں امر قانون اور امر واقعہ کی دونوں تنقیحات پیدا ہوں، اور عدالت کی یہ رائے ہو کہ مقدمہ یا اس کے کسی جز کا فیصلہ صرف امر قانون کی تنقیح پر ہوسکتا ہے، تو وہ پہلے اس تنقیح پر سماعت کرسکتی ہے اگر وہ تنقیح مندرجہ ذیل کی نسبت ہو ——

(الف) عدالت کا اختیار سماعت، یا

(ب) کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے دعویٰ پر لگائی گئی ممانعت،

اور اس غرض کے لیے، اگر وہ ٹھیک سمجھے، تب تک دیگر تنقیحات کے تصفیہ کو ملتوی کر سکے گی تاوقتیکہ اس تنقیح کا فیصلہ نہ ہو جائے، اور اس تنقیح پر فیصلے کے مطابق دعویٰ پر کارروائی کر سکے گی۔

ایسا مواد جس میں سے تنقیحات اخذ کی جائیں۔ 3۔ عدالت مندرجہ ذیل تمام مواد یا ان میں سے کسی مواد سے تنقیحات اخذ کرسکتی ہے:-

(الف) فریقین، یا ان کی جانب سے حاضر کسی اشخاص، یا ایسے فریقین کے وکلا کے حلف پر دیے گئے بیانات؛

(ب) بیانات فریقین یا دعوے میں حوالے کیے گئے بند سوالات کے جوابات میں دئے گئے بیانات؛

(ج) کسی بھی فریق کی پیش کی گئی دستاویزات کے مضامین۔

عدالت تنقیحات اخذ کرنے سے پہلے گواہان کے بیان لے سکتی ہے یا دستاویزات ملاحظہ کرسکتی ہے۔ 4۔ جب عدالت کی یہ رائے ہو کہ کسی ایسے شخص کے بیان کے بغیر، جو اس کے روبرو حاضر نہ ہو یا ایسی دستاویز کے ملاحظے کے بغیر جو دعویٰ میں پیش نہ کی گئی ہو، تنقیحات صحیح طور پر اخذ نہیں کی جاسکتی، تو وہ کسی ایسی تاریخ تک جو سات دنوں سے تجاوز نہ کرے، تنقیحات اخذ کرنا ملتوی کر سکے گی، اور (کسی فی الوقت نافذ قانون کے تابع) بذریعہ سمن یا بذریعہ دیگر حکم نامہ کسی شخص کو حاضر کروا سکے گی یا کوئی دستاویز کسی ایسے شخص سے پیش کروا سکے گی جس کے قبضے یا اختیار میں وہ ہو۔

تنقیحات میں ترمیم کرنے یا انہیں خارج کرنے کا اختیار۔ 5۔ (1) عدالت ڈگری صادر کرنے سے پہلے کسی بھی وقت ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے تنقیحات میں ترمیم کر سکے گی یا اضافی تنقیحات اخذ کر سکے گی، اور ایسی تمام ترمیمات یا اضافی تنقیحات جو فریقین کے درمیان نزاعی امور کے فیصلے

کے لیے ضروری ہوں، اس طرح کی جائیں گی یا اخذ کی جائیں گی۔

(2) کوئی ڈگری صادر کرنے سے پہلے کسی بھی وقت عدالت کوئی ایسی تنقیحات خارج بھی کر سکتی ہے، جو اسے غلط طور پر اخذ یا پیش کی گئی معلوم ہوں۔

امور متعلقہ واقعات یا قانون اتفاق رائے سے تنقیحات کی صورت میں قلمبند کیے جائیں گے۔

6۔ جب دعویٰ کے فریقین متفق ہوں کہ ان کے درمیان امر واقعہ یا امر قانون کا فیصلہ ہونا چاہئے، تو وہ اسے تنقیح کی صورت میں بیان کر سکتے ہیں، اور تحریری طور پر ایک اقرار نامہ کر سکتے ہیں کہ عدالت میں ایسی تنقیح کے مثبت یا منفی فیصلے پر۔۔۔

(الف) فریقین میں سے ایک فریق دوسرے فریقین میں سے کسی کو زر نقد کی ایسی رقم ادا کرے گا جس کی اقرار نامے میں صراحت کی جائے یا جس کا تعین عدالت کرے، یا ایسے طریقے سے کیا جائے جس کی ہدایت عدالت کرے، یا یہ کہ ان میں سے کسی ایک کو اقرار نامے میں مصرحہ کسی حق کا مستحق یا کسی ذمہ داری کا پابند قرار دیا جائے؛

(ب) اقرار نامے میں مصرحہ اور دعویٰ میں متنازعہ کوئی جائیداد فریقین میں سے ایک فریق دوسرے فریقین میں سے کسی فریق کے حوالے کرے گا یا جس طرح وہ دوسرا فریق ہدایت دے؛ یا

(ج) فریقین میں سے ایک فریق یا زائد فریقین کوئی ایسا خاص فعل کریں گے یا اس سے باز رہیں گے، جو اقرار نامے میں مصرحہ اور متنازعہ امر کی نسبت ہو۔

اگر عدالت مطمئن ہو کہ اقرار نامے کی تکمیل نیک نیتی سے ہوئی تھی تو وہ فیصلہ سنا سکے گی۔

7۔ جب عدالت ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جسے وہ مناسب سمجھے، مطمئن ہو کہ۔۔

(الف) فریقین نے باضابطہ اقرار نامہ کیا،

(ب) وہ متذکرہ بالا امر کے فیصلہ میں حقیقی مفاد رکھتے ہیں، اور

(ج) وہ امر قابل سماعت اور قابل فیصلہ ہے،

تو وہ تنقیح قلمبند کر کے اس کی سماعت کرے گی اور اس پر اسی طریقے سے اپنی رائے یا اپنا فیصلہ بیان کرے گی گویا کہ تنقیح عدالت نے اخذ کی تھی،

اور ایسی تنقیح پر رائے یا فیصلے کے بعد اقرار نامے کی شرائط کے مطابق فیصلہ سنائے گی؛ اور، اس طرح سنائے گئے فیصلے پر بعد ازاں ڈگری دی جائے گی۔

آرڈر- XV

پہلی سماعت پر دعویٰ کا فیصلہ

فریقین کے مابین اختلاف نہ ہونا۔ 1۔ جب کسی دعویٰ کی پہلی سماعت پر یہ معلوم ہو کہ فریقین کے مابین کسی امر قانون یا امر واقعہ پر کوئی اختلاف نہیں، تو عدالت اسی وقت فیصلہ سنا سکتی ہے۔

کئی مدعا علیہم میں سے ایک مدعا علیہ کو اختلاف نہ ہونا۔ 2۔ (1) جب ایک سے زائد مدعا علیہم ہوں، اور مدعا علیہم میں سے کسی ایک مدعا علیہ کو مدعی سے کسی امر قانون یا امر واقعہ پر اختلاف نہ ہو، تو عدالت ایسے مدعا علیہ کے حق میں یا اس کے خلاف اسی وقت فیصلہ سنا سکتی ہے اور دعویٰ پر مزید کارروائی صرف دیگر مدعا علیہم کے خلاف ہوگی۔

(2) جب کبھی اس قاعدے کے تحت کوئی فیصلہ سنایا جائے، تو ڈگری ایسے فیصلے کے مطابق مرتب کی جائے گی اور اس پر ایسی تاریخ درج ہوگی جس پر فیصلہ سنایا گیا تھا۔

فریقین کے مابین اختلاف ہونا۔ 3۔(1) جب فریقین کے مابین کسی امر قانون یا امر واقعہ پر کوئی اختلاف ہو، اور عدالت نے قبل ازیں وضع شدہ طریقے سے تنقیحات وضع کی ہوں، اگر عدالت مطمئن ہو کہ ایسی کوئی مزید دلیل یا شہادت جو فریقین اسی وقت پیش کر سکتے ہیں ایسی تنقیحات پر مطلوب نہیں ہے جو دعویٰ کے فیصلہ کے لیے کافی ہو سکیں اور یہ کہ فوری طور سے دعویٰ پر کارروائی کے نتیجے میں کوئی ناانصافی نہیں ہوگی، تو عدالت ایسی تنقیحات کے تعین کی کارروائی کر سکتی ہے، اور، اگر اس پر قائم کی گئی رائے فیصلے کے لیے کافی ہو، حسب فیصلہ سنا سکے گی، خواہ سمن صرف تنقیحات کے تصفیے یا دعویٰ کے حتمی فیصلے کے لیے جاری کیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب سمن صرف تنقیحات کے تصفیے کے لیے جاری کیا گیا ہو، فریقین یا ان کے وکلا حاضر ہوں اور ان میں سے کسی کو اعتراض نہ ہو۔

(2) جب فیصلے کے لیے قائم کی گئی رائے کافی نہ ہو، تو عدالت دعویٰ کی مزید سماعت ملتوی کر دے گی، اور ایسی مزید شہادت یا ایسی مزید بحث کی، جو مقدمے میں مطلوب ہو، تاریخ مقرر کرے گی۔

شہادت پیش نہ کرنا۔ 4۔ جب دعویٰ کے حتمی فیصلے کے لیے سمن جاری کیا گیا ہو اور معقول وجہ کے بغیر دونوں فریق ایسی شہادت پیش نہ کریں جس پر وہ انحصار کرتے ہوں، تو عدالت اسی وقت فیصلہ سنا سکتی ہے، یا اگر وہ ٹھیک سمجھے، تنقیحات اخذ اور قلمبند کرنے کے بعد، ایسی شہادت پیش کرنے کے لیے جو ایسی

تنقیحات پر اس کے فیصلے کے لیے ضروری ہو، دعویٰ کو التوا میں رکھ سکے گی۔

آرڈر XVI

گواہان کی طلبی اور حاضری

فہرست گواہان اور ان کے نام سمن۔ 1۔(1) ایسی تاریخ پر یا اس سے پہلے، جو عدالت مقرر کرے، اور جو ایسی تاریخ کے بعد جس پر تنقیحات اخذ کی جائیں، پندرہ دن سے زائد کی تاریخ نہ ہو، فریقین، عدالت کو ایسے گواہان کی فہرست پیش کریں گے جنھیں وہ یا تو شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے بلانا تجویز کریں اور عدالت میں حاضری کے لیے ایسے اشخاص کے نام سمن حاصل کریں گے۔

(2) ایسا کوئی فریق جو کسی شخص کی حاضری کے لیے کوئی سمن حاصل کرنا چاہتا ہو عدالت کو ایک درخواست دے گا جس میں ایسا مقصد درج ہو جس کے لئے گواہ کو بلانے کی تجویز ہو۔

(3) عدالت، ایسی وجوہات پر، جو قلمبند کی جائیں گی، کسی فریق کو اجازت دے سکے گی کہ وہ خواہ عدالت کی وساطت سے بذریعہ سمن یا دیگر طور پر، ایسے گواہان کے علاوہ جن کا نام ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ فہرست میں درج ہو، کسی گواہ کو بلائے، اگر ایسا فریق مذکورہ فہرست میں ایسے گواہ کا نام درج نہ کرنے کی معقول وجہ ظاہر کرے۔

(4) ذیلی قاعدہ (2) کی توضیحات کے تابع، فریقین اس قاعدے میں محولہ سمن عدالت یا ایسے افسر کو درخواست دے کر حاصل کر سکیں گے جسے عدالت، ذیلی قاعدہ (1) کے تحت فہرست گواہان داخل کرنے کے پانچ دنوں کے اندر اس بارے میں مقرر کرے۔

بلا سمن گواہان پیش کرنا۔ 1 الف۔ قاعدہ 1 کے ذیلی قاعدہ (3) کی توضیحات کے تابع، دعویٰ کا کوئی فریق، قاعدہ 1 کے تحت سمن کے لیے درخواست دیے بغیر، شہادت یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے کسی گواہ کو لا سکتا ہے۔

سمن کے لیے درخواست دینے پر گواہان کا خرچہ عدالت میں جمع کرنا ہوگا۔ 2-(1) سمن کے لیے درخواست دینے والا فریق، سمن دیے جانے سے پہلے اور مقرر کی جانے والی مدت کے اندر، جو قاعدہ (1) کے ذیلی قاعدہ (4) کے تحت درخواست کرنے کی تاریخ سے سات دن کے بعد

کی نہیں ہوگی، عدالت میں زرنقد کی ایسی رقم ادا کرے گا جو عدالت کو ایسے شخص کے جسے بلایا گیا ہو ایسی عدالت میں جس میں اس کی حاضری مطلوب ہو آنے اور جانے اور ایک دن حاضری کے لیے سفر خرچہ اور دیگر اخراجات پورے کرنے کے لیے کافی معلوم ہو۔

ماہرین۔ (2) اس قاعدے کے تحت واجب الادا رقم کا تعین کرنے میں، عدالت، کسی ایسے شخص کی صورت میں جسے بطور ماہر شہادت دینے کے لیے بلایا گیا ہو، شہادت دینے اور مقدمہ کے لیے ضروری ایک ماہرانہ نوعیت کا کوئی کام انجام دینے میں دونوں کے لیے صرف کیے گئے وقت کا معقول محنتانہ دلا سکے گی۔

خرچے کی شرح۔ (3) جب عدالت کسی عدالت عالیہ کے ماتحت ہو، تو ایسے خرچے کی شرح مقرر کرتے وقت، اس بارے میں بنائے گئے کسی قواعد کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

خرچہ براہ راست گواہان کو ادا کیا جائے گا۔ (4) جب سمن پر کسی گواہ کی تعمیل براہ راست کوئی فریق کروائے، تو ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ خرچہ فریق یا اس کا کارندہ گواہ کو ادا کرے گا۔

گواہ کو خرچہ دیا جانا۔ 3- عدالت میں اس طرح ادا کی گئی رقم طلب کیے گئے شخص کو، سمن کی تعمیل کرواتے وقت، اگر اس کی اصالتاً تعمیل ہو سکے، دی جائے گی۔

ضابطہ جب ناکافی رقم ادا کی جائے۔ 4- (1) جب عدالت یا ایسے افسر کو جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے، یہ معلوم ہو کہ عدالت میں ادا کی گئی رقم ایسا خرچہ یا معقول محنتانہ پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، تو عدالت طلب کیے گئے شخص کو ادا کی جانے والی ایسی مزید رقم کی ہدایت کرے گی جو اسے اس بارے میں ضروری معلوم ہو، اور، ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں، یہ حکم دے سکتی ہے کہ ایسی رقم اس فریق کی جائیداد منقولہ کی قرقی اور فروخت سے حاصل کی جائے جس نے سمن حاصل کیا ہو؛ یا عدالت طلب کیے گئے شخص کو شہادت دیے بغیر رخصت کر سکتی ہے؛ یا مذکورہ بالا طریقے سے ایسی وصولی اور ایسے شخص کو رخصت کیے جانے یا دونوں کا حکم دے سکتی ہے۔

ایک دن سے زائد کے لیے روکے گئے گواہان کا خرچہ۔ (2) جب طلب کیے گئے شخص کو ایک دن سے زائد مدت کے لیے روکنا ضروری ہو، تو عدالت، وقتاً فوقتاً، ایسے فریق کو جس کی ایما پر اسے طلب کیا گیا تھا عدالت میں ایسی رقم ادا کرنے کا حکم دے سکتی ہے جو ایسی مزید مدت کے لیے اس کے رکنے کا خرچہ پورا کرنے کے لیے کافی ہو، اور، ایسی رقم جمع نہ کیے جانے پر، یہ حکم دے سکتی ہے کہ ایسی رقم اس فریق کی جائیداد منقولہ کی قرقی اور فروخت سے حاصل کی جائے جس نے سمن حاصل کیا ہو، یا عدالت طلب کیے گئے شخص کو شہادت دیے بغیر رخصت کر سکتی ہے، یا مذکورہ بالا طریقے سے ایسی وصولی اور ایسے شخص کو

رخصت کیے جانے یا دونوں کا حکم دے سکتی ہے۔

وقت، جگہ اور حاضری کے مقصد کی سمن میں صراحت کی جائے گی۔ 5- شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے والے شخص کی حاضری کے لیے ہر ایک سمن میں ایسے وقت اور ایسی جگہ کی صراحت ہوگی جہاں اس کی حاضری مطلوب ہو، اور یہ بھی کہ آیا اس کی حاضری شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کی غرض سے، یا دونوں اغراض کے لیے مطلوب ہے، اور کسی ایسی خاص دستاویز کی، جسے پیش کرنے کے لئے طلب کیے گئے شخص کو بلایا گیا ہو، معقول درستی کے ساتھ، کیفیت درج ہوگی۔

دستاویز پیش کرنے کے لیے سمن۔ 6- کسی شخص کو شہادت دینے کے لیے طلب کیے بغیر کوئی دستاویز پیش کرنے کے لیے طلب کیا جاسکتا ہے؛ اور کوئی ایسا شخص جسے فقط کوئی دستاویز پیش کرنے کے لیے طلب کیا جائے، سمن کا تعمیل کنندہ متصور ہوگا اگر وہ دستاویز پیش کرنے کے لیے اصالتاً حاضری کے بجائے ایسی دستاویز پیش کروائے۔

حاضر عدالت اشخاص کو شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔ 7- حاضر عدالت کسی شخص کو عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ شہادت دے یا اسکے قبضے یا اختیار میں کوئی دستاویز اسی وقت پیش کر دے۔

تعمیل کے لئے فریق کو دیا گیا سمن۔ 7الف-(1) کسی شخص کی حاضری کے لیے سمن جاری کرنے کے لیے کسی فریق کی درخواست پر، عدالت ایسے فریق کو ایسے شخص کی ایسے سمن پر تعمیل کرانے کی اجازت دے سکتی ہے، اور کسی ایسی صورت میں، ایسے فریق کو تعمیل کے لیے سمن حوالے کرے گی۔

(2) ایسے سمن کی تعمیل ایسے فریق سے یا اس کی جانب سے گواہ کو اس کی ایسی نقل بھیج کر یا اصالتاً دے کر کرائی جائے گی جس پر جج یا عدالت کے ایسے افسر کے دستخط ہوں جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے اور عدالت کی مہر ثبت ہوگی۔

(3) اس قاعدے کے تحت اصالتاً تعمیل شدہ سمن پر آرڈر V کے قاعدہ 16 اور 18 کی توضیعات کا اطلاق ہوگا گویا کہ تعمیل کرانے والا شخص تعمیل کنندہ افسر ہو۔

(4) اگر ایسے سمن کے، جب دیا جائے، لینے سے انکار کیا جائے یا اگر ایسا شخص جس کی تعمیل کروائی گئی ہو، دستخط کرنے اور تعمیل کی رسید دینے سے انکار کردے یا کسی بھی وجہ سے ایسے سمن کی اصالتاً تعمیل نہ ہوسکے، تو عدالت، فریق کی درخواست پر، ایسا سمن دوبارہ جاری کرے گی جس کی عدالت اسی طریقے سے تعمیل کرائے گی جس طرح مدعا علیہ کے سمن پر کرائی جاتی ہے۔

(5) جب اس قاعدے کے تحت کوئی فریق سمن کی تعمیل کرائے، تو فریق سے ایسی فیس ادا کرنا مطلوب نہ ہوگا جو دیگر طور پر سمن کی تعمیل کے لیے واجب الاخذ ہو۔

سمن کی تعمیل کیسے ہو۔ 8- اس آرڈر کے تحت ہر ایک سمن کی، جو قاعدہ 7 الف کے تحت تعمیل کے لیے کسی فریق کو دیا گیا سمن نہ ہو، تعمیل قریب قریب اسی طریقے سے کرائی جائے گی جس طرح مدعاعلیہ کے سمن کی کرائی جاتی ہے، اور آرڈر V میں تعمیل کے ثبوت کی نسبت قواعد کا اطلاق اس قاعدے کے تحت تعمیل شدہ تمام سمنوں کی صورت میں ہوگا۔

سمن کی تعمیل کا وقت۔ 9- تمام صورتوں میں تعمیل اس وقت سے کافی پہلے کرائی جائے گی جو طلب کیے گئے شخص کی حاضری کے لیے سمن میں مصرحہ ہو، تاکہ اسے تیاری اور اس جگہ تک سفر کرنے کی معقول مہلت مل سکے جہاں اس کی حاضری مطلوب ہو۔

ضابطہ جب گواہ سمن کی تعمیل نہ کرے۔ 10- (1) جب کوئی شخص جسے یا تو شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کے لیے حاضری کا سمن جاری کیا گیا ہو، ایسے سمن کی تعمیل میں حاضر ہونے یا دستاویز پیش کرنے سے قاصر رہے، تو عدالت۔

(الف) اگر تعمیل کنندہ افسر کا تصدیق نامہ بذریعہ بیان حلفی مصدقہ نہ ہو، یا اگر سمن کی تعمیل کسی فریق یا اس کے کارندے نے کی ہو، ایسے تعمیل کنندہ افسر یا فریق یا اس کے کارندے کا حلف پر بیان لے گی، جیسی کہ صورت ہو، جس نے تعمیل کرائی ہو، یا کسی عدالت سے اس کا ایسا بیان دلوائے گی، جس میں سمن کی تعمیل یا عدم تعمیل کا ذکر ہو، یا

(ب) اگر تعمیل کنندہ افسر کا تصدیق نامہ اس طرح مصدقہ ہو، ایسے تعمیل کنندہ افسر یا فریق یا اس کے کارندے کا حلف پر بیان لے سکتی ہے، جیسی کہ صورت ہو، جس نے تعمیل کرائی ہو، یا کسی عدالت سے اس کا ایسا بیان دلوائے گی، جس میں سمن کی تعمیل یا عدم تعمیل کا ذکر ہو۔

(2) جب عدالت کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ ایسی شہادت یا پیش کیا جانا اہم ہے، اور یہ کہ ایسا شخص، جائز عذر کے بغیر، ایسے سمن کی تعمیل میں حاضر ہونے یا دستاویز پیش کرنے سے قاصر رہا ہے یا اس نے بالارادہ تعمیل نہیں کی، تو وہ ایک اشتہار جاری کرسکتی ہے جس میں اسے اشتہار میں مذکورہ وقت اور جگہ پر شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کے لیے حاضر ہونے کا حکم دیا جائے، اور ایسے اشتہار کی ایک نقل اس گھر کے بیرونی دروازے یا دیگر نمایاں حصے پر چسپاں کی جائے گی جس میں وہ عام طور پر رہتا ہو۔

(3) ایسے اشتہار کے بدلے یا اسے جاری کرتے وقت، یا بعد ازاں کسی وقت، عدالت اپنے اختیار

تمیزی سے، ایسے شخص کی گرفتاری کے لیے، معہ یا بلا ضمانت وارنٹ جاری سکتی ہے، اور ایسی رقم تک اس کی جائیداد کی قرقی کا حکم صادر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے، جو قرقی کے اخراجات اور کسی ایسے جرمانے کی رقم سے زائد نہ ہو جو قاعدہ 12 کے تحت عاید کیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی عدالت مطالبات خفیفہ غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کا حکم صادر نہیں کرے گی۔

اگر گواہ حاضر ہو جائے تو حکم قرقی واپس لے لیا جائے گا۔ 11- جب، اس کی جائیداد کی قرقی کے بعد کسی وقت، ایسا شخص حاضر ہو جائے اور عدالت کو مطمئن کر دے ——

(الف) کہ وہ بلا قانونی جواز سمن کی تعمیل کرنے سے قاصر نہیں رہا ہے یا اس نے بلا ارادہ تعمیل سے گریز کیا ہے، اور

(ب) جب وہ آخری ماقبل قاعدے کے تحت جاری کیے گئے اشتہار میں متذکرہ وقت اور جگہ پر حاضر ہونے سے قاصر رہا ہو، تو یہ کہ اسے وقت پر حاضری کے ایسے اشتہار کی کوئی اطلاع نہیں تھی،

تو عدالت یہ ہدایت دے گی کہ جائیداد کو قرقی سے واگذاشت کیا جائے اور قرقی کے اخراجات کی نسبت ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

ضابطہ اگر گواہ حاضر نہ ہو۔ 12- (1) جب ایسا شخص حاضر نہ ہو، یا حاضر ہو جائے لیکن عدالت کو ایسا اطمینان نہ دلا سکے، تو عدالت اس کے حالاتِ زندگی اور مقدمہ کی جملہ صورت حال کو ملحوظ رکھتے ہوئے، اس پر ایسا جرمانہ عاید کر سکے گی جو پانچ سو روپے سے زائد نہ ہو جسے وہ ٹھیک سمجھے، اور اس کی جائیداد یا اس کے کسی جز کی قرقی اور نیلام کا حکم دے سکے گی یا، اگر وہ قاعدہ 10 کے تحت پہلے سے قرق ہو، تو ایسی قرقی کے تمام اخراجات معہ مذکورہ جرمانے کی رقم، اگر کوئی ہو، ادا کرنے کی غرض سے نیلام کا حکم دے سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر ایسا شخص جس کی حاضری مطلوب ہو مذکورہ اخراجات اور جرمانہ عدالت میں ادا کر دے، تو عدالت جائیداد کی قرقی سے واگذاشت کا حکم دے گی۔

(2) اس امر کے باوجود کہ عدالت نے قاعدہ 10 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت اشتہار جاری نہیں کیا ہے، نہ وارنٹ جاری کیا ہے نہ ہی اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت قرقی کا حکم دیا ہے، عدالت ایسے شخص کو یہ وجہ بتا کر کہ جرمانہ کیوں نہ عاید کیا جائے نوٹس دینے کے بعد اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت جرمانہ عائد کر سکے گی۔

قرقی کا طریقہ۔ 13- کسی اجرائے ڈگری میں جائیداد کی قرقی اور نیلامی کی نسبت توضیعات کا جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں، اس آرڈر کے تحت کسی قرقی اور نیلامی پر اطلاق ہونا متصور ہوگا گویا کہ وہ

شخص جس کی جائیداد اس طرح قرق کی گئی ہو یا ایسا تھا۔

عدالت اپنی ایما پر ایسے اشخاص کو جو فریق مقدمہ نہ ہوں، گواہان کے طور پر طلب کر سکتی ہے۔ 14- مجموعہ ہذا کی حاضری اور پیش ہونے کی نسبت توضیعات اور فی الوقت نافذ کسی قانون کے تابع، جب عدالت کسی وقت کسی شخص کا بیان لینا ضروری سمجھے جس میں ایسا فریق مقدمہ شامل ہے جسے کسی فریق مقدمہ نے بطور گواہ طلب نہ کیا ہو، تو عدالت اپنی ایما پر، مقرر کی جانے والی تاریخ پر شہادت دینے یا اس کے قبضے میں کوئی دستاویز پیش کرنے کے لئے بطور گواہ طلب کر سکتی ہے، اور اس کا بطور گواہ بیان لے سکتی ہے یا اسے ایسی دستاویز پیش کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کے لیے طلب کیے گئے اشخاص کا فرض۔ 15- متذکرہ بالا آخری قاعدے کے تابع، جس کسی کو حاضر ہونے اور کسی دعویٰ میں شہادت دینے کے لیے طلب کیا جائے اس غرض کے لیے سمن میں مذکورہ وقت اور جگہ پر حاضر ہوگا، اور جس کسی کو دستاویز پیش کرنے کے لیے طلب کیا جائے یا تو وہ اسے پیش کرنے کے لیے حاضر ہوگا یا ایسے وقت اور جگہ پر اسے پیش کروائے گا۔

گواہان کب رخصت ہو سکتے ہیں۔ 16-(1) اس طرح طلب کیا گیا اور حاضر ہونے والا کوئی شخص، بجز اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے، تب تک دعویٰ کی ہر سماعت پر حاضر ہوگا جب تک دعویٰ کا فیصلہ ہو جائے۔

(2) کسی فریق کی درخواست پر اور عدالت کے توسط سے تمام ضروری اخراجات (اگر کوئی ہوں) کی ادائیگی پر، عدالت اس طرح طلب کئے گئے اور حاضر ہونے والے کسی شخص سے آئندہ تاریخ یا کسی دیگر سماعت پر یا دعویٰ کے فیصلے تک حاضر ہونے کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دے سکتی ہے اور، ایسی ضمانت مہیا کرنے سے اسے قاصر رہنے کی صورت میں اس کی سول جیل میں حراست کا حکم دے سکتی ہے۔

قواعد 10 تا 13 کا اطلاق۔ 17- قواعد 10 تا 13 کی توضیعات کا، جہاں تک وہ قابل اطلاق ہیں، کسی ایسے شخص پر اطلاق متصور ہوگا جو کسی سمن کی تعمیل میں حاضر ہو کر قاعدہ 16 کی خلاف ورزی میں، بلا قانونی عذر رخصت ہو جائے۔

ضابطہ جب حراست میں لیا گیا گواہ شہادت نہ دے سکے یا دستاویز پیش نہ کر سکے۔ 18- جب کسی وارنٹ کے تحت گرفتار کیے گئے کسی شخص کو تحویل میں عدالت میں لایا جائے اور وہ فریقین یا ان میں سے کسی فریق کی غیر حاضری کی وجہ سے ایسی شہادت نہ دے سکے یا ایسی دستاویز پیش نہ

کر سکے جسے دینے یا پیش کرنے کے لیے اسے طلب کیا گیا ہو، تو عدالت اسے ایسے وقت اور جگہ پر جسے وہ ٹھیک سمجھے حاضر ہونے کے لیے اس کی معقول ضمانت یا دیگر کفالت دینے کا حکم دے سکتی ہے، اور، ایسی ضمانت یا کفالت دیے جانے پر، اسے رہا کر سکتی ہے، اور، اس کے ایسی ضمانت یا کفالت دینے میں قاصر رہنے کی صورت میں سول جیل میں اس کی حراست کا حکم دے سکتی ہے۔

کسی گواہ کو اصالتاً حاضر ہونے کا حکم نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ بعض حدود کے اندر رہتا ہو۔

19- کسی شخص کو اصالتاً شہادت دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا تاوقتیکہ وہ —

(الف) عدالت کے عام ابتدائی اختیار کی مقامی حدود کے اندر رہتا ہو، یا

(ب) ایسی حدود سے باہر لیکن عدالت کی عمارت سے ایک سو کلومیٹر سے کم فاصلے والی یا جب ایسی جگہ جہاں وہ رہتا ہو اور اس جگہ کے درمیان جہاں عدالت واقع ہو چھ میں سے پانچ حصے کے فاصلے کے لیے ریل یا اسٹیمر رسل و رسائل یا دیگر سرکاری سواری کا انتظام قائم ہو پانچ سو کلومیٹر سے کم فاصلے والی جگہ پر رہتا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب اس قاعدے میں متذکرہ دو جگہوں کے درمیان ہوائی نقل و حمل دستیاب ہو اور گواہ کو ہوائی سفر کا کرایہ ادا کیا جائے، تو اسے اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

عدالت سے طلب کیے جانے پر کسی فریق کا شہادت دینے سے انکار کا نتیجہ۔

20- جب عدالت میں موجود دعویٰ کا کوئی فریق، جب عدالت اسے شہادت دینے یا ایسی دستاویز پیش کرنے کا حکم دے جو اس وقت اور وہیں پر اس کے قبضے یا اختیار میں ہو، بلا قانونی عذر کے انکار کر دے، تو عدالت اس کے خلاف فیصلہ سنا سکتی ہے یا دعویٰ کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

گواہان کی نسبت قواعد کا اطلاق طلب شدہ فریقین پر ہوگا۔

21- جب دعویٰ کے کسی فریق کو شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کا حکم دیا جائے، تو گواہان کی نسبت توضیعات کا اطلاق، جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں، اس پر ہوگا۔

آرڈر XVI الف

قید خانوں میں بند یا زیر حراست گواہان کی حاضری

تعریفات۔

1- اس آرڈر میں، —

(الف) ''زیر حراست'' میں کسی قانون کے تحت زیر حراست شامل ہے، جو احتیاطی حراست کی توضیح کرے؛

(ب) ''قید خانے'' میں حسب ذیل شامل ہے —

(i) ایسی کوئی جگہ جسے ریاستی حکومت نے، عام یا خصوصی حکم کی رُو سے ایک ذیلی جیل قرار دیا ہو؛ اور

(ii) کوئی اصلاحی جیل، کم سن مجرموں کا تادیب خانہ یا اسی نوعیت کا کوئی دیگر ادارہ۔

شہادت دینے کے لیے قیدیوں کی حاضری کا حکم دینے کا اختیار۔

2- جب کسی عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ ریاست کے اندر کسی قید خانے میں بند یا زیر حراست کسی شخص کی شہادت کسی دعوئی میں اہم ہے، تو عدالت ایک حکم صادر کر سکتی ہے جس میں قید خانے کے نگراں افسر کو حکم دیا جائے کہ اس شخص کو شہادت کے لیے عدالت میں پیش کیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر قید خانے کا فاصلہ عدالت کی عمارت سے پچیس کلومیٹر سے زائد ہو، تو ایسا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ عدالت کو یہ اطمینان ہو کہ ایسے شخص کا کمیشن پر بیان لیا جانا کافی نہیں ہوگا۔

خرچہ عدالت میں جمع ہوگا۔

3-(1) قاعدہ 2 کے تحت کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے، عدالت ایسے فریق کو، جس کی ایما پر یا جس کے فائدے کے لیے، حکم جاری کیا جانا ہو، زر نقد کی ایسی رقم عدالت میں جمع کرنے کا حکم دے گی جو عدالت کو حکم کی تعمیل کا خرچہ پورا کرنے کے لیے کافی معلوم ہو، جس میں گواہ کو فراہم کیے گئے ہمسفر محافظ کا سفر خرچہ اور دیگر خرچہ شامل ہو۔

(2) جب عدالت کسی عدالت عالیہ کے ماتحت ہو، تو ایسے خرچے کی شرح مقرر کرتے وقت، اس بارے میں عدالت عالیہ کے بنائے ہوئے کسی قواعد کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

بعض اشخاص کو قاعدہ 2 کے نفاذ سے خارج کرنے کا ریاستی حکومت کا اختیار۔ 4 - (1) ریاستی حکومت، کسی بھی وقت، ذیلی قاعدہ (2) میں مصرحہ امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے، عام یا خصوصی حکم کی رو سے، یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ کوئی شخص یا اشخاص کا طبقہ ایسے قید خانے سے نہیں نکالا جائے گا جس میں وہ بند یا زیر حراست ہو، اور اس کے بعد، جب تک یہ حکم نافذ رہے، قاعدہ 2 کے تحت، خواہ ریاستی حکومت کے صادر کیے گئے حکم کی تاریخ سے پہلے یا اس کے بعد صادر کیا گیا کوئی حکم ایسے شخص یا اشخاص کے طبقے کی نسبت موثر نہ ہوگا۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے، ریاستی حکومت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھے گی، یعنی:-

(الف) ایسے جرم کی نوعیت جس کے لیے یا ایسی وجوہ جن پر، اس شخص یا اشخاص کے طبقے کو قید خانے میں بند کرنے یا زیر حراست رکھنے کا حکم دیا گیا ہو؛

(ب) امن عامہ میں خلل کا امکان، اگر اس شخص یا اشخاص کے طبقے کو قید خانے سے نکالنے کی اجازت دی جائے؛ اور

(ج) مفاد عامہ، عام طور پر۔

قید خانے کا نگراں افسر بعض صورتوں میں حکم کے عملدرآمد سے باز رہے گا۔ 5 - جب وہ شخص جس کی نسبت قاعدہ 2 کے تحت کوئی حکم صادر کیا جائے ―

(الف) ایسا شخص ہو جس کی نسبت قید خانے سے وابستہ میڈیکل افسر نے یہ تصدیق کی ہو کہ وہ علالت یا معذوری کی وجہ سے قید خانے سے نکالے جانے کے قابل نہیں ہے؛ یا

(ب) سماعت کے لیے زیر سپردگی ہو یا دوران سماعت یا ابتدائی تفتیش کے دوران ریمانڈ پر ہو؛ یا

(ج) ایسی مدت کے لیے تحویل میں ہو جو ایسا وقت منقضی ہونے سے پہلے ختم ہو جاتی، جو حکم کی تعمیل اور ایسے قید خانے میں اسے واپس لے جانے کے لیے مطلوب ہو، جس میں وہ بند یا زیر حراست ہو؛ یا

(د) ایسا شخص ہو جس پر قاعدہ 4 کے تحت ریاستی حکومت کے صادر کیے گئے حکم کا اطلاق ہوتا ہو،

تو قید خانے کا نگراں افسر عدالت کے حکم کے عملدرآمد سے باز رہے گا اور عدالت کو ایسے باز رہنے کی وجوہات کا تحریری بیان بھیجے گا۔

قیدی کو زیر تحویل عدالت میں لایا جائے گا۔ 6- کسی دیگر صورت میں، قید خانے کا نگراں افسر عدالت کے حکم کی حوالگی پر، اس میں مذکورہ شخص کو عدالت میں بھجوائے گا تا کہ وہ ایسے حکم میں متذکرہ

وقت پر حاضر رہے، اور اسے عدالت میں یا اس کے قریب تحویل میں رکھوائے گا جب تک کہ اس کا بیان لیا گیا ہو یا جب تک کہ عدالت اسے ایسے قید خانے میں واپس لے جانے کی اجازت دیدے جس میں وہ بند یا زیر حراست ہو۔

قید خانے میں گواہ کا بیان لینے کے لیے کمیشن جاری کرنے کا اختیار۔ 7 - (1) جب عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ خواہ اندرون ریاست یا بھارت میں کسی بھی جگہ واقع کسی قید خانے میں بند یا زیر حراست کسی شخص کی شہادت کسی دعویٰ میں اہم ہے لیکن ایسے شخص کی حاضری اس آرڈر کی ماقبل توضیعات کے تحت نہیں لی جاسکتی، تو عدالت ایسے قید خانے میں، جس میں وہ بند یا زیر حراست ہو، اس شخص کا بیان لینے کے لیے کمیشن جاری کر سکے گی۔

(2) آرڈر XXVI کی توضیعات کا، جہاں تک ہو سکے، قید خانے میں ایسے شخص کا کمیشن پر بیان لینے کی نسبت اطلاق ہوگا گویا کہ ان کا اطلاق کسی دیگر شخص کا کمیشن پر بیان لینے کی نسبت ہوتا ہے۔

آرڈر XVII

التوا

عدالت مہلت دے کر سماعت ملتوی کر سکتی ہے۔ 1 - (1) عدالت، اگر معقول وجہ ظاہر کی جائے، دعویٰ کے کسی مرحلے پر، ایسی وجوہات پر جو قلمبند کی جائیں، فریقین یا ان میں سے کسی فریق کو مہلت دے سکتی ہے، اور دعویٰ کی سماعت وقتاً فوقتاً ملتوی کر سکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی التوا دعوے کی سماعت کے دوران کسی فریق کو تین بار سے زائد منظور نہیں کیا جائے گا۔

التوا کا خرچہ۔ (2) ایسی ہر ایک صورت میں عدالت مقدمہ کی مزید سماعت کی تاریخ مقرر کرے گی، اور التوا سے واقع ہونے والے خرچے یا زائد خرچے کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکتی ہے، جسے وہ ٹھیک سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ، —

(الف) جب دعویٰ کی سماعت شروع ہو گئی ہو، تو وہ روزانہ جاری رہے گی تاوقتیکہ تمام حاضر گواہان کے بیان لیے جائیں، سوائے اس کے کہ عدالت یہ پائے کہ، ایسی غیر معمولی وجوہ کی بنا پر جنہیں وہ قلمبند کرے گی، اگلی تاریخ کے بعد سماعت کا التوا ضروری ہے،

(ب) کسی فریق کی استدعا پر کوئی التوا نہ دیا جائے گا سوائے اس کے کہ جب حالات اس فریق کے

قابو میں نہ ہوں،

(ج) یہ واقعہ کہ کسی فریق کا وکیل دوسری عدالت میں مصروف کار ہے، التوا کی وجہ نہ ہوگا،

(د) جب کسی وکیل کی علالت یا دوسری عدالت میں مصروف کار ہونے کے سوا کسی وجہ کی بنا پر مقدمہ کی پیروی کے لیے اس کے ناقابل ہونے کا عذر بنائے التوا کے طور پر پیش کیا جائے، تو عدالت التوا نہیں دے گی بجز اس کے کہ وہ مطمئن ہو جائے کہ التوا کی درخواست کرنے والا فریق وقت پر دوسرا وکیل نہیں کر سکتا تھا،

(ہ) جب کوئی گواہ عدالت میں موجود ہو لیکن کوئی فریق یا اس کا وکیل موجود نہ ہو یا فریق یا اس کا وکیل، اگرچہ عدالت میں موجود ہو، گواہ کا بیان لینے یا جرح کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو عدالت، اگر وہ ٹھیک سمجھے گواہ کا بیان قلمبند کر کے ایسے احکام صادر کر سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے اور ایسے فریق یا اس کے وکیل سے جو موجود نہ ہو یا متذکرہ بالا کارروائی کے لیے تیار نہ ہو، گواہ کا بیان یا جرح، جیسی کہ صورت ہو، ترک کر سکتی ہے۔

ضابطہ اگر فریقین مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہوں۔ 2- جب، کسی ایسی تاریخ پر جس پر دعوے کی سماعت ملتوی کی گئی ہو، فریقین یا اس میں سے کوئی فریق حاضر نہ ہو، تو عدالت اس بارے میں آرڈر IX میں بتائے گئے طریقوں میں سے ایک طریقے سے دعویٰ کو نپٹانے کی کارروائی کر سکتی ہے یا ایسا دیگر حکم صادر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

تشریح- جب کسی فریق کی شہادت یا شہادت کا زیادہ تر حصہ پہلے ہی قلمبند کیا گیا ہو اور ایسا فریق کسی ایسی تاریخ پر جس پر دعویٰ کی سماعت ملتوی کی گئی ہو حاضر نہ ہو، تو عدالت، اپنے اختیار تمیزی سے، مقدمے کی کارروائی کرے گی گویا کہ ایسا فریق حاضر تھا۔

عدالت اس امر کے باوجود کارروائی کر سکتی ہے کہ دونوں فریق شہادت وغیرہ پیش نہ کریں۔ 3- جب دعویٰ کا کوئی ایسا فریق جسے مہلت دی گئی ہو اپنی شہادت پیش نہ کرے، یا اپنے گواہ کو حاضر نہ کروائے، یا کوئی ایسا دیگر فعل انجام نہ دے جو دعویٰ کی مزید پیش رفت کے لیے ضروری ہو، جس کے لیے مہلت دی گئی ہو، تو عدالت، ایسے قصور کے باوجود، ——

(الف) اگر فریقین حاضر ہوں، فوری طور پر دعویٰ کے فیصلے کی کارروائی کر سکتی ہے، یا

(ب) اگر فریق، یا ان میں سے کوئی فریق غیر حاضر ہو، قاعدہ 2 کے تحت کارروائی کر سکتی ہے۔

آرڈر XVIII

دعویٰ کی سماعت اور گواہان کا بیان

آغاز کرنے کا حق۔ 1- مدعی کو آغاز کرنے کا حق حاصل ہے بجز اس کے کہ مدعا علیہ مدعی کے مبینہ واقعات کو تسلیم کرلے اور یہ تکرار کرے کہ یا تو قانونی امر کے باعث یا مدعا علیہ کے بیان کیے گئے بعض اضافی واقعات کی بنا پر مدعی ایسی دادرسی کے کسی جز کا حقدار نہیں ہے جس کا وہ مطالبہ کرتا ہے، اور ایسی صورت میں مدعا علیہ کو آغاز کا حق حاصل ہے۔

بیان اور شہادت پیش کرنا۔ 2 - (1) دعویٰ کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ پر یا کسی ایسی دیگر تاریخ پر جس پر سماعت ملتوی کی جائے، آغاز کا حق رکھنے والا فریق اپنا مقدمہ بیان کرے گا اور ایسی تنقیحات کی تائید میں اپنی شہادت پیش کرے گا جنہیں ثابت کرنے کا وہ پابند ہو۔

(2) اس کے بعد دوسرا فریق اپنا مقدمہ بیان کرے گا اور اپنی شہادت (اگر کوئی ہو) پیش کرے گا اور پھر پورے مقدمہ کی نسبت عام طور پر عدالت سے گذارش کرے گا۔

(3) اس کے بعد آغاز کرنے والا فریق پورے مقدمہ کی نسبت عام طور پر جواب دے گا۔

(3 الف) کوئی فریق، کسی مقدمہ میں زبانی بحث کر سکے گا اور وہ زبانی بحث، اگر کوئی ہو، ختم کرنے کے پہلے عدالت کو، اگر عدالت ایسی اجازت دے، اپنے معاملے کی حمایت میں مختصر طور پر اور صریح عنوان کے تحت تحریری بحث پیش کر سکے گا اور ایسی تحریری بحث ریکارڈ کا حصہ ہوگی۔

(3 ب) ایسی تحریری بحث کی ایک نقل فریق مخالف کو بھی ساتھ ہی ساتھ دی جائے گی۔

(3 ج) تحریری بحث داخل کرنے کے لئے کوئی التواء تب تک منظور نہیں کیا جائے گا جب تک عدالت، ایسی وجوہات کی بناء پر، جو قلمبند کی جائیں، ایسا التواء منظور کرنا ضروری خیال نہ کرے۔

(3 د) عدالت، کسی مقدمہ میں دونوں فریقین میں سے کسی فریق کے ذریعہ زبانی بحث کے لیے وقت کی ایسی حدود مقرر کرے گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

شہادت جب کئی تنقیحات ہوں۔ 3- جب کئی تنقیحات ہوں، جن میں سے بعض کے ثبوت کا بار دوسرے فریق پر ہو تو آغاز کرنے والے فریق کو یہ اختیار ہوگا کہ یا تو وہ ان تنقیحات پر اپنی شہادت پیش کرے یا دوسرے فریق کی پیش کی گئی شہادت کے جواب کے طور پر اسے محفوظ رکھے، اور، موخر الذکر صورت میں، آغاز کرنے والا فریق دوسرے فریق کی تمام شہادت پیش ہونے کے بعد ان تنقیحات پر شہادت پیش

کرسکتا ہے، اور تب دوسرا فریق آغاز کرنے والے فریق کی اس طرح پیش کی گئی شہادت پر خصوصی طور پر جواب پیش کرسکتا ہے؛ لیکن تب آغاز کرنے والا فریق پورے مقدمے پر عام طور پر جواب پیش کرنے کا حقدار ہوگا۔

فریق مقدمہ دیگر گواہان سے پہلے حاضر ہوگا۔ 3 الف- جب کوئی فریق خود بطور گواہ پیش ہونا چاہے، تو وہ اس کی جانب سے کسی دیگر گواہ کا بیان لیے جانے سے پہلے اس طرح پیش ہوگا، بجز اس کے کہ عدالت اسے، ایسی وجوہ کی بنا پر جنہیں وہ قلمبند کرے گی، کسی بعد کے مرحلے پر خود اپنے گواہ کے طور پر پیش ہونے کی اجازت دے۔

شہادت کا قلمبند کیا جانا۔ 4 - (1) ہر ایک مقدمہ میں کسی گواہ سے سوال فریق اول (ایگزامنیشن ان چیف) کے حلف نامے پر کئے جائیں گے اور اس کی نقول فریق مخالف کو اس فریق کے ذریعہ، جو اسے شہادت کے لئے بلاتا ہے، دی جائیں گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں دستاویز داخل کی گئی ہوں اور فریق ان دستاویزوں پر انحصار کرتے ہوں، وہاں حلف نامہ کے ساتھ داخل کی گئی ایسی دستاویزوں کا ثبوت اور قبولیت عدالت کے حکم کے تحت ہوگی۔

(2) ایسے حاضر گواہ کی شہادت (جرح اور سوال مکرر فریق اول)، جس کی حلف نامہ کے ذریعہ شہادت (سوال فریق اول) عدالت میں پیش کی گئی ہو، یا تو عدالت کے ذریعہ یا اس کے ذریعہ مقرر کمشنر کے ذریعہ قلمبند کی جائیں گی:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اس ذیلی قاعدے کے تحت کمیشن کی تقرری کے وقت، ایسی معقول وجوہات کو، جنہیں وہ مناسب خیال کرے، دھیان میں رکھے گی۔

(3) عدالت یا کمشنر، جیسی کہ صورت ہو، شہادت کو جج یا کمشنر، جیسی کہ صورت ہو، کی موجودگی میں یا تو تحریری طور پر یا مشین کے ذریعہ قلمبند کرے گا اور جہاں ایسی شہادت کو کمشنر ریکارڈ کرے، وہاں وہ ایسی شہادت کو اپنی تحریری اور دستخط شدہ رپورٹ کے ساتھ اس کا تقرر کرنے والی عدالت کو واپس کرے گا اور اس طرح لی گئی شہادت دعوے کے ریکارڈ کا حصہ ہوگی۔

(4) اظہار کے وقت کمشنر کسی گواہ کے چال چلن کی بابت ایسی رائے زنی قلمبند کرے گا جنہیں وہ اہم خیال کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ کمشنر کے روبرو شہادت قلمبند کئے جانے کے دوران اٹھایا گیا کوئی عذر اس کے ذریعہ قلمبند کیا جائے گا اور عدالت، بحث کے وقت اس پر فیصلہ کرے گی۔

(5) کمشنر کی رپورٹ، کمیشن جاری کئے جانے کی تاریخ سے ساٹھ دن کے اندر کمیشن کی تقرری کرنے والی عدالت کو پیش کی جائے گی سوائے ایسی صورت میں کہ جب عدالت ایسی وجوہات کی بنا پر جنہیں وہ قلمبند کرے، میعاد میں توسیع نہ کر دے۔

(6) عدالت عالیہ یا ضلع جج، جیسی کہ صورت ہو، اس قاعدے کے تحت شہادت قلمبند کرنے کے لئے کمشنروں کا ایک پینل بنائے گا۔

(7) عدالت، عام یا خصوصی حکم کے ذریعہ کمشنر کی خدمات کے لئے معاوضہ کے طور پر ادا کی جانے والی رقم طے کر سکے گی۔

(8) آرڈر XXVI کے قاعدہ 16,16 الف، 17 اور 18 کی توضیعات کا، وہاں تک جہاں تک ان کا اطلاق ہوتا ہو، اس قاعدے کے تحت ایسا کمیشن جاری کرنے، اس کی تعمیل اور واپسی پر اطلاق ہوگا۔

<u>قابل اپیل مقدمات میں کیسے شہادت لی جائے گی۔</u> 5-ایسے مقدمات میں جن میں اپیل کی اجازت ہو، ہر ایک گواہ کی شہادت، —

(الف) عدالتی زبان میں لی جائے گی، —

(i) تحریری طور پر یا جج کی موجودگی میں اور اس کی ذاتی ہدایت اور نگرانی کے تحت، یا

(ii) ٹائپ رائٹر پر براہ راست جج سے املاء کر؛ یا

(ب) اگر جج ایسی وجوہ کی بنا پر جو قلمبند کی جائیں گی، ایسی ہدایت دے، جج کی موجودگی میں عدالت کی زبان میں بذریعہ مشین۔

<u>بیان کا ترجمہ کب کروایا جائے۔</u> 6-جب شہادت اس زبان سے جس میں وہ دی جائے مختلف زبان میں تحریر کی جائے، اور گواہ ایسی زبان جس میں وہ تحریر کی جائے، نہ سمجھتا ہو، تو تحریری طور پر لی گئی شہادت کا ترجمہ اسے ایسی زبان میں سنایا جائے گا جس میں شہادت دی گئی ہو۔

<u>دفعہ 138 کے تحت شہادت۔</u> 7-دفعہ 138 کے تحت تحریر کی گئی شہادت قاعدہ 5 سے مقررہ فارم کے مطابق ہوگی اور اسے پڑھ کر سنایا جائے گا اور اس پر دستخط ہوں گے اور، حسب ضرورت، اس کا ترجمہ کیا جائے گا اور اسے درست کیا جائے گا گویا کہ یہ اس قاعدے کے تحت تحریر کی گئی شہادت ہو۔

<u>یادداشت جب جج نے شہادت قلمبند نہ کی ہو۔</u> 8-جب شہادت جج تحریری طور پر قلمبند نہ کرے، یا کھلی عدالت میں اس کے املے سے، یا اس کی موجودگی میں مشینی طور پر قلمبند نہ کی جائے، تو وہ، جیسے جیسے ہر ایک گواہ کا بیان ہوتا جائے، ہر ایک گواہ کے بیان کے مضمون کی یادداشت رکھنے کا پابند ہوگا، اور

ایسی یادداشت جج لکھے گا اور اس پر دستخط کرے گا اور وہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے گی۔

شہادت انگریزی میں کب تحریر کی جاسکتی ہے۔ 9 - (1) جب انگریزی عدالت کی زبان نہ ہو، لیکن دعویٰ کے ایسے تمام فریقین جو اصالتاً حاضر ہوں، اور فریقین میں سے ایسے فریقین کے وکلا، جو بذریعہ وکلا حاضر ہوں، انگریزی میں دی گئی شہادت پر اعتراض نہ کریں، جو انگریزی میں تحریر کی گئی ہو، تو جج اسے اس طرح تحریر کرسکتا ہے یا کرواسکتا ہے۔

(2) جب شہادت انگریزی میں نہ دی جائے لیکن اصالتاً حاضر ہونے والے تمام فریقین، اور بذریعہ وکلا حاضر ہونے والے فریقین میں سے فریقین کے وکلا انگریزی میں ایسی شہادت تحریر کیے جانے پر اعتراض نہ کریں، تو جج ایسی شہادت انگریزی میں تحریر کرسکتا ہے یا کرواسکتا ہے۔

کوئی خاص سوال و جواب تحریر کیا جاسکتا ہے۔ 10- عدالت، اپنی ایما پر یا کسی فریق یا اس کے وکیل کی درخواست پر، کوئی خاص سوال اور جواب، یا کسی سوال پر کوئی عذر تحریر کرسکتی ہے، اگر ایسا کرنے کی کوئی خصوصی وجہ معلوم ہو۔

سوالات جن پر اعتراض کیا گیا ہو اور عدالت ان کی اجازت دے۔ 11- جب گواہ سے کیے گئے کسی سوال پر کوئی فریق یا اس کا وکیل اعتراض کرے، لیکن عدالت سوال کرنے کی اجازت دے، تو جج سوال، جواب، اعتراض اور اعتراض کرنے والے شخص کا نام، اس پر عدالت کے فیصلے کے ہمراہ تحریر میں لائے گا۔

گواہان کے چال چلن پر رائے زنی۔ 12- عدالت ایسی رائے زنی قلمبند کرسکے گی جسے وہ کسی ایسے گواہ کے چال چلن کی نسبت اہم سمجھے جس کا بیان لیا جارہا ہو۔

ناقابل اپیل مقدمات میں یادداشت شہادت۔ 13- ایسے مقدمات میں جن میں اپیل کی اجازت نہ ہو، تمام گواہان کی مفصل شہادت تحریر کرنا یا اس کا املا لکھوانا یا قلمبند کرنا ضروری نہیں ہوگا، لیکن جج، جبکہ ہر ایک گواہ کا بیان لیا جارہا ہو، گواہ کے بیان کے مضمون کی یادداشت تحریر کرے گا، یا ٹائپ رائیٹر پر براہ راست اس کا املا لکھوائے گا یا بذریعہ مشین قلمبند کروائے گا اور ایسی یادداشت پر جج کے دستخط ہوں گے یا اسے دیگر طور پر مستند بنایا جائے گا اور وہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے گی۔

14- حذف۔

دوسرے جج کی لی ہوئی شہادت پر کارروائی کرنے کا اختیار۔ 15 - (1) جب کوئی جج موت، تبادلے یا دیگر وجہ کی بنا پر کسی دعویٰ کی سماعت کو مکمل نہ کرسکے، تو اس کا جانشین متذکرہ قواعد

کے تحت تحریر کی گئی کسی شہادت یا لکھی گئی کسی یادداشت کی نسبت کارروائی کر سکے گا گویا کہ ایسی شہادت یا یادداشت مذکورہ قواعد کے تحت اس نے تحریر کی تھی یا لکھی تھی یا اس کی ہدایت کے تحت تحریر کی گئی یا لکھی گئی تھی اور وہ ایسے مرحلے سے دعویٰ پر کارروائی کر سکتا ہے جس پر اس کے پیشرو نے اسے چھوڑا تھا۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کی توضیعات کا، جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں، دفعہ 24 کے تحت منتقل کیے گئے کسی دعوے میں لی گئی شہادت پر اطلاق ہونا متصور ہوگا۔

<u>گواہ کا فوری بیان لینے کا اختیار۔</u> 16 - (1) جب کوئی گواہ عدالت کی حدود سے رخصت ہونے کے قریب ہو، یا عدالت کے حسب اطمینان کوئی دیگر معقول وجہ ظاہر کی جائے کہ اس کی شہادت کیوں فوری طور پر لی جانی چاہیے، تو عدالت دعویٰ دائر ہونے کے بعد کسی بھی وقت، کسی فریق یا گواہ کی درخواست پر، ایسے گواہ کی شہادت ایسے طریقے سے لے سکتی ہے جس کی نسبت یہاں قبل ازیں توضیع کی گئی ہے۔

(2) جب ایسی شہادت فوری طور پر اور فریقین کی موجودگی میں نہ لی جائے، تو فریقین کو بیان کے لیے مقررہ تاریخ کا ایسا نوٹس دیا جائے گا جسے عدالت معقول سمجھے۔

(3) اس طرح لی گئی شہادت گواہ کو پڑھ کر سنائی جائے گی، اور، اگر وہ اسے درست تسلیم کرلے، اس پر دستخط کرے گا، اور جج، اگر ضروری ہو، اسے درست کرے گا، اس پر دستخط کرے گا، اور اسے دعویٰ کی کسی سماعت پر پڑھا جا سکتا ہے۔

<u>عدالت گواہ کو دوبارہ طلب کر کے بیان لے سکتی ہے۔</u> 17- عدالت دعویٰ کے کسی مرحلے پر کسی ایسے گواہ کو جس کا بیان لیا گیا ہو دوبارہ طلب کر سکتی ہے اور (فی الوقت نافذ شہادت قانون کے تابع) اس سے ایسے سوالات کر سکتی ہے جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے۔

17 الف۔ حذف۔

<u>عدالت کا موقع ملاحظے کا اختیار۔</u> 18- عدالت کسی دعویٰ کے کسی مرحلے پر کسی ایسی جائیداد یا شے کا ملاحظہ کر سکتی ہے جس کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے اور جب عدالت کسی جائیداد یا شے کا ملاحظہ کرے، تو جہاں تک قابل عمل ہو سکے، ایسے ملاحظہ پر مشاہدہ کیے گئے کسی متعلقہ واقعے کی یادداشت رکھ سکتی ہے، اور ایسی یادداشت دعویٰ کے ریکارڈ کا حصہ بن جائے گی۔

<u>بیان کو کمیشن کے ذریعہ قلمبند کرانے کا اختیار۔</u> 19- ان قواعد میں کسی امر کے باوجود عدالت، گواہان کا اظہار، کھلی عدالت میں کرانے کے بجائے، آرڈر XXVI کے قاعدہ 4 الف کے تحت ان کے بیانات کو کمیشن کے ذریعہ قلمبند کرنے کے لئے ہدایت دے سکے گی۔

آرڈر XIX
بیانات حلفی

کسی امر کو بذریعہ بیان حلفی ثابت کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔ 1- کوئی عدالت کسی بھی وقت معقول وجہ کی بنا پر یہ حکم دے سکتی ہے کہ کوئی خاص واقعہ یا واقعات بذریعہ بیان حلفی ثابت کیے جائیں، یا یہ کہ ایسی شرائط پر، جنہیں عدالت معقول سمجھے، سماعت پر کسی گواہ کا بیان حلفی پڑھا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب عدالت کو یہ معلوم ہو کہ کوئی فریق نیک نیتی سے یہ چاہتا ہے کہ کسی گواہ کو جرح کے لیے پیش کیا جائے، اور یہ کہ ایسے گواہ کو پیش کیا جاسکتا ہے، تو ایسا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا جس میں ایسے گواہ کی شہادت بذریعہ بیان حلفی دیے جانے کی اجازت ہو۔

حلف بردار کو جرح کے لیے حاضری کے حکم کا اختیار۔ 2-(1) کوئی درخواست دے کر شہادت بذریعہ بیان حلفی دی جاسکتی ہے، لیکن عدالت، کسی بھی فریق کی استدعا پر، حلف بردار کی جرح کے لیے حاضری کا حکم دے سکتی ہے۔

(2) ایسی حاضری عدالت میں ہوگی، بجز اس کے کہ حلف بردار عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے مستثنیٰ کیا جائے، یا عدالت دیگر طور پر ہدایت دے۔

ایسے امور جن تک بیانات حلفی محدود ہوں گے۔ 3-(1) بیانات حلفی ایسے واقعات تک محدود ہوں گے جنہیں حلف بردار اپنے علم کے مطابق ثابت کرنے کے قابل ہو، سوائے ایسی درمیانی درخواستوں پر، جن پر اس کے حسب یقین بیانات قبول کیے جاسکتے ہیں: مگر شرط یہ ہے کہ اس کی وجوہات بیان کی جائیں۔

(2) ایسے ہر بیان حلفی جس میں غیر ضروری طور پر سنی سنائی باتیں یا مدلل امر بیان کیا گیا ہو، یا دستاویزات کی نقول یا اقتباسات کا خرچہ، (بجز اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت کرے) ایسا فریق ادا کرے گا جس نے وہ پیش کیے ہوں۔

آرڈر-XX

فیصلہ وڈگری

فیصلہ کب سنایا جائے۔ 1- (1) عدالت مقدمہ کی سماعت کے بعد، خواہ فوری طور پر یا اس کے بعد جتنی جلدی قابل عمل ہو سکے، کھلی عدالت میں فیصلہ سنائے گی؛ اور جب فیصلہ کسی آئندہ تاریخ پر سنایا جانا ہو، تو عدالت اس غرض کے لیے کوئی تاریخ مقرر کرے گی، جس کا مناسب نوٹس فریقین یا اس کے وکلا کو دیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ جب فیصلہ فوری طور پر نہ سنایا جائے، تو عدالت حتی الوسیع کوشش کرے گی کہ مقدمہ کی سماعت مکمل کرنے کی تاریخ سے تیس دنوں کے اندر فیصلہ سنایا جائے لیکن، جب ایسا کرنا استثنائی اور غیر معمولی صورت حال کی بناء پر قابل عمل نہ ہو، تو عدالت فیصلہ سنانے کے لیے کوئی آئندہ تاریخ مقرر کرے گی، اور ایسی تاریخ عام طور پر مقدمہ کی سماعت مکمل ہونے کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے بعد کی تاریخ نہ ہوگی، اور اس طرح مقرر کی گئی تاریخ کا مناسب نوٹس فریقین یا انکے وکلا کو دیا جائے گا۔

(2) جب کوئی تحریری فیصلہ سنایا جانا ہو، تو اتنا ہی کافی ہوگا اگر ہر ایک تنقیح پر عدالت کے فیصلے اور مقدمہ میں صادر کیے گئے حتمی حکم کو پڑھ کر سنایا جائے اور عدالت کے لیے پورے فیصلے کو پڑھنا ضروری نہ ہوگا۔

(3) فیصلہ کھلی عدالت میں کسی شارٹ ہینڈ نویس کو املا لکھوا کر سنایا جا سکتا ہے اگر جج کو اس بارے میں عدالت عالیہ نے خصوصی اختیار دیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب فیصلہ کھلی عدالت میں املا لکھوا کر سنایا جائے، تو اس طرح سنائے گئے فیصلے کی باضابطہ نقل پر، اس میں ایسی درستی کے بعد جو ضروری ہو، جج کے دستخط ہوں گے اور اس پر ایسی تاریخ لکھی جائے گی جس پر وہ سنایا گیا تھا، اور وہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے گا۔

ایسا فیصلہ سنانے کا اختیار جو جج کے پیشرو نے لکھا ہو۔ 2-جج ایسا فیصلہ سنائے گا جو اسکے پیشرو نے لکھا ہو لیکن سنایا نہ ہو۔

فیصلے پر دستخط ثبت ہوں گے۔ 3- فیصلے پر کھلی عدالت میں اسے سناتے وقت جج تاریخ اور دستخط ثبت کرے گا اور، جب ایک بار دستخط ہو جائیں، بعد ازاں اس میں کوئی تبدیلی یا اضافہ نہیں کیا جائے گا، بہ استثنا اس امر کے جس کی دفعہ 152 کی رو سے توضیح کی گئی ہے یا نظر ثانی پر۔

عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے فیصلے۔ 4-(1) عدالت مطالبات خفیفہ کے فیصلوں میں ایسے امور سے زائد اندراجات کی ضرورت نہیں جو تجویز، اس پر فیصلے اور ایسے فیصلے کی وجوہ کے لئے ضروری ہوں۔

دیگر عدالتوں کے فیصلے۔ (2) دیگر عدالتوں کے فیصلوں میں مقدمہ کا مختصر بیان، تجویز کے لیے امور، ان پر فیصلہ اور ایسے فیصلے کی وجوہ درج ہوں گی۔

عدالت ہر ایک تنقیح پر اپنا فیصلہ دے گی۔ 5-ایسے دعوؤں میں جن میں تنقیحات اخذ کی گئی ہوں، عدالت ہر ایک الگ تنقیح پر، معہ وجوہات، اپنی رائے یا فیصلہ دے گی، بجز اس کے کہ تنقیحات میں سے کسی ایک تنقیح یا زائد تنقیحات پر رائے دعویٰ کے فیصلے کے لیے کافی ہو۔

جب فریقین نے وکلا کی خدمات حاصل نہ کی ہوں تو عدالت فریقین کو یہ بتائے گی کہ اپیل کس عدالت میں کی جاسکتی ہے۔ 5الف-سوائے اس کے کہ جب دونوں فریقین کی نمائندگی وکلا کریں، عدالت، جب وہ کسی قابل اپیل مقدمہ میں اپنا فیصلہ دے، عدالت میں موجود فریقین کو یہ بتائے گی کہ اپیل کس عدالت میں ہوگی اور ایسی اپیل دائر کرنے کی میعاد سماعت کی مدت کیا ہوگی اور عدالت فریقین کو اس طرح دی گئی اطلاع ریکارڈ میں رکھے گی۔

ڈگری کا مضمون۔ 6 - (1) ڈگری فیصلے کے مطابق ہوگی؛ اس میں دعویٰ کا نمبر، فریقین کے نام اور کیفیت، ان کے رجسٹر ڈ پتے، اور ادعا کی تفصیلات درج ہوں گی اور عطا کی گئی دادرسی یا دعویٰ کی دیگر تجویز کی واضح صراحت کی جائے گی۔

(2) ڈگری میں یہ بھی درج ہوگا کہ دعویٰ میں کیے گئے خرچے کی رقم کتنی ہے اور ایسا خرچہ کس نے ادا کیا ہے یا کس جائیداد سے اور کس تناسب سے ادا کیا گیا ہے۔

(3) عدالت یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ ایک فریق کو دوسرے سے واجب الادا خرچہ کسی ایسی رقم کے مقابلے میں مجرا کیا جائے گا جو اول الذکر سے موخر الذکر کو واجب تسلیم کیا جائے یا پایا جائے۔

ڈگری مرتب کیا جانا۔ 6الف-(1) اس امر کو یقینی بنانے کے لئے حتی الوسیع کوشش کی جائے گی کہ فیصلہ سنائے جانے کی تاریخ سے، جتنی جلدی ممکن ہوسکے اور کسی بھی صورت میں پندرہ دنوں کے اندر ڈگری مرتب کی جائے۔

(2) ڈگری کے خلاف اپیل، ڈگری کی نقل لگائے بغیر داخل کی جاسکتی ہے اور ایسی صورت میں عدالت کے ذریعہ فریق کو مہیا کرائی گئی نقل آرڈر XLI کے قاعدہ 1 کی اغراض کے لئے ڈگری متصور

ہوگی۔ لیکن جونہی ڈگری مرتب ہو جائے، اجراء کی غرض یا کسی دیگر غرض کے لئے فیصلہ کا ڈگری کا اثر رکھنا ختم ہو جائے گا۔

فیصلہ کی نقول کب دستیاب رکھی جائیں گی۔ 6ب۔ جب فیصلہ سنا دیا جائے تب فیصلے کی نقول، فریقین کو، فیصلہ سنائے جانے کے فوراً بعد اپیل کرنے کے لیے ایسے اخراجات کی ادائیگی پر دستیاب کرائی جائیں گی جن کی صراحت عدالت عالیہ کے ذریعہ بنائے گئے قواعد میں کی جائے۔

ڈگری کی تاریخ۔ 7- ڈگری پر ایسی تاریخ درج کی جائے گی جس پر فیصلہ سنایا گیا تھا اور، جب جج کو یہ اطمینان ہو جائے کہ ڈگری فیصلے کے مطابق مرتب کی گئی ہے تو وہ ڈگری پر دستخط کرے گا۔

ضابطہ جب جج نے ڈگری پر دستخط کرنے سے پہلے عہدہ چھوڑ دیا ہو۔ 8- جب جج نے فیصلہ سنانے کے بعد لیکن ڈگری پر دستخط کرنے سے پہلے عہدہ چھوڑ دیا ہو، تو ایسے فیصلے کے مطابق مرتب کی گئی ڈگری پر اس کا جانشین دستخط کرے گا یا، اگر عدالت کا وجود ہی نہ رہے، تو کسی ایسی عدالت کا جج دستخط کرے گا جس کے ماتحت ایسی عدالت تھی۔

غیر منقولہ جائیداد کی بازیافت کی ڈگری۔ 9- جب دعوے کی شئے متدعویہ غیر منقولہ جائیداد ہو، تو ڈگری میں ایسی جائیداد کی تفصیلات درج ہوں گی تاکہ اس کی نشاندہی ہو سکے، اور جب ایسی جائیداد کی شناخت حدود سے یا بندوبست یا نقشہ پیمائش کے ریکارڈ میں نمبرات سے ہو سکے، تو ڈگری میں ایسی حدود یا نمبرات کی صراحت ہوگی۔

منقولہ جائیداد کی حوالگی کی ڈگری۔ 10- جب دعویٰ منقولہ جائیداد کے لئے ہو، اور ڈگری ایسی جائیداد کی حوالگی کے لیے ہو، تو ڈگری میں یہ بھی درج ہوگا کہ اگر حوالگی نہ ہو سکے تو بطور متبادل زرنقد کی کتنی رقم ادا ہوگی۔

ڈگری میں قسطوں پر ادائیگی کا حکم ہوسکتا ہے۔ 11 - (1) جب اور جہاں تک کوئی ڈگری زرنقد کی ادائیگی کے لئے ہو، تو ایسے فریقین کی سماعت کے بعد جو آخری سماعت پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوئے ہوں، عدالت فیصلے سے پہلے کسی معقول وجہ کی بنا پر یہ حکم ڈگری میں شامل کر سکتی ہے کہ ڈگری شدہ رقم کی ادائیگی ایسے معاہدے میں جس کے تحت زرنقد واجب الادا ہو، درج کسی امر کے باوجود، معہ سود یا بلا سود ملتوی رکھی جائے گی یا قسطوں میں کی جائے گی۔

ڈگری کے بعد قسطوں پر ادائیگی کا حکم۔ (2) ایسی کوئی ڈگری صادر کرنے کے بعد، مدیون ڈگری کی درخواست پر اور ڈگری دار کی رضامندی سے عدالت یہ حکم صادر کر سکتی ہے کہ ڈگری شدہ رقم کی

ادائیگی ملتوی رکھی جائے گی یا سود کی ادائیگی مدیون ڈگری کی جائیداد کی قرقی، یا اس سے ضمانت لینے، یا کسی دیگر طریقے کی نسبت ایسی شرائط پر، جسے وہ ٹھیک سمجھے، قسطوں میں کی جائے گی۔

قبضے اور واصلات جائیداد کے لیے ڈگری۔ 12-(1) جب دعویٰ غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کی بازیافت اور کرائے یا واصلات کی جائیداد کے لیے ہو، تو عدالت حسب ذیل ڈگری صادر کر سکتی ہے —

(الف) جائیداد کے قبضے لیے؛

(ب) ایسے کرایہ جات کے لیے جو جائیداد پر ایسے کرائے کی نسبت دعویٰ دائر کرنے یا تحقیقات کی ہدایت ہونے سے پہلے کی مدت کے دوران حاصل ہوئے ہوں؛

(ب الف) واصلات جائیداد کے لیے یا ایسے واصلات جائیداد کی تحقیقات کی ہدایت کے لیے؛

(ج) دعویٰ دائر کرنے سے حسب ذیل مدت تک کرائے یا واصلات جائیداد کی نسبت ہدایت کے لیے —

(i) ڈگری دار کو قبضے کی حوالگی تک،

(ii) مدیون ڈگری کی عدالت کے توسط سے ڈگری دار کو نوٹس کے ساتھ قبضے سے دست برداری تک، یا

(iii) ڈگری کی تاریخ سے تین برس منقضی ہونے تک،

جو کوئی بھی صورت حال پہلے واقع ہو۔

(2) جب فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) کے تحت کسی تحقیقات کی ہدایت دی گئی ہو، تو کرائے یا واصلات جائیداد کی نسبت ڈگری ایسی تحقیقات کے نتیجے کے مطابق صادر کی جائے گی۔

غیر منقولہ جائیداد کے نیلام یا پٹے داری کے معاہدے کی تعمیل مختص کی ڈگری۔ 12 الف- جب غیر منقولہ جائیداد کے نیلام یا پٹے داری کے معاہدے کی تعمیل مختص کے لیے کسی ڈگری میں یہ حکم درج ہو کہ زر ثمن یا دیگر رقم، مشتری یا پٹے دار ادا کرے گا، تو اس میں ایسی مدت کی صراحت کی جائے گی جس کے اندر ادائیگی کی جائے۔

اہتمام ترکہ کے دعویٰ میں ڈگری۔ 13 - (1) جب دعویٰ کسی جائیداد کے حساب اور عدالت کی ڈگری کے تحت مناسب اہتمام ترکہ کے لئے ہو، تو عدالت، حتمی ڈگری صادر کرنے سے پہلے، ایک ابتدائی ڈگری صادر کرے گی جس میں ایسی حساب فہمی کرنے اور تحقیقات کرنے کا حکم، اور ایسی دیگر ہدایات درج ہوں گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

(2) کسی متوفی شخص کی جائیداد کے عدالت کے ذریعے اہتمام ترکہ میں، اگر اس کے قرضوں اور

ذمہ داریوں کی مکمل ادائیگی کے لیے ایسی جائیداد ناکافی ثابت ہو، تو باکفالت اور بے کفالت لین داروں کے متعلقہ حقوق کی نسبت اور قابل ثبوت قرضوں اور ذمہ داریوں کی نسبت، نیز بالترتیب سالیانوں کی مالیت اور آئندہ واتفاقی ذمہ داریوں کی نسبت ان ہی قواعد پر عمل کیا جائے گا جو ایسی عدالت کی مقامی حدود کے اندر، فی الوقت نافذ ہوں، جس میں ایسے اشخاص کے اثاثوں کی نسبت دعویٰ اہتمام ترکہ زیر سماعت ہو جن کے دیوالیہ ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہو یا انہیں دیوالیہ قرار دیا گیا؛ اور ایسے تمام اشخاص جو کسی ایسی صورت میں ایسی جائیداد سے ادائیگی کے حقدار ہوں، ابتدائی ڈگری میں شامل کیے جا سکتے ہیں، اور وہ اس کے خلاف ایسے ادعات کر سکتے ہیں جن کے وہ اس مجموعے کی رو سے بالترتیب حقدار ہوں۔

<u>حق شفعہ کے دعویٰ میں ڈگری</u>۔ 14 - (1) جب عدالت جائیداد کی کسی خاص بیع کی نسبت حق شفعہ کے ادعا کی ڈگری صادر کرے اور عدالت میں زرثمن ادا نہ کیا گیا ہو، تو ڈگری میں ——

(الف) ایسی تاریخ کی صراحت کی جائے گی جس پر یا جس سے پہلے زرثمن اس طرح ادا کیا جائے گا، اور

(ب) یہ ہدایت درج ہوگی کہ خرچے کے ہمراہ (اگر کوئی ہو) جس کی مدعی کے خلاف ڈگری ہو، ایسے زرثمن کی عدالت میں ادائیگی پر، فقرہ (الف) میں محولہ تاریخ پر یا اس سے پہلے، مدعا علیہ جائیداد کا قبضہ مدعی کے حوالے کر دے گا، جس کا اس پر حق حاصل ہونا ایسی ادائیگی کی تاریخ سے حاصل ہونا متصور ہوگا، لیکن یہ کہ، اگر زرثمن اور خرچہ (اگر کوئی ہو) اس طرح ادا نہ کیا جائے، تو دعویٰ معہ خرچہ خارج کیا جائے گا۔

(2) اگر عدالت نے حق شفعہ کے متقابل ادعات پر عدالتی فیصلہ صادر کیا ہو، تو ڈگری میں یہ ہدایت درج ہوگی، ——

(الف) اگر اور جہاں تک ڈگری شدہ ادعات درجے میں برابر ہوں، تو یہ کہ ہر ایک شفیع کا ادعا جو ذیلی قاعدہ (1) کی توضیعات کی تعمیل میں ہو جائیداد کے کسی متناسب حصے کی نسبت موثر ہوگا جس میں کوئی ایسا متناسب حصہ شامل ہے جس کی نسبت کسی ایسے شفیع کا ادعا جو مذکورہ توضیعات کی تعمیل سے قاصر رہا ہو موثر ہو جاتا، لیکن ایسے قصور کی وجہ سے موثر نہ ہوا؛ اور

(ب) اگر اور جہاں تک ڈگری شدہ ادعات درجے میں مختلف ہوں، تو یہ کہ ادنیٰ شفیع کا ادعا موثر نہ ہوگا بجز اس کے اور تاوقتیکہ اعلیٰ شفیع مذکورہ توضیعات کی تعمیل سے قاصر رہا ہو۔

<u>انفساخ شراکت کے دعویٰ میں ڈگری</u>۔ 15- جب دعویٰ انفساخ شراکت، یا شراکت کی حساب فہمی کرنے کے لیے ہو، تو عدالت، حتمی ڈگری صادر کرنے سے پہلے، ابتدائی ڈگری صادر کر سکتی ہے

جس میں فریقین کے متناسب حصے قائم کیے جائیں، ایسی تاریخ مقرر کی جائے جس پر شراکت منسوخ ہو جائے گی یا منسوخ ہو چکی متصور ہوگی، اور جس میں یہ ہدایت ہو کہ ایسی حساب فہمی، اور دیگر فعل کیے جائیں، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

مالک اور کارندے کے مابین حساب فہمی کے دعوے میں ڈگری۔ 16- مالک اور کارندے کے مابین مالی لین دین کی حساب فہمی کے لیے دعویٰ میں، اور کسی ایسے دیگر دعویٰ میں جس کی یہاں قبل ازیں توضیح نہیں کی گئی، جب کسی فریق کو یا اس سے واجب زر نقد کی رقم معلوم کرنے کے لیے، یہ ضروری ہو کہ حساب فہمی کی جانی چاہیے، تو عدالت، اپنی حتمی ڈگری صادر کرنے سے پہلے، ایک ابتدائی ڈگری صادر کرے گی جس میں یہ ہدایت دی جائے کہ ایسی حساب فہمی کی جائے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

حسابات کی نسبت خصوصی ہدایات۔ 17- عدالت یا تو بذریعہ ڈگری جس میں حساب فہمی کی ہدایت ہو یا کسی مابعد حکم کے ذریعے ایسے طریقے کے متعلق خصوصی ہدایات دے سکتی ہے جس سے حساب فہمی یا اس کی تصدیق کی جانی ہو اور خاص طور پر یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ حساب فہمی کرتے وقت ایسے کھاتے جن میں زیر بحث حسابات درج کیے گئے ہیں ان میں درج امور کی سچائی کا مثبت ثبوت سمجھے جائیں گے اور مفاد رکھنے والے فریقین کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ اس کی نسبت ایسا عذر کر سکیں جس کا انہیں مشورہ دیا جائے۔

جائیداد کی تقسیم یا اس کے کسی حصے کے الگ قبضے کے لیے دعویٰ میں ڈگری۔ 18- جب عدالت جائیداد کی تقسیم یا اس میں کسی حصہ کے علاحدہ قبضہ کے لیے کوئی ڈگری صادر کرے، تو، ---

(1) اگر اور جہاں تک ڈگری حکومت کو مال گذاری کی ادائیگی کے لیے کسی تشخیص شدہ املاک کی نسبت ہو، تو ڈگری میں ایسے چند فریقین کے، جو جائیداد میں مفاد رکھتے ہوں، حقوق قرار دیے جائیں گے، لیکن اس میں یہ ہدایت ہوگی کہ ایسی تقسیم یا علاحدگی کلکٹر، یا اس بارے میں اس کے تعینات کیے گئے کلکٹر کے کسی گزٹڈ ماتحت سے عمل میں لائی جائے، جو اس طرح قرار دئے جانے اور دفعہ 54 کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(2) اگر اور جہاں تک ایسی ڈگری کسی دیگر جائیداد غیر منقولہ یا جائیداد منقولہ کی نسبت ہو، تو عدالت، اگر تقسیم یا علاحدگی مزید تحقیقات کے بغیر آسانی سے عمل میں نہ لائی جا سکے، ایک ابتدائی ڈگری صادر کر سکتی ہے جس میں ایسے بعض فریقین کے، جو جائیداد میں مفاد رکھتے ہوں، حقوق قرار دیے جائیں اور ایسی مزید ہدایات کی جائیں جو مطلوب ہوں۔

ڈگری جب مجرائی یا متقابل دعویٰ منظور ہوا ہو۔ 19 - (1) جب مدعا علیہ کی مدعی کے دعویٰ کے خلاف مجرائی یا اس کا متقابل دعویٰ منظور ہوا ہو، تو ڈگری میں یہ بیان کیا جائے گا کہ کتنی رقم مدعی کو اور کتنی مدعا علیہ کو واجب ہے، اور کسی ایسی رقم کے لیے بھی ہوگی جو کسی بھی فریق کو واجب معلوم ہوتی ہے۔

مجرائی یا متقابل دعویٰ کی نسبت ڈگری کی اپیل۔ (2) کسی ایسے دعویٰ میں جس میں مجرائی یا متقابل دعویٰ کا ادعا کیا گیا ہو، صادر کی گئی کوئی ڈگری اپیل کی نسبت ان ہی توضیحات کے تابع ہوگی جن کے وہ تابع ہوتی اگر کسی مجرائی یا متقابل دعویٰ کا ادعا نہ کیا گیا ہوتا۔

(3) اس قاعدے کی توضیحات کا اطلاق ہوگا خواہ آرڈر VIII کے قاعدہ 6 کے تحت مجرائی قابل منظوری ہو یا نہ ہو۔

فیصلے اور ڈگری کی مصدقہ نقول مہیا کی جائیں گی۔ 20- فیصلے اور ڈگری کی مصدقہ نقول عدالت کو درخواست دینے پر، اور ان کے خرچے سے فریقین کو مہیا کی جائیں گی۔

آرڈر XX الف

خرچہ

بعض مدات کی نسبت توضیحات۔ 1- خرچے کی نسبت اس مجموعے کی توضیحات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، عدالت مندرجہ ذیل کی نسبت خرچہ دلا سکتی ہے، —

(الف) کوئی ایسا نوٹس دینے کے لیے کئے گئے اخراجات، جو دعویٰ دائر کرنے سے پہلے قانوناً دیا جانا مطلوب ہو؛

(ب) کسی ایسے نوٹس پر کیے گئے اخراجات، جو اگرچہ قانوناً دیا جانا مطلوب نہ ہو، جو کسی فریق نے دعویٰ دائر کرنے سے پہلے کسی دیگر فریق کو دیا ہو؛

(ج) کسی فریق کے ذریعہ داخل کیے گئے بیانات فریقین کو ٹائپ کرنے، لکھنے یا چھاپنے پر کئے گئے اخراجات؛

(د) دعویٰ کی اغراض کے لیے عدالت کے ریکارڈ کا معاینہ کرنے کی خاطر کسی فریق کے ذریعہ ادا کیے گئے مصارف؛

(ہ) گواہان پیش کرنے کے لیے کسی فریق کے ذریعہ کئے گئے اخراجات، اگرچہ عدالت نے انہیں طلب نہ کیا ہو؛ اور

(د) اپیلوں کی صورت میں ایسے فیصلہ جات اور ڈگریوں کی، جو یادداشت اپیل کے ہمراہ دائر کرنا مطلوب ہوں، کی کوئی نقول حاصل کرنے کے لیے کسی فریق کے ذریعہ کیے گئے مصارف۔

عدالت عالیہ کے بنائے گئے قواعد کے مطابق خرچہ دیا لایا جائے گا۔ 2-اس قاعدے کے تحت خرچہ دلایا جانا ایسے قواعد کے مطابق ہوگا جو عدالت عالیہ اس بارے میں بنائے۔

آرڈر XXI

اجرائے ڈگری واحکام

ڈگری کے تحت ادائیگی

ڈگری کے تحت زر نقد ادا کرنے کے طریقے۔ 1 - (1) کسی ڈگری کے تحت واجب الادا تمام زر نقد، حسب ذیل طریقے سے ادا کیا جائے گا، یعنی:-

(الف) ایسی عدالت میں جمع کروا کر جس کا فرض اجرائے ڈگری ہو، یا اس عدالت کو بذریعہ ڈاک منی آرڈر یا بینک کے ذریعے بھیجنا؛ یا

(ب) ایسی عدالت سے باہر، ڈگری دار کو بذریعہ منی آرڈر یا کسی بینک کے ذریعے یا کسی دیگر ایسے طریقے سے بھیجنا جس میں ادائیگی کا تحریری ثبوت ہو؛ یا

(ج) دیگر طور پر، جس کی ایسی عدالت ہدایت دے جس نے ڈگری مرتب کی ہو۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) کے تحت کوئی ادائیگی کی جائے، تو مدیون ڈگری ڈگری دار کو یا تو بذریعہ عدالت یا اسے براہ راست بذریعہ رجسٹری ڈاک ایکنالجمنٹ ڈیو اس کی اطلاع بھیجے گا۔

(3) جب ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) کے تحت زر نقد بذریعہ ڈاک منی آرڈر یا بذریعہ بینک ادا کیا جائے، تو منی آرڈر یا ادائیگی بذریعہ بینک میں، جیسی کہ صورت ہو، صحیح صحیح مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہوں گی، یعنی:-

(الف) ابتدائی دعویٰ کا نمبر؛

(ب) فریقین کے نام یا جب دو سے زائد مدعیان یا دو سے زائد مدعا علیہم ہوں، جیسی کہ صورت ہو،

پہلے دو مدعیان اور پہلے دو مدعا علیہم کے نام؛

(ج) بھیجے گئے زر نقد کو کس طرح مجرا دینا ہے، یعنی کہ آیا وہ اصل زر ہے، سود ہے یا خرچہ؛

(د) ایسی عدالت کے اجرائی مقدمے کا نمبر، جہاں ایسا مقدمہ زیر غور ہو؛ اور

(ہ) ادا کرنے والے کا نام اور پتہ۔

(4) ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) کے تحت کسی رقم کی ادائیگی پر سود، اگر کوئی ہو، ذیلی قاعدہ (2) میں محولہ نوٹس کی تعمیل کی تاریخ سے شمار ہونا ختم ہو جائے گا۔

(5) ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (ب) کے تحت کوئی رقم ادا ہونے پر سود، اگر کوئی ہو، ایسی ادائیگی کی تاریخ سے شمار ہونا ختم ہو جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب ڈگری دار ڈاک منی آرڈر یا ادائیگی بذریعہ بینک قبول کرنے سے انکار کردے، تو سود ایسی تاریخ سے شمار ہونا ختم ہو جائے گا جس پر اسے زر نقد بھیجا گیا تھا، یا جب وہ ڈاک منی آرڈر یا ادائیگی بذریعہ بینک کی قبولیت سے گریز کرے، تو سود ایسی تاریخ سے شمار ہونا ختم ہو جائے گا جس پر زر نقد اسے ڈاک حکام یا بینک کے، جیسی کہ صورت ہو، عام کام کاج کے دوران اسے بھیجا گیا ہوتا۔

<u>ڈگری دار کو بیرون عدالت ادائیگی۔</u> 2 - (1) جب کسی قسم کی ڈگری کے تحت واجب الادا کوئی زر نقد بیرون عدالت ادا کیا جائے، یا کسی قسم کی ڈگری دیگر طور پر ڈگری دار کے حسب اطمینان کلی یا جزوی طور پر مجرائی دی جائے، تو ڈگری دار ایسی ادائیگی یا مجرائی کی تصدیق اس عدالت کو کردے گا جس کا فرض اجرائے ڈگری ہو، اور عدالت اس کے مطابق اسے قلمبند کرے گی۔

(2) مدیون ڈگری یا کوئی ایسا شخص بھی جو مدیون ڈگری کا ضامن بنا ہو ایسی ادائیگی یا مجرائی کی عدالت کو اطلاعات دے سکتا ہے، اور عدالت سے درخواست کر سکتا ہے کہ ڈگری دار کو عدالت کی مقرر کی جانے والی تاریخ پر، یہ وجہ بتانے کا نوٹس جاری کیا جائے، کہ ایسی ادائیگی یا مجرائی کیوں نہ مصدقہ طور پر قلمبند کی جائے؛ اور اگر، ایسے نوٹس کی تعمیل کے بعد، ڈگری دار یہ وجہ بتانے سے قاصر رہے کہ کیوں نہ ادائیگی یا مجرائی بطور مصدقہ قلمبند کی جائے، تو عدالت اسے حسبہ قلمبند کرے گی۔

(2 الف) کوئی ادائیگی یا مجرائی مدیون ڈگری کی ایما پر قلمبند نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ۔

(الف) ادائیگی قاعدہ 1 میں وضع شدہ طریقے سے کی جائے؛ یا

(ب) ادائیگی یا مجرائی کو دستاویزی ثبوت سے ثابت کیا جائے؛ یا

(ج) ادائیگی یا مجرائی کو ڈگری دار نے، یا اس کی جانب سے قاعدہ 1 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت

دیے گئے نوٹس کے اپنے جواب میں، یا عدالت کے روبرو تسلیم کیا گیا ہو۔

(3) ایسی ادائیگی یا مجرائی، جو متذکرہ بالا طریقے سے مصدقہ یا قلمبند نہ ہوئی ہو، اجرائے ڈگری کرنے والی کسی عدالت سے تسلیم نہ کی جائے گی۔

اجرائے ڈگری کرنے والی عدالتیں

ایک سے زائد حدود اختیار سماعت میں واقع اراضیات۔ 3- جب غیر منقولہ جائیداد سے ایسی ایک املاک یا ملکیت بن جائے جو دو یا زاید عدالتوں کے اختیار سماعت کی مقامی حدود میں واقع ہو، تو ایسی عدالتوں میں سے کوئی ایک عدالت پوری املاک یا ملکیت قرق یا نیلام کر سکتی ہے۔

عدالت مطالبات خفیفہ میں انتقال مقدمہ۔ 4- جب کوئی ڈگری کسی ایسے دعوئی میں صادر کی گئی ہو جس کی عرضی دعوئی میں مندرجہ مالیت دو ہزار روپے سے زائد نہ تھی اور جو، جہاں تک اس کی شئے متدعویہ کا تعلق ہے، فی الوقت نافذ قانون کی رو سے یا تو کسی پریذیڈنسی یا کسی صوبائی عدالت مطالبات خفیفہ کی سماعت سے مستثنیٰ نہ ہو اور اسے صادر کرنے والی عدالت اسے کلکتہ، مدراس یا بمبئی میں اجرا کروانا چاہتی ہو، تو ایسی عدالت کلکتہ، مدراس یا بمبئی کی، جیسی کہ صورت ہو، عدالت مطالبات خفیفہ کو قاعدہ 6 میں متذکرہ تصدیق ناموں کی نقول بھیجے گی، اور ایسی عدالت مطالبات خفیفہ اس کے بعد اس طرح اجرائے ڈگری کرے گی گویا کہ وہ اسی نے صادر کی تھی۔

انتقال کا طریقہ۔ 5- جب ڈگری اجرا کے لیے کسی دوسری عدالت کو بھیجی جانی ہو، تو ایسی ڈگری صادر کرنے والی عدالت ایسی دوسری عدالت کو ڈگری براہ راست بھیجے گی خواہ ایسی دوسری عدالت اسی ریاست میں واقع ہو یا نہ ہو، لیکن ایسی عدالت جسے اجرا کے لیے ڈگری بھیجی جائے، اگر اسے اجرائے ڈگری کا اختیار حاصل نہ ہو اس عدالت کو بھیجے گی جسے ایسا اختیار حاصل ہو۔

ضابطہ جب عدالت یہ چاہے کہ اس کی ڈگری دوسری عدالت میں اجرا ہو۔ 6- اجرا کے لیے ڈگری بھیجنے والی عدالت مندرجہ ذیل بھیجے گی —

(الف) ڈگری کی ایک نقل؛

(ب) ایک تصدیق نامہ جس میں یہ درج ہو کہ ایسی عدالت کے حدود اختیار سماعت کے اندر، جس نے ڈگری صادر کی تھی، ایفائے ڈگری بذریعہ اجرا نہیں ہوا ہے، یا، جب ڈگری جزوی طور پر اجرا کی گئی ہو، تو یہ کس حد تک ایفائے ڈگری ہوا ہے اور ڈگری کا کتنا جز غیر ایفا شدہ بچا ہے؛ اور

(ج) اجرائے ڈگری کے کسی حکم کی ایک نقل، یا، اگر ایسا کوئی حکم نہ کیا گیا ہو، تو اس بارے میں ایک تصدیق نامہ۔

ڈگری وغیرہ کی نقول موصول کرنے والی عدالت انہیں بلا ثبوت شامل مسل کرے گی۔ 7- ایسی عدالت جسے کوئی ڈگری اس طرح بھیجی جائے ایسی نقول اور تصدیق نامے، ڈگری کے کسی مزید ثبوت یا اجرا کے حکم، یا ان کی نقول کے بغیر، شامل مسل کروائے گی، بجز اس کے کہ عدالت کو، کسی خصوصی وجوہات کی بنا پر جنہیں جج خود قلمبند کرے، ایسا ثبوت مطلوب ہو۔

ایسی عدالت سے اجرائے ڈگری یا حکم، جسے وہ بھیجی جائے۔ 8- جب ایسی نقول اس طرح شامل مسل ہو جائیں، تو ڈگری یا حکم کو، اگر ایسی عدالت جسے وہ بھیجی یا بھیجا جائے ضلع عدالت ہو، ایسی عدالت اجرا کر سکتی ہے یا اجرا کے لیے کسی مجاز اختیار سماعت والی کسی ماتحت عدالت کو اجرا کے لیے منتقل کر سکتی ہے۔

دوسری عدالت سے منتقل کی گئی ڈگری کا عدالت عالیہ سے اجرا۔ 9- جب ایسی عدالت جسے ڈگری اجرا کے لیے بھیجی جائے عدالت عالیہ ہو، تو عدالت اس کا اجرا اسی طریقے سے کرے گی گویا کہ اسے ایسی عدالت میں اپنے عام ابتدائی سول اختیار سماعت کا استعمال کرتے ہوئے صادر کیا گیا تھا۔

درخواست اجرائے ڈگری

اجرائے ڈگری کی درخواست۔ 10- جب ڈگری دار اجرائے ڈگری کروانا چاہے، تو وہ ڈگری صادر کرنے والی عدالت یا اس بارے میں مقرر کیے گئے افسر (اگر کوئی ہو) کو درخواست دے گا، یا اگر ڈگری یہاں قبل ازیں درج توضیعات کے تحت کسی دوسری عدالت کو بھیجی گئی ہو تو ایسی عدالت کو یا اس کے متعلقہ افسر کو درخواست دے گا۔

زبانی درخواست۔ 11 - (1) جب ڈگری زر نقد کی ادائیگی کے لیے ہو تو عدالت، ڈگری صادر کرتے وقت ڈگری دار کی زبانی درخواست پر، مدیون ڈگری کی، اگر وہ عدالت کے احاطے کے اندر ہو تو وارنٹ کی تیاری سے پہلے گرفتاری کے ذریعے ڈگری کے فوری اجراء کا حکم دے سکتی ہے۔

تحریری درخواست۔ (2) باستثنا اس امر کے جس کی ذیلی قاعدہ (1) کی رو سے دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، اجرائے ڈگری کی ہر ایک درخواست تحریری ہوگی جس پر درخواست دہندہ یا کسی ایسے دیگر شخص کے

دستخط اور تصدیق ثبت ہوگی جو عدالت کے حسب اطمینان مقدمہ کے واقعات سے آشنا پایا جائے، اور اس میں گوشوارے کی صورت میں مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہوں گی، یعنی:-

(الف) دعویٰ کا نمبر؛

(ب) فریقین کے نام؛

(ج) ڈگری کی تاریخ؛

(د) کیا ڈگری کے خلاف کوئی اپیل کی گئی ہے؛

(ہ) کیا ڈگری کے مابعد فریقین کے مابین شئے متنازعہ کی کوئی ادائیگی یا دیگر مجرائی کی گئی ہے، اور (اگر کوئی ہو) تو کتنی؛

(و) آیا اجرائے ڈگری کے لیے ماقبل کوئی درخواستیں دی گئی ہیں، اور (اگر کوئی ہوں) کتنی، ایسی درخواستوں کی تاریخیں اور ان کے نتائج؛

(ز) ڈگری پر واجب معہ سود رقم (اگر کوئی ہو)، یا اس کی رو سے عطا کی گئی دیگر دادرسی، کسی ایسی متقابل ڈگری کی تفصیلات کے ساتھ، خواہ وہ ایسی ڈگری کی تاریخ سے پہلے یا بعد ازاں صادر کی گئی ہو جس کا اجرا مطلوب ہو؛

(ح) دلائے گئے خرچے کی رقم (اگر کوئی ہو)؛

(ط) اس شخص کا نام جس کے خلاف اجرائے ڈگری مطلوب ہو؛ اور

(ی) ایسا طریقہ جس سے عدالت کی مدد مطلوب ہو، خواہ-

(i) کسی ایسی جائیداد کی حوالگی سے جس کی نسبت خصوصی طور پر ڈگری صادر کی گئی ہو؛

(ii) کسی جائیداد کی قرقی بعد یا قرقی و نیلام سے، یا نیلام بلا قرقی سے؛

(iii) کسی شخص کی گرفتاری اور قید خانے میں حراست سے؛

(iv) سپردار کی تقرری سے؛

(v) دیگر طور پر جیسا کہ عطا کی گئی دادرسی کی نوعیت سے مطلوب ہو۔

(3) ایسی عدالت جسے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت درخواست دی جائے درخواست دہندہ کو ڈگری کی مصدقہ نقل پیش کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

<u>وجوہات بیان کرنے کے لیے گرفتاری کی درخواست۔</u> 11 الف- جب مدیون ڈگری کی گرفتاری اور جیل خانے میں حراست کی درخواست دی گئی ہو، تو اس میں یا اس کے ہمراہ بیان حلفی ہوگا جس

میں، ایسی وجوہات درج ہوں گی جن کی بنا پر گرفتاری کی درخواست دی گئی ہو۔

ایسی منقولہ جائیداد کی قرقی کی درخواست جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں نہ ہو۔ 12- جب مدیون ڈگری کی ایسی ملکیتی کسی جائیداد منقولہ کی قرقی کے لیے درخواست دی گئی ہو جو اس کے قبضے میں نہ ہو، تو ڈگری دار درخواست کے ساتھ قرقی کی جانے والی جائیداد کی فہرست منسلک کرے گا، جس میں اس کی معقول طور پر صحیح کیفیت درج ہو۔

غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کی درخواست میں بعض تفصیلات درج ہونگی۔ 13- جب مدیون ڈگری کی ملکیتی کسی غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کے لیے درخواست دی گئی ہو، تو اس کے آخر پر حسب ذیل درج ہوگا —

(الف) ایسی جائیداد کی ایک تفصیل جو اس کی نشاندہی کے لیے کافی ہو، اور اس صورت میں جب کہ ایسی جائیداد کی حدود یا بندوبست کے ریکارڈ میں نمبرات یا خسرہ سے نشاندہی کی جا سکتی ہو، تو ایسی حدود یا نمبرات کی صراحت؛ اور

(ب) درخواست دہندہ کے حد یقین کے مطابق اور جہاں تک اسے اس کی نسبت معلوم ہوا ہو ایسی جائیداد میں مدیون ڈگری کے حصے یا مفاد کی صراحت۔

بعض صورتوں میں کلکٹر کے رجسٹر سے مصدقہ اقتباس طلب کرنے کا اختیار۔ 14- جب کسی ایسی اراضی کی قرقی کے لیے درخواست دی گئی ہو جو کلکٹر کے دفتر میں رجسٹر شدہ ہو، تو عدالت درخواست دہندہ کو ایسے دفتر کے رجسٹر سے مصدقہ اقتباس پیش کرنے کا حکم دے سکتی ہے، جس میں ان اشخاص کی صراحت ہو جو بطور مالکان رجسٹر کیے گئے ہوں، یا جو اراضی یا اس کی آمدن میں کوئی قابل انتقال مفاد رکھتے ہوں، یا اراضی کا مالیہ ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں، اور رجسٹر شدہ مالکان کے حصوں کی صراحت ہو۔

مشترکہ ڈگری دار کی اجرائے ڈگری کی درخواست۔ 15 - (1) جب ڈگری ایک سے زاید اشخاص کے حق میں مشترکہ طور پر صادر کی ہو، تو ان میں سے کوئی ایک یا زاید اشخاص بجز اس کے کہ ڈگری میں اس کے نقیض کوئی شرط عاید کی گئی ہو، ان سب کے فائدے کے لیے، یا جب ان میں سے کوئی فوت ہو چکا ہو، تو متوفی کے پسماندگان اور قانونی قائم مقاموں کے فائدے کے لیے پوری ڈگری کے اجرا کی درخواست دے سکتے ہیں۔

(2) جب عدالت کو اس قاعدے کے تحت دی گئی کسی درخواست پر اجرا کی جانے والی ڈگری منظور

کرنے کے لیے معقول وجہ دکھائی دے، تو ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ ایسے اشخاص کے مفادات کے تحفظ کے لیے ضروری سمجھے جو درخواست میں شامل نہ ہوئے ہوں۔

ڈگری کے منتقل الیہ کی اجرائے ڈگری کی درخواست۔ 16- جب کوئی ڈگری یا، اگر دو یا زاید اشخاص کے حق میں مشترکہ طور پر کوئی ڈگری صادر کی گئی ہو، ڈگری دار کا مفاد دستاویز انتقال یا قانونی نفاذ کی رو سے منتقل کیا جائے، تو منتقل الیہ ایسی عدالت کو اجرائے ڈگری کی درخواست دے سکتا ہے جس نے ڈگری صادر کی ہو؛ اور ڈگری کا اسی طریقے سے اور ان ہی شرائط کے تابع اجرا کیا جائے گا گویا کہ درخواست ایسے ڈگری دار نے دی تھی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ڈگری، یا متذکرہ بالا مفاد، دستاویز انتقال کی رو سے منتقل کیا گیا ہو، تو ایسی درخواست کی اطلاع انتقال کنندہ اور مدیون ڈگری کو دی جائے گی، اور اجرائے ڈگری نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کے اجرا کی نسبت عدالت نے ان کے عذرات (اگر کوئی ہوں) نہ سن لیے ہوں:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ، جب دو یا زاید اشخاص کے خلاف زرنقد کی ادائیگی کی ڈگری ان میں سے ایک کو منتقل ہوئی ہو، تو اس کا اجرا دوسروں کے خلاف نہیں کیا جائے گا۔

تشریح- اس قاعدے کے کسی امر سے دفعہ 146 کی توضیعات متاثر نہ ہوں گی، اور ایسی جائیداد میں جو دعویٰ کی شئے متدعویہ ہو، حقوق کا منتقل الیہ ڈگری کے الگ انتقال کے بغیر جیسا کہ اس قاعدے سے مطلوب ہے، اجرائے ڈگری کی درخواست دے سکتا ہے۔

اجرائے ڈگری کی درخواست موصول ہونے پر ضابطہ۔ 17-(1) کسی اجرائے ڈگری کی درخواست موصول ہونے پر جیسا کہ قاعدہ 11 کے ذیلی قاعدہ (2) میں وضع کیا گیا ہے، عدالت یہ دریافت کرے گی کہ آیا قواعد 11 سے 14 کی ایسی ضروریات پوری کی گئی ہیں جو اس مقدمے پر قابل اطلاق ہوں، اور، اگر وہ پوری نہ کی گئی ہوں، تو عدالت نقص دور کرنے کی اسی وقت یا اس کے مقرر کیے جانے والے کسی وقت کے اندر، اجازت دے گی۔

(1 الف)۔ اگر نقص اس طرح دور نہ کیا جائے، تو عدالت درخواست مسترد کر دے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب، عدالت کی رائے میں، قاعدہ 11 کے ذیلی قاعدہ (2) کے فقرہ جات (ہ) اور (ط) میں محولہ رقم کی نسبت کوئی غلطی ہو، تو عدالت، درخواست مسترد کرنے کے بجائے، رقم کا عارضی طور پر فیصلہ کرے گی (فریقین کی کارروائی کے دوران حتمی طور پر رقم کا فیصلہ کرنے کے حق کو مضرت پہنچائے بغیر) اور اس طرح عارضی طور پر فیصلہ شدہ رقم کے لیے اجرائے ڈگری کا حکم صادر کرے گی۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کی توضیعات کے تحت کوئی درخواست ترمیم کی جائے، تو وہ قانون کے مطابق اور اس تاریخ پر جب وہ پہلی بار پیش کی گئی تھی، پیش کی گئی درخواست متصور ہوگی۔

(3) اس قاعدے کے تحت ہر ایک ترمیم پر جج کے دستخط یا نام کا حرف ہوگا۔

(4) جب درخواست منظور کی جائے، تو عدالت مناسب رجسٹر پر درخواست کا خلاصہ اور ایسی تاریخ درج کرے گی جس پر وہ دی گئی ہو، اور، یہاں بعدازاں درج توضیعات کے تابع، درخواست کی نوعیت کے مطابق اجرائے ڈگری کا حکم صادر کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ، زرنقد کی ادائیگی کی ڈگری کی صورت میں، قرق شدہ جائیداد کی مالیت، جتنی قریب ہو سکے، ڈگری کے تحت واجب الادا رقم کے برابر ہوگی۔

متخالف ڈگریوں کی صورت میں اجرا۔ 18 - (1) جب عدالت کو ان ہی فریقین کے مابین زرنقد کی دو رقموں کی ادائیگی کے لیے الگ دعووں میں صادر کی گئی متخالف ڈگریوں کے اجرا کے لیے درخواستیں دی گئی ہوں اور ایسی عدالت سے ایک ہی وقت پر قابل اجرا ہوں، تو —

(الف) اگر دو رقمیں برابر ہوں، تو ایفا دونوں ڈگریوں پر درج ہوگا؛ اور

(ب) اگر دو رقمیں برابر نہ ہوں، تو صرف ڈگری دار بڑی رقم کے لیے اور صرف اتنی رقم کے لیے جو چھوٹی رقم وضع کرنے کے بعد بچ جائے اجرائے ڈگری کروا سکتا ہے، اور ڈگری پر بڑی رقم کے لیے چھوٹی رقم کا ایفا درج ہوگا اور چھوٹی رقم کے لیے بھی ڈگری پر ایفا درج کیا جائے گا۔

(2) اس قاعدے کا اطلاق ہونا متصور ہوگا جب کوئی فریق ان ڈگریوں میں سے ایک ڈگری کا منتقل الیہ ہو اور ایسے قرضہ جات ڈگری کے متعلق بھی، جو ابتدائی منتقل کنندہ سے واجب الادا ہوں جس طرح خود منتقل الیہ سے واجب الادا قرضہ جات ڈگری کے متعلق ہو۔

(3) اس قاعدے کا اطلاق متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ —

(الف) ایسے دعووں میں سے جن میں ڈگریاں دی گئی ہوں، کسی ایک دعویٰ کا ڈگری دار دوسرے دعویٰ میں مدیون ڈگری ہو اور ہر ایک فریق کو دونوں دعووں میں ایک ہی حیثیت حاصل ہو؛ اور

(ب) ڈگریوں کے تحت واجب الادا رقوم معین ہوں۔

(4) کئی اشخاص کے خلاف مشترکہ طور پر اور الگ الگ صادر کی گئی ڈگری کا ڈگری دار اس کو ایسی ڈگری کی نسبت جو ایسے اشخاص میں سے ایک یا زائد کے حق میں منفرداً اس کے خلاف صادر کی گئی ہو، متخالف ڈگری متصور کر سکتا ہے۔

تمثیلات

(الف) الف کے پاس ب کے خلاف 1000 روپے کی ڈگری ہے۔ ب کے پاس الف کے خلاف 1000 روپے کی ادائیگی کی ڈگری ہے، اس صورت میں کہ جب کسی آئندہ تاریخ پر الف بعض مال کی حوالگی سے قاصر رہے۔ ب اس قاعدہ کے تحت اس کو متخالف ڈگری متصور نہیں کر سکتا۔

(ب) الف اور ب، شریک مدعیان، ج کے خلاف 1000 روپے کی ڈگری حاصل کرتے ہیں، اور ج ب کے خلاف 1000 روپے کی ڈگری حاصل کرتا ہے، ج اپنی ڈگری کو اس قاعدے کے تحت متخالف ڈگری متصور نہیں کر سکتا۔

(ج) الف، ب کے خلاف 1000 روپے کی ڈگری حاصل کرتا ہے، ج، جو ب کا امین ہے، الف کے خلاف ب کی جانب سے 1000 روپے کی ڈگری حاصل کرتا ہے۔ ب، ج کی ڈگری کو اس قاعدے کے تحت متخالف ڈگری متصور نہیں کر سکتا۔

(د) الف، ب، ج، د اور ہ، د کی حاصل کی گئی ڈگری کے تحت مشترکا اور منفرداً 1000 روپے دینے کے ذمہ دار ہیں، الف، د کے خلاف منفرداً 1000 روپے کی ڈگری حاصل کرتا ہے اور اس عدالت کو جس میں مشترکہ ڈگری کا اجرا ہو رہا ہے، اجرائے ڈگری کی درخواست دیتا ہے۔ 'ڈ' اپنی مشترکہ ڈگری کو اس قاعدے کے تحت متخالف ڈگری متصور کر سکتا ہے۔

<u>ایک ہی ڈگری کے تحت متخالف دعووں کی صورت میں اجرا۔</u> 19- جب عدالت کو ایسی ڈگری کے اجرا کی درخواست دی جائے جس کے تحت دو فریقین ایک دوسرے سے زر نقد کی رقوم وصول کرنے کے حقدار ہوں، تو، —

(الف) اگر دونوں رقوم برابر ہوں، تو دونوں کا ایفا ڈگری پر درج کیا جائے گا؛ اور

(ب) اگر دو رقوم برابر نہ ہوں، تو ایفائے ڈگری صرف ایسا فریق کروا سکے گا جو زیادہ رقم کا حقدار ہو اور صرف اتنی رقم کے لیے جو چھوٹی رقم وضع کرنے کے بعد بچ جائے، اور چھوٹی رقم کا ایفا ڈگری پر درج کیا جائے گا۔

<u>رہن کے دعووں میں متخالف ڈگریاں اور متخالف دعوے۔</u> 20- قواعد 18 اور 19 میں درج توضیعات کا اطلاق کسی رہن یا بار کی تعمیل میں نیلام کی ڈگریوں پر ہو گا۔

بیک وقت اجرائے ڈگری۔ 21- عدالت، اپنے اختیار تمیزی میں، مدیون ڈگری کی ذات و جائیداد کے خلاف بیک وقت اجراسے انکار کرسکتی ہے۔

بعض صورتوں میں اجرائے ڈگری کے خلاف وجہ بیان کرنے کا نوٹس۔ 22 - (1) جب اجرا کی کوئی درخواست، ——

(الف) ڈگری کی تاریخ سے دو سے زائد برسوں کے بعد، یا

(ب) ڈگری کے فریق کے قانونی قائم مقام کے خلاف، یا جب کوئی درخواست دفعہ 44الف کی توضیحات کے تحت پیش کی جائے، یا

(ج) دیوالہ میں، جبکہ ڈگری کے فریق کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہو، منتقل الیہ یا سپردار کے خلاف، دی گئی ہو تو اجرائے ڈگری کرنے والی عدالت ایسے شخص کو نوٹس جاری کرے گی، جس کے خلاف اجرا کی درخواست دی گئی ہو جس میں اسے مقرر کی جانے والی تاریخ پر، یہ وجہ بتانے کا حکم دیا جائے کہ کیوں نہ اس کے خلاف ڈگری اجرا کی جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی نوٹس اس امر کے نتیجے میں ضروری نہ ہوگا کہ ڈگری کی تاریخ اور اجرا کی درخواست کے درمیان دو برس کی مدت ہو چکی ہے اگر درخواست ایسے فریق کے خلاف، جس کے خلاف اجرا کی درخواست دی جائے، ایسے آخری حکم کی تاریخ سے دو برس کے اندر دی جائے، جو اجرا کی کسی ماقبل درخواست پر یا مدیون ڈگری کے قانونی قائم مقام کے خلاف دی گئی درخواست کے نتیجے میں صادر کیا گیا ہو، اگر اس شخص کے خلاف کسی ماقابل درخواست پر عدالت نے اس کے خلاف اجرا کا حکم صادر کیا ہو۔

(2) متذکرہ بالا ذیلی قاعدے کے کسی امر سے اس میں مقررہ نوٹس جاری کرنے کے بغیر کسی ڈگری کے اجرا میں کوئی حکمنامہ جاری کرنے سے عدالت کو باز رکھنا متصور نہیں ہوگا، اگر، قلمبند کیجانے والی وجوہ پر، وہ سمجھے کہ ایسا نوٹس جاری کرنے سے بلاوجہ تاخیر ہوگی یا انصاف کا تقاضا پورا نہیں ہوگا۔

نیلام سے پہلے لیکن نیلام کے اعلان نامے کی تعمیل کے بعد مدیون ڈگری کی موت پر نیلام منسوخ نہ ہوگا۔ 22الف- جب اجرائے ڈگری میں کوئی جائیداد نیلام کی جائے، تو نیلام صرف اس بنا پر منسوخ نہیں ہوگا کہ نیلام کا اعلان نامہ جاری ہونے کی تاریخ اور نیلام کی تاریخ کے درمیان مدیون ڈگری فوت ہو چکا ہو، اس امر کے باوجود کہ ڈگریدار ایسے مدیون ڈگری متوفی کے قانونی قائم مقام کو نامزد کرنے سے قاصر رہا ہے۔ لیکن، ایسے قصور کی صورت میں، عدالت نیلام منسوخ کرسکتی ہے اگر وہ مطمئن ہو کہ متوفی مدیون ڈگری کے قانونی قائم مقام کو نیلام سے نقصان ہوا ہے۔

نوٹس جاری ہونے کے بعد ضابطہ۔ 23 - (1) جب ایسا شخص جسے قاعدہ 22 کے تحت نوٹس جاری کیا جائے، حاضر نہ ہو یا عدالت کے اطمینان کے مطابق یہ وجہ نہ بتائے کہ اجرائے ڈگری کیوں نہ کیا جائے، تو عدالت اجرائے ڈگری کا حکم دے گی۔

(2) جب ایسا شخص اجرائے ڈگری پر کوئی عذر پیش کرنا چاہے، تو عدالت ایسے عذر پر غور کرے گی اور ایسا حکم دے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

حکم نامہ اجرائے ڈگری

حکم نامہ اجرائے ڈگری۔ 24 - (1) جب متذکرہ بالا قواعد سے مطلوب ابتدائی اقدام (اگر کوئی ہوں) کیے گئے ہوں، تو عدالت، بجز اس کے کہ اسے اس کے خلاف کوئی وجہ معلوم ہو، اپنا اجرائے ڈگری کا حکم نامہ جاری کرے گی۔

(2) ایسے ہر ایک حکم نامے پر اجرا کی تاریخ درج ہوگی، اور جج یا ایسے افسر کے دستخط ہوں گے جسے عدالت اس بارے میں مقرر کرے، اور اسے عدالت کی مہر ثبت کر کے اجرا کے لیے متعلقہ افسر کے حوالے کیا جائے گا۔

(3) ایسے ہر ایک حکم نامے میں، ایسی تاریخ کی صراحت کی جائے گی جس پر یا جس سے پہلے وہ اجرا کیا جائے گا اور ایسی تاریخ کی بھی صراحت کی جائے گی جس پر یا جس سے پہلے وہ عدالت کو واپس بھیجا جائے گا، لیکن اگر اس میں اس کی واپسی کی تاریخ مصرحہ نہ ہو تو وہ کالعدم متصور نہ ہوگا۔

حکم نامے پر تحریر ظہری۔ 25 - (1) ایسا افسر جسے حکم نامہ اجرا کے لیے سپرد کیا جائے اس پر ایسی تاریخ، جس پر، اور ایسا طریقہ، جس سے وہ اجرا کیا جانا تھا، درج کرے گا، اور اگر اس کی واپسی کے لیے حکم نامے میں مصرحہ آخری تاریخ گزر چکی ہو، تو تاخیر کی وجہ، یا اگر اس کا اجرا نہ ہوا ہو، تو اس کے اجرا نہ ہونے کی وجہ بھی درج کرے گا، اور ایسی تحریر ظہری کے ساتھ حکم نامہ عدالت کو واپس بھیجے گا۔

(2) اگر تحریر ظہری یہ ہو کہ ایسا افسر حکم نامہ اجرا کرنے سے معذور ہے، تو عدالت اس کی مبینہ معذوری کے بارے میں اس کا بیان لے گی، اور، اگر وہ ٹھیک سمجھے، ایسی معذوری کے متعلق گواہان کو طلب کر کے ان کا بیان لے سکے گی، اور نتیجہ قلمبند کر سکے گی۔

اجرائے ڈگری کا التوا

عدالت اجرائے ڈگری کب ملتوی کر سکے گی۔ 26-(1) ایسی عدالت جسے اجرا کے لیے ڈگری بھیجی گئی ہو، معقول وجہ بتائے جانے پر، ایسی ڈگری کا اجرا کسی معقول وقت کے لیے ملتوی کرے گی، تا کہ مدیون ڈگری ایسی عدالت کو، جس نے ڈگری صادر کی تھی، یا ڈگری یا اس کے اجرا کی نسبت اپیل کا اختیار سماعت رکھنے والی عدالت کو، التوائے اجرا کے حکم یا ڈگری یا اجرا کی نسبت کسی ایسے دیگر حکم کی درخواست دے سکے، جو ایسی ابتدائی عدالت یا عدالت اپیل صادر کرتی اگر اس نے اجرا جاری کیا ہوتا یا اس کو اجرا کی درخواست دی گئی ہوتی۔

(2) اگر اجرا کے تحت مدیون ڈگری کی جائیداد ضبط کی گئی ہو یا بذات خود اسے گرفتار کیا گیا ہو، تو اجرا جاری کرنے والی عدالت درخواست کے نتیجے کے دوران ایسی جائیداد کی بحالی یا ایسے شخص کی رہائی کا حکم دے سکے گی۔

مدیون ڈگری سے ضمانت طلب کرنے یا اس پر شرائط عاید کرنے کا اختیار۔ (3) التوائے اجرا یا جائیداد کی بحالی یا مدیون ڈگری کی رہائی کا حکم صادر کرنے سے پہلے، عدالت مدیون ڈگری سے ایسی ضمانت طلب کرے گی، یا اس پر ایسی شرائط عائد کرے گی، جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

مبرا مدیون ڈگری کا مستوجب ہونا۔ 27- قاعدہ 26 کے تحت بحالی یا رہائی کے کسی حکم کی رو سے اجرا کے لیے بھیجی گئی ڈگری کے اجرا میں مدیون ڈگری کی جائیداد دوبارہ ضبط کرنے یا اس کو دوبارہ گرفتار کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی۔

ڈگری صادر کرنے والی عدالت یا عدالت اپیل کا حکم ایسی عدالت پر واجب التعمیل ہوگا جسے اجرا کی درخواست دی گئی ہو۔ 28- ایسی عدالت کا، جس نے ڈگری صادر کی تھی، یا متذکرہ بالا عدالت اپیل کا کوئی حکم ایسی ڈگری کے اجرا کی نسبت، ایسی عدالت پر جسے اجرا کے لیے ڈگری بھیجی گئی تھی واجب التعمیل ہوگا۔

ڈگری دار اور مدیون ڈگری کے مابین دعویٰ کی سماعت کے دوران اجرائے ڈگری کا التوا۔ 29- جب کسی عدالت میں ایسی عدالت کے کسی ڈگری دار یا ایسی ڈگری کے حامل کے خلاف، جو ایسی عدالت میں اجرا ہو رہی ہو، ایسے شخص کی طرف سے جس کے خلاف ڈگری صادر کی گئی

تھی، کوئی دعویٰ زیر سماعت، ضمانت کی نسبت یا دیگر طور سے، ایسی قیود پر، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اجرائے ڈگری ملتوی رکھ سکے گی تا وقتیکہ زیر سماعت دعویٰ کا فیصلہ ہو جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ڈگری زر نقد کی ادائیگی کے لیے ہے تو عدالت، اگر وہ ضمانت طلب کیے بغیر التوا کا حکم دے، ایسا کرنے کی اپنی وجوہات قلمبند کرے گی۔

اجرا کا طریقہ

زر نقد کی ادائیگی کی ڈگری۔ 30- زر نقد کی ادائیگی کے لیے ہر ایک ڈگری جس میں بعض دیگر دادرسی کے متبادل کے طور پر زر نقد کی ادائیگی کی ڈگری شامل ہے، مدیون کی سول جیل میں حراست کے ذریعہ، یا اس کی جائیداد کی قرقی اور نیلام، یا دونوں طریقوں سے اجرا کی جا سکتی ہے۔

کسی مخصوص جائیداد منقولہ کے لیے ڈگری۔ 31-(1) جب ڈگری کسی مخصوص جائیداد منقولہ، یا اس کے کسی حصے کے لیے ہو، تو وہ اگر قابل عمل ہو، جائیداد منقولہ یا اس کے حصے کی ضبطی، اور اس کی ایسے فریق کی حوالگی سے اجرا کی جا سکتی ہے جس کے حق میں اس کا عدالتی فیصلہ ہوا ہو، یا ایسے اشخاص کو جنہیں وہ اپنی جانب سے حوالگی لینے کے لیے مقرر کرے، یا مدیون ڈگری کی سول جیل میں حراست، یا اس کی جائیداد کی قرقی، یا دونوں طریقوں سے اجرا کی جا سکتی ہے۔

(2) جب مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل نہ کی ہو اور ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی قرقی تین مہینوں تک جاری رہی ہو اور ڈگری دار نے قرق شدہ جائیداد کے نیلام کی درخواست دی ہو، تو ایسی جائیداد نیلام کی جا سکتی ہے، اور عدالت زر نیلام میں سے ڈگری دار کو، ان صورتوں میں جب ڈگری میں منقولہ جائیداد کی حوالگی کے متبادل کے طور پر ادا کی جانے والی کوئی رقم مقرر کی گئی ہو، ایسی رقم اور، دیگر صورتوں میں ایسا معاوضہ جسے وہ ٹھیک سمجھے دلا سکے گی، اور بقایا رقم (اگر کوئی ہو) مدیون ڈگری کو اس کی درخواست پر ادا کرے گی۔

(3) جب مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل کی ہو اور اس کی اجرا کا ایسا تمام خرچہ ادا کیا ہو جسے ادا کرنے کا وہ پابند ہو، یا جب، قرقی کی تاریخ سے تین مہینوں کے اختتام پر جائیداد کو نیلام کرنے کے لیے کوئی درخواست نہ دی گئی ہو، یا اگر دی گئی ہو، اور مسترد ہو گئی ہو، تو قرقی ختم ہو جائے گی۔

تعمیل مختص یا اعادہ حقوق زناشوی یا حکم امتناعی کی ڈگری۔ 32-(1) جب کسی ایسے فریق کو جس کے خلاف کسی معاہدے کی تعمیل مختص، یا اعادہ حقوق زناشوی یا حکم امتناعی کی ڈگری صادر کی گئی ہو، ڈگری کی تعمیل کرنے کا موقعہ حاصل تھا اور وہ دانستہ تعمیل سے قاصر رہا، تو اعادہ حقوق زناشوی کی ڈگری کی

صورت میں ڈگری کی تعمیل اس کی جائیداد کی قرقی کے ذریعے؛ معاہدے کی تعمیل مختص کی حکم امتناعی کی ڈگری کی صورت میں، سول جیل میں اس کی حراست، یا اس کی جائیداد کی قرقی، یا دونوں طریقوں سے کروائی جا سکے گی۔

(2) جب ایسا فریق جس کے خلاف تعمیل مختص یا حکم امتناعی کی ڈگری صادر کی گئی ہو، کوئی کارپوریشن ہو، تو ڈگری کی تعمیل کارپوریشن کی جائیداد کی قرقی یا عدالت کی اجازت سے، اس کے ڈائرکٹروں یا دیگر صدر افسران کی سول جیل میں حراست کے ذریعے، یا قرقی اور حراست دونوں طریقوں سے کروائی جا سکے گی۔

(3) جب ذیلی قاعدہ (1) یا ذیلی قاعدہ (2) کے تحت کوئی قرقی چھ مہینوں تک جاری رہی ہو جبکہ مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل نہ کی ہو اور ڈگری دار نے قرق شدہ جائیداد کو نیلام کرنے کی درخواست دی ہو، تو ایسی جائیداد نیلام کی جا سکتی ہے؛ اور زر نیلام میں سے عدالت ڈگری دار کو ایسا معاوضہ دلائے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے، اور بقایا رقم (اگر کوئی ہو) مدیون ڈگری کو اس کی درخواست پر ادا کرے گی۔

(4) جب مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل کی ہو اور اس کے اجرا کا ایسا تمام خرچہ ادا کیا ہو جسے ادا کرنے کا وہ پابند ہو یا جب، قرقی کی تاریخ سے چھ مہینوں کے اختتام پر، جائیداد کو نیلام کرنے کی درخواست نہ دی گئی ہو، یا اگر دی گئی ہو تو مسترد ہو گئی ہو، تو قرقی ختم ہو جائے گی۔

(5) جب کسی معاہدے کی تعمیل مختص یا حکم امتناعی کی ڈگری کی تعمیل نہ ہوئی ہو، تو عدالت، متذکرہ بالا تمام حکم ناموں یا ان میں سے کسی حکم نامے کے بدلے یا اس کے اضافی، یہ حکم دے سکتی ہے کہ کیا جانے والا مطلوبہ فعل جہاں تک قابل عمل ہو سکے ڈگری دار سے یا عدالت کے مقررہ کسی دیگر شخص سے، مدیون ڈگری کے خرچے پر کیا جائے، اور ایسا فعل کیے جانے پر کیے گئے اخراجات کا ایسے طریقے سے تعین کیا جائے گا جس کا عدالت حکم دے اور وہ اس طرح وصول کیے جائیں گے گویا کہ وہ ڈگری میں شامل ہیں۔

تشریح۔ شبہات رفع کرنے کے لئے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ "کیا جانے والا مطلوبہ فعل" الفاظ میں امتناعی اور تاکیدی احکام آتے ہیں۔

تمثیل

الف، جو ایک غریب آدمی ہے، ایک ایسی عمارت بناتا ہے جس سے ب کی خاندانی حویلی ناقابل رہائش بن جاتی ہے۔ الف، سول جیل میں اس کی حراست اور اس کی جائیداد کی قرقی کے باوجود، ایسی ڈگری کی تعمیل سے انکار کر دیتا ہے، جو اس کے خلاف ب نے حاصل کی ہے جس میں اسے عمارت ہٹانے کا حکم دیا

گیا ہے۔عدالت کی یہ رائے ہے کہ الف کی جائیداد کے نیلام سے وصول ہونے والی رقم سے ب کو اس کی حویلی کی مالیت میں کمی کے لیے معقول طور پر معاوضہ نہیں دیا جاسکتا۔ ب عدالت کو عمارت ہٹانے کی درخواست دے سکتا ہے اور اجرا کی کارروائی میں الف سے اس طرح ہٹائے جانے کا خرچہ وصول کرسکتا ہے۔

اعادہ حقوق زناشوی کی ڈگریوں کے اجرا میں عدالت کا اختیار تمیزی۔

33-(1) قاعدہ 32 میں درج کسی امر کے باوجود، عدالت، یا تو اعادہ حقوق زناشوی کے لیے کسی خاوند کے خلاف ڈگری صادر کرتے وقت یا اس کے بعد کسی وقت، یہ حکم دے سکتی ہے کہ ڈگری اس قاعدے میں وضع شدہ طریقے سے اجرا کی جائے گی۔

(2) جب عدالت نے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی حکم صادر کیا ہو، تو وہ حکم دے سکتی ہے کہ، ڈگری ایسی مدت کے اندر تعمیل نہ کرنے کی صورت میں جو اس بارے میں مقرر کی جائے، مدیون ڈگری، ڈگری دار کو ایسی میعادی ادائیگیاں کرے گا جو مبنی بر انصاف ہوں، اور اگر وہ ٹھیک سمجھے، یہ حکم دے سکتی ہے کہ، اس کے حسب اطمینان، مدیون ڈگری، ڈگری دار کو ایسی میعادی ادائیگیاں یقینی بنائے گا۔

(3) عدالت وقتاً فوقتاً زر نقد کی میعادی ادائیگی کے لیے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم میں یا تو ادائیگی کی مدت بدلنے سے یا رقوم کو بڑھانے یا گھٹانے سے ردوبدل یا ترمیم کرسکتی ہے یا اسے اس طرح حکم ادائیگی کل زر نقد یا اس کے کسی جز کے متعلق ملتوی کرسکتی ہے اور اسے یا تو کلی طور پر یا جزوی طور پر دوبارہ بحال کرسکتی ہے جسے وہ مبنی بر انصاف سمجھے۔

(4) اس قاعدے کے تحت ادا کیے جانے کا حکم شدہ کوئی زر نقد اس طرح وصول کیا جائے گا گویا کہ وہ زر نقد ادائیگی کی ڈگری کے تحت واجب الادا ہو۔

تکمیل دستاویز یا دستاویز قابل بیع وشریٰ کی تحریر ظہری کے لیے ڈگری۔

34-(1) جب ڈگری کی دستاویز کے اجرا یا کسی دستاویز قابل بیع وشریٰ کی تحریر ظہری کے لیے ہو اور مدیون ڈگری، ڈگری کی تعمیل نہ کرے یا تعمیل سے انکار کرے، تو ڈگری دار دستاویز یا تحریر ظہری کا مسودہ ڈگری کی شرائط کے مطابق مرتب کرکے عدالت کے حوالے کرسکے گا۔

(2) اس کے بعد عدالت مسودے پر مدیون ڈگری کی ایسے نوٹس کے ہمراہ تعمیل کروائے گی جس میں اسے اس کے ایسے عذرات (اگر کوئی ہوں) ایسے وقت کے اندر دینے کا حکم دیا گیا ہو جو عدالت اس بارے میں مقرر کرے۔

(3) جب مدیون ڈگری مسودے پر اعتراض کرے، تو اس کے عذرات ایسے وقت کے اندر قلم بند کئے جائیں گے، اور عدالت مسودے کو منظور یا اس میں ردوبدل کرتے ہوئے ایسا حکم صادر کرے گی، جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

(4) ڈگری دار عدالت کو مسودے کی ایک نقل ایسی ردوبدل (اگر کوئی ہوں) کے ساتھ حوالے کرے گا جن کی عدالت نے مناسب اسٹامپ پر ہدایات دی ہوں اگر فی الوقت نافذ قانون کی رو سے اسٹامپ مطلوب ہو، اور جج یا افسر جسے اس بارے میں مقرر کیا جائے اس طرح حوالے کی گئی دستاویز اجرا کروائے گا۔

(5) اس قاعدے کے تحت کسی دستاویز کا اجرا یا کسی دستاویز قابل بیع وشرئی کی تحریر ظہری مندرجہ ذیل نمونے پر ہو سکے گی، یعنی:-

''ج د، عدالت کا جج

(یا جیسی کہ صورت ہو)، برائے الف۔ ب، الف۔ ب کے خلاف ہ۔ و کے دعوئی میں''۔

اور وہ اسی طرح موثر ہوگی جیسے کہ اس فریق کی دستاویز کا اجرا یا دستاویز قابل بیع وشرئی جسے دستاویز کے اجرا یا تحریر ظہری کا حکم دیا گیا ہو۔

(6) (الف) جب کسی فی الوقت نافذ قانون کے تحت کسی دستاویز کی رجسٹری مطلوب ہو، تو عدالت، یا عدالت کا ایسا افسر جسے عدالت اس بارے میں مجاز کرے، ایسے قانون کے مطابق دستاویز کی رجسٹری کروائے گا۔

(ب) جب دستاویز کی رجسٹری اس طرح مطلوب نہ ہو، لیکن ڈگری دار اس کی رجسٹری کا خواہش مند ہو، تو عدالت ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

(ج) جب عدالت کسی دستاویز کی رجسٹری کے لیے کوئی حکم صادر کرے تو وہ رجسٹری کے اخراجات کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

<u>غیر منقولہ جائیداد کے لیے ڈگری۔</u> 35-(1) جب ڈگری کسی غیر منقولہ جائیداد کی حوالگی کے لیے ہو، تو اس کا قبضہ اس فریق کو دلایا جائے گا جس کے حق میں وہ صادر کی گئی ہو، یا ایسے شخص کو، جسے وہ اس کی جانب سے قبضہ لینے کے لیے مقرر کرے، اور، اگر ضروری ہو، ڈگری کے پابند کسی ایسے شخص کو نکال کر دلا یا جائے گا جو جائیداد خالی کرنے سے انکار کرے۔

(2) جب ڈگری جائیداد منقولہ کے مشترکہ قبضے کے لیے ہو تو ایسا قبضہ جائیداد کی کسی نمایاں جگہ

پروارنٹ کی ایک نقل چسپاں کر کے اور کسی مناسب جگہ پر ڈگری کے مضمون کی منادی کے ذریعے یا حسب رواج دیگر طریقے سے اعلان کر کے دلایا جائے گا۔

(3) جب کسی عمارت یا احاطے کا قبضہ دلانا ہو اور قابض شخص، جو ڈگری کا پابند ہو، بلا روک ٹوک رسائی نہ ہونے دے، تو عدالت، اپنے افسران کے ذریعے، کسی ایسی عورت کو جو ملکی رواج کے مطابق لوگوں کے سامنے نہ آتی ہو، معقول انتباہ اور ہٹ جانے کی سہولت دینے کے بعد، کوئی تالا یا کنڈی ہٹا سکے گی یا کھول سکے گی یا کوئی دروازہ توڑ سکے گی یا ڈگری دار کو قبضہ دلانے کے لئے ضروری کوئی دیگر فعل کر سکے گی۔

غیر منقولہ جائیداد کی حوالگی کی ڈگری جب جائیداد کرایہ دار کے قبضے میں ہو۔

36- جب ڈگری کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کی حوالگی کے لیے ہو جو کسی کرایہ دار یا اس کے قبضے کے حق دار دیگر شخص کے قبضے میں ہو جو ایسا قبضہ ترک کرنے کے لیے ڈگری کا پابند نہ ہو تو عدالت جائیداد کی کسی نمایاں جگہ پر وارنٹ کی ایک نقل چسپاں کر کے، اور کسی مناسب جگہ پر جائیداد کی نسبت ڈگری کے مضمون کا بذریعہ منادی یا دیگر رواجی طریقے سے قابض کے لیے اعلان کر کے حوالگی کا حکم دے گی۔

گرفتاری اور سول قید خانے میں حراست

مدیون ڈگری کو قید خانے میں حراست کے خلاف وجہ بیان کرنے کی اجازت دینے کا اختیار تمیزی۔

37-(1) قواعد ہذا میں درج کسی امر کے باوجود، جب ایسے مدیون ڈگری کی جو درخواست کی پیروی میں گرفتاری کا مستوجب ہو گرفتاری اور سول قید خانے میں حراست کے ذریعے زر نقد کی ادائیگی کے لئے اجرائے ڈگری کی درخواست دی جائے، تو عدالت، اس کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کرنے کے بجائے، ایک نوٹس جاری کرے گی جس میں اسے اس تاریخ پر جس کی نوٹس میں صراحت کی جائے عدالت میں حاضر ہونے اور یہ وجہ بتانے کا حکم دیا جائے گا کہ کیوں نہ اسے سول قید خانے میں بھیج دیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا نوٹس ضروری نہ ہوگا اگر عدالت کو بروئے بیان حلفی، یا دیگر طور پر، یہ اطمینان ہو کہ اجرائے ڈگری کی تاخیر کی غرض یا اس کے اثر سے، مدیون ڈگری کے فرار ہونے یا عدالت کی حدود اختیار سماعت کی مقامی حدود سے نکل جانے کا امکان ہے۔

(2) جب نوٹس کی تعمیل میں حاضری نہ دی جائے، تو عدالت اگر ڈگری دار ایسا چاہے، مدیون ڈگری کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کرے گی۔

مدیون ڈگری کو حاضر کرنے کی ہدایت کے لیے گرفتاری کا وارنٹ۔ 38- مدیون ڈگری کی گرفتاری کے ہر ایک وارنٹ میں ایسے افسر کے نام جس کے سپرد اس کی تعمیل ہو یہ ہدایت ہوگی کہ اسے عدالت کے روبرو جس قدر جلد سہولت ہو سکے پیش کیا جائے، بجز اس کے کہ ایسی رقم جسے ادا کرنے کا اسے حکم دیا گیا ہو، بمعہ اس کے سود کے اور خرچے کے (اگر کوئی ہو) جس کا وہ مستوجب ہو، پہلے ادا ہو جائے۔

گزارہ الاؤنس۔ 39- (1) کسی مدیون ڈگری کو کسی اجرائے ڈگری میں گرفتار نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اور جب تک کہ ڈگری دار عدالت کو ایسی رقم ادا نہ کرے جسے جج مدیون ڈگری کے اس کی گرفتاری سے اسے عدالت میں لائے جانے تک گزارے کے لیے کافی سمجھے۔

(2) جب کسی مدیون ڈگری کو اجرائے ڈگری میں سول قید خانے میں بھیجا جائے، تو عدالت اس کے گزارے کے لیے ایسا ماہانہ بھتہ مقرر کرے گی جس کا وہ دفعہ 57 کے تحت مقررہ شرحوں کے مطابق حق دار ہو، یا، جب ایسی کوئی شرحیں مقرر نہ کی گئی ہوں، تو جسے وہ ایسے طبقے کے حوالے سے کافی سمجھے، جس سے وہ تعلق رکھتا ہو۔

(3) عدالت سے مقرر کیا گیا ماہانہ بھتہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ سے پہلے بطور پیشگی ماہانہ ادائیگیوں کے ذریعے ایسا فریق مہیا کرے گا جس کی درخواست پر مدیون ڈگری گرفتار کیا گیا ہو۔

(4) پہلی ادائیگی عدالت کے متعلقہ افسر کو رواں مہینے کے ایسے جز کے لیے کی جائے گی جو مدیون ڈگری کو سول قید خانے میں بھیجے جانے سے پہلے غیر منقضی رہ جائے، اور مابعد ادائیگیاں (اگر کوئی ہوں) سول قید خانے کے نگراں افسر کو کی جائیں گی۔

(5) سول قید خانے میں مدیون ڈگری کے گزارے کے لیے ڈگری دار کی ادا کی گئی رقوم دعویٰ کا خرچہ متصور ہوں گی:

مگر شرط یہ ہے کہ مدیون ڈگری کو اس طرح ادا کی گئی کسی رقم کی وجہ سے سول قید خانے میں زیر حراست نہ رکھا جائے گا یا گرفتار نہ کیا جائے گا۔

نوٹس کی تعمیل میں یا گرفتاری کے بعد مدیون ڈگری کی حاضری پر کارروائی۔ 40-(1) جب کوئی مدیون ڈگری قاعدہ 37 کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کی تعمیل میں عدالت میں حاضر ہو جائے، یا زر نقد کی ادائیگی کی ڈگری کے اجرا میں گرفتار کیے جانے کے بعد عدالت میں پیش کیا جائے تو عدالت ڈگری دار کی سماعت کی کارروائی کرے گی اور ایسی تمام شہادت لے گی جسے وہ اپنی اجرا کی

درخواست کی تائید میں پیش کرے اور اس کے بعد مدیون ڈگری کو یہ وجہ بتانے کا موقعہ دے گی کہ کیوں نہ اسے سول قید خانے میں بھیج دیا جائے۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت تحقیقات کی تکمیل کے دوران عدالت، اپنے اختیار تمیزی سے، یہ حکم دے سکے گی کہ مدیون ڈگری کو عدالت کے کسی افسر کی تحویل میں زیر حراست رکھا جائے یا جب بھی ضرورت ہو اس کی حاضری کے لیے عدالت کے حسب اطمینان اپنی ضمانت دینے پر رہا کیا جائے۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت تحقیقات کی تکمیل کے بعد عدالت دفعہ 51 اور مجموعہ ہذا کی دیگر توضیعات کے تابع، مدیون ڈگری کی سول قید خانے میں حراست کے لیے حکم صادر کر سکے گی اور اس صورت میں اگر وہ پہلے سے گرفتار نہ کیا گیا ہو، اسے گرفتار کروا سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کی مدیون ڈگری کو ایفائے ڈگری کا موقعہ دینے کے لیے، عدالت، حراست کا حکم صادر کرنے سے پہلے، مدیون ڈگری کو کسی مصرحہ مدت کے لیے جو پندرہ دنوں سے زاید نہ ہو عدالت کے کسی افسر کی تحویل میں رکھ سکے گی یا اگر ڈگری کا ایفا جلدی نہ ہو سکے اسے مصرحہ مدت منقضی ہونے پر حاضری کے لیے عدالت کے حسب اطمینان اپنی ضمانت مہیا کرنے پر رہا کر سکے گی۔

(4) قاعدہ ہذا کے تحت رہا کیے گئے مدیون ڈگری کو دوبارہ گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

(5) جب عدالت ذیلی قاعدہ (3) کے تحت حراست کا حکم صادر نہ کرے، تو وہ درخواست کو نامنظور کر دے گی، اور اگر مدیون ڈگری گرفتار ہو چکا ہو، تو اس کی رہائی کا حکم دے گی۔

جائیداد کی قرقی

<u>مدیون ڈگری کا اس کی جائیداد کے متعلق بیان۔</u> 41 - (1) جب کوئی ڈگری زر نقد کی ادائیگی کے لیے ہو تو ڈگری دار عدالت کو اس امر کا حکم دینے کی درخواست کر سکے گا کہ —

(الف) مدیون ڈگری، یا

(ب) افسر، یا

(ج) کسی دیگر شخص،

کا اس امر کی نسبت زبانی بیان لیا جائے کہ آیا مدیون ڈگری کے ذمے کوئی قرضے یا کتنے قرضے نکلتے ہیں اور آیا مدیون ڈگری کے پاس ایفائے ڈگری کے لیے کوئی دیگر جائیداد یا ذرائع ہیں اور کتنے ہیں؛ اور عدالت

ایسے مدیون ڈگری، یا افسر یا دیگر شخص کی حاضری اور بیان، نیز کسی کھاتوں یا دستاویزات کو پیش کرنے کا حکم صادر کر سکے گی۔

(2) جب زر نقد کی ادائیگی کی ڈگری تیس دنوں کی مدت تک غیر ایفا شدہ رہی ہو، تو عدالت، ڈگری دار کی درخواست پر اور ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اپنے اختیار کو مضرت پہنچائے بغیر بذریعہ حکم مدیون ڈگری یا جب مدیون ڈگری کارپوریشن ہو، تو اس کے کسی افسر کو بیان حلفی دینے کی ہدایت کرے گی جس میں مدیون ڈگری کے اثاثوں کی تفصیلات درج ہوں۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی عدم تعمیل کی صورت میں حکم صادر کرنے والی عدالت، یا ایسی کوئی عدالت جسے کارروائی منتقل کی گئی ہو، یہ ہدایت دے سکے گی کہ عدم تعمیل کرنے والے شخص کو زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدت کے لیے سول قید خانے میں زیر حراست رکھا جائے، بجز اس کے کہ ایسی مدت منقضی ہونے سے پہلے عدالت اس کی رہائی کا حکم دے۔

<u>ایسے کرائے یا زر واصلات یا دیگر امور کے لیے جن کی رقم کا بعد ازاں تعین کیا جانا ہو، ڈگری کی صورت میں قرقی۔</u> 42- جب ڈگری میں کرائے، یا زر واصلات یا کسی دیگر امر کی نسبت تحقیقات کا حکم ہو، تو مدیون ڈگری کی جائیداد کو اس سے واجب الادا رقم کے تعین ہونے سے پہلے، قرق کیا جا سکے گا، جیسا کہ زر نقد کی ادائیگی کے لیے عام ڈگری کی صورت میں ہوتا ہے۔

<u>زرعی پیداوار کے سوا مدیون ڈگری کے قبضے میں منقولہ جائیداد کی قرقی۔</u> 43- جب قرق کی جانے والی جائیداد اور زرعی پیداوار کے سوائے مدیون ڈگری کے زیر قبضہ منقولہ جائیداد ہو، تو قرقی فی الواقع ضبطی کے ذریعے کی جائے گی، اور قرق کرنے والا افسر جائیداد کو اپنی یا اپنے کسی ماتحت کی تحویل میں رکھے گا اور اس کی مناسب تحویل کا ذمہ دار ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب ضبط کی گئی جائیداد جلدی اور قدرتی طور پر خراب ہو جانے والی ہو، یا جب اسے تحویل میں رکھنے کے اخراجات کا اس کی مالیت سے تجاوز ہونے کا امکان ہو، تو قرق کرنے والا افسر اسے فوراً نیلام کر سکے گا۔

<u>منقولہ جائیداد کی تحویل۔</u> 43 الف-(1) جب قرق شدہ جائیداد، مویشیوں، زرعی آلات یا ایسی دیگر اشیاء پر مشتمل ہو جو آسانی سے ناہٹائی جا سکیں اور قرق کرنے والا افسر قاعدہ 43 کے فقرہ شرطیہ کے تحت عمل نہ کرے، تو وہ مدیون ڈگری یا ڈگری دار یا کسی ایسے دیگر شخص کی ایما پر جو ایسی جائیداد میں مفاد کا دعویدار ہو، اسے ایسے گاؤں میں یا ایسی جگہ پر جہاں وہ قرق کی گئی ہو، کسی معزز شخص کی تحویل میں چھوڑ سکتا ہے

(جس کا یہاں بعد ازاں "تحویلدار" کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے)۔

(2) اگر تحویلدار، باضابطہ نوٹس کے بعد، ایسی جائیداد اس غرض کے لیے تعینات کیے گئے افسر کے سامنے عدالت کی بتائی ہوئی جگہ پر پیش نہ کرے یا اس شخص کو واپس نہ کرے، جس کے حق میں عدالت نے واپسی کا حکم دیا ہو، یا اگر جائیداد، اگر چہ اس طرح پیش یا واپس کی گئی ہو، اس حالت میں نہ ہو جس میں اس وقت تھی جب اس کے سپرد کی گئی تھی، —

(الف) تو تحویل دار اس کے قصور کی وجہ سے ہونے والے کسی نقصان یا خرچے کے لیے، ڈگری دار، مدیون ڈگری یا کسی ایسے دیگر شخص کو جو اس کی واپسی کا حقدار پایا جائے معاوضہ ادا کرنے کا مستوجب ہوگا؛ اور

(ب) ایسی مستوجبی —

(i) ڈگری دار کی ایما پر عائد کروائی جاسکتی ہے، گویا کہ تحویل دار دفعہ 145 کے تحت ضامن ہو؛

(ii) مدیون ڈگری یا ایسے دیگر شخص کی ایما پر اجرا میں درخواست پر عائد کروائی جاسکتی ہے؛ اور

(ج) ایسی مستوجبی کا تعین کرنے والا کوئی حکم کسی ڈگری کی طرح قابل اپیل ہوگا۔

زرعی پیداوار کی قرقی۔ 44- جب قرق کی جانے والی جائیداد زرعی پیداوار ہو، تو قرقی حسب ذیل جگہوں پر قرقی کے وارنٹ کی ایک نقل چسپاں کرنے سے کی جائے گی، —

(الف)- جب ایسی پیداوار اُگنے والی فصل ہو، اس اراضی پر جس پر ایسی فصل اُگی ہو، یا

(ب) جب ایسی پیداوار کاٹی یا جمع کی گئی ہو، کھلیان پر یا اناج یا دیسی ہی کوئی شے کوٹنے کی جگہ یا چارے کے ڈھیر پر جہاں وہ جمع ہو۔

اور دوسری نقل ایسے مکان کے بیرونی دروازے یا کسی دیگر نمایاں حصے پر جس میں مدیون ڈگری عام طور پر رہتا ہو یا، عدالت کی اجازت سے، ایسے مکان کے بیرونی دروازے یا کسی دیگر نمایاں حصے پر جس میں وہ کاروبار کرتا ہو یا نفع کے لیے ذاتی طور پر کام کرتا ہو یا جس میں اس کا آخری بار رہنا یا کاروبار کرنا یا نفع کے لیے ذاتی طور پر کام کرنا معلوم ہو؛ اور اس کے بعد پیداوار کا عدالت کے قبضے میں منتقل ہونا متصور ہوگا۔

زیر قرقی زرعی پیداوار کی نسبت توضیعات۔ 45-(1) جب زرعی پیداوار قرق کی جائے، تو عدالت اس کی تحویل کے لیے ایسے انتظامات کرے گی جنہیں وہ معقول سمجھے اور، عدالت کو ایسے انتظامات کرنے کے قابل بنانے کی غرض سے، اُگنے والی فصل کی قرقی کی ہر ایک درخواست میں اس وقت کی صراحت کی جائے گی جس پر اس کے کاٹے یا جمع کیے جانے کے قابل ہونے کا امکان ہو۔

(2) ایسی شرائط کے تابع جو عدالت اس بارے میں یا تو قرقی کے حکم میں یا کسی مابعد حکم میں عائد کرے، مدیون ڈگری فصل کی خبر گیری کر سکے گا، اسے کاٹ، جمع اور ذخیرہ کر سکے گا اور ایسا کوئی دیگر فعل کر سکے گا جو اس کے پکنے یا اسے محفوظ کرنے کے لیے ضروری ہو؛ اور اگر مدیون ڈگری ایسے تمام افعال یا ان میں سے کوئی فعل کرنے سے قاصر رہے، تو ڈگری دار عدالت کی اجازت سے اور ایسی ہی شرائط کے تابع، یا تو بذات خود یا اس بارے میں اس کے مقرر کیے گئے کسی شخص کے ذریعے ایسے تمام افعال یا ان میں سے کوئی فعل کر سکے گا اور ڈگریدار کا کیا گیا خرچہ مدیون ڈگری سے قابل وصول ہوگا گویا کہ وہ ڈگری میں شامل ہو یا اس کا حصہ ہو۔

(3) ایسی زرعی پیداوار کا، جو اُگنے والی فصل کے طور پر قرق کی گئی ہو، صرف اس وجہ سے کہ وہ زمین سے الگ کی گئی ہے، زیر قرقی نہ رہنا یا اس کی مکرر قرقی مطلوب ہونا متصور نہ ہوگا۔

(4) جب کسی اُگنے والی فصل کی قرقی کا کوئی حکم اس وقت سے بہت پہلے صادر کیا گیا ہو جب فصل کے کاٹنے یا جمع کیے جانے کا امکان ہو، تو عدالت ایسے وقت تک حکم کی تکمیل ملتوی کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے، اور اپنے اختیار تمیزی سے مزید حکم صادر کر سکے گی جس میں قرقی کے حکم کی تکمیل کے دوران فصل کو ہٹانے کی ممانعت ہو۔

(5) کوئی اُگنے والی ایسی فصل جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ذخیرہ نہ کی جا سکتی ہو، اس قاعدے کے تحت اس کے کاٹے یا جمع کیے جانے کے امکانی وقت سے پہلے کم از کم بیس دنوں سے قبل کسی وقت قرق نہیں کی جائے گی۔

ایسے قرضے، حصے اور دیگر جائیداد کی قرقی جو مدیون ڈگری کے قبضے میں نہ ہو۔

46-(1) مندرجہ ذیل کی صورت میں،—

(الف) ایسا قرضہ جس کی ضمانت کسی دستاویز قابل بیع وشرئی سے نہ دی گئی ہو،

(ب) کسی کارپوریشن کے سرمائے میں کوئی حصہ،

(ج) دیگر منقولہ جائیداد جو مدیون ڈگری کے قبضے میں نہ ہو، بجز کسی عدالت میں جمع کی گئی، یا اس کی تحویل میں جائیداد کے،

قرقی تحریری حکم کی رو سے کی جائے گی جس میں ذیل کی ممانعت ہو، —

(i) قرضے کی صورت میں، لین دار کو قرضہ وصول کرنے کی اور دین دار کو عدالت کے مزید حکم تک اس کی ادائیگی کرنے کی؛

(ii) حصے کی صورت میں، ایسے شخص کو جس کے نام پر حصہ ہوا سے منتقل کرنے کی یا اس پر کوئی منافع وصول کرنے کی؛

(iii) بجز متذکرہ بالا کے دیگر منقولہ جائیداد کی صورت میں، اس کے قابض شخص کو مدیون ڈگری کو دینے کی۔

(2) ایسے حکم کی ایک نقل عدالت کے احاطے کے کسی نمایاں حصے پر چسپاں کی جائے گی، اور دوسری نقل قرضے کی صورت میں، دین دار کو، حصے کی صورت میں، کارپوریشن کے مناسب افسر کو، اور، دیگر منقولہ جائیداد (بجز متذکرہ بالا کے) کی صورت میں، اس کے قابض شخص کو بھیجی جائیگی۔

(3) ایسا دین دار جس کی ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (i) کے تحت ضمانت دی گئی ہو اپنے قرضے کی رقم عدالت میں ادا کر سکے گا، اور ایسی ادائیگی سے وہ اسی طرح بری الذمہ ہو جائے گا جیسے یہ ادائیگی اس فریق کو کی گئی ہو جو اس کی وصولی کا حقدار ہو۔

گارنشی کو نوٹس۔ 46الف-(1) عدالت کسی ایسے قرضے کی صورت میں (ایسے قرضے کے سوا جس کی ضمانت کسی رہن یا کسی بار سے دی گئی ہو) جسے قاعدہ 46 کے تحت قرق کیا گیا ہو، قرق کروانے والے لین دار کی درخواست پر، ایسا قرضہ ادا کرنے کے مستوجب گارنشی کو نوٹس جاری کر سکے گی، جس میں اس کا اتنا حصہ، جو ایفائے ڈگری اور اجرا کا خرچہ پورا کرنے کے لیے کافی ہو، جمع کروانے، یا حاضر ہونے اور یہ وجہ بتانے کو کہا جائے کہ وہ ایسا کیوں نہ کرے۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت درخواست مبینہ واقعات کی تصدیق کرتے ہوئے بیان حلفی پر دی جائے گی اور اس میں درج ہو گا کہ، حلف بردار کے یقین کے مطابق، گارنشی مدیون ڈگری کا قرض دار ہے۔

(3) جب گارنشی عدالت میں مدیون ڈگری کو اس سے واجب الادا رقم یا اس کا اتنا حصہ جو ایفائے ڈگری اور اجرا کا خرچہ پورا کرنے کے لیے کافی ہو جمع کروائے تو عدالت یہ حکم دے گی کہ رقم ایفائے ڈگری اور اجرا کے خرچے کے لیے مدیون ڈگری کو ادا کی جائے۔

گارنشی کے خلاف حکم۔ 46ب- جب گارنشی مدیون ڈگری کو اس سے واجب الادا رقم یا اس کا اتنا حصہ جو ایفائے ڈگری اور اجرا کا خرچہ پورا کرنے کے لئے کافی ہو فوراً عدالت میں جمع نہ کروائے، اور نوٹس کے جواب میں حاضر نہ ہو اور وجہ نہ بتائے، تو عدالت گارنشی کو ایسے نوٹس کی شرائط پر عمل کرنے کا حکم دے سکے گی، اور ایسے حکم کے بعد حکم اجرا جاری کیا جا سکے گا گویا کہ ایسا حکم اس کے خلاف ڈگری ہو۔

متنازعہ امور کی سماعت۔ 46ج- جب گارنشی ذمہ داری پر اعتراض کرے، تو عدالت یہ حکم دے سکے گی کہ ذمہ داری کے تعین کے لیے ضروری کسی امر یا سوال کی اس طرح سماعت کی جائے گی گویا کہ

وہ کسی دعوے میں کوئی تنقیح طلب امر ہو، اور ایسے امر کے تعین کے بعد ایسا حکم یا احکام صادر کرے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ایسا قرضہ جس کی نسبت قاعدہ 46 الف کے تحت درخواست دی گئی ہو زر نقد کی ایسی رقم کی نسبت ہو جو عدالت کی مالی اختیار سماعت سے زائد ہو، تو عدالت اجرا کا معاملہ ایسے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کو بھیج دے گی جس کے ماتحت مذکورہ عدالت ہو، اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ جج کی عدالت یا کوئی دیگر مجاز عدالت جس میں ڈسٹرکٹ جج اسے منتقل کرے اس میں اسی طریقے سے کارروائی کرے گی گویا کہ مقدمہ ابتدائی طور پر اس عدالت میں دائر کیا گیا تھا۔

ضابطہ جب قرضہ کسی تیسرے شخص کا ہو۔ 46د- جب یہ تجویز کیا جائے، یا امکان معلوم ہو کہ قرضہ کسی تیسرے شخص کا ہے، یا یہ کہ کوئی تیسرا شخص ایسے قرضے پر کوئی حق یا بار، یا کوئی دیگر مفاد رکھتا ہے، تو عدالت ایسے تیسرے شخص کو حاضر ہونے اور اس کے ادعا کی نوعیت اور تفصیلات، اگر کوئی ہوں، بیان کرنے اور ایسے قرضے کی نسبت انہیں ثابت کرنے کا حکم دے سکے گی۔

تیسرے شخص کے متعلق حکم۔ 46ہ-ایسے تیسرے شخص اور کسی ایسے شخص یا اشخاص کو سننے کے بعد، جنہیں بعد ازاں حاضر ہونے کا حکم دیا جائے، یا جب ایسا تیسرا یا دیگر شخص یا اشخاص اس طرح حکم دیئے جانے پر حاضر نہ ہو یا نہ ہوں، تو عدالت ایسا حکم صادر کر سکے گی جس کی نسبت یہاں قبل ازیں توضیح کی گئی ہے، یا ایسے تیسرے یا دیگر شخص یا اشخاص کے حق، بار یا مفاد کی نسبت، جیسی کہ صورت ہو، ایسی شرائط پر، اگر کوئی ہوں، ایسا دیگر حکم یا احکام جاری کر سکے گی جسے وہ ٹھیک اور مناسب سمجھے۔

گارنشی سے کی گئی ادائیگی جائز برأت ہوگی۔ 46و- قاعدہ 46 الف کے تحت نوٹس پر یا مذکرہ بالا کسی حکم کے تحت گارنشی سے کی گئی ادائیگی مدیون ڈگری اور کسی ایسے دیگر شخص کے تئیں جسے متذکرہ بالا طریقے سے حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہو، ادا یا عاید کی گئی رقم کے لیے اس کی جائز برأت ہوگی، اگرچہ ایسی ڈگری جس کے اجرا میں قاعدہ 46 الف کے تحت درخواست دی گئی تھی، یا ایسی درخواست پر کارروائی کے دوران صادر کیا گیا حکم، خارج یا منسوخ کیا جائے۔

خرچہ۔ 46ز- قاعدہ 46 الف کے تحت دی گئی کسی درخواست اور اس سے پیدا ہونے والی یا اس کی ضمنی کارروائی کا خرچہ عدالت کے اختیار تمیزی کے تحت ہوگا۔

اپیلیں۔ 46ح- قاعدہ 46ب، قاعدہ 46ج یا قاعدہ 46ہ کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم ڈگری کے طور پر قابل اپیل ہوگا۔

دستاویزات قابل بیع وشریٰ پر اطلاق۔ 46 ط۔قواعد 46 الف تا 46 ح (دونوں سمیت) کی توضیعات کا، جہاں تک ہو سکے، قاعدہ 51 کے تحت منسلکہ دستاویزات قابل بیع وشریٰ کی نسبت اطلاق ہوگا جس طرح ان کا اطلاق قرضوں کی نسبت ہوتا ہے۔

منقولہ جائیداد میں حصے کی قرقی۔ 47۔جب قرق کی جانے والی جائیداد مدیون ڈگری کی ملکیتی منقولہ جائیداد میں اس کے اور بطور شریک مالکان دیگر اشخاص کے حصے یا مفاد پر مشتمل ہو، تو قرقی مدیون ڈگری کو نوٹس دے کر عمل میں لائی جائے گی جس میں اسے حصے یا مفاد کو منتقل کرنے یا اس پر کسی طریقے سے بار عائد کرنے کی ممانعت کی جائے۔

ملازم سرکار یا ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی کے مشاہرے یا الاؤنسوں کی قرقی۔ 48-(1) جب قرق کی جانے والی جائیداد کسی ملازم سرکار یا ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی کے ملازم یا کسی ایسی کارپوریشن کے جو کسی ایسی تجارت یا صنعت میں مشغول ہو جو کسی مرکزی، صوبائی یا ریاستی ایکٹ کی رو سے قائم کی گئی ہو، یا کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں تعریف شدہ سرکاری کمپنی کے کسی ملازم کا مشاہرہ یا الاؤنس ہوں تو عدالت، خواہ مدیون ڈگری یا تقسیم کار افسر عدالت کے اختیار کی مقامی حدود کے اندر ہو یا نہ ہو، یہ حکم دے سکتی ہے کہ رقم، دفعہ 60 کی توضیعات کے تابع، ایسے مشاہرے یا الاؤنسوں میں سے یا تو ایک ہی ادائیگی میں یا ماہانہ قسطوں کے ذریعے روک لی جائے گی جیسا کہ عدالت ہدایت دے؛ اور ایسے افسر کو حکم کے نوٹس کے بعد جسے متعلقہ حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ اس بارے میں مقرر کرے، —

(الف) جب ایسا مشاہرہ یا الاؤنس ان مقامی حدود کے اندر تقسیم کیے جانے ہوں جن پر مجموعہ ہذا کا فی الوقت نفاذ ہوتا ہو، تو ایسا افسر یا دیگر شخص جس کا فرض انہیں تقسیم کرنا ہو، حکم کے تحت واجب الادا رقم، یا ماہانہ قسطیں، جیسی کہ صورت ہو، روک لے گا یا عدالت کو بھیج دے گا؛

(ب) جب ایسا مشاہرہ یا الاؤنس مذکورہ حدود سے باہر تقسیم کیے جانے ہوں تو ان حدود کے اندر ایسا افسر یا دیگر شخص جس کا یہ فرض ہو کہ وہ تقسیم کیے جانے والے مشاہرے یا الاؤنسوں کی رقم کی نسبت تقسیم کار حاکم کو بتائے، حکم کے تحت واجب الادا رقم، یا ماہانہ قسطیں، جیسی کہ صورت ہو، عدالت کو بھیج دے گا اور تقسیم کار افسر کو یہ ہدایت دے گا کہ وہ تقسیم کی جانے والی مجموعی رقم سے ایسی مجموعی رقوم کم کر دے جو وقتاً فوقتاً عدالت میں جمع کی گئی ہوں۔

(2) جب ایسے مشاہرے یا الاؤنسوں کا قابل قرقی حصہ قرقی کے ماقبل اور غیر ایفا شدہ حکم کے مطابق

روکا اور عدالت کو بھیجا گیا ہو، تو اس بارے میں متعلقہ حکومت کا مقررہ افسر حکم جاری کرنے والی عدالت کو مابعد کیا گیا حکم موجودہ قرقی کی تمام تفصیلات کے مکمل گوشوارے کے ساتھ فوراً واپس بھیج دے گا۔

(3) اس قاعدے کے تحت صادر کیا گیا ہر ایک حکم، بجز اس کے کہ وہ ذیلی قاعدہ (2) کی توضیعات کے مطابق واپس کیا جائے، مزید نوٹس یا دیگر کارروائی کے بغیر، متعلقہ حکومت یا ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی یا کارپوریشن یا سرکاری کمپنی کے لیے، جیسی کہ صورت ہو، قابل تعمیل ہوگا، جبکہ مدیون ڈگری ایسی مقامی حدود کے اندر ہو جن پر مجموعہ ہذا کافی الوقت نفاذ ہو اور جبکہ وہ ان حدود سے باہر ہو، اگر وہ بھارت کے مجتمع فنڈ یا ریاست کے مجتمع فنڈ یا بھارت میں کسی ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی یا کارپوریشن یا سرکاری کمپنی میں سے واجب الادا مشاہرہ یا الاؤنس لیتا ہو؛ اور متعلقہ حکومت یا ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی یا کارپوریشن یا سرکاری کمپنی، جیسی کہ صورت ہو، اس قاعدے کی خلاف ورزی میں ادا شدہ کسی رقم کے لیے ذمہ دار ہوگی۔

تشریح- اس قاعدے میں "متعلقہ حکومت" سے مراد ہے، —

(i) مرکزی حکومت کی ملازمت میں کسی شخص، یا کسی ریلوے انتظامیہ یا کنٹونمنٹ اتھارٹی یا کسی بڑی بندرگاہ کی بندرگاہ اتھارٹی کے کسی ملازم، یا کسی ایسی تجارت یا صنعت میں جو کسی مرکزی ایکٹ کی رو سے قائم کی گئی ہو معروف کسی کارپوریشن کے کسی ملازم، یا کسی ایسی سرکاری کمپنی کے کسی ملازم کی نسبت جس میں سرمایہ حصص کا کوئی جز مرکزی حکومت یا ایک سے زاید ریاستی حکومتوں کے پاس ہو یا جزوی طور پر مرکزی حکوت اور جزوی طور پر ایک یا زائد ریاستی حکومتوں کے پاس ہو، مرکزی حکومت؛

(ii) کسی دیگر ملازم سرکار، یا کسی دیگر مقامی یا دیگر اتھارٹی کے کسی ملازم، یا کسی ایسی تجارت یا صنعت میں جو کسی صوبائی یا ریاستی ایکٹ کی رو سے قائم کی گئی ہو، معروف کسی کارپوریشن کے کسی ملازم، یا کسی دیگر سرکاری کمپنی کے ملازم کی نسبت، ریاستی حکومت۔

<u>پرائیویٹ ملازمین کے مشاہرے یا الاؤنسوں کی قرقی۔</u> 48 الف-(1) جب قرق کی جانے والی جائیداد کسی ایسے ملازم کے سوا جس پر قاعدہ 48 کا اطلاق ہوتا ہو کسی ملازم کا مشاہرہ یا الاؤنس ہوں، تو عدالت، جب ملازم کا تقسیم کار افسر عدالت کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ رقم، دفعہ 60 کی توضیعات کے تابع، خواہ ایک ہی ادائیگی میں یا ماہانہ قسطوں کے ذریعہ جس کی عدالت ہدایت دے، ایسے مشاہرے یا الاؤنسوں سے روک لی جائے گی؛ اور ایسے تقسیم کار افسر کو حکم کی اطلاع کے بعد، ایسا تقسیم کار افسر حکم کے تحت واجب الادا رقم، یا ماہانہ قسطیں، جیسی کہ صورت ہو، عدالت کو بھیج دے گا۔

(2) جب ایسے مشاہرے یا الاؤنسوں کا قابل قرقی جز پہلے ہی قرقی کے ماقبل اور غیر ایفا شدہ حکم کے مطابق روکا گیا یا عدالت کو بھیجا گیا ہو، تو تقسیم کار افسر مابعد حکم ایسی عدالت کو موجودہ قرقی جملہ کی تفصیلات کے مکمل گوشوارے کے ہمراہ فوراً واپس بھیج دے گا جس نے وہ جاری کیا ہو۔

(3) اس قاعدے کے تحت صادر کیے گئے ہر ایک حکم کی رو سے سوائے اس کے کہ یہ ذیلی قاعدہ (2) کی توضیعات کے مطابق واپس کیا جائے، مزید نوٹس یا دیگر حکم نامے کے بغیر، آجر پابند ہو جائے گا جبکہ مدیون ڈگری ایسی مقامی حدود کے اندر ہو جن پر مجموعہ ہذا کا فی الوقت نفاذ ہوتا ہو اور جبکہ وہ ان حدود سے باہر ہو، اگر اس نے بھارت کے کسی حصے میں کسی آجر کی رقوم میں سے واجب الادا مشاہرہ یا الاؤنس وصول کیے ہوں؛ اور آجر اس قاعدے کی خلاف ورزی میں ادا کی گئی کسی رقم کا ذمہ دار ہوگا۔

<u>شراکتی جائیداد کی قرقی۔</u> 49-(1) بہ استثنا اس امر کے جس کی اس قاعدے کی رو سے توضیع کی گئی ہے، شراکتی جائیداد قرق نہیں کی جائے گی یا اجرائے ڈگری میں نیلام نہیں ہوگی سوائے فرم کے خلاف یا فرم میں حصہ داروں کے خلاف صادر کی گئی ڈگری کے۔

(2) عدالت، کسی حصہ دار کے خلاف کسی ڈگری دار کی درخواست پر، ایک حکم صادر کر سکے گی جس کی رو سے شراکتی جائیداد میں ایسے حصے دار کے مفاد اور منافع جات پر ڈگری کے تحت واجب رقم کی ادائیگی کے سمیت بار عائد کیا جائے، اور اسی یا مابعد حکم کی رو سے، ایسے حصے دار کے منافع جات (خواہ پہلے ہی ظاہر کیے جا چکے ہوں یا اسے حاصل ہو چکے ہوں) اور کسی ایسے دیگر زر نقد میں جو اسے شراکت کی نسبت ملنے والے ہوں، حصے کا سپردار مقرر کر سکے گی، جو حسابات لینے اور تحقیقات کرنے کا حکم دے سکے گا نیز ایسے مفاد کی نیلامی کا حکم اور ایسے دیگر احکام بھی صادر کر سکے گا جن کی ہدایت دی جاتی یا صادر کئے جاتے اگر ایسے حصے دار نے ڈگری دار کے حق میں بار قائم کیا ہوتا، یا جیسا کہ صورت حال سے مطلوب ہو۔

(3) دیگر حصہ دار یا حصے داران کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ زیر بار مفاد کو کسی بھی وقت چھڑائیں یا، نیلام کی ہدایت کی صورت میں، اسے خرید لیں۔

(4) ذیلی قاعدہ (2) کے تحت کسی حکم کے لیے ہر ایک درخواست پر مدیون ڈگری اور اس کے حصے داران یا ان میں سے ایسے حصے داران کی تعمیل کروائی جائے گی جو بھارت میں ہوں۔

(5) ذیلی قاعدہ (3) کے تحت مدیون ڈگری کے حصہ دار کی دی گئی ہر ایک درخواست پر ڈگری دار اور مدیون ڈگری کی تعمیل کروائی جائے گی، اور دیگر ایسے حصے داران کی تعمیل بھی کروائی جائے گی جو درخواست میں شریک نہ ہوں اور بھارت میں ہوں۔

(6) ذیلی قاعدہ (4) یا ذیلی قاعدہ (5) کے تحت تعمیل تمام حصہ داران کی تعمیل متصور ہوگی، اور ایسی درخواستوں پر کیے گئے تمام احکام پر اسی طرح تعمیل کروائی جائے گی۔

فرم کے خلاف اجرائے ڈگری۔ 50-(1) جب کسی فرم کے خلاف ڈگری صادر کی جائے، تو اجرائے ڈگری کا حکم صادر ہوگا —

(الف) کسی شراکتی جائیداد کے خلاف؛

(ب) کسی ایسے شخص کے خلاف جو آرڈر XXX کے قاعدہ 6 یا قاعدہ 7 کے تحت اپنے نام سے حاضر ہوا ہے یا اس نے بیانات فریقین میں تسلیم کیا ہے کہ وہ ایک حصے دار ہے، یا اس کے حصے دار ہونے کا عدالتی فیصلہ ہوا ہے؛

(ج) کسی ایسے شخص کے خلاف جس کی سمن پر بحیثیت حصے دار تعمیل ہو چکی ہے اور وہ حاضر نہیں ہوا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی قاعدے کے کسی امر سے بھارتی شراکت ایکٹ، 1932ء کی دفعہ 30 کی توضیعات کا محدود یا دیگر طور پر متاثر ہونا متصور نہ ہوگا۔

(2) جب ڈگری دار ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ جات (ب) اور (ج) میں محولہ کسی شخص کے علاوہ، فرم کے کسی حصہ دار کی حیثیت سے کسی شخص کے خلاف ڈگری اجرا کروانے کا حق دار ہونے کا ادعا کرے، تو وہ اس عدالت کو اجازت کی درخواست دے سکتا ہے جس نے ڈگری صادر کی ہو، اور جب ذمہ داری کی نسبت کوئی تنازعہ نہ ہو، ایسی عدالت ایسی اجازت دے سکے گی، یا، جب ایسی ذمہ داری کی نسبت تنازعہ ہو تو یہ حکم دے سکے گی کہ ایسے شخص کی ذمہ داری کی نسبت سماعت کر کے اس کا تعین کسی ایسے طریقے سے کیا جائے جس سے کسی دعویٰ میں کسی امر کی سماعت کر کے اس کا تعین کیا جا سکتا ہو۔

(3) جب کسی شخص کی ذمہ داری کی نسبت ذیلی قاعدہ (2) کے تحت سماعت کر کے تعین کیا جائے، تو اس پر کیے گئے فیصلے کا اسی طرح نفاذ ہوگا اور وہ ان ہی شرائط کے تابع ہوگا جس طرح اپیل یا دیگر طور پر ہوتا ہے گویا کہ وہ ایک ڈگری ہو۔

(4) بہ استثنا ایسی شراکتی جائیداد کے خلاف، کسی فرم کے خلاف کوئی ڈگری اس کے کسی حصہ دار کو بری الذمہ، مستوجب یا دیگر طور پر متاثر نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ حاضر ہو کر جواب دہی کرنے کے سمن پر اس کی تعمیل نہ ہوئی ہو۔

(5) اس قاعدے کے کسی امر کا اطلاق آرڈر XXX کے قاعدہ 10 کی توضیعات کی رو سے کسی ہندو

غیر منقسم کنبے کے خلاف صادر کی گئی ڈگری پر نہیں ہوگا۔

دستاویزات قابل بیع و شرئی کی قرقی۔ 51- جب جائیداد کوئی ایسی دستاویز قابل بیع و شرئی ہو جو کسی عدالت میں جمع نہ کروائی گئی ہو، نہ ہی کسی سرکاری افسر کی تحویل میں ہو، تو قرقی فی الواقع ضبطی سے کی جائے گی، اور یہ دستاویز عدالت میں لائی جائے گی اور عدالت کے مزید احکام کے تابع رکھی جائے گی۔

عدالت یا سرکاری افسر کی تحویل میں جائیداد کی قرقی۔ 52- جب قرق کی جانے والی جائیداد کسی عدالت یا سرکاری افسر کی تحویل میں ہو، تو قرقی ایسی عدالت یا افسر کو نوٹس دے کر کی جائے گی، جس میں یہ درخواست کی گئی ہو کہ ایسی جائیداد، اور اس پر واجب الادا ہونے والے کسی سود یا حصہ منافع کو، ایسی عدالت کے مزید احکام کے تابع رکھا جائے جس سے نوٹس جاری کیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب ایسی جائیداد کسی عدالت کی تحویل میں ہو، تو ڈگری دار اور کسی ایسے دیگر شخص کے درمیان، جو مدیون ڈگری نہ ہو، جو کسی تفویض قرقی یا دیگر طریقے سے ایسی جائیداد میں مفاد رکھنے کا ادعا کرے، پیدا ہونے والے حقیقت یا ترجیح کے کسی امر کا تعین ایسی عدالت کرے گی۔

ڈگریوں کی قرقی۔ 53-(1) جب قرق کی جانے والی جائیداد کوئی ڈگری ہو، خواہ زر نقد کی ادائیگی کے لیے ہو یا رہن یا بار کے عمل درآمد میں نیلام کے لیے ہو، قرقی حسب ذیل عدالت کرے گی ——

(الف) اگر ڈگریاں ایک ہی عدالت نے صادر کی ہوں، تو ایسی عدالت کے حکم سے، اور

(ب) اگر ایسی ڈگری جس کی قرقی مطلوب ہو کسی دوسری عدالت نے صادر کی ہو، تو ایسی عدالت، جس نے ایسی ڈگری صادر کی ہو جس کا اجرا مطلوب ہو ایسی دیگر عدالت کو ایسا نوٹس جاری کر کے، جس میں ایسی دیگر عدالت کو اس کی ڈگری کے اجرا کے التوا کی درخواست کی گئی ہو، بجز اس کے اور تاوقتیکہ ——

(i) ایسی عدالت جس نے ایسی ڈگری صادر کی ہو جس کا اجرا مطلوب ہو نوٹس منسوخ کر دے، یا

(ii) (الف) ایسی ڈگری کا حامل جس کا اجرا مطلوب ہو، یا

(ب) اس کا مدیون ڈگری ایسے ڈگری دار کی ماقبل تحریری رضامندی سے قرق کرنے والی عدالت کی اجازت سے،

ایسی عدالت کو درخواست دے جس نے ڈگری کی قرقی کے اجرا کا نوٹس وصول کیا ہو۔

(2) جب کوئی عدالت ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ (الف) کے تحت کوئی حکم صادر کرے، یا مذکورہ ذیلی قاعدے کے فقرہ (ب) کی ذیلی مد (ii) کے تحت کوئی درخواست وصول کرے تو وہ ایسے لین دار جس نے ڈگری قرق کی ہو یا اس کے مدیون ڈگری کی درخواست پر، قرق شدہ ڈگری کے اجرا کی کارروائی کرے گی

اور خالص آمدنی کو ایسی ڈگری کے ایفا میں استعمال کرے گی جس کا اجرا مطلوب ہو۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) میں مصرحہ نوعیت کی دوسری ڈگری کی قرقی کی رو سے اجرا کے لیے مطلوب ڈگری کا حامل قرق شدہ ڈگری کے حامل کا قائم مقام متصور ہوگا اور ایسی قرق شدہ ڈگری کے کسی ایسے طریقے سے جو اس کے حامل کے لیے جائز ہو، اجرا کا حقدار ہوگا۔

(4) جب ڈگری کے اجرا میں قرق کی جانے والی جائیداد اور ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ نوعیت کی ڈگری کے سوا کوئی ڈگری ہو، تو قرقی، قرق کے لیے مطلوب ڈگری کے حامل کو، ایسی عدالت کے نوٹس کی رو سے کی جائے گی جس نے اجرا کے لیے مطلوب ڈگری صادر کی ہو، جس میں اسے ڈگری کو کسی بھی طریقے سے منتقل کرنے یا بار عائد کرنے کی ممانعت کی گئی ہو، اور، جب ایسی ڈگری کسی دیگر عدالت کے ذریعہ صادر کی گئی ہو وہاں ایسی دیگر عدالت کو ڈگری کے اجرا سے اس وقت تک باز رہنے کا نوٹس بھیج کر بھی قرقی کی جائے گی تاوقتیکہ ایسی عدالت نوٹس منسوخ کر دے جہاں سے وہ بھیجا گیا تھا۔

(5) اس قاعدے کے تحت قرق کی گئی ڈگری کا حامل ڈگری اجرا کرنے والی عدالت کو ایسی معلومات اور مدد فراہم کرے گا جو معقول طور پر مطلوب ہو۔

(6) کسی دوسری ڈگری کی قرقی سے اجرا کے لیے مطلوب ڈگری کے حامل کی درخواست پر وہ عدالت جو اس قاعدے کے تحت قرقی کا حکم دے، حکم کا نوٹس اس مدیون ڈگری کو دے گی جو قرق شدہ ڈگری کا پابند ہو، اور ایسے حکم کی خلاف ورزی میں اس کا علم ہوتے ہوئے یا اس کا نوٹس وصول ہونے کے بعد، خواہ عدالت کے ذریعے یا دیگر طور پر، مدیون ڈگری کی گئی قرق شدہ ڈگری کی کوئی ادائیگی یا مجرائی، کوئی عدالت تب تک تسلیم نہیں کرے گی جب تک قرقی نافذ رہے۔

<u>غیر منقولہ جائیداد کی قرقی</u> 54-(1) جب جائیداد غیر منقولہ ہو، تو قرقی کسی ایسے حکم کی رو سے کی جائے گی جس میں مدیون ڈگری کو کسی بھی طریقے سے جائیداد کو منتقل کرنے یا اس پر بار عائد کرنے کی ممانعت ہو۔

(1 الف) اس حکم میں مدیون ڈگری سے یہ بھی مطلوب ہوگا کہ نیلام کے اعلان کی شرائط طے کرنے کے لیے مقرر کی جانے والی تاریخ پر توجہ دینے کے لیے مصرحہ تاریخ پر عدالت میں حاضر ہو جائے۔

(2) حکم کا اعلان ایسی جائیداد پر یا اس کے ملحقہ کسی جگہ پر ڈھول بجا کر یا دیگر رواجی طریقے سے کیا جائے گا، اور حکم کی ایک نقل جائیداد کے کسی نمایاں حصے پر اور پھر احاطہ عدالت کے کسی نمایاں حصے پر چسپاں کی جائے گی، نیز جب جائیداد ایسی اراضی ہو جس سے حکومت کو آمدنی ہوتی ہو، تو ایسے ضلع کے کلکٹر کے دفتر

میں جس میں اراضی واقع ہو اور، جب جائیداد کسی گاؤں میں واقع اراضی ہو، تو ایسی گرام پنچایت کے دفتر میں بھی اگر کوئی ہو، جسے اس گاؤں کا حد اختیار سماعت حاصل ہو، چسپاں کی جائے گی۔

ایفائے ڈگری کے بعد قرقی کی واگذاشت۔ 55-جب —

(الف) کسی جائیداد کی قرقی کے نتیجے میں ڈگری شدہ رقم معہ خرچہ اور تمام اخراجات و مصارف عدالت میں ادا کئے گئے ہوں، یا

(ب) ایفائے ڈگری دیگر طور پر بذریعہ عدالت ہو جائے یا عدالت کو اس کی تصدیق کی جائے، یا

(ج) ڈگری، مسترد یا منسوخ کی جائے،

تو قرقی واپس لی گئی متصور ہوگی، اور، غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں، دستبرداری کا، اگر مدیون ڈگری ایسا چاہے، اس کے مصارف پر اعلان کیا جائے گا، اور اعلان کی ایک نقل آخری سابقہ قاعدے کی رو سے مقررہ طریقے سے چسپاں کی جائے گی۔

ڈگری کے تحت حقدار فریق کو سکے یا کرنسی نوٹوں کی ادائیگی کا حکم۔ 56-جب قرق شدہ جائیداد رائج سکہ یا کرنسی نوٹ ہوں، تو عدالت، قرقی جاری رہنے کے دوران کسی وقت، یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ ایسا سکہ یا نوٹ، یا ڈگری ایفا کرنے کے لیے اس کا کوئی معقول جز، ڈگری کے تحت اسے وصول کرنے کے حق دار فریق کو ادا کر دیا جائے۔

قرقی کا تعین۔ 57-(1) جب کوئی جائیداد کسی ڈگری کے اجرا میں قرق کی گئی ہو اور عدالت، کسی بھی وجہ سے، ڈگری کے اجرا کی درخواست رد کرنے کا حکم صادر کرے، تو عدالت یہ ہدایت دے گی کہ آیا قرقی جاری رہے گی یا ختم ہو جائے گی اور ایسی مدت کا اظہار بھی کرے گی جس تک ایسی قرقی جاری رہے گی یا ایسی تاریخ جس پر ایسی قرقی ختم ہو جائے گی۔

(2) اگر عدالت ایسی ہدایت نہ دے، تو قرقی کا ختم ہو جانا متصور ہوگا۔

ادعات اور عذرات کا عدالتی فیصلہ

جائیداد کے ادعات، یا اس کی قرقی پر عذرات کا عدالتی فیصلہ۔ 58-(1) جب کسی ڈگری کے اجرا میں قرق شدہ کسی جائیداد پر، کوئی ادعا دائر کیا جائے، یا اس کی قرقی پر کوئی عذر کیا جائے، اس بنا پر کہ ایسی جائیداد ایسی قرقی کی مستوجب نہیں ہے، تو عدالت یہاں بعد ازاں درج توضیحات کے مطابق ادعا یا عذر کا عدالتی فیصلہ کرنے کی کارروائی کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی ادعا یا عذر قابل سماعت نہ ہوگا —

(الف) جب، ادعا دائر کرنے یا عذر کرنے سے پہلے، قرق شدہ جائیداد پہلے ہی فروخت ہو چکی ہو؛ یا

(ب) جب عدالت یہ سمجھے کہ ادعا یا عذر میں ارادتاً یا غیر ضروری تاخیر کروائی گئی ہے۔

(2) اس قاعدے کے تحت کسی کارروائی کے فریقین یا ان کے قائم مقاموں کے مابین پیدا ہونے والے اور ادعا یا عذر کے فیصلے سے متعلق تمام امور کا تعین ایسی عدالت کرے گی جو ادعا یا عذر کو نبٹا رہی ہو نہ کہ الگ دعویٰ سے۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) میں محولہ امور کے تعین پر عدالت، ایسے تعین کے مطابق، —

(الف) ادعا یا عذر منظور کرے گی اور جائیداد کو قرقی سے یا تو کلی طور پر یا اس حد تک قرقی سے آزاد کر دے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے؛ یا

(ب) ادعا یا عذر نامنظور کر دے گی؛ یا

(ج) کسی شخص کے حق میں کسی رہن، بار یا دیگر مفاد کے تابع قرقی جاری رکھے گی؛ یا

(د) ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ معاملہ کی صورت حال کے مطابق ٹھیک تصور کرے۔

(4) جب اس قاعدے کے تحت کسی ادعا یا عذر کا عدالتی فیصلہ ہو چکا ہو، تو اس پر صادر کیے گئے حکم کا اسی طرح نفاذ ہوگا اور وہ ان ہی شرائط کے تابع ہوگا جیسے کہ اپیل یا دیگر طور پر گویا کہ وہ کوئی ڈگری ہو۔

(5) جب کوئی ادعا یا عذر دائر کیا جائے اور عدالت، ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ شرطیہ کے تحت، اس کی سماعت سے انکار کر دے، تو ایسا فریق جس کے خلاف ایسا حکم صادر کیا جائے ایسا حق ثابت کرنے کے لیے دعویٰ دائر کر سکے گا جس کا وہ متنازعہ جائیداد کی نسبت ادعا کرتا ہے؛ لیکن، ایسے دعویٰ کے نتیجے کے تابع، اگر کوئی ہو، ادعا یا عذر کی سماعت کا اس طرح انکار کرنے والا حکم حتمی ہوگا۔

نیلام کا التوا۔ 59- جب اس سے قبل کہ ادعا دائر کیا گیا تھا یا عذر پیش کیا گیا تھا، قرق شدہ جائیداد پہلے ہی نیلام کے لیے مشتہر ہو چکی تھی، تو عدالت —

(الف) اگر جائیداد منقولہ ہو، تو ادعا یا عذر کے فیصلے کے دوران نیلام ملتوی کرنے کا حکم دے سکتی ہے؛

یا

(ب) اگر جائیداد غیر منقولہ ہو، یہ حکم صادر کر سکتی ہے کہ ادعا یا عذر کے عدالتی فیصلے کے دوران جائیداد نیلام نہیں ہوگی، یا، یہ کہ ایسے عدالتی فیصلے کے دوران جائیداد نیلام کی جا سکتی ہے، لیکن نیلام کی توثیق نہیں ہوگی،

اور ایسا کوئی حکم ضمانت کی نسبت یا دیگر طور پر ایسی شرائط کے تابع صادر کیا جا سکے گا جسے عدالت ٹھیک سمجھے۔

نیلام عام طور پر

قرق شدہ جائیداد نیلام کر کے زر نیلام حق دار شخص کو ادا کرنے کے حکم کا اختیار۔ 64- ڈگری اجرا کرنے والی کوئی عدالت یہ حکم صادر کر سکتی ہے کہ اس کی قرقی کی گئی اور نیلام کی مستوجب کوئی جائیداد، یا اس کا کوئی جز جو ایفائے ڈگری کے لیے ضروری سمجھا جائے، فروخت کیا جائے گا، اور یہ کہ ایسے نیلام کی آمدن، یا اس کا کوئی معقول جز، ایسے فریق کو ادا کیا جائے گا جو اسے وصول کرنے کا ڈگری کے تحت حقدار ہو۔

نیلام کس کے ذریعے اور کس طریقے سے ہوگا۔ 65- بہ استثنا اس کے جو دیگر طور پر مقرر کیا جائے، اجرائے ڈگری میں ہر ایک نیلام عدالت کا کوئی افسر یا ایسا دیگر شخص کروائے گا جسے عدالت اس بارے میں مقرر کرے، اور یہ مقرر طریقے سے بولی کے ذریعے کروایا جائے گا۔

عام بولی کے ذریعے نیلام کا اعلان۔ 66-(1) جب کسی ڈگری کے اجرا میں عام بولی کے ذریعے کسی جائیداد کے نیلام کا حکم دیا جائے، تو عدالت مقصود نیلام کا اعلان ایسی عدالت کی زبان میں کروائے گی۔

(2) ایسا اعلان ڈگری دار اور مدیون ڈگری کو نوٹس کے بعد کروایا جائے گا اور اس میں نیلام کے وقت اور جگہ کا اندراج ہوگا، اور اس میں مندرجہ ذیل کی نسبت جس قدر واضح اور صحیح ممکن ہو سکے صراحت کی جائے گی—

(الف) نیلام کی جانے والی جائیداد یا، جب جائیداد کا کوئی حصہ ایفائے ڈگری کے لیے کافی ہو، ایسا حصہ؛

(ب) املاک یا اس کے کسی حصے پر تشخیص کی گئی آمدن، جب کہ نیلام کی جانے والی جائیداد ایسی املاک یا املاک کے کسی حصے کا کوئی مفاد ہو جس سے حکومت کو آمدنی ہوتی ہو؛

(ج) ایسا کوئی بار کفالت جس کی وہ جائیداد مستوجب ہو؛

(د) ایسی رقم جس کی وصولی کے لیے نیلام کا حکم ہوا ہو؛ اور

(ہ) ایسا ہر ایک دیگر امر جسے عدالت جائیداد کی نوعیت اور مالیت کو مشتری کے علم کے لیے جانچنے کی

غرض سے اہم سمجھے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب قاعدہ 54 کے تحت حکم کی رو سے مدیون ڈگری کو اعلان کی شرائط طے کرنے کے لیے تاریخ کا نوٹس دیا گیا ہو تو تاوقتیکہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے مدیون ڈگری کو اس قاعدہ کے تحت نوٹس دینا ضروری نہ ہوگا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس قاعدہ کے کسی امر سے یہ مفہوم نہیں لیا جائے گا کہ عدالت کو نیلام کے اعلان میں جائیداد کی مالیت کا اپنا تخمینہ درج کرنا مطلوب ہے، لیکن اعلان میں کسی بھی فریق یا دونوں فریقین کا، دیا گیا تخمینہ، اگر کوئی ہو، شامل کیا جائے گا۔

(3) اس قاعدے کے تحت نیلام کے حکم کے لیے ہر ایک درخواست کے ساتھ ایک گوشوارہ ہوگا جس پر بیانات فریقین کے دستخط اور تصدیق کے لیے یہاں بعد ازاں مقررہ طریقے سے دستخط اور تصدیق ہوگی اور اس میں جہاں تک تصدیق کرنے والے شخص کو علم ہو یا اسے معلوم ہو سکے، ایسے امور درج ہوں گے جو اعلان میں مصرحہ کیے جانے والے اور ذیلی قاعدہ (2) کی رو سے مطلوب ہوں۔

(4) اعلان میں مصرحہ کیے جانے والے امور کا پتہ چلانے کی غرض سے، عدالت ایسے کسی شخص کو طلب کر سکے گی جسے وہ طلب کرنا ٹھیک سمجھے اور کسی ایسے امور کی نسبت اس کا بیان لے سکے گی اور اس کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں کسی دستاویز کے پیش کرنے کا حکم دے سکے گی۔

<u>اعلان کرنے کا طریقہ۔</u> 67-(1) ہر ایک اعلان قاعدہ 54، ذیلی قاعدہ (2) کی رو سے مقررہ طریقے سے جس قدر قریب ہو سکے، کیا اور شائع کیا جائے گا۔

(2) جب عدالت ایسی ہدایت دے، ایسا اعلان سرکاری گزٹ یا کسی مقامی اخبار، یا دونوں میں بھی، شائع کیا جائے گا، اور ایسی اشاعت کا خرچہ نیلام کا خرچہ متصور ہوگا۔

(3) جب جائیداد الگ الگ نیلامی کی غرض سے انباروں میں تقسیم کی جائے، تو ہر ایک انبار کے لیے الگ اعلان کرنا ضروری نہیں ہوگا، تاوقتیکہ عدالت کی رائے میں، دیگر طور پر نیلام کا مناسب نوٹس نہیں دیا جا سکتا ہو۔

<u>نیلام کا وقت۔</u> 68- بہ استثنا قاعدہ 43 کے فقرہ شرطیہ میں درج کسی قسم کی جائیداد کی صورت میں مندرجہ ذیل کوئی نیلام، مدیون ڈگری کی تحریری رضامندی کے بغیر عمل میں نہیں لایا جائے گا جب تک کہ غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں کم از کم پندرہ روز، اور منقولہ جائیداد کی صورت میں کم از کم سات روز منقضی نہ ہو گئے ہوں، جو ایسی تاریخ سے محسوب کئے گئے ہوں جس پر اعلان کی نقل ایسے جج کے احاطہ عدالت پر

چسپاں کی گئی ہو جس نے نیلام کا حکم کیا ہو۔

نیلام کو ملتوی یا بند کرنا 69-(1) عدالت ، اپنے اختیار تمیزی سے، یہاں مذکورہ کوئی نیلام کسی مصرحہ تاریخ اور وقت تک ملتوی کر سکے گی اور ایسا کوئی نیلام کروانے والا افسر اپنے اختیار تمیزی سے نیلام کو ملتوی کر سکے گا، اور ایسے التوا کی وجوہات قلمبند کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب نیلام احاطہ عدالت میں یا اس کی حدود کے اندر کروایا جائے، تو ایسا کوئی التوا عدالت کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔

(2) جب کوئی نیلام قاعدہ (1) کے تحت تیس دن کی مدت سے زائد کے لیے ملتوی ہو جائے تو قاعدہ 67 کے تحت دوبارہ اعلان کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ مدیون ڈگری اسے ترک کرنے پر رضامند ہو جائے۔

(3) ہر ایک نیلام بند کر دیا جائے گا اگر، آخری بولی ختم ہونے سے پہلے، قرضہ اور خرچہ (جس میں نیلام خرچہ شامل ہو) نیلام کروانے والے افسر کو دے دیا جائے، یا اس کے حسب اطمینان اس امر کا ثبوت دیا جائے کہ ایسا قرضہ اور خرچہ اس عدالت میں جمع کروا دیا گیا ہے جس نے نیلام کا حکم دیا تھا۔

70-حذف۔

دوبارہ نیلام پر قصوروار مشتری نقصان کا ذمہ دار ہوگا 71- قیمت میں ایسی کوئی کمی جو دوبارہ نیلام پر مشتری کے قصور کی وجہ سے واقع ہوئی ہو، اور ایسے دوبارہ نیلام پر ہونے والے تمام مصارف کی تصدیق نیلام کروانے والا افسر یا دیگر شخص عدالت کو کر دے گا، اور، یا تو ڈگری دار یا مدیون ڈگری کی ایما پر، ایسی کمی قصوروار مشتری سے زر نقد کی ادائیگی کے لیے اجرائے ڈگری کی نسبت توضیعات کے تحت قابل وصول ہوگی۔

ڈگری دار اجازت کے بغیر بولی نہ دے گا یا جائیداد نہ خریدے گا 72-(1) ایسی ڈگری کا کوئی حامل جس کے اجرا میں جائیداد نیلام کی جائے، عدالت کی صریح اجازت کے بغیر جائیداد کی بولی نہیں دے گا یا نہ خریدے گا۔

جب ڈگری دار جائیداد خریدے، تو زر ڈگری ادائیگی شمار ہوگا (2) جب ڈگری دار ایسی اجازت سے جائیداد خریدے، تو زر خرید اور ڈگری پر واجب الادا رقم، دفعہ 73 کی توضیعات کے تابع، ایک دوسرے کے مقابلے میں مجرائی ہوگی، اور اجرائے ڈگری کرنیوالی عدالت حسبہ کلی یا جزوی طور پر ایفائے ڈگری کا اندراج کرے گی۔

(3) جب کوئی ڈگری دار، بذات خود یا کسی دوسرے شخص کے توسط سے، ایسی اجازت کے بغیر، جائیداد

خرید ے،تو عدالت اگر وہ ٹھیک سمجھے، مدیون ڈگری یا کسی ایسے دیگر شخص کی درخواست پر جس کے مفادات نیلام سے متاثر ہوئے ہوں بذ ریعہ حکم نیلام کو منسوخ کر سکتی ہے؛ اور ایسی درخواست اور حکم کا خرچہ، اور ایسی قیمت میں کوئی کمی جو دوبارہ نیلام پر واقع ہو اور اس پر ہونے والے تمام مصارف ڈگری دار ادا کرے گا۔

مرتہن عدالت کی اجازت کے بغیر نیلام پر بولی نہیں دے گا۔ 72الف (1) قاعدہ 72 میں درج کسی امر کے باوجود، غیر منقولہ جائیداد کا مرتہن رہن پر اجرائے ڈگری میں نیلام کی گئی جائیداد کے لیے بولی نہیں دے گا یا نہیں خریدے گا سوائے اس کے کہ عدالت جائیداد کے لیے بولی دینے یا خریدنے کی اجازت دے دے۔

(2) اگر ایسے مرتہن کو بولی دینے کی اجازت دی جائے، تو عدالت مرتہن کی نسبت مخصوص قیمت مقرر کرے گی، اور سوائے اس کے کہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے، مخصوص قیمت ——

(الف) اس رقم سے کم نہ ہوگی جو رہن کے اصل زر سود اور خرچے کے لیے اس وقت واجب تھی اگر جائیداد ایک ہی حصے میں نیلام کی جائے؛ اور

(ب) حصوں میں نیلام کی جانے والی کسی جائیداد کی صورت میں، ایسی رقم سے کم نہ ہوگی جو عدالت کو اصل زر، سود اور رہن پر خرچے کے لئے اس وقت واجب رقم کی نسبت ہر ایک حصے سے مناسب طور پر قابل منسوب معلوم ہوگی۔

(3) دیگر لحاظ سے، قاعدہ 72 کے ذیلی قواعد (2) اور (3) کی توضیحات کا اس قاعدے کے تحت ڈگری دار کی خرید کی نسبت اطلاق ہوگا۔

افسران پر بولی دینے یا خریدنے کی پابندی۔ 73-ایسا کوئی افسر یا دیگر شخص جو کسی نیلام کے سلسلے میں کوئی فرض انجام دے رہا ہو، خواہ براہ راست یا بالواسطہ، نیلام شدہ جائیداد میں کسی مفاد کے لیے بولی نہ دے گا، اسے حاصل نہ کرے گا یا حاصل کرنے کا اقدام نہ کرے گا۔

منقولہ جائیداد کا نیلام

زرعی پیداوار کا نیلام۔ 74-(1) جب نیلام کی جانے والی جائیداد زرعی پیداوار ہو، تو نیلام مندرجہ ذیل جگہ پر ہوگا،——

(الف) اگر ایسی پیداوار کھڑی فصل ہو، تو اراضی پر یا اس کے قریب جس پر ایسی فصل کھڑی ہو، یا

(ب) اگر ایسی پیداوار کاٹی یا جمع کی ہوئی ہو، تو کھلیان یا اناج کوٹنے کی جگہ۔ یا چارے کے ٹال پر یا

اس کے نزدیک جس پر یا جس میں وہ جمع کی گئی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ نیلام قریب ترین رہائشی جگہ پر کروایا جائے، اگر اس کی یہ رائے ہو کہ اس سے پیداوار کے بہتر مفاد میں فروخت ہونے کا امکان ہے۔

(2) جب، پیداوار کو نیلام کے لیے رکھے جانے پر، ---

(الف) نیلام کروانے والے شخص کے اندازے کے مطابق، اس کی واجبی قیمت نہیں مل رہی ہو، اور

(ب) پیداوار کا مالک یا اس کی جانب سے فعل کرنے والا کوئی با اختیار شخص نیلام کو اگلے روز تک یا، اگر نیلام کی جگہ پر منڈی لگتی ہو، منڈی والے اگلے روز تک ملتوی کرنے کی درخواست دے،

تو نیلام حسبہ ملتوی کیا جائے گا اور پھر مکمل کروایا جائے گا، چاہے پیداوار کی کوئی بھی قیمت ملے۔

کھڑی فصل کی نسبت خصوصی توضیحات۔ 75-(1) جب نیلام ہونے والی جائیداد کھڑی فصل ہو اور ذخیرہ کی جانے والی نوعیت کی ہو لیکن ابھی ذخیرہ نہ کی گئی ہو، تو نیلام کی تاریخ اس طرح مقرر کی جائے گی کہ وہ ایسی تاریخ سے پہلے ذخیرے کے لیے تیار ملے اور نیلام تب تک نہیں کروایا جائے گا جب تک فصل کاٹی یا جمع نہ کی گئی ہو اور ذخیرے کے لیے تیار نہ ہو۔

(2) جب فصل کی نوعیت ایسی نہ ہو کہ اسے ذخیرہ کیا جائے، تو اسے کاٹنے اور جمع کیے جانے سے پہلے نیلام کیا جا سکتا ہے اور مشتری اراضی میں داخل ہونے اور ایسا سب کچھ کرنے کا حقدار ہوگا، جو اس کی دیکھ بھال اور اسے کاٹنے یا جمع کرنے کی غرض کے لیے ضروری ہو۔

دستاویزات قابل بیع و شرئی اور کارپوریشنوں میں حصص۔ 76- جب نیلام کی جانے والی جائیداد، کوئی دستاویز قابل بیع و شرئی یا کارپوریشن کا کوئی حصہ ہو، تو عدالت، عام بولی کے ذریعے نیلام کی ہدایت کرنے کے بجائے، ایسی دستاویز یا حصے کا کسی دلال کے ذریعے نیلام کا اختیار دے سکتی ہے۔

عام بولی کے ذریعے نیلام۔ 77-(1) جب جائیداد منقولہ عام بولی کے ذریعے نیلام کی جائے تو ہر ایک بولی کی قیمت نیلام کے وقت پر یا اس کے بعد جتنی جلد ہو سکے ادا کی جائے گی جس کی نیلام کرنے والا افسر یا دیگر شخص ہدایت دے، اور ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں جائیداد کو فوراً دوبارہ نیلام کیا جائے گا۔

(2) زر ثمن کی ادائیگی پر، نیلام کرنے والا افسر یا دیگر شخص اس کی رسید دے گا، اور نیلام حتمی ہوگا۔

(3) جب نیلام کی جانے والی منقولہ جائیداد مدیون ڈگری اور شریک مالک کے ملکیتی مال کا حصہ ہو، اور دو یا زائد اشخاص، جن میں سے ایک ایسا شریک مالک ہو، ایسی جائیداد یا کسی لاٹ کے لیے بالترتیب ایک ہی رقم کی بولی لگائیں، تو ایسی بولی شریک مالک کی بولی متصور ہوگی۔

بے ضابطگی سے نیلام ناجائز نہ ہوگا لیکن ایسا کوئی شخص جسے نقصان پہنچا ہو دعویٰ کر سکے گا۔ 78- منقولہ جائیداد کے نیلام کی اشاعت یا نیلام کروانے میں کسی بے ضابطگی سے نیلام ناجائز نہ ہوگا، لیکن ایسا کوئی شخص جسے کسی دیگر شخص سے ایسی بے ضابطگی کی بنا پر کوئی نقصان پہنچا ہو، اس کے خلاف معاوضے کے لیے یا (اگر ایسا دیگر شخص مشتری ہو) مصرحہ جائیداد کی بحالی اور ایسی بحالی سے قاصر رہنے کے لیے معاوضے کا دعویٰ دائر کر سکے گا۔

منقولہ جائیداد، قرضوں اور حصص کی حوالگی۔ 79-(1) جب نیلام کی گئی جائیداد ایسی منقولہ جائیداد ہو جس کی فی الواقع ضبطی ہوئی ہو، تو اسے مشتری کے حوالے کیا جائے گا۔

(2) جب نیلام کی گئی جائیداد ایسی منقولہ جائیداد ہو جو مدیون ڈگری کے سوا کسی شخص کے قبضے میں ہو، تو اس کی حوالگی قابض کو ایسا نوٹس دے کر مشتری کو کی جائے گی جس میں اس شخص کو مشتری کے سوائے کسی دوسرے شخص کو جائیداد کا قبضہ حوالے کرنے کی ممانعت ہو۔

(3) جب نیلام کی گئی جائیداد بلا ضمانت قرضہ ہو، یا کسی کارپوریشن کا حصہ ہو، تو اس کی حوالگی عدالت کے تحریری حکم سے کی جائے گی جس میں لین دار کو قرضہ یا اس پر کوئی سود وصول کرنے کی اور دین دار کو بجز مشتری کے کسی شخص کو اس کی ادائیگی کرنے کی ممانعت ہو، یا اس شخص کو جس کے نام پر حصہ ہو، بجز مشتری کے کسی شخص کو حصے کی کوئی منتقلی کرنے، یا اس کے کسی حصہ منافع یا سود کی ادائیگی وصول کرنے کی، اور کارپوریشن کے منتظم، سکریٹری یا دیگر متعلقہ افسر کو بجز مشتری کے کسی شخص کو کوئی ایسی منتقلی یا کوئی ایسی ادائیگی کرنے کی اجازت دینے کی ممانعت ہو۔

دستاویزات قابل بیع وشریٰ اور حصص کا انتقال۔ 80-(1) جب کسی دستاویز قابل بیع وشریٰ یا حصے کی منتقلی کے لیے کسی دستاویز کا اجرایا ایسے فریق کی تحریر ظہری مطلوب ہو جس کے نام پر دستاویز قابل بیع وشریٰ یا کارپوریشن کا حصہ ہو، تو جج یا ایسا افسر جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے ایسی دستاویز کا اجرایا ایسی تحریر ظہری کر سکے گا جو ضروری ہو، اور ایسے اجرایا تحریر ظہری کا وہی اثر ہوگا جیسے فریق کے اجرایا تحریر ظہری کا ہوتا ہے۔

(2) ایسا اجرایا تحریر ظہری مندرجہ ذیل فارم پر ہوگی، یعنی:-

دعویٰ بذریعہ-وبنام الف-ب-الف-ب بذریعہ ج-د جج بعدالت (یا جیسی کہ صورت ہو)۔

(3) ایسی دستاویز قابل بیع وشریٰ یا حصے کی منتقلی تک، عدالت، بذریعہ حکم، کسی شخص کو اس پر واجب الادا کوئی سود یا حصہ منافع وصول کرنے اور اس کی رسید پر دستخط کرنے کے لیے مقرر کر سکے گی، اور اس طرح

دستخط شدہ کوئی رسید تمام اغراض کے لیے اسی طرح جائز اور موثر ہوگی گویا کہ اس پر خود فریق نے دستخط کئے تھے۔

دیگر جائیداد کی صورت میں حکم حوالگی۔ 81- کسی جائیداد منقولہ کی صورت میں جس کی نسبت یہاں قبل ازیں توضیع نہیں کی گئی، عدالت ایک حکم صادر کر سکے گی جس کی رو سے ایسی جائیداد مشتری کو تفویض کی جائے یا جیسی وہ ہدایت دے، اور ایسی جائیداد حسبہ تفویض ہوگی۔

غیر منقولہ جائیداد کا نیلام

کونسی عدالتیں نیلام کا حکم دے سکتی ہیں۔ 82- ڈگریوں کے اجرا میں غیر منقولہ جائیداد کے نیلاموں کا حکم عدالت مطالبات خفیفہ کے سوائے کوئی عدالت دے سکتی ہے۔

نیلام کا التوا تا کہ مدیون ڈگری زر ڈگری فراہم کر سکے۔ 83-(1) جب غیر منقولہ جائیداد کے نیلام کا حکم صادر کیا گیا ہو تو اگر مدیون ڈگری عدالت کو یہ اطمینان دلا سکے کہ یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ ایسی جائیداد یا اس کے کسی جز، یا مدیون ڈگری کی کوئی دیگر غیر منقولہ جائیداد کے رہن یا پٹے یا نجی فروخت سے ڈگری کی رقم فراہم کی جا سکتی ہے، تو عدالت اس کی درخواست پر، ایسی شرائط پر اور ایسی صورت کے لیے جسے وہ اسے رقم فراہم کرنے کے قابل بنانے کے لیے مناسب سمجھے، نیلام کے حکم میں متذکرہ جائیداد کے نیلام کو ملتوی کر سکے گی۔

(2) ایسی صورت میں عدالت مدیون ڈگری کو ایک سرٹیفکیٹ عطا کرے گی جس میں اسے اس نے متذکرہ مدت کے اندر، اور دفعہ 64 میں درج کسی امر کے باوجود، مجوزہ رہن، پٹہ یا نیلام کرنے کا اختیار دیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسے رہن، پٹے یا نیلام کے تحت قابل ادا تمام زر نقد مدیون ڈگری کو ادا نہیں کیے جائیں گے، بلکہ، بہ استثنا جہاں تک ڈگری دار قاعدہ 72 کی توضیعات کے تحت ایسے زر نقد کی مجرائی کا حقدار ہے، عدالت میں جمع ہونگے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس قاعدے کے تحت کوئی رہن، پٹہ یا نیلام تب تک حتمی نہیں ہوگا جب تک عدالت سے اس کی توثیق نہ ہو جائے۔

(3) اس قاعدے کے کسی امر کا اطلاق ایسی جائیداد کے نیلام پر ہونا متصور نہ ہوگا جس کے نیلام کی ہدایت ایسی جائیداد پر کسی رہن، یا بار کفالت کے نفاذ میں نیلامی کی ڈگری کے اجرا میں دی گئی ہو۔

مشتری کا رقم جمع کرنا اور عدم ادائیگی پر دوبارہ نیلام۔ 84- غیر منقولہ جائیداد کے ہر ایک نیلام پر مشتری قرار دیا گیا شخص ایسا قرار دیے جانے کے بعد فوری طور پر نیلام کروانے والے افسر یا دیگر شخص کو اپنے زر ثمن کی رقم کی پچیس فی صد رقم ادا کرے گا، اور ایسی رقم ادا نہ کرنے پر، جائیداد کا فوری طور پر دوبارہ نیلام کروایا جائے گا۔

(2) جب ڈگری دار مشتری ہو اور قاعدہ 72 کے تحت زر ثمن کی مجرائی کا حقدار ہو تو عدالت اس قاعدے کے لوازمات ترک کر دے گی۔

زر ثمن کی پوری ادائیگی کا وقت۔ 85- مشتری قابل ادا زر ثمن کی پوری رقم جائیداد کے نیلام سے پندرہویں دن عدالت بند ہونے سے پہلے عدالت میں ادا کر دے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت میں اس طرح جمع کی جانے والی رقم محسوب کرتے وقت، مشتری کو کسی ایسی مجرائی کا فائدہ دیا جائے گا جس کا وہ قاعدہ 72 کے تحت حقدار ہو۔

عدم ادائیگی کی صورت میں ضابطہ۔ 86- آخری ما قابل قاعدے میں متذکرہ مدت کے اندر ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں رقم، اگر عدالت ٹھیک سمجھے، نیلام کے مصارف پورا کرنے کے بعد بحق سرکار ضبط کی جا سکتی ہے، اور جائیداد دوبارہ نیلام کی جائے گی اور قصوروار مشتری جائیداد یا ایسی رقم کے جس کے لیے اسے بعد ازاں نیلام کیا جائے کسی جز کے جملہ ادعات کے حق سے محروم ہو جائے گا۔

دوبارہ نیلام پر اطلاع نامہ۔ 87- ایسی ادائیگی کے لیے منظور شدہ مدت کے اندر زر ثمن کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں، غیر منقولہ جائیداد کا ہر ایک نیلام ایسے طریقے سے اور ایسی مدت کے لیے جو نیلام کی خاطر یہاں بعد ازاں مقرر کی جائے از سر نو اعلان جاری کرنے کے بعد کیا جائے گا۔

شریک حصہ دار کی بولی کو ترجیح دی جائے گی۔ 88- جب نیلام کی گئی جائیداد غیر منقسم غیر منقولہ جائیداد کا حصہ ہو اور دو یا زائد اشخاص، جس میں سے ایک شریک حصہ دار ہو، ایسی جائیداد یا کسی لاٹ کے لیے، بالترتیب ایک ہی رقم کی بولی لگائیں، تو وہ بولی شریک حصے دار کی بولی متصور ہو گی۔

رقم جمع کرنے پر نیلام منسوخ کرنے کی درخواست۔ 89-(1) جب غیر منقولہ جائیداد اجرائے ڈگری میں نیلام ہوئی ہو، تو کوئی شخص جو نیلام کے وقت یا درخواست دیتے وقت، نیلام کی گئی جائیداد کے کسی مفاد کا ادعا کرتا ہو، یا ایسے شخص کی جانب سے یا اس کے مفاد میں مخل کر رہا ہو، مندرجہ ذیل رقم عدالت میں جمع کرنے پر نیلام کی منسوخی کی درخواست دے سکتا ہے—

(الف) زر ثمن کی پانچ فیصد کے مساوی رقم، مشتری کو ادائیگی کے لیے، اور

(ب) ڈگری دار کو ادائیگی کے لیے، نیلام کے اعلان میں مصرحہ رقم ایسی رقم کے طور پر جس کی وصولی کے لیے نیلام کا حکم ہوا تھا، کوئی ایسی رقم منہا کر کے جو، نیلام کے ایسے اعلان کی تاریخ سے ڈگری دار نے وصول کی ہو۔

(2) جب کوئی شخص قاعدہ 90 کے تحت اس کی غیر منقولہ جائیداد کے نیلام کی منسوخی کی درخواست دے، سوائے اس کے کہ وہ اپنی درخواست واپس لے لے، اس قاعدے کے تحت درخواست دینے یا اس کی پیروی کرنے کا حقدار نہ ہوگا۔

(3) اس قاعدے کے کسی امر سے مدیون ڈگری کسی ایسی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہوگا جو ایسے خرچے اور سود کی نسبت اس پر ہو جو نیلام کے اعلان میں شامل نہ ہو۔

بے ضابطگی یا فریب کی بنا پر نیلام منسوخ کرنے کی درخواست۔ 90-(1) جب کوئی غیر منقولہ جائیداد اجرائے ڈگری میں نیلام ہوئی ہو، تو ڈگری دار، یا مشتری، یا اثاثوں کی بحصہ رسدی تقسیم میں حصہ کا حقدار یا کوئی دیگر شخص جس کے مفادات نیلام سے متاثر ہوئے ہوں نیلام کی اشاعت یا نیلام کروانے میں اہم بے ضابطگی یا فریب کی بنا پر اسے منسوخ کرنے کی عدالت کو درخواست دے سکتا ہے۔

(2) نیلام کی اشاعت یا اسے کروانے میں بے ضابطگی یا فریب کی بنا پر کوئی نیلام منسوخ نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ، ثابت کیے گئے واقعات پر، عدالت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کو ایسی بے ضابطگی یا فریب کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا ہے۔

(3) کسی ایسی بنا پر اس قاعدے کے تحت نیلام منسوخ کرنے کی کوئی درخواست نہیں لی جائے گی جو درخواست دہندہ ایسی تاریخ پر یا اس سے پہلے ظاہر کر سکتا تھا جس پر نیلام کا اعلان تحریر کیا گیا تھا۔

تشریح۔ محض نیلام کی گئی جائیداد کی قرقی نہ ہونا، یا اس میں کوئی نقص ہونا، بذات خود، اس قاعدے کے تحت نیلام کی منسوخی کی وجہ نہیں ہوگی۔

مدیون ڈگری کا قابل نیلام مفاد نہ ہونے کی بنا پر نیلام منسوخ کرنے کی مشتری کی درخواست۔ 91- اجرائے ڈگری میں کسی ایسے نیلام پر مشتری اس بنا پر نیلام منسوخ کرنے کی درخواست عدالت کو دے سکے گا کہ نیلام کی گئی جائیداد میں مدیون ڈگری کا کوئی قابل فروخت مفاد نہیں تھا۔

نیلام کب قطعی ہوگا یا منسوخ کیا جائے گا۔ 92-(1) جب قاعدہ 89، قاعدہ 90 یا قاعدہ 91 کے تحت کوئی درخواست نہ دی گئی ہو، یا ایسی درخواست دی گئی ہو اور نامنظور ہو گئی ہو، تو عدالت ایک حکم صادر کرے گی جس میں نیلام کی توثیق ہوگی، اور اس کے بعد نیلام حتمی ہو جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب کوئی جائیداد ایسی جائیداد کی قرقی کے کسی ادعا یا اس پر کسی عذر، کے حتمی فیصلے کے دوران اجرائے ڈگری میں نیلام کی جائے، تو عدالت ایسے نیلام کی ایسے ادعا یا عذر کے حتمی فیصلے تک توثیق نہیں کرے گی۔

(2) جب ایسی درخواست دی جائے اور منظور کی جائے، اور جب قاعدہ 89 کے تحت درخواست کی صورت میں، اس قاعدے کے تحت مطلوب رقم نیلام کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر جمع کی جائے، یا ایسی صورتوں میں جب قاعدہ 89 کے تحت جمع کی گئی رقم جمع کنندہ کی کسی منشیانہ یا حسابی غلطی کی وجہ سے کم پائی جائے اور ایسی کمی ایسے وقت کے اندر جو عدالت مقرر کرے پوری کی جائے، تو عدالت نیلام منسوخی کا حکم صادر کر سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس سے متاثرہ تمام اشخاص کو درخواست کا نوٹس نہ دیا گیا ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی قاعدہ کے تحت، ان سبھی معاملوں میں جہاں تیس دن کی میعاد، جس کے اندر رقم جمع کی جانی تھی، مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 2002 کے نفاذ سے پہلے ختم نہیں ہوئی ہے، ساٹھ دن کے اندر رقم جمع کی جا سکے گی۔

(3) کوئی ایسا شخص جس کے خلاف ایسا حکم صادر کیا جائے اس قاعدے کے تحت صادر کئے گئے حکم کو منسوخ کرنے کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکے گا۔

(4) جب کوئی تیسرا فریق نیلام کے مشتری کے خلاف دعویٰ کر کے مدیون ڈگری کی حقیت پر اعتراض کرے، تو ڈگری دار اور مدیون ڈگری دعویٰ کے لازمی فریقین ہوں گے۔

(5) اگر ذیلی قاعدہ (4) میں محولہ دعویٰ کی ڈگری ہو جائے تو عدالت ڈگری دار کو یہ حکم دے گی کہ وہ نیلام کے مشتری کو رقم واپس کر دے، اور جب ایسا کوئی حکم صادر کیا جائے تو ایسے اجرا کی کارروائی جس میں نیلام کا فیصلہ ہوا تھا، سوائے اس کے کہ عدالت دیگر طور پر حکم دے، ایسے مرحلے سے دوبارہ شروع کی جائے گی جس پر نیلام کا حکم ہوا تھا۔

بعض صورتوں میں زر ثمن کی واپسی۔ 93- جب قاعدہ 92 کے تحت غیر منقولہ جائیداد کا نیلام منسوخ کیا جائے، تو مشتری اس کے زر ثمن کی، مع یا بلا سود، جیسی کہ عدالت ہدایت دے، کسی ایسے شخص کے خلاف جسے وہ ادا کیا گیا ہو دوبارہ ادائیگی کے حکم کا حقدار ہوگا۔

مشتری کو سرٹیفکیٹ دینا۔ 94- جب غیر منقولہ جائیداد کا نیلام حتمی ہو گیا ہو تو عدالت ایک سرٹیفکیٹ عطا کرے گی جس میں نیلام کی گئی جائیداد اور ایسے شخص کے نام کی صراحت کی گئی ہو جو نیلام کے وقت مشتری قرار دیا گیا ہو۔ ایسے سرٹیفکیٹ پر ایسی تاریخ لکھی جائے گی جس پر نیلام حتمی ہوا ہو۔

مدیون ڈگری کے قبضے میں جائیداد کی حوالگی۔ 95- جب نیلام کی گئی غیر منقولہ جائیداد مدیون ڈگری یا اس کی جانب سے کسی دوسرے شخص یا کسی ایسے دوسرے شخص کے قبضے میں ہو جو ایسی جائیداد کی قرقی کے بعد مدیون ڈگری کی قائم کی گئی حقیت کے تحت ادعا کر رہا ہو اور اس کی نسبت قاعدہ 94 کے تحت سرٹیفکیٹ عطا کیا گیا ہو، تو عدالت مشتری کی درخواست پر، ایسے مشتری یا کسی ایسے شخص کو جسے وہ اپنی جانب سے حوالگی لینے کے لیے مقرر کرے جائیداد کا قبضہ دلا کر، اور اگر ضرورت پڑے تو کسی ایسے شخص کو ہٹا کر جو اسے خالی کرنے سے انکار کرے، حوالگی کیے جانے کا حکم کرے گی۔

کرائے دار کے قبضے میں جائیداد کی حوالگی۔ 96- جب نیلام کی گئی جائیداد کسی کرایے دار یا اس کے قبضے کے حقدار دیگر شخص کے قبضے میں ہو اور اس کی نسبت قاعدہ 94 کے تحت ایک سرٹیفکیٹ عطا کیا گیا ہو، تو عدالت، مشتری کی درخواست پر اس جائیداد کے کسی نمایاں مقام پر نیلام کے سرٹیفکیٹ کی ایک نقل چسپاں کر کے، اور قابض کو ڈھول بجا کر یا دیگر رواجی طریقے سے، کسی مناسب جگہ پر یہ اعلان کر کے، کہ مدیون ڈگری کا مفاد مشتری کو منتقل کیا گیا ہے، حوالگی کرنے کا حکم صادر کرے گی۔

ڈگری دار یا مشتری کو قبضے کی حوالگی میں مدافعت

غیر منقولہ جائیداد کے قبضے میں مدافعت یا مزاحمت۔ 97-(1) جب غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کی ڈگری کے حامل یا اجرائے ڈگری میں نیلام کی گئی کسی ایسی جائیداد کے مشتری کے خلاف جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے میں کوئی شخص مدافعت یا مزاحمت کرے، تو وہ ایسی مدافعت یا مزاحمت کی شکایت کرتے ہوئے عدالت کو درخواست دے سکے گا۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی درخواست دی جائے، تو عدالت یہاں بعد ازاں درج توضیحات کے مطابق درخواست پر عدالتی فیصلے کی کارروائی کرے گی۔

عدالتی فیصلے کے بعد احکام۔ 98-(1) قاعدہ 101 میں محولہ امور کے تصفیے پر، عدالت، ایسے تصفیے کے مطابق اور ذیلی قاعدہ (2) کی توضیحات کے تابع —

(الف) کوئی حکم صادر کرے گی جس میں درخواست منظور کر کے یہ ہدایت درج کی گئی ہو کہ

درخواست دہندہ کو جائیداد کا قبضہ دیا جائے یا درخواست خارج کی گئی ہو؛ یا

(ب) ایسا دیگر حکم صادر کرے گی جسے، وہ معاملے کی صورت حال کے مطابق ٹھیک سمجھے۔

(2) جب، ایسے تصفیے پر عدالت مطمئن ہو کہ مدافعت یا مزاحمت مدیون ڈگری یا اس کی تحریک پر یا اس کی جانب سے، یا کسی منتقل الیہ سے، جب ایسی منتقلی دعویٰ یا اجرا کی کارروائی کے دوران سماعت کی گئی تھی، کسی مبنی بر انصاف وجہ کے بغیر کی گئی تھی، تو وہ ہدایت دے گی کہ درخواست دہندہ کو جائیداد کا قبضہ دلایا جائے اور جب قبضہ حاصل کرنے میں درخواست دہندہ کے خلاف تب بھی مدافعت یا مزاحمت کی جائے، تو عدالت، درخواست دہندہ کی ایما پر مدیون ڈگری یا اس کی تحریک پر یا اس کی جانب سے فعل کرنے والے کسی شخص کو تیس دنوں کی مدت تک کے لیے سول حوالات میں زیر حراست رکھنے کا حکم بھی صادر کر سکے گی۔

ڈگری دار یا مشتری کا کسی شخص کو بیدخل کرنا۔ 99-(1) جب مدیون ڈگری کے سوا کسی دوسرے شخص کو کوئی ڈگری دار ایسی جائیداد کے قبضے کے لیے غیر منقولہ جائیداد سے بیدخل کر دے یا، جب ایسی جائیداد اجرائے ڈگری میں نیلام ہوئی ہو، اس کا مشتری اسے بیدخل کر دے، تو وہ عدالت کو ایسی بیدخلی کی شکایت کی درخواست دے سکے گا۔

(2) جب ایسی کوئی درخواست دی جائے تو عدالت یہاں درج توضیعات کے مطابق درخواست پر عدالتی فیصلے کی کارروائی کرے گی۔

بے دخلی کی شکایت کی درخواست پر حکم صادر کرنا۔ 100- قاعدہ 101 میں محولہ امور کے تصفیے پر، عدالت، ایسے تصفیے کے مطابق، —

(الف) ایک حکم صادر کرے گی جس میں درخواست منظور کرتے ہوئے یہ ہدایت دے گی کہ درخواست دہندہ کو جائیداد کا قبضہ دلا جائے یا درخواست خارج کرے گی؛ یا

(ب) ایسا دیگر حکم صادر کرے گی جسے، معاملے کی صورت حال کے مطابق وہ ٹھیک سمجھے۔

تصفیہ طلب امر۔ 101- قاعدہ 97 یا قاعدہ 99 کے تحت درخواست پر کارروائی کے فریقین یا ان کے قائم مقاموں کے مابین پیدا ہونے والے تمام امور کا (جس میں جائیداد کے حق، حقیت یا مفاد کی نسبت امور شامل ہیں) اور جو درخواست کے عدالتی فیصلے سے متعلق ہوں، تصفیہ ایسی عدالت کرے گی جو درخواست کی سماعت کر رہی ہو نہ کہ بذریعہ الگ دعویٰ کے اور اس غرض کے لیے، عدالت کا، کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون میں درج اس کے خلاف کسی امر کے باوجود، ایسے امور کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھنا متصور ہوگا۔

دوران کارروائی منتقل الیہ پر قواعد کا اطلاق نہ ہوگا۔ 102- قواعد 98 اور 100 کے کسی امر کا اطلاق غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کے لیے اجرائے ڈگری میں کسی ایسے شخص کی مدافعت یا مزاحمت پر جسے مدیون ڈگری نے ایسا دعویٰ دائر کرنے کے بعد جائیداد منتقل کی ہو جس میں ڈگری صادر کی گئی تھی، یا کسی ایسے شخص کی بے دخلی پر نہیں ہوگا۔

تشریح- اس قاعدے میں "انتقال" میں قانونی نفاذ کی رو سے انتقال شامل ہے۔

احکام کا ڈگریاں متصور ہونا۔ 103- جب کسی درخواست کا عدالتی فیصلہ قاعدہ 98 یا قاعدہ 100 کے تحت کیا گیا ہو، تو اس پر صادر کیے گئے حکم کا اسی طرح نفاذ ہوگا اور وہ ان ہی شرائط کے تابع ہوگا جس طرح اپیل یا دیگر طور پر گویا کہ وہ ایک ڈگری ہو۔

قاعدہ 101 یا قاعدہ 103 کے تحت حکم زیر سماعت دعویٰ کے نتیجے کے تابع ہوگا۔ 104- قاعدہ 101 یا قاعدہ 103 کے تحت صادر کیا گیا ہر ایک حکم کسی ایسے دعویٰ کے نتیجے کے تابع ہوگا جو ایسی کارروائی شروع ہونے کی تاریخ پر زیر سماعت ہو جس میں ایسا حکم صادر کیا جائے، اگر ایسے دعویٰ میں اس فریق نے جس کے خلاف قاعدہ 101 یا قاعدہ 103 کے تحت حکم صادر کیا جائے ایسا حق ثابت کرنے کی مانگ کی ہو جس کا وہ جائیداد کے موجودہ قبضے کے لیے ادعا کرے۔

درخواست کی سماعت۔ 105-(1) ایسی عدالت، جس کے روبرو اس آرڈر کے کسی بھی متذکرہ بالا قاعدے کے تحت کوئی درخواست زیر سماعت ہو، درخواست کی سماعت کی تاریخ مقرر کر سکے گی۔

(2) جب مقررہ تاریخ پر یا کسی ایسی دیگر تاریخ پر جس پر سماعت ملتوی کی جائے سماعت کے لیے مقدمے کے بلاوے پر درخواست دہندہ حاضر نہ ہو، عدالت درخواست خارج کرنے کا حکم صادر کر سکے گی۔

(3) جب درخواست دہندہ حاضر ہو اور ایسا مخالف فریق حاضر نہ ہو جسے عدالت نے نوٹس جاری کیا ہو، تو عدالت درخواست کی یکطرفہ سماعت کر سکے گی اور ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

تشریح- ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ درخواست میں قاعدہ 58 کے تحت کیا گیا ادعا یا عذر شامل ہے۔

یکطرفہ صادر کیے گئے احکام کی منسوخی وغیرہ۔ 106-(1) درخواست دہندہ جس کے خلاف قاعدہ 105 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت کوئی حکم صادر کیا جائے یا مخالف فریق جس کے خلاف اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (3) یا قاعدہ 23 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت یکطرفہ حکم صادر کیا جائے، عدالت کو حکم منسوخ کرنے کی درخواست دے سکے گا، اور اگر وہ عدالت کو مطمئن کر دے کہ جب درخواست سماعت

کے لیے بلائی گئی تھی تو اس کی غیر حاضری کی معقول وجہ تھی، تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے یا دیگر طور پر یہ حکم منسوخ کر دے گی اور درخواست کی مزید سماعت کی تاریخ مقرر کرے گی۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت درخواست پر کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ درخواست کا نوٹس دوسرے فریق کو نہ دیا گیا ہو۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت درخواست حکم کی تاریخ سے تیس دنوں کے اندر دی جائے گی، یا جب، یکطرفہ حکم کی صورت میں، نوٹس کی باضابطہ تعمیل نہ ہوئی ہو، تو ایسی تاریخ سے، جب درخواست دہندہ کو حکم کا علم ہوا تھا، تیس دنوں کے اندر۔

آرڈر XXII

فریقین کی وفات، شادی اور دیوالیہ پن

اگر دعوے کا حق برقرار ہو تو فریق کی وفات سے دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔

1- اگر دعویٰ کرنے کا حق برقرار ہو تو مدعی یا مدعا علیہ کی وفات سے دعویٰ ساقط نہیں ہوگا۔

ضابطہ جب کئی مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک فوت ہو جائے اور دعویٰ کا حق برقرار ہو۔

2- جب ایک سے زائد مدعیان یا مدعا علیہم ہوں، اور ان میں سے کوئی فوت ہو جائے، اور جب فقط زندہ رہنے والے مدعی یا مدعیان کا دعویٰ کرنے کا حق برقرار ہو، یا فقط زندہ رہنے والے مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے خلاف برقرار رہے، تو عدالت اس کی نسبت ریکارڈ میں اندراج کروائے گی اور زندہ رہنے والے مدعی یا مدعیان کی ایما پر یا زندہ رہنے والے مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے خلاف مقدمہ کی کارروائی جاری رہے گی۔

کئی مدعیان میں سے ایک یا واحد مدعی کی وفات کی صورت میں ضابطہ۔

3-(1) جب دو یا زاید مدعیان میں سے ایک فوت ہو جائے اور فقط زندہ رہنے والے مدعی یا مدعیان کے دعویٰ کرنے کا حق باقی نہ رہے، یا واحد مدعی یا واحد زندہ رہنے والا مدعی فوت ہو جائے اور دعویٰ کرنے کا حق برقرار رہے، تو عدالت، اس بارے میں دی گئی درخواست پر متوفی مدعی کے قانونی قائم مقام کو فریق بنوائے گی اور دعویٰ کی کارروائی جاری رکھے گی۔

(2) جب قانون کی رو سے مقررہ وقت کے اندر ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی درخواست نہ دی جائے

تو جہاں تک متوفی مدعی کا تعلق ہے دعویٰ ساقط ہو جائے گا، اور مدعا علیہ کی درخواست پر، عدالت اسے ایسا خرچہ دلا سکتی ہے جو اس نے دعویٰ کے دفاع میں کیا ہو، جو متوفی مدعی کی املاک سے وصول کیا جانا ہو۔

کئی مدعا علیہم، میں سے ایک یا واحد مدعا علیہ کی وفات کی صورت میں ضابطہ۔

4-(1) جب دو یا زائد مدعا علیہم میں سے ایک کی وفات ہو جائے اور فقط زندہ رہنے والے مدعا علیہ یا مدعا علیہم، کے خلاف دعویٰ کرنے کا حق باقی نہ رہے یا کوئی واحد مدعا علیہ یا واحد زندہ رہنے والا مدعا علیہ فوت ہو جائے اور دعویٰ کرنے کا حق برقرار رہے، تو عدالت، اس بارے میں دی گئی درخواست پر، متوفی مدعا علیہ، کے قانونی قائم مقام کو فریق بنوائے گی اور دعویٰ کی کارروائی جاری رکھے گی۔

(2) اس طرح فریق بنایا گیا کوئی شخص ایسا کوئی دفاع کر سکے گا جو متوفی مدعا علیہ کے قانونی قائم مقام کے طور پر اسکی حیثیت کے مطابق مناسب ہو۔

(3) جب قانون کی رو سے مقررہ وقت کے اندر ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی درخواست نہ دی جائے، تو متوفی مدعا علیہ کے خلاف دعویٰ خارج ہو جائے گا۔

(4) عدالت جب بھی ٹھیک سمجھے، کسی ایسے مدعا علیہ کے جس نے جواب دعویٰ دائر نہ کیا ہو یا جس نے جواب دعویٰ دائر کر کے سماعت پر حاضر ہو کر دعویٰ کی پیروی نہ کی ہو، قانونی قائم مقام قائم کرنے کی ضرورت سے مدعی کو مستثنیٰ کر سکے گی، اور ایسی صورت میں ایسے مدعا علیہ کی وفات کے باوجود مذکورہ مدعا علیہ کے خلاف فیصلہ سنایا جا سکتا ہے اور اس کا وہی نفاذ اور وہی اثر ہو گا گویا کہ وہ وفات واقع ہونے سے پہلے سنایا گیا ہو۔

(5) جب —

(الف) مدعی مدعا علیہ کی وفات سے بے خبر تھا اور اس وجہ سے میعاد ایکٹ، 1963 میں مصرحہ مدت کے اندر اس قاعدے کے تحت مدعا علیہ کے قانونی قائم مقام کے قیام کے لیے درخواست نہ دے سکا، اور اس کے نتیجے میں دعویٰ، خارج ہو چکا ہو ہے؛ اور

(ب) مدعی میعاد ایکٹ، 1963 میں اس کے لیے مصرحہ مدت منقضی ہو جانے کے بعد اخراج منسوخ کرنے اور اس قانون کی دفعہ 5 کے تحت اس درخواست کی اس بنا پر اجازت کے لیے درخواست دے کہ اس کے پاس، ایسی بے خبری کی وجہ سے مذکورہ قانون میں مصرحہ مدت کے اندر درخواست نہ دینے کی معقول وجہ تھی،

تو عدالت مذکورہ دفعہ 5 کے تحت درخواست پر غور کرتے وقت ایسی بے خبری کے واقعہ کو، اگر ثابت

ہو جائے، مناسب طور پر ملحوظ رکھے گی۔

ضابطہ جب کوئی قانونی قائم مقام نہ ہو۔ 4 الف-(1) اگر، کسی دعویٰ میں، عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ کسی ایسے فریق کا جس کی دعویٰ کی سماعت کے دوران وفات ہو چکی ہو کوئی قانونی قائم مقام نہیں ہے تو عدالت دعویٰ کے کسی فریق کی درخواست پر متوفی شخص کی املاک کی نمایندگی کرنے والے کسی شخص کی غیر موجودگی میں کارروائی کر سکے گی یا بذریعہ حکم دعویٰ کی غرض سے متوفی شخص کی املاک کی نمائندگی کرنے کے لیے مہتمم اعلیٰ، یا عدالت کے کسی افسر یا ایسے دیگر شخص کو مقرر کر سکے گی اور دعویٰ میں بعد ازاں دیا گیا کوئی فیصلہ یا صادر کیا گیا کوئی حکم متوفی شخص کی املاک پر اسی حد تک پابندی عائد کرے گا جس کی وہ پابند ہوتی اگر متوفی شخص کا ذاتی قائم مقام دعویٰ کا فریق ہوتا۔

(2) اس قاعدے کے تحت کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے، عدالت—

(الف) حکم کے لیے درخواست کا نوٹس ایسے اشخاص میں سے کسی ایسے شخص کو (اگر کوئی ہو) دینے کا حکم دے سکتی ہے جو متوفی شخص کی املاک میں مفاد رکھتا ہو، جسے وہ ٹھیک سمجھے؛ اور

(ب) یہ پتہ چلائے گی کہ متوفی شخص کی املاک کی نمائندگی کرنے کے لیے مقرر کیا جانے والا مجوزہ شخص ایسی تقرری کے لیے رضامند ہے اور متوفی شخص کے مفاد کے خلاف اس کا کوئی مفاد نہیں ہے۔

قانونی قائم مقام کی نسبت امر کا تصفیہ۔ 5- جب کوئی ایسا امر پیدا ہو جائے کہ آیا کوئی شخص متوفی مدعی یا متوفی مدعا علیہ کا قانونی قائم مقام ہے یا نہیں، تو ایسے امر کا تصفیہ عدالت کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ایسا امر عدالت اپیل کے سامنے پیدا ہو تو وہ عدالت اس امر کے تصفیے سے پہلے کسی ماتحت عدالت کو اس امر کی سماعت کرنے اور ریکارڈ معہ ایسی شہادت کے واپس کرنے کی ہدایت کرے گی، اگر ایسی سماعت پر قلمبند کی گئی کوئی شہادت، اس کا فیصلہ اور اس کی وجوہات ہوں، اور عدالت اپیل اس امر کے تصفیے میں انہیں زیر غور لائے گی۔

سماعت کے بعد وفات کی وجہ سے دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔ 6- متذکرہ بالا قواعد میں درج کسی امر کے باوجود خواہ بنائے دعویٰ برقرار رہے یا نہ رہے، سماعت کے اختتام اور فیصلہ سنائے جانے کے درمیان کسی بھی فریق کی وفات کی وجہ سے کوئی سقوط نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں وفات کے باوجود فیصلہ سنایا جائے گا اور اس کا وہی نفاذ اور اثر ہوگا گویا کہ وہ وفات واقع ہونے سے قبل سنایا گیا تھا۔

عورت فریق کی شادی سے دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔ 7-(1) عورت مدعیہ یا مدعا علیہ کی شادی سے دعویٰ ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس کے باوجود دعویٰ اس کے فیصلے تک جاری رہے گا، اور جب ڈگری عدالت

مدعا علیہ کے خلاف ہو تو اس کا اجرا فقط اس کے خلاف کیا جائے گا۔ [1]

(2) جب شوہر قانوناً اپنی بیوی کے قرضوں کے مستوجب ہو، تو ڈگری عدالت کی اجازت سے، شوہر کے خلاف اجرا کی جائے گی، اور بیوی کے لیے فیصلے کی صورت میں اجرا ڈگری ایسی اجازت سے، شوہر کی درخواست پر جاری ہوگا، جب شوہر قانوناً ڈگری کی شئے متدعویہ کا حقدار ہو۔

جب مدعی کے دیوالیہ پن کی وجہ سے دعوے کی ممانعت ہو۔ 8-(1) کسی ایسے دعوے میں جو تفویض الیہ یا سپردار اپنے لین داروں کے فائدے کے لیے دائر کریں مدعی کے دیوالیہ پن کی وجہ سے کوئی دعویٰ خارج نہیں ہوگا، سوائے اس کے کہ ایسا تفویض الیہ یا سپردار دعویٰ جاری رکھنے سے یا (سوائے اس کے کہ کسی خصوصی وجہ سے عدالت دیگر طور پر ہدایت دے) ایسے وقت کے اندر جس کی عدالت ہدایت دے اس کے خرچے کی ضمانت دینے سے انکار کردے۔

ضابطہ جب منتقل الیہ دعویٰ جاری رکھنے یا ضمانت دینے سے قاصر رہے۔ (2) جب منتقل الیہ یا سپردار اس طرح حکم کیے گئے وقت کے اندر دعویٰ جاری رکھنے اور ایسی ضمانت دینے میں غفلت کرے یا انکار کردے، تو مدعا علیہ مدعی کے دیوالیہ پن کی بنا پر دعویٰ خارج کرنے کی درخواست دے سکتا ہے اور عدالت دعویٰ کو خارج کرنے اور مدعا علیہ کو ایسا خرچہ دلانے کا حکم صادر کر سکے گی جو اس نے اس کے دفاع میں کیا ہو جو مدعی کی املاک کے مقابلے میں قرضے کے طور پر ثابت کیا جاتا ہو۔

سقوط یا اخراج کا اثر۔ 9-(1) اگر دعویٰ اس آرڈر کے تحت ساقط یا خارج ہو جائے تو اسی بنائے دعویٰ پر کوئی نیا دعویٰ نہیں ہوگا۔

(2) مدعی یا متوفی مدعی کے قانونی قائم مقام ہونے کا ادعا کرنے والا شخص یا دیوالیہ مدعی کی صورت میں تفویض الیہ یا سپردار سقوط یا اخراج کی منسوخی کے حکم کی درخواست کر سکتا ہے، اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ کسی معقول وجہ سے دعویٰ جاری نہیں رکھ سکا تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے یا دیگر طور پر سقوط یا اخراج منسوخ کر سکے گی۔

(3) بھارتی میعاد ایکٹ، 1877 کی دفعہ 5 کی توضیعات کا اطلاق ذیلی قاعدہ (2) کے تحت درخواستوں پر ہوگا۔

تشریح - اس قاعدے کے کسی امر سے، کسی تاخیری دعویٰ میں ایسے واقعات پر مبنی کسی دفاع کو ممانعت کے مفہوم میں نہیں لیا جائے گا جو ایسے دعویٰ، بنائے دعویٰ پر مشتمل تھا جو اس آرڈر کے تحت ساقط یا خارج ہو چکا تھا۔

دعویٰ میں حتمی حکم سے پہلے منتقلی کی صورت میں ضابطہ۔ 10-(1) دعویٰ کی سماعت کے دوران کسی مفاد کی منتقلی، قیام یا توارث کی دیگر صورتوں میں دعویٰ، عدالت کی اجازت سے ایسا شخص رکھ سکے گا یا اس کے خلاف جاری رکھ سکے گا جسے ایسا مفاد ملا ہو یا منتقل ہوا ہو۔

(2) ڈگری کی قرقی اس کی اپیل کی سماعت کے دوران ایسا مفاد متصور ہوگی جس سے ایسا شخص حقدار بنتا ہو جس نے ذیلی قاعدہ (1) کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسی قرقی کروائی ہو۔

کسی فریق کی وفات کی عدالت کو اطلاع دینے کا وکیل کا فرض۔ 10 الف- جب بھی دعویٰ کے فریق کی طرف سے حاضر ہونے والے وکیل کو اس فریق کی وفات کا علم ہو، وہ اس کی اطلاع عدالت کو دے گا، اور اس غرض کے لیے وکیل اور متوفی فریق کے درمیان معاہدے جاری رہنا متصور ہوگا۔

اپیلوں پر آرڈر کا اطلاق۔ 11- اپیلوں پر اس آرڈر کے اطلاق میں، جہاں تک ہو سکے، لفظ ''مدعی'' میں اپیلانٹ، لفظ ''مدعا علیہ'' میں کوئی رسپانڈنٹ اور لفظ ''دعویٰ'' میں اپیل شامل ہونا سمجھا جائے گا۔

کارروائیوں پر آرڈر کا اطلاق۔ 12- قواعد 3، 4 اور 8 میں کسی امر کا اطلاق ڈگری یا حکم کے اجرا میں کارروائیوں پر نہیں ہوگا۔

آرڈر XXIII

دعووں کا واپس لیا جانا اور ان کا تطابق

دعویٰ واپس لینا یا اس کے کسی جز سے دستبرداری۔ 1-(1) دعویٰ دائر کرنے کے بعد کسی بھی وقت مدعی تمام مدعا علیہم یا ان میں سے کسی مدعا علیہ کے خلاف اپنا دعویٰ یا اپنے ادعا کا کوئی جز ترک کر سکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب مدعی نابالغ یا ایسا دیگر شخص ہو جس پر آرڈر XXXII کے قواعد 1 تا 14 میں درج توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو نہ تو دعویٰ نہ ہی ادعا کا کوئی جز عدالت کی اجازت کے بغیر ترک کیا جائے گا۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ شرطیہ کے تحت اجازت کی درخواست کے ہمراہ قریبی رفیق کا بیان حلفی اور اگر نابالغ یا ایسے دیگر شخص کی نمائندگی کوئی وکیل کر رہا ہو تو اس وکیل کا اس امر کی نسبت ایک سرٹیفکیٹ بھی، اس کے ہمراہ ہوگا کہ اس کی رائے میں مجوزہ ترک کیا جانا نابالغ یا ایسے دیگر شخص کے فائدے کے لیے ہے۔

(3) جب عدالت مطمئن ہو —

(الف) کہ دعویٰ کسی رسمی نقص کی وجہ سے ناکام ہو جانا چاہئے، یا

(ب) کہ مدعی کو کسی دعوے کی شئے متدعویہ یا ادعا کے لیے نیا دعویٰ کرنے کی اجازت دینے کی معقول وجوہات ہیں،

تو وہ ایسی شرائط جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، مدعی کو ایسے دعویٰ یا ادعا کے ایسے جز سے دستبردار ہونے کی اجازت عطا کرے گی اور اسے ایسے دعویٰ یا ادعا کے ایسے جز کی شئے متدعویہ کی نسبت نیا دعویٰ دائر کرنے کی آزادی ہوگی۔

(4) جب مدعی —

(الف) جب قاعدہ (1) کے تحت کسی دعویٰ یا ادعا کے جز کو ترک کردے، یا

(ب) ذیلی قاعدہ (3) میں محولہ اجازت کے بغیر دعویٰ یا ادعا کے جز سے دستبردار ہو جائے، تو وہ ایسے خرچے کا مستوجب ہوگا جو عدالت دلائے اور اسے ایسی شئے متدعویہ یا ادعا کے ایسے جز کی نسبت کوئی نیا دعویٰ دائر کرنے سے باز رکھا جائے گا۔

(5) اس قاعدے کے کسی امر سے عدالت کا کوئی مدعیان میں سے ایک مدعی کو ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کسی دعوے یا ادعا کے کسی حصہ کو ترک کردینے یا ذیلی قاعدہ (3) کے تحت، دیگر مدعیان کی رضامندی کے بغیر، کسی دعویٰ یا ادعا کے جز سے دستبردار ہونے کی اجازت دینا متصور نہ ہوگا۔

<u>مدعیان کے طور پر مدعا علیہم کی تبدیلی کی کب اجازت ہوگی۔</u> 1 الف- جب کوئی مدعی قاعدہ 1 کے تحت کوئی دعویٰ واپس لے لے یا ترک کردے، اور کوئی مدعا علیہ آرڈر 1 کے قاعدہ 10 کے تحت مدعی کے طور پر تبدیلی کی درخواست دے تو عدالت، ایسی درخواست پر غور کرتے وقت اس امر کو مناسب طور پر ملحوظ رکھے گی کہ آیا درخواست دہندہ مدعا علیہم میں سے کسی کے خلاف کسی اہم امر کا تصفیہ چاہتا ہے۔

<u>پہلے دعویٰ پر میعاد قانون کا متاثر نہ ہونا۔</u> 2- آخری ما قابل قاعدے کے تحت دی گئی اجازت پر دائر کیے گئے کسی نئے دعویٰ میں مدعی میعاد قانون کا اسی طریقے سے پابند ہوگا گویا کہ پہلا دعویٰ دائر نہ کیا گیا تھا۔

<u>دعویٰ میں راضی نامہ۔</u> 3- جب عدالت کے حسب اطمینان یہ ثابت ہو جائے کہ کسی جائز اقرار نامے یا راضی نامے کی رو سے کسی دعویٰ کا کلی یا جزوی طور پر تطابق تحریری طور پر اور فریقین کے دستخط سے ہو چکا ہے یا جب مدعا علیہ مدعی کے دعویٰ کی پوری یا جزوی شئے متدعویہ کی نسبت مطمئن کردے، تو عدالت ایسے اقرار نامے، راضی نامے یا اطمینان کے قلمبند کیے جانے کا حکم دے گی، اور جہاں تک اس کا تعلق دعویٰ کے فریقین سے ہو، اس کے مطابق ڈگری صادر کرے گی، خواہ اقرار نامے، راضی نامے یا

اطمینان کی شئے متدعو یہ وہی ہو یا نہ ہو جو کہ دعویٰ کی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ایک فریق یہ بیان کرے اور دوسرا انکار کردے کہ تطابق یا اطمینان ہو چکا ہے، تو عدالت اس امر کا فیصلہ کرے گی، لیکن امر کے تصفیے کی غرض سے کوئی التوا نہیں دیا جائے گا سوائے اس کے کہ عدالت، قلمبند کی جانے والی وجوہات پر، ایسا التوا عطا کرنا ٹھیک سمجھے۔

تشریح - ایسا اقرار نامہ یا راضی نامہ جو بھارتی معاہدہ ایکٹ، 1872 کے تحت باطل یا قابل ابطال ہو، اس قاعدے کے معنوں میں جائز متصور نہ ہوگا۔

<u>دعویٰ کی ممانعت</u> ۔ 3الف- کسی ڈگری کو منسوخ کرنے کے لیے دعویٰ اس بنا پر دائر نہیں کیا جائے گا کہ ایسا راضی نامہ جس پر ڈگری مبنی ہو، جائز نہیں تھا۔

عدالت کی اجازت کے بغیر قائم مقامی کے دعویٰ میں کوئی اقرار نامہ یا راضی نامہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

3ب -(1) کسی قائم مقامی کے دعوے میں کوئی اقرار نامہ یا راضی نامہ عدالت کی ایسی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائے گا جو کارروائی میں صریح طور پر قلمبند کی گئی ہو، اور اس طرح قلمبند کی گئی عدالت کی اجازت کے بغیر کیا گیا کوئی ایسا اقرار نامہ یا راضی نامہ باطل ہوگا۔

(2) ایسی اجازت عطا کرنے سے پہلے، عدالت ایسے طریقے سے جسے وہ ٹھیک سمجھے ایسے اشخاص کو نوٹس دے گی جو اسے دعویٰ میں دلچسپی رکھنے والے معلوم ہوں۔

تشریح -اس قاعدہ میں ''قائم مقامی کا دعویٰ'' سے مراد ہے،---

(الف) دفعہ 91 یا دفعہ 92 کے تحت کوئی دعویٰ؛

(ب) آرڈر ا کے قاعدہ 8 کے تحت کوئی دعویٰ؛

(ج) کوئی دعویٰ جس میں کوئی غیر منقسم ہندو خاندان کا منتظم دعویٰ کرے یا اس پر خاندان کے دیگر اراکین کی نمائندگی کرنے والے کی حیثیت سے دعویٰ کیا جائے؛

(د) کوئی دیگر دعویٰ جس میں صادر کی گئی ڈگری اس مجموعہ یا کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون کی توضیعات کی رو سے کسی ایسے شخص کو پابند کرے جس کا دعویٰ کے فریق کی حیثیت سے نام نہ ہو۔

<u>اجرائے ڈگری کی کارروائی متاثر نہ ہوگی</u> ۔ 4-اس آرڈر کے کسی امر کا اطلاق کسی ڈگری یا حکم کے اجرا میں کسی کارروائی پر نہیں ہوگا۔

آرڈر XXIV

عدالت میں ادائیگی

ایفائے دعویٰ پر مدعا علیہ کا رقم جمع کروانا۔ 1- کسی قرضے یا حرجے کی وصولی کے کسی دعویٰ میں مدعا علیہ دعویٰ کے کسی مرحلے پر، عدالت میں ایسی رقم جمع کرواسکتا ہے جسے وہ ادعا کا پورا ایفا سمجھے۔

جمع کرنے کا نوٹس۔ 2-مدعا علیہ مدعی کو رقم جمع کرنے کا نوٹس بذریعہ عدالت بھیجے گا، اور جمع کی گئی رقم (سوائے اس کے کہ عدالت کوئی دیگر حکم دے) مدعی کو اس کی درخواست پر ادا کی جائے گی۔

نوٹس کے بعد مدعی کو جمع رقم پر سود کا نہ ملنا۔ 3-ایسے نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے مدعا علیہ کی جمع کی گئی کسی رقم پر مدعی کو کوئی سود نہیں دیا جائے گا خواہ جمع کی گئی رقم پورے ادعا کے لیے ہو یا اس سے کم پڑ جائے۔

ضابطہ جب مدعی جزوی ایفا کے طور پر رقم قبول کرے۔ 4-(1) جب مدعی ایسی رقم اپنے ادعا کی صرف جزوی ایفا کے طور پر قبول کرے، تو وہ بقایا کے لیے اپنے دعویٰ کی پیروی کر سکے گا؛ اور، اگر عدالت یہ فیصلہ دے کہ، مدعا علیہ کی جمع کی گئی رقم مدعی کے ادعا کا مکمل ایفا تھی، تو مدعی، جمع کرنے کے بعد کیا گیا دعویٰ کا خرچہ اور اس سے پہلے کیا گیا خرچہ ادا کرے گا، جہاں تک وہ مدعی کے ادعا میں اضافے سے واقع ہوں۔

ضابطہ جب وہ کلی ایفا کے طور پر رقم قبول کرے۔ (2) جب مدعی ایسی رقم اپنے ادعا کے پورے ایفا کے طور پر قبول کرے، تو وہ عدالت کو اس بارے میں ایک بیان پیش کرے گا، اور ایسا بیان شامل مسل کیا جائے گا اور عدالت حسبہ فیصلہ سنائے گی اور ایسا حکم کرتے وقت کہ دونوں فریقین کا خرچہ کون ادا کرے گا، عدالت اس امر پر غور کرے گی کہ فریقین میں سے مقدمہ بازی کا زیادہ ذمہ دار کون ہے۔

تمثیلات

(الف) الف نے ب کو 100 روپے دینے ہیں، ب، ادائیگی کا مطالبہ کیے بغیر اور یہ باور کرنے کی وجہ نہ رکھتے ہوئے کہ مطالبہ کرنے میں ہونے والی تاخیر سے اسے نقصان پہنچے گا، رقم کے لیے الف پر دعویٰ کرتا ہے، عرضی دعویٰ دائر ہونے پر، الف عدالت میں رقم ادا کر دیتا ہے۔ ب اسے اپنے ادعا کے پورے ایفا

کے طور پر قبول کر لیتا ہے۔ لیکن عدالت کو اسے کوئی خرچہ نہیں دینا چاہئے، کیونکہ مقدمہ بازی اس کی طرف سے قیاساً بے بنیاد ہے۔

(ب) تمثیل (الف) میں متذکرہ صورتحال کے تحت ب الف پر دعویٰ کرتا ہے۔ عرضی دعویٰ دائر کیے جانے پر، الف ادعا پر اعتراض کرتا ہے۔ بعد ازاں الف عدالت میں رقم ادا کر دیتا ہے۔ ب اسے اپنے ادعا کے پورے ایفا کے طور پر قبول کر لیتا ہے۔ عدالت کو ب کو اس کا دعویٰ خرچہ بھی دینا چاہئے۔ یہاں الف کے طرز عمل سے ظاہر ہے کہ مقدمہ بازی ضروری تھی۔

(ج) الف نے ب کو 100 روپے دینے ہیں، اور وہ اسے وہ رقم بغیر دعویٰ کے دینے پر تیار ہے۔ ب 150 روپے کا ادعا کر کے اس رقم کے لیے الف پر دعویٰ کرتا ہے۔ عرضی دعویٰ دائر ہونے پر، الف عدالت میں 100 روپے ادا کرتا ہے اور باقی ماندہ 50 روپے ادا کرنے کی اس کی ذمہ داری پر اعتراض کرتا ہے۔ ب 100 روپے اپنے ادعا کے پورے ایفا کے طور پر قبول کرتا ہے۔ عدالت کو چاہیے کہ اسے الف کو خرچہ ادا کرنے کا حکم دے۔

آرڈر XXV

خرچوں کی ضمانت

مدعی سے کب خرچوں کی ضمانت طلب کی جائے گی۔ 1-(1) دعویٰ کے کسی مرحلے پر، عدالت، یا تو اپنی ایما پر یا کسی مدعا علیہ کی درخواست پر ایسی وجوہات پر جو قلمبند کی جائیں گی مدعی، کو یہ حکم دے گی، کہ وہ کسی مدعا علیہ کے کیے گئے یا امکانی طور پر کیے جانے والے تمام خرچوں کی ادائیگی کے لیے اس کے مقرر کیے گئے وقت کے اندر ضمانت دے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا حکم تمام ان صورتوں میں صادر کیا جائے گا جن میں عدالت کو یہ معلوم ہو کہ واحد مدعی یا (جب ایک سے زاید مدعیان ہوں) تمام مدعیان بھارت سے باہر رہائش رکھتا ہے یا رکھتے ہیں اور یہ کہ ایسا مدعی یا ایسے مدعیان میں سے کوئی مدعی متدعویہ جائیداد کے سوا بھارت میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں رکھتا یا رکھتے۔

(2) جب کوئی ایسے حالات میں بھارت سے باہر چلا جائے جن سے ایسا معقول امکان پایا جائے کہ جب بھی اس سے خرچہ ادا کرنے کو کہا جائے وہ حاضر نہیں ہوگا ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ شرطیہ کے معنوں میں بھارت سے باہر رہائش پذیر متصور ہوگا۔

ضمانت مہیا نہ کرنے کا اثر۔ 2-(1) مقررہ وقت کے اندر ایسی ضمانت مہیا نہ کرنے کی صورت میں، عدالت دعویٰ خارج کرنے کا حکم صادر کرے گی سوائے اس کے کہ مدعی یا مدعیان کو اسے واپس لینے کی اجازت دی جائے۔

(2) جب دعویٰ اس قاعدے کے تحت خارج کیا جائے، تو مدعی اخراج کو منسوخ کرنے کے حکم کی درخواست دے سکتا ہے اور، اگر عدالت کے حسب اطمینان یہ ثابت کیا جائے کہ وہ دیے گئے وقت کے اندر کسی معقول وجہ سے ضمانت مہیا نہ کر سکا تو عدالت ضمانت، خرچے یا دیگر ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اخراج کو منسوخ کر سکے گی، اور دعویٰ پر کارروائی کی کوئی تاریخ مقرر کرے گی۔

(3) اخراج منسوخ نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ ایسی درخواست کے نوٹس پر مدعا علیہ کی تعمیل ہوئی ہو۔

آرڈر-XXVI

کمیشن

کمیشن گواہان کے بیان لیں گے

ایسے معاملات جن میں عدالت گواہ کے بیان کے لیے کمیشن مقرر کر سکے گی۔ 1- کوئی عدالت کسی دعویٰ میں کسی ایسے شخص کے بند سوالات پر یا دیگر طور پر بیان کے لیے کمیشن مقرر کر سکے گی جو اس کے حدود اختیار سماعت کے اندر رہتا ہو اور جو اس مجموعے کے تحت عدالت میں حاضر ہونے سے مستثنا ہو یا جو بیماری یا معذوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکتا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ بند سوالات پر بیان کے لیے کوئی کمیشن مقرر نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ عدالت، ایسی وجوہات پر جو قلمبند کی جائیں، ایسا کرنا ضروری سمجھے۔

تشریح - عدالت، اس قاعدے کی غرض سے، کوئی ایسا سرٹیفکیٹ طبی پیشہ ور کو بطور گواہ طلب کیے بغیر تسلیم کرے گی جو کسی شخص کی بیماری یا معذوری کی شہادت کے طور پر رجسٹرڈ طبی پیشہ ور کا دستخط شدہ معلوم ہو۔

کمیشن کے لیے حکم۔ 2- کسی گواہ کے بیان کے لیے کمیشن مقرر کرنے کا حکم عدالت یا تو اپنی ایما پر یا دعویٰ کے کسی فریق یا ایسے گواہ کی درخواست پر کرے گی جس کا بیان لیا جانا ہو، جس کی تائید میں بیان حلفی

ہو یا دیگر طور پر۔

جب گواہ عدالت کے اختیار سماعت کی حدود کے اندر رہتا ہو۔ 3-ایسے شخص کے بیان کے لیے کوئی کمیشن جو ایسی عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر رہتا ہو جس نے وہ مقرر کیا ہو، کسی ایسے شخص کو جاری کیا جا سکتا ہے جسے عدالت اس کی تعمیل کے لیے ٹھیک سمجھے۔

ایسے اشخاص جن کے بیان کے لیے کمیشن مقرر ہو سکتا ہے۔ 4-(1) کوئی عدالت کسی دعویٰ میں مندرجہ ذیل اشخاص کے بند سوالات پر یا دیگر طور پر بیان کے لیے کمیشن مقرر کر سکے گی،—

(الف) اس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود سے باہر رہنے والا کوئی شخص؛

(ب) ایسا کوئی شخص جو ایسی حدود اس تاریخ سے پہلے چھوڑنے والا ہو جس پر عدالت میں اس کا بیان لیا جانا مطلوب ہو؛ اور

(ج) حکومت کی ملازمت میں ایسا کوئی شخص جو عدالت کی رائے میں، سرکاری ملازمت کو نقصان پہنچائے بغیر حاضر نہ ہو سکتا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب، آرڈر XVI کے قاعدہ 19 کے تحت، کسی شخص کو عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے کا حکم نہ دیا جا سکتا ہو، تو اگر انصاف کے مفاد میں اس کی شہادت ضروری سمجھی جائے، اس کے بیان کے لیے کمیشن مقرر کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شخص کے بند سوالات پر بیان کے لیے کمیشن مقرر نہیں کیا جائے گا، بجز اس کے لیے کہ عدالت ایسی وجوہات پر، جو قلم بند کی جائیں، ایسا کرنا ضروری سمجھے۔

(2) ایسا کمیشن اس عدالت کو جاری کیا جا سکے گا، جو عدالت عالیہ نہ ہو، جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسا شخص رہتا ہو یا کسی وکیل یا دیگر شخص کو جاری کیا جا سکے گا جنہیں ایسی عدالت مقرر کرے جس نے کمیشن جاری کیا ہو۔

(3) عدالت اس قاعدے کے تحت کوئی کمیشن مقرر کرنے پر یہ ہدایت دے گی کہ آیا کمیشن اسے واپس کیا جائے گا یا کسی ماتحت عدالت کو۔

عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود میں رہنے والے کسی شخص کا بیان لینے کے لیے کمیشن۔ 4الف-ان قواعد میں مندرج کسی امر کے باوجود، کوئی عدالت انصاف کے مفاد میں یا مقدمے کے جلد تصفیہ کے لیے یا کسی دیگر بنا پر اپنے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر رہنے والے کسی شخص کے، دعوے میں، بند سوالات پر یا دیگر طور پر بیان کے لیے کمیشن مقرر کر سکے گی اور اس طرح قلمبند

شہادت کو شہادت کے طور پر پڑھا جائے گا۔

ایسے گواہ کے بیان کے لیے کمیشن یا استدعا جو بھارت میں نہ ہو۔ 5- جب کوئی ایسی عدالت جسے ایسے شخص کے بیان کے لیے کمیشن مقرر کرنے کی درخواست دی گئی ہو جو کسی ایسی جگہ رہتا ہو جو بھارت میں نہ ہو مطمئن ہو کہ ایسے شخص کی شہادت ضروری ہے، تو عدالت ایسا کمیشن مقرر یا استدعا کی چٹھی جاری کر سکے گی۔

عدالت کمیشن کے مطابق گواہ کا بیان لے گی۔ 6- ایسی ہر ایک عدالت جسے کسی شخص کے بیان کے لیے کمیشن ملا ہو اس کے مطابق ہی اس کا بیان لے گی یا دلائے گی۔

گواہان کے بیانات کے ساتھ کمیشن کی واپسی۔ 7- جب کسی کمیشن کی باضابطہ تکمیل ہو چکی ہو تو وہ اس کے تحت لی گئی شہادت کے ہمراہ، اس عدالت کو واپس بھیجا جائے گا، جس نے وہ مقرر کیا تھا، سوائے اس کے کہ کمیشن جاری کرنے والے حکم میں کوئی دیگر ہدایت دی گئی ہو اور اس صورت میں کمیشن ایسے حکم کے مطابق واپس کیا جائے گا اور کمیشن اور اس کی تکمیل کی کیفیت نیز اس کے تحت لی گئی شہادت قاعدہ 8 کی توضیعات کے تابع دعویٰ کے ریکارڈ کا حصہ بن جائے گی۔

بیانات کب بطور شہادت قبول کیے جائیں گے۔ 8- کمیشن کے تحت لی گئی شہادت اس فریق کی مرضی کے بغیر دعویٰ میں بطور شہادت قبول نہیں کی جائے گی جس کے خلاف وہ پیش کی جائے سوائے اس کے کہ —

(الف) ایسا شخص جس نے شہادت دی ہو عدالت کی حدود اختیار سماعت سے باہر ہو یا فوت ہو چکا ہو یا اصالتاً بیان کے لیے بیماری یا معذوری کی وجہ سے حاضر ہونے کے قابل نہ ہو یا عدالت میں اصالتاً پیش ہونے سے مستثنیٰ ہو یا حکومت کی ملازمت میں ایسا شخص ہو جو عدالت کی رائے میں، سرکاری ملازمت کو نقصان کے بغیر حاضر نہ ہو سکتا ہو، یا

(ب) عدالت اپنے اختیار تمیزی سے فقرہ (الف) میں متذکرہ واقعات میں سے کسی واقعے کے ثبوت کو غیر ضروری سمجھے، اور کسی شخص کی شہادت کو دعویٰ میں بطور شہادت قبول کرنے کی اجازت دے، باوجود اس امر کے ثبوت کے کہ کمیشن سے ایسی شہادت لینے کی وجہ اسے قبول کرنے کے وقت ختم ہو چکی ہے۔

مقامی تحقیقات کے لیے کمیشن

مقامی تحقیقات کرنے کے لیے کمیشن۔ 9- کسی ایسے دعویٰ میں جس میں عدالت کے متنازعہ امر کی وضاحت کی غرض سے یا کسی جائیداد کی بازاری مالیت تعین کرنے کے لیے، یا واصلات جائیداد یا نقصان یا سالانہ خالص منافعوں کی رقم معلوم کرنے کے لیے مقامی تحقیقات کو ضروری یا مناسب سمجھے، تو عدالت ایسے شخص کو کمیشن مقرر کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور اسے یہ ہدایت دے گی کہ وہ ایسی تحقیقات کرے اور اس پر عدالت کو رپورٹ دے:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب ریاستی حکومت نے ایسے اشخاص کی نسبت قواعد بنائے ہوں جنہیں ایسا کمیشن مقرر کیا جائے گا، تو عدالت ایسے قواعد کی پابند ہوگی۔

کمشنر کا ضابطہ۔ 10-(1) کمشنر ایسے مقامی معاینے کے بعد جسے وہ ضروری سمجھے اور اس کی لی ہوئی شہادت قلمبند کرنے کے بعد ایسی شہادت اس کی دستخطی تحریری رپورٹ کے ہمراہ، عدالت کو واپس بھیج دے گا۔

رپورٹ اور بیانات دعوے کی شہادت ہوں گے۔ (2) کمشنر کی رپورٹ اور اس کی لی ہوئی شہادت نہ کہ شہادت بلا رپورٹ دعویٰ کی شہادت ہوگی اور ریکارڈ کا حصہ بن جائے گی؛ لیکن عدالت یا، عدالت کی اجازت سے دعویٰ کے فریقین میں سے کوئی فریق، کھلی عدالت میں کمشنر سے اصالتاً جرح کر سکے گا جس میں اس کو رجوع کیے گئے یا اس کی رپورٹ میں متذکرہ امور میں سے کسی امر، یا اس کی رپورٹ، یا ایسے طریقے کا ذکر ہو جس سے اس نے تحقیقات کی ہو۔

کمشنر کا بیان اصالتاً لیا جا سکتا ہے۔ (3) جب عدالت کسی وجہ سے کمشنر کی کارروائی پر مطمئن نہ ہو، تو وہ ایسی مزید تحقیقات کیے جانے کی ہدایت دے سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

سائنسی تحقیقات، عملہ جاتی فعل کی انجام دہی اور منقولہ جائیداد کے نیلام کے لیے کمیشن

سائنسی تحقیقات کے لیے کمیشن۔ 10 الف-(1) جب کسی دعوے میں پیدا ہونے والے سوال میں کوئی ایسی تحقیقات شامل ہو، جو، عدالت کی رائے میں عدالت کے روبرو آسانی سے نہ کی جا سکے تو

عدالت، اگر وہ انصاف کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت سمجھے، ایسے شخص کو بحیثیت کمیشن مقرر کر سکے گی، جسے وہ ٹھیک سمجھے، اور اسے ایسے سوال کی تحقیقات کرنے اور عدالت کو رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کر سکے گی۔

(2) اس آرڈر کے قاعدہ 10 کی توضیعات کا، جہاں تک ہو سکے، اس قاعدے کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر کی نسبت اطلاق ہوگا جس طرح ان کا اطلاق قاعدہ 9 کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر پر ہوتا ہے۔

عملہ جاتی فعل کی انجام دہی کے لیے کمیشن۔ 10ب-(1) جب کسی دعویٰ میں پیدا ہونے والے سوال میں کسی ایسے عملہ جاتی فعل کی انجام دہی شامل ہو جو عدالت کی رائے میں عدالت کے روبرو آسانی سے نہ کی جا سکتی ہو، تو اگر، قلمبند کی جانے والی وجوہ پر، عدالت کی یہ رائے ہو کہ انصاف کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے، ایسے شخص کو بحیثیت کمیشن مقرر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور اسے ایسا عملہ جاتی فعل انجام دینے اور اس پر عدالت کو رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دے سکے گی۔

(2) اس آرڈر کے قاعدہ 10 کی توضیعات کا اطلاق اس قاعدے کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر کی نسبت ہوگا جس طرح ان کا اطلاق قاعدہ 9 کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر پر ہوتا ہے۔

منقولہ جائیداد کے نیلام کے لیے کمیشن۔ 10ج-(1) جب کسی دعویٰ میں کوئی ایسی منقولہ جائیداد نیلام کرنا ضروری ہو جائے جو دعویٰ کے تعین کے دوران عدالت کی تحویل میں ہو اور جسے آسانی سے محفوظ نہ رکھا جا سکتا ہو تو عدالت، اگر، قلمبند کی جانے والی وجوہ پر اس کی یہ رائے ہو، کہ ایسا کرنا انصاف کے مفاد میں ضروری یا قرین مصلحت ہے، ایسے شخص کو بحیثیت کمیشن مقرر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور اسے نیلام کروانے اور اس پر عدالت کو رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دے سکے گی۔

(2) اس آرڈر کے قاعدہ 10 کی توضیعات کا اطلاق اس قاعدے کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر کی نسبت ہوگا جس طرح ان کا اطلاق قاعدہ 9 کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر کی نسبت ہوتا ہے۔

(3) ایسا ہر ایک نیلام، جہاں تک ہو سکے، اجرائے ڈگری میں کسی منقولہ جائیداد کے نیلام کے لیے مقررہ ضابطے کے مطابق کروایا جائے گا۔

حسابات کے ملاحظے کے لیے کمیشن

حسابات کے ملاحظے یا مجرائی کے لیے کمیشن۔ 11- کسی ایسے دعویٰ میں جس میں حسابات کا ملاحظہ یا مجرائی ضروری ہو، عدالت ایسے شخص کو کمیشن مقرر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور اسے ایسا ملاحظہ یا

مجرائی کرنے کی ہدایت دے سکے گی۔

عدالت کمشنر کو ضروری ہدایات دے گی۔ 12-(1) عدالت کمشنر کو کارروائی کا ایسا جز اور ایسی ہدایات مہیا کرے گی جو ضروری ہوں اور ان ہدایات میں واضح طور پر یہ صراحت کی جائیگی کہ آیا کمشنر فقط ایسی کارروائی ارسال کرے گا جو وہ تحقیقات کے سلسلے میں کر سکتا ہے یا اس کے ملاحظے کے لیے بھیجے گئے امر پر اس کی اپنی رائے کی رپورٹ بھی ارسال کرے گا۔

کارروائی اور رپورٹ شہادت ہوگی، عدالت مزید جانچ کی ہدایت دے سکتی ہے۔ (2) کمشنر کی کارروائی اور رپورٹ (اگر کوئی ہو) دعویٰ کی شہادت ہوگی، لیکن جب عدالت کے پاس اس کا اطمینان نہ ہونے کی وجہ ہو، تو وہ ایسی مزید جانچ کروانے کی ہدایت دے سکے گی، جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

جائیداد تقسیم کرنے کے لیے کمیشن

غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کے لیے کمیشن۔ 13-جب جائیداد کی تقسیم کے لیے کوئی ابتدائی ڈگری صادر کی گئی ہو تو عدالت کسی ایسی صورت میں جس کی توضیح دفعہ 54 میں نہ کی گئی ہو، ان حقوق کے مطابق جو ایسی ڈگری میں قرار پائے ہوں، جائیداد کی تقسیم یا اسے علاحدہ کرنے کے لیے ایسے شخص کو کمیشن مقرر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

کمشنر کا ضابطہ۔ 14-(1) کمشنر، ایسی جانچ کے بعد جو ضروری ہو، جائیداد کو اتنے حصوں میں تقسیم کرے گا جتنے کی اسے اس حکم کی رو سے ہدایت دی جائے جس کے تحت کمیشن مقرر کیا گیا تھا اور فریقین کو ایسے حصے بانٹ دے گا، اور اگر اسے مذکورہ حکم کی رو سے اس کا مجاز کیا گیا ہو، حصوں کی مالیت برابر کرنے کی غرض سے ادا کی جانے والی رقوم دلا سکے گا۔

(2) کمشنر اس کے بعد ایک رپورٹ مرتب کر کے اس پر دستخط کرے گا یا کمشنران (جب ایک سے زاید اشخاص کو کمیشن مقرر کیا گیا تھا اور وہ متفق نہ ہو سکیں) الگ الگ رپورٹیں مرتب کر کے ان پر دستخط کریں گے جن میں وہ ہر فریق کے حصے کا تعین کریں گے اور (اگر مذکورہ حکم میں ایسی ہدایت ہو) تو ہر حصے کے حدود اربعہ کے ذریعے اسے نمایاں کریں گے؛ ایسی رپورٹ یا رپورٹیں کمیشن کے ساتھ منسلک کر کے عدالت کو ارسال کی جائیں گی، اور عدالت ایسے عذرات کی سماعت کے بعد جو فریقین رپورٹ یا رپورٹوں پر

کریں ان کی توسیع کرے گی، انہیں بدلے گی یا مسترد کرے گی۔

(3) جب عدالت رپورٹ یا رپورٹوں کی توثیق کرے یا انہیں بدل دے تو وہ اس کے مطابق بطور توثیق شدہ یا تبدیل شدہ ڈگری صادر کرے گی؛ لیکن جب عدالت رپورٹ یا رپورٹیں مسترد کر دے تو یا تو نیا کمیشن مقرر کرے گی یا ایسا دیگر حکم صادر کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

عام توضیحات

کمیشن کے اخراجات عدالت میں جمع ہوں گے۔ 15-اس آرڈر کے تحت کوئی کمیشن مقرر کرنے سے پہلے عدالت ایسے فریق سے جس کی ایما پر یا جن کے فائدے کے لیے کمیشن مقرر کیا جائے، مقرر کیے جانے والے وقت کے اندر، ایسی رقم (اگر کوئی ہو) عدالت میں ادا کیے جانے کا حکم دے سکے گی جسے وہ کمیشن کے اخراجات کے لیے معقول سمجھے۔

کمشنروں کے اختیارات۔ 16-اس آرڈر کے تحت مقرر کیا گیا کوئی کمشنر بجز اس کے کہ تقرری کے حکم میں دیگر طور پر ہدایات درج ہوں —

(الف) فریقین اور کسی ایسے گواہ کا بیان جسے وہ یا ان میں سے کوئی فریق پیش کرے، نیز کسی دیگر شخص کا بیان خود لے سکے گا جسے کمشنر اس کو سونپے گئے کسی امر میں شہادت دینے کے لیے بلانا مناسب سمجھے؛

(ب) تحقیقات کے موضوع پر متعلقہ دستاویزات اور دیگر اشیاء طلب کر سکے گا اور ان کا ملاحظہ کر سکے گا؛

(ج) کسی معقول وقت پر حکم میں متذکرہ کسی اراضی یا عمارت میں داخل ہو سکے گا۔

کمشنر کے روبرو کیے گئے اعتراضات۔ 16الف۔ (1) جب اس آرڈر کے تحت مقرر کیے گئے کمشنر کے روبرو کارروائی میں کسی گواہ کو پوچھے گئے سوال پر کوئی فریق یا اس کا وکیل اعتراض کرے تو کمشنر سوال، اس کا جواب، اعتراضات اور اس فریق، یا جیسی کہ صورت ہو، اس وکیل کا نام جو ایسا اعتراض کرے، قلمبند کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ کمشنر کسی ایسے سوال کا جواب قلمبند نہیں کرے گا جس پر مراعات کی بنا پر اعتراض کیا گیا ہو بلکہ گواہ کا بیان جاری رکھے گا اور یہ امر فریق پر چھوڑ دے گا کہ وہ مراعات کے سوال کا عدالت سے فیصلہ کروائے اور جب عدالت یہ فیصلہ کرے کہ مراعات کا کوئی سوال نہیں تو کمشنر گواہ کو دوبارہ بلا کر اس کا

بیان لے گا یا ایسے سوال کی نسبت جس پر مراعات کی بنا پر اعتراض کیا گیا تھا عدالت گواہ کا بیان لے گی۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت قلمبند کیا گیا کوئی جواب ماسوائے عدالت کے حکم کے دعوے میں قابل ادخال شہادت نہ ہوگا۔

کمشنر کے روبرو گواہان کی حاضری اور ان کے بیانات۔ 17-(1) گواہان کو طلب کرنے حاضر کروانے اور ان کے بیان اور گواہان کے خرچے اور ان پر عائد کئے جانے والے جرمانوں کی نسبت مجموعہ ہذا کی توضیعات کا اطلاق ایسے اشخاص پر ہوگا جن کا آرڈر ہذا کے تحت شہادت دینا یا دستاویزات پیش کرنا مطلوب ہو خواہ ایسا کمیشن جس کی تکمیل میں ان سے اس طرح مطلوب ہو بھارت کی حدود کے اندر واقع کسی عدالت نے مقرر کیا ہو یا بھارت کی حدود سے باہر واقع کسی عدالت نے اور اس قاعدے کی اغراض کے لئے کمشنر عدالت دیوانی متصور ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کمشنر کسی دیوانی عدالت کا جج نہ ہو تو وہ سزا عائد کرنے کا مجاز نہیں ہوگا؛ لیکن ایسی سزائیں ایسے کمشنر کی درخواست پر ایسی عدالت عائد کر سکے گی جس نے کمیشن مقرر کیا تھا۔

(2) کوئی کمشنر کسی ایسی عدالت کو (جو عدالت عالیہ نہ ہو) جس کی حدود اختیار سماعت کے اندر کوئی گواہ رہتا ہو کوئی ایسا حکم نامہ جاری کرنے کی درخواست دے سکے گا جسے وہ ایسے گواہ کو یا اس کے خلاف جاری کرنا ضروری سمجھے، اور ایسی عدالت، اپنے اختیار تمیزی سے ایسا حکم نامہ جاری کر سکے گی، جسے وہ معقول و مناسب سمجھے۔

فریقین کمشنر کے روبرو حاضر ہوں گے۔ 18-(1) جب اس آرڈر کے تحت کمیشن مقرر کیا جائے، تو عدالت یہ ہدایت دے گی کہ دعویٰ کے فریقین کمشنر کے روبرو اصالتاً یا بذریعہ کارندہ یا وکالتاً حاضر ہوں گے۔

(2) جب تمام فریقین یا ان میں سے کوئی فریق اس طرح حاضر نہ ہو تو کمشنر ان کی غیر حاضری میں کارروائی کر سکے گا۔

اجرائے ڈگری کی کارروائی پر آرڈر کا اطلاق۔ 18 الف-آرڈر ہذا کی توضیعات کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، کسی ڈگری یا حکم کے اجرا کی کارروائی پر ہوگا۔

عدالت کمیشن کی واپسی کا وقت مقرر کرے گی۔ 18 ب-کمیشن مقرر کرنے والی عدالت ایسی تاریخ مقرر کرے گی جس پر یا جس سے پہلے کمیشن تکمیل کے بعد اس کو واپس کیا جائے گا، اور اس طرح مقرر کی گئی تاریخ میں توسیع نہیں کی جائے گی بجز اس کے کہ جب عدالت قلمبند کی جانے والی وجوہات

کی بناپر، مطمئن ہو کہ تاریخ میں توسیع کرنے کی معقول وجہ موجود ہے۔

غیر ملکی ٹریبونلوں کی ایما پر مقرر کیے گئے کمیشن

ایسے معاملات جن میں عدالت عالیہ گواہ کا بیان لینے کے لیے کمیشن مقرر کر سکتی ہے۔ 19-(1) اگر کوئی عدالت عالیہ مطمئن ہو —

(الف) کہ کسی غیر ملک میں واقع کوئی غیر ملکی عدالت اس کے روبرو کسی کارروائی میں کسی گواہ کی شہادت حاصل کرنا چاہتی ہے؛

(ب) کہ کارروائی دیوانی نوعیت کی ہے؛ اور

(ج) کہ گواہ عدالت عالیہ کی اپیلی حدود اختیار سماعت کے اندر رہتا ہے،

تو وہ قاعدہ 20 کی توضیعات کے تابع، ایسے گواہ کے بیان کے لیے کمیشن مقرر کر سکے گی۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ جات (الف)، (ب) اور (ج) میں مصرحہ امور کی شہادت دی جا سکے گی —

(الف) ایک سرٹیفکیٹ کے ذریعے جس پر بھارت میں غیر ملک کے اعلیٰ ترین رتبے کے کونسلر افسر کے دستخط ہوں اور اسے مرکزی حکومت کی وساطت سے عدالت عالیہ میں بھیجا گیا ہو، یا

(ب) استدعائی چٹھی کے ذریعے جو غیر ملکی عدالت نے جاری کی ہو اور اسے مرکزی حکومت کی وساطت سے عدالت عالیہ میں بھیجا گیا ہو، یا

(ج) استدعائی چٹھی کے ذریعے جو غیر ملکی عدالت نے جاری کی ہو اور اسے کارروائی کے کسی فریق نے عدالت عالیہ کے روبرو پیش کیا ہو۔

کمیشن مقرر کرنے کی درخواست۔ 20- عدالت عالیہ قاعدہ 19 کے تحت کمیشن مقرر کر سکے گی —

(الف) غیر ملکی عدالت کے روبرو کارروائی کے کسی فریق کی درخواست پر، یا

(ب) ریاستی حکومت کی ہدایات کے تحت عمل کرنے والی ریاستی حکومت کے کسی قانونی عہدہ دار کی درخواست پر۔

کمیشن کس کو مقرر کیا جا سکتا ہے۔ 21- قاعدہ 19 کے تحت کمیشن کسی ایسی عدالت کو مقرر کیا جا سکتا ہے جس کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر گواہ رہتا ہو، یا جب گواہ عدالت عالیہ کے عام ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر رہتا ہو، تو کسی ایسے شخص کو مقرر کیا جا سکتا ہے جسے عدالت کمیشن

کی تکمیل کے لیے ٹھیک سمجھے۔

کمیشنوں کا مقرر کیا جانا، ان کی تعمیل اور واپسی اور غیر ملکی عدالت کو شہادت کی ترسیل۔ 22- اس آرڈر کے قواعد 16,15,6 الف کے ذیلی قاعدہ (1)، 18,17 اور 18 ب کی توضیعات کا جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں، اطلاق ایسے کمیشن مقرر کرنے، ان کی تکمیل اور واپسی پر ہوگا، اور جب کسی ایسے کمیشن کی باضابطہ تکمیل ہو چکی ہو تو اس کے تحت لی گئی شہادت کے ہمراہ اسے عدالت عالیہ کو واپس بھیجا جائے گا، جو اسے غیر ملکی عدالت کو ترسیل کی استدائی چٹھی کے ہمراہ مرکزی حکومت کو بھیج دے گی۔

آرڈر XXVII

حکومت کے یا اپنی سرکاری حیثیت میں سرکاری افسران کے یا ان کے خلاف عرضی دعوے

حکومت کے یا اس کے خلاف دعوے۔ 1- حکومت کے یا اس کے خلاف دعویٰ میں دعویٰ یا جواب دعویٰ پر ایسے شخص کے دستخط ہوں گے جسے حکومت عام یا خصوصی حکم کے ذریعے، اس بارے میں مقرر کرے، اور اس پر کسی ایسے شخص کی تصدیق ہوگی جسے حکومت اس طرح مقرر کرے اور جو دعویٰ کے واقعات سے واقف ہو۔

حکومت کی جانب سے فعل کرنے کے مجاز اشخاص۔ 2- کسی عدالتی کارروائی کے متعلق حکومت کی جانب سے بہ اعتبار عہدہ یا دیگر طور پر مجاز اشخاص ایسے تسلیم شدہ کارندے متصور ہوں گے جو حکومت کی جانب سے مجموعہ ہذا کے تحت حاضر ہو سکتے ہیں، فعل کر سکتے اور درخواستیں دے سکتے ہیں۔

حکومت کے یا اس کے خلاف دعووں میں عرضی دعوے۔ 3- حکومت کے یا اس کے خلاف دعووں میں عرضی دعویٰ میں مدعی یا مدعا علیہ کا نام اور کیفیت اور جائے سکونت تحریر کرنے کے بجائے دفعہ 79 میں وضع شدہ طریقے سے مناسب نام تحریر کرنا کافی ہوگا۔

حکومت کا کارندہ حکمنامہ وصول کرے گا۔ 4- کسی عدالت میں سرکاری وکیل ایسی عدالت کے حکومت کے خلاف جاری کیئے گئے حکمنامے وصول کرنے کی غرض سے حکومت کا کارندہ ہوگا۔

حکومت کی جانب سے حاضری کی تاریخ مقرر کرنا۔ 5-عدالت عرضی دعویٰ میں حکومت کے جواب کی تاریخ مقرر کرتے وقت حکومت کے ساتھ مناسب ذریعے کے توسط سے ضروری مراسلت کے لیے نیز حکومت کی جانب سے حاضر ہوکر جواب دینے کے لیے سرکاری وکیل کو ہدایات جاری کرنے کے لیے معقول وقت دے گی، اور اپنے اختیار تمیزی سے اس وقت میں توسیع کر سکے گی لیکن ایسی توسیع مجموعی طور پر دو ماہ سے تجاوز نہیں کرے گی۔

سرکاری افسر کے خلاف دعویٰ میں حکومت کو بطور فریق شریک کیا جائے گا۔ 5الف- جب کسی سرکاری افسر کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت جو اس کی سرکاری حیثیت سے اس کا کیا ہوا بیان کیا جائے ہرجانے یا دیگر دادرسی کے لیے دعویٰ دائر کیا جائے تو حکومت کو دعویٰ کے فریق کے طور پر شریک کیا جائے گا۔

حکومت یا سرکاری افسر کے خلاف دعووں میں تصفیہ کرنے میں مدد دینے کا عدالت کا فرض۔ 5ب-(1) ایسے ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں جس کی حکومت، یا اس کی سرکاری حیثیت میں کوئی سرکاری افسر ایک فریق ہو، عدالت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ، سب سے پہلے جہاں مقدمے کی نوعیت اور حالات کے مطابق ایسا کرنا ممکن ہو، دعویٰ کی شئے متدعویہ کی نسبت تصفیہ کرنے میں فریقین کی مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

(2) اگر کسی ایسے دعویٰ یا کارروائی میں، کسی مرحلے پر، عدالت کو یہ محسوس ہو کہ فریقین کے درمیان تصفیے کے معقول امکانات ہیں، تو عدالت ایسی مدت کے لیے کارروائی ملتوی کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے، تاکہ ایسا تصفیہ کروانے کے اقدام ہو سکیں۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) کے تحت تفویض کیا گیا اختیار کارروائی ملتوی کرنے کے عدالت کے کسی دیگر اختیار کے علاوہ ہوگا۔

حکومت کے خلاف دعویٰ کی نسبت امور کا جواب دینے کے اہل شخص کی حاضری۔ 6-عدالت کسی ایسی صورت میں جس میں حکومت کی جانب سے سرکاری وکیل کے ہمراہ کوئی ایسا شخص نہ ہو، جو دعویٰ کی نسبت کسی اہم سوال کا جواب دے سکے، کسی ایسے شخص کی حاضری کی ہدایت بھی دے سکے گی۔

وقت میں توسیع تا کہ سرکاری افسر حکومت سے رجوع کر سکے۔ 7-(1) جب مدعا علیہ کوئی سرکاری افسر ہو اور سمن وصول کرنے پر، عرضی دعویٰ کا جواب دینے سے پہلے وہ حکومت کو رجوع کرنا مناسب سمجھے، تو وہ عدالت کو سمن میں مقررہ وقت میں ایسی توسیع عطا کرنے کی درخواست دے سکے گا جو اسے ایسا رجوع کرنے اور مناسب ذریعہ کے توسط سے اس پر احکام حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہو۔

(2) ایسی درخواست پر عدالت اس وقت میں ایسی مدت کی توسیع کرے گی جو اسے ضروری معلوم ہو۔

سرکاری افسر کے خلاف دعووں میں ضابطہ۔ 8-(1) جب حکومت سرکاری افسر کے خلاف، جوابدہی کا ذمہ لے، تو سرکاری وکیل، حاضری اور دعویٰ کا جواب دینے کی اجازت ملنے پر، عدالت کو درخواست دے گا اور ایسی درخواست پر عدالت اس کی اجازت دیوانی مقدمات کے رجسٹر میں درج کروائے گی۔

(2) جب مدعا علیہ کو حاضر ہو کر جواب دینے کے نوٹس میں مقررہ تاریخ پر یا اس سے پہلے سرکاری وکیل ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی درخواست نہ دے، تو مقدمہ پر اسی طرح کارروائی ہوگی جس طرح نجی فریقین کے درمیان کسی دعویٰ میں ہوتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ مدعا علیہ گرفتاری کا مستوجب نہیں ہوگا، نہ ہی کسی ڈگری کے اجرا کے بغیر، اس کی جائیداد قرق کی جائے گی۔

بعض صورتوں میں حکومت یا سرکاری افسر سے ضمانت طلب نہ کی جائے گی۔ 8الف- آرڈر XLI کے قواعد 5 اور 6 میں متذکرہ کوئی ضمانت حکومت سے یا، جب حکومت نے دعویٰ کی جواب دہی کا ذمہ لیا ہو، کسی ایسے سرکاری افسر سے نہیں لی جائے گی جس کے خلاف اس کی سرکاری حیثیت میں اس کے کیے گئے کسی مبینہ فعل کی نسبت دعویٰ دائر کیا گیا ہو۔

''حکومت'' اور ''سرکاری وکیل'' کی تعریف۔ 8ب- اس آرڈر میں بجز اس کے کہ جس کی دیگر طور پر صریحاً توضیع کی گئی ہو، حکومت اور سرکاری وکیل کے بالترتیب حسب ذیل معنیٰ ہوں گے —

(الف) مرکزی حکومت کے یا اس کے خلاف یا اس حکومت کی ملازمت میں کسی سرکاری افسر کے خلاف کسی دعویٰ کی نسبت، مرکزی حکومت اور ایسا وکیل جسے حکومت اس آرڈر کی اغراض کے لیے خواہ عام طور پر یا خصوصی طور پر مقرر کرے۔

(ب) حذف۔

(ج) کسی حکومت کے یا اس کے خلاف یا کسی ریاست کی ملازمت میں کسی سرکاری افسر کے خلاف کسی دعوے کی نسبت ریاستی حکومت اور سرکاری وکیل جس کی دفعہ 2 کے فقرہ (7) میں تعریف کی گئی ہے، یا ایسا دیگر وکیل جسے ریاستی حکومت، اس آرڈر کی اغراض کے لیے، خواہ عام طور پر یا خصوصی طور پر مقرر کرے۔

آرڈر XXVII الف

دعوے جن میں آئین کی تعبیر یا کسی قانونی نوشتے کے جواز کی نسبت کوئی اہم امر متعلقہ قانون شامل ہو

اٹارنی جنرل یا ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس۔ 1- کسی ایسے دعویٰ میں جس میں عدالت کو یہ معلوم ہو کہ کوئی ایسا امر شامل ہے جس کا حوالہ آئین کی دفعہ 132 کے فقرہ (1) میں دیا گیا ہے جسے دفعہ 147 کے ساتھ پڑھا جائے گا تو عدالت اس امر کے تصفیے کی کارروائی نہیں کرے گی تاوقتیکہ بھارت کے اٹارنی جنرل کو اس کا نوٹس دیا گیا ہو اگر امر متعلقہ قانون مرکزی حکومت کے متعلق ہو اور ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل کو دیا گیا ہو اگر امر متعلقہ قانون کسی ریاستی حکومت کے متعلق ہو۔

ایسے دعووں میں ضابطہ جن میں کسی قانونی نوشتے کا جواز شامل ہو۔ 1 الف- کسی ایسے دعویٰ میں، جس میں عدالت کو یہ معلوم ہو کہ کسی قانونی نوشتے کے جواز کی نسبت کوئی امر شامل ہے جو قاعدہ 1 میں متذکرہ نوعیت کا امر نہیں ہے تو عدالت اس امر کا تصفیہ کرنے کی کارروائی نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ حسب ذیل کو نوٹس دیا گیا ہو —

(الف) سرکاری وکیل کو، اگر وہ امر حکومت کے متعلق ہو، یا

(ب) ایسے حاکم کو جس نے قانونی نوشتہ جاری کیا ہو، اگر وہ امر حکومت کے سوائے کسی حاکم کے متعلق ہو۔

عدالت حکومت کو بطور فریق شریک کر سکتی ہے۔ 2- عدالت کارروائی کے کسی مرحلے پر یہ حکم دے سکے گی کہ کسی ایسے دعویٰ میں جس میں آئین کی دفعہ 132 کے فقرہ (1) میں محولہ کوئی ایسا امر شامل ہو جسے دفعہ 147 کے ساتھ پڑھا جائے گا، مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کو بطور مدعا علیہ شریک کیا

جائے گا اگر بھارت کا اٹارنی جنرل یا ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل، جیسی کہ صورت ہو، خواہ قاعدہ 1 کے تحت نوٹس موصول ہونے پر یا دیگر طور پر، ایسی شرکت کی درخواست دے اور عدالت کو یہ اطمینان ہو جائے کہ ایسی شرکت دعویٰ میں شامل امر متعلقہ قانون کے حسب اطمینان تصفیے کے لیے ضروری یا خاطر خواہ ہے۔

کسی قانونی نوشتے کے جواز کے متعلق دعویٰ میں حکومت یا دیگر حاکموں کو بطور مدعا علیہ شریک کرنے کا عدالت کا اختیار۔

2 الف - عدالت، کسی ایسے دعویٰ میں جس میں قاعدہ 1 الف میں محولہ کوئی ایسا امر شامل ہو، کارروائی کے کسی مرحلے پر، یہ حکم دے سکے گی کہ حکومت یا دیگر حاکم کو بحیثیت مدعا علیہ شریک کیا جائے گا اگر سرکاری وکیل یا ایسے حاکم کی جانب سے حاضر ہونے والا وکیل جس نے نوشتہ جاری کیا ہو، جیسی کہ صورت ہو، خواہ قاعدہ 1 الف کے تحت نوٹس موصول ہونے پر یا دیگر طور پر ایسی شرکت کے لیے درخواست دے اور عدالت کو یہ اطمینان ہو جائے کہ ایسی شرکت اس امر کے حسب اطمینان تصفیے کے لیے ضروری یا خاطر خواہ ہے۔

خرچہ۔ 3- جب قاعدہ 2 یا قاعدہ 2 الف کے تحت کسی دعویٰ میں حکومت یا کسی دیگر حاکم کو بحیثیت مدعا علیہ شریک کیا جائے تو اٹارنی جنرل، ایڈووکیٹ جنرل، یا سرکاری وکیل یا حکومت یا دیگر حاکم اس عدالت میں جس نے شرکت کا حکم دیا ہو خرچے کا حقدار یا اس کا مستوجب نہیں ہوگا بجز اس کے کہ عدالت مقدمہ کے تمام حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی خصوصی وجہ سے، کوئی دیگر حکم دے۔

اپیلوں پر آرڈر کا اطلاق۔ 4- اپیلوں پر اس آرڈر کے اطلاق میں لفظ ''مدعا علیہ'' میں رسپانڈنٹ اور لفظ ''دعویٰ'' میں اپیل شامل سمجھی جائے گی۔

تشریح - اس آرڈر میں ''قانونی نوشتہ'' سے مراد ہے کسی قانون کے تحت بنایا گیا مصرحہ کوئی قاعدہ، اطلاع نامہ، ذیلی قانون، حکم، اسکیم یا فارم۔

آرڈر XXVIII

بری، بحری یا فضائی فوج کے عملے کے یا اس کے خلاف دعوے

ایسے افسران، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کے اہلکار جو رخصت نہ لے سکیں اپنی جانب سے دعویٰ یا جوابدہی کرنے کے لیے کسی شخص کو مجاز کر سکتے ہیں۔

1-(1) جب کوئی افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کا اہلکار ایسی حیثیت سے حکومت کا ملازم ہوتے ہوئے کسی دعویٰ کا فریق ہو، اور اصالتاً دعویٰ کرنے یا جوابدہی کی غرض سے غیر حاضری کی رخصت حاصل نہ کر سکتا ہو، تو وہ اپنے بجائے دعویٰ کرنے یا جوابدہی کے لیے کسی شخص کو مجاز بنا سکے گا۔

(2) اجازت نامہ تحریری ہوگا اور اس پر اس افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کے اہلکار کے دستخط (الف) اس کے کمانڈنگ افسر یا عین ماتحت افسر، اگر فریق خود کمانڈنگ افسر ہو، یا (ب) جب وہ افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کا اہلکار بری، بحری یا فضائی فوج کے عملے میں ملازم ہو، تو ایسے دفتر کے سربراہ یا دیگر اعلیٰ افسر کی موجودگی میں ہوں گے جس میں وہ ملازم ہو۔ ایسا کمانڈنگ یا دیگر افسر اجازت نامے پر تصدیقی دستخط کرے گا، جسے عدالت میں داخل کیا جائے گا۔

(3) جب اس طرح داخل عدالت ہو جائے تو تصدیقی دستخط اس امر کا معقول ثبوت ہوں گے کہ اجازت نامہ باضابطہ تحریر کیا گیا تھا، اور یہ کہ ایسا افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کا اہلکار جن کی طرف سے وہ دیا گیا تھا اصالتاً دعویٰ کرنے یا جوابدہی کی غرض کے لیے غیر حاضری کی رخصت حاصل نہ کر سکتا تھا۔

تشریح - اس آرڈر میں اصطلاح ''کمانڈنگ افسر'' سے ایسا افسر مراد ہے جو حقیقی طور پر فی الوقت کسی رجمنٹ، دستے، سمندری جہاز، مخصوص ٹکڑی یا ڈپو کی کمان کر رہا ہو جس سے وہ افسر سپاہی، بحری یا فضائی فوج کا اہلکار تعلق رکھتا ہو۔

اس طرح مجاز کیا گیا شخص اصالتاً فعل کر سکتا ہے یا وکیل مقرر کر سکتا ہے۔

2- کسی افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کے اہلکار سے اس کے بجائے دعویٰ کرنے یا جوابدہی کے لیے مجاز کیا گیا کوئی

شخص اسی طریقے سے دعویٰ یا جوابدہی اصالتاً کر سکے گا جس طرح وہ افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کا اہلکار کرتا، اگر وہ حاضر ہوتا یا وہ ایسے افسر، سپاہی، بحری یا فضائی فوج کے اہلکار کی جانب سے دعویٰ کرنے یا جوابدہی کے لیے وکیل کر سکے گا۔

اس طرح مجاز کیے گئے شخص یا اس کے وکیل کی تعمیل معقول تعمیل سمجھی جائے گی۔ 3- قاعدہ 1 کے تحت یا ایسے شخص سے متذکرہ بالا طریقے سے کوئی وکیل مقرر ہونے پر کسی افسر، سپاہی بحری یا فضائی فوج کے اہلکار سے مجاز کیے گئے کسی شخص کی حکم ناموں پر تعمیل اسی طرح موثر ہوگی گویا کہ وہ فریق کی اصالتاً کرائی گئی تعمیل ہو۔

آرڈر XXIX

کارپوریشنوں کے یا ان کے خلاف دعوے

تحریری بیان پر دستخط اور تصدیق۔ 1- کسی کارپوریشن کے یا اس کے خلاف دعووں میں تحریری بیان پر کارپوریشن کی جانب سے سیکریٹری یا کسی ڈائریکٹر یا کارپوریشن کے ایسے دیگر صدر افسر کے دستخط اور تصدیق ہوگی جو مقدمے کے واقعات کی نسبت تحریری بیان دینے کے قابل ہو۔

کارپوریشن کی تعمیل۔ 2- حکمنامے کی تعمیل کی ضابطہ بندی کرنے والی کسی قانونی توضیعات کے تابع جب دعویٰ کارپوریشن کے خلاف ہو، تو سمن پر تعمیل —

(الف) سیکریٹری، یا کسی ڈائریکٹر، یا کارپوریشن کے دیگر صدر افسر کی کروائی جائے گی، یا

(ب) سمن کارپوریشن کے پتے پر اس کے رجسٹرڈ دفتر پر چھوڑنے سے یا بذریعہ ڈاک بھیجنے سے کروائی جائے گی، یا اگر کوئی رجسٹرڈ دفتر نہ ہو تو اس جگہ جہاں کارپوریشن کا کام کاج ہوتا ہو۔

کارپوریشن کے افسر کی اصالتاً حاضری کے حکم کا اختیار۔ 3- عدالت دعویٰ کے کسی مرحلے پر، سیکریٹری یا کسی ڈائریکٹر، یا کارپوریشن کے ایسے دیگر صدر افسر کی اصالتاً حاضری کا حکم دے سکے گی جو دعوے کی نسبت اہم امور کا جواب دینے کے قابل ہو۔

آرڈر XXX

فرموں اور ایسے اشخاص کے یا ان کے خلاف دعوے جو اپنے نام کے سوا دیگر نام سے کاروبار کر رہے ہوں

فرم کے نام سے حصہ داروں کے دعوے۔ 1-(1) کوئی دو یا زائد اشخاص جو حصہ دار ہونے کا دعویٰ کرتے ہوں یا بطور حصہ دار مستوجب ہوں اور بھارت میں کاروبار کرتے ہوں ایسی فرم (اگر کوئی ہو) کے نام سے دعویٰ کرسکتے ہیں یا ان پر دعویٰ ہوسکتا ہے جس کے ایسے اشخاص بنائے دعویٰ واقع ہونے کے وقت حصہ دار تھے، اور دعویٰ کا کوئی فریق ایسی صورت میں ان اشخاص کے ناموں اور پتوں کے گوشوارے کی درخواست عدالت کو دے سکتا ہے، جو بنائے دعویٰ کے واقع ہونے کے وقت ایسی فرم کے حصہ دار تھے جو ایسے طریقے سے مہیا اور پڑتال کیا جائے گا جس کی عدالت ہدایت کرے۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اشخاص ان کی فرم کے نام سے بحیثیت حصہ دار دعویٰ کریں یا ان پر دعویٰ ہو، تو مجموعہ ہذا سے یا اس کے تحت کسی تحریری بیان یا دیگر دستاویز کے مدعی یا مدعا علیہ سے دستخط شدہ، پڑتال شدہ یا مصدقہ ہونا مطلوب ہونے کی صورت میں یہ کافی ہوگا اگر ایسے تحریری بیان یا دیگر دستاویز ایسے اشخاص میں سے کسی ایک کے ذریعہ دستخط شدہ، پڑتال شدہ یا مصدقہ ہوں۔

حصہ داروں کے نام کا انکشاف۔ 2-(1) جب کوئی دعویٰ حصے دار اپنی فرم کے نام سے دائر کریں تو مدعیان یا ان کا وکیل، کسی مدعا علیہ یا اس کی جانب سے تحریری مطالبے پر ایسی فرم میں شریک تمام اشخاص کے نام اور جائے رہایش فی الفور تحریری طور پر ظاہر کرے گا جس کی جانب سے دعویٰ دائر کیا جائے گا۔

(2) جب مدعیان یا ان کا وکیل ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کیے گئے کسی مطالبے کو پورا کرنے سے قاصر رہے تو دعویٰ کی تمام کارروائی اس غرض کے لیے دی گئی درخواست پر ایسی شرائط پر ملتوی کی جاسکتی ہے جن کی عدالت ہدایت کرے۔

(3) جب حصہ داروں کے نام کا اظہار ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ طریقے سے کیا جائے تو دعویٰ پر اسی طریقے سے کارروائی کی جائے گی، اور ہر لحاظ سے وہی نتائج برآمد ہوں گے گویا کہ عرضی دعویٰ میں ان کو بحیثیت مدعیان رکھا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس کے باوجود تمام کارروائی فرم کے نام سے جاری رہے گی، لیکن ذیلی قاعدہ (1) میں مصرحہ طریقے سے منکشف حصہ داروں کے نام ڈگری میں درج کیے جائیں گے۔

تعمیل۔ 3- جب اشخاص پر ان کی فرم کے نام سے بحیثیت حصہ داروں کے دعویٰ کیا جائے تو سمن پر یا تو ——

(الف) کسی ایک حصہ دار یا زائد حصہ داروں کی تعمیل کروائی جائے گی، یا

(ب) کسی ایسے صدر مقام پر جہاں بھارت میں شراکتی کاروبار چلایا جا رہا ہو کسی ایسے شخص کی تعمیل کروائی جائے گی جس کے ہاتھ میں تعمیل کے وقت وہاں پر شراکتی کاروبار کی نگرانی یا انتظام ہو،

جس کی عدالت ہدایت کرے اور ایسی تعمیل اس فرم کی باضابطہ تعمیل متصور ہوگی جس پر اس طرح دعویٰ کیا گیا ہو خواہ یہ تمام حصہ داران یا ان میں سے کوئی حصہ دار بھارت کے اندر ہو یا باہر:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی شراکت کی صورت میں جو دعویٰ دائر ہونے سے پہلے مدعی کے علم میں تحلیل ہو چکی ہو تو سمن پر بھارت میں موجود ایسے ہر ایک شخص کی تعمیل کروائی جائے گی جسے مستوجب بنانا مطلوب ہو۔

حصہ دار کی وفات پر دعویٰ کرنے کا حق۔ 4-(1) بھارتی معاہدہ ایکٹ، 1872 کی دفعہ 45 میں درج کسی امر کے باوجود، جب دو یا زائد اشخاص متذکرہ توضیحات کے تحت کسی فرم کے نام سے دعویٰ کر سکیں یا ان پر دعویٰ ہو سکے اور ایسے اشخاص میں سے کوئی فوت ہو جائے خواہ دائر کرنے سے پہلے یا کسی دعویٰ کی سماعت کے دوران، تو متوفی کے قانونی قائم مقام کو دعویٰ کے فریق کی حیثیت سے شامل کرنا ضروری نہیں ہوگا۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے کسی امر سے کوئی ایسا حق محدود یا دیگر طور پر متاثر نہ ہوگا جو متوفی کے قانونی قائم مقام کو مندرجہ ذیل کی نسبت حاصل ہو، ——

(الف) دعویٰ کا فریق بنائے جانے کی درخواست دینا، یا۔

(ب) پسماندہ یا پسماندگان کے خلاف کسی ادعا کی تعمیل کروانا۔

نوٹس کی تعمیل کس حیثیت سے کرائی جائے۔ 5- جب کوئی سمن کسی فرم کو جاری کیا جائے اور اس کی تعمیل قاعدہ 3 کی رو سے وضع شدہ طریقے سے کروائی جائے تو ایسے ہر ایک شخص کو جس کی اس پر تعمیل کرائی جائے، ایسی تعمیل کے وقت دیے گئے تحریری نوٹس کے ذریعے مطلع کیا جائے گا کہ آیا اس کی تعمیل بحیثیت حصہ دار کرائی گئی ہے یا ایسے شخص کی حیثیت سے جس کے ہاتھ میں شراکتی کاروبار کی نگرانی یا انتظام

ہو، یا دونوں حیثیتوں سے اور ایسا نوٹس نہ ہونے کی صورت میں متصور ہوگا کہ اس شخص کی تعمیل بحیثیت حصہ دار کے کروائی گئی ہے۔

حصہ داران کی حاضری۔ 6- جب اشخاص پر ان کے نام سے بحیثیت حصہ داران کے دعویٰ کیا جائے تو وہ ان کے اپنے ناموں سے فرداً فرداً حاضر ہوں گے لیکن بعد کی تمام کارروائی اس کے باوجود فرم کے نام سے جاری رہے گی۔

حصہ داران کے سوائے کسی کی حاضری ضروری نہیں۔ 7- جب کسی سمن پر قاعدہ 3 میں وضع شدہ طریقے سے ایسے شخص کی تعمیل کروائی جائے جس کے ہاتھ میں شراکتی کاروبار کی نگرانی یا انتظام ہو تو اس کی حاضری ضروری نہیں ہوگی، بجز اس کے کہ وہ ایسی فرم کا حصہ دار ہو جس پر دعویٰ کیا گیا ہو۔

زیر احتجاج حاضری۔ 8-(1) کوئی شخص جس پر سمن کی قاعدہ 3 کے تحت بحیثیت حصہ دار کے تعمیل ہوئی ہو زیر احتجاج حاضر ہو سکتا ہے اس امر کا انکار کرتے ہوئے کہ وہ کسی خاص وقت پر حصہ دار تھا۔

(2) ایسی حاضری ہو جانے پر، یا تو مدعی یا حاضر ہونے والا شخص، دعویٰ کی سماعت کے لیے مقرر تاریخ اور حتمی فیصلے سے پہلے کسی بھی وقت، عدالت کو اس امر کا تصفیہ کرنے کی درخواست دے سکتا ہے کہ آیا وہ شخص فرم کا حصہ دار تھا اور اس حیثیت سے مستوجب تھا یا نہیں۔

(3) اگر ایسی درخواست پر عدالت یہ قرار دے کہ وہ کسی خاص وقت پر حصہ دار تھا تو اس امر سے اس شخص کو ایسی جوابدہی دائر کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی جس میں وہ مدعا علیہ کے خلاف ادعا کی نسبت فرم کی ذمہ داری سے انکار کرے۔

(4) اگر عدالت، تاہم، یہ فیصلہ کرے کہ ایسا شخص فرم کا حصہ دار نہیں تھا، اور اس حیثیت سے ذمہ دار نہ تھا، تو اس امر سے مدعی کو ممانعت نہ ہوگی کہ وہ دیگر طور پر سمن پر فرم کی تعمیل کروائے اور دعوے پر کارروائی کروائے، لیکن اس صورت میں، مدعی کو کسی ایسی ڈگری کے اجرا میں جو فرم کے خلاف صادر کی جائے فرم کے حصہ دار کی حیثیت سے اس شخص کی ذمہ داری بیان کرنے کی ممانعت ہوگی۔

شریک حصہ داران کے مابین دعوے۔ 9- اس آرڈر کا اطلاق کسی فرم اور اس میں ایک یا زائد حصہ داروں کے درمیان دعووں اور ایسی فرموں کے درمیان دعووں پر ہوگا جن کے مشترکہ طور پر ایک یا زائد حصہ دار ہوں، لیکن ایسے دعووں میں کوئی اجرا عدالت کی اجازت کے سوا جاری نہیں کیا جائے گا اور ایسا اجرا جاری کرنے کی اجازت کے لیے درخواست دینے پر ایسے تمام حسابات اور تحقیقات کرنے اور ہدایات دینے کا حکم دیا جا سکتا ہے جو مناسب ہوں۔

ایسے شخص کے خلاف دعویٰ جو اپنے نام کے سوا کسی دوسرے نام سے کاروبار کر رہا ہو۔ 10- کسی ایسے شخص کے خلاف جو اس کے اپنے نام کے سوا کسی نام یا عنوان سے کاروبار کر رہا ہو یا کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے خلاف جو کسی نام سے کاروبار کر رہا ہو، ایسے نام یا عنوان سے دعویٰ کیا جا سکتا ہے گویا کہ وہ فرم کا نام ہو، اور جہاں تک ایسے مقدمے کی نوعیت کے مطابق ممکن ہو، اس آرڈر کے تحت تمام قواعد کا اطلاق حسبہ ہوگا۔

آرڈر XXXI

امناء، اوصیاء اور مہتممین کے یا ان کے خلاف دعوے

امناء وغیرہ میں مرکوز جائیداد کے متعلق دعووں میں مستحقین افادہ کی قائم مقامی۔ 1- کسی امین میں مرکوز جائیداد کے متعلق تمام دعووں میں وصی یا مہتمم جب جھگڑا ایسی جائیداد میں سود مند طریقے سے مفاد رکھنے والے اشخاص اور کسی تیسرے شخص کے درمیان ہو تو امین، وصی یا مہتمم اس طرح مفاد رکھنے والے اشخاص کی نمائندگی کرے گا، اور عام طور پر انہیں دعویٰ کے فریقین بنانا ضروری نہیں ہوگا۔ لیکن اگر عدالت ٹھیک سمجھے یا انہیں یا ان میں سے کسی کو فریق بنانے کا حکم دے سکے گی۔

اُمناء، اوصیاء اور مہتممین کو فریق بنانا۔ 2- جب کوئی اُمناء، اوصیاء یا مہتممین ہوں تو ان میں سے ایک یا زائد کے خلاف کسی دعوے میں ان سب کو فریق بنایا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسے اوصیا جنہوں نے اپنے موصی کی وصیت ثابت نہ کی ہو اور بھارت سے باہر امناء، اوصیاء اور مہتممین کو، فریقین بنانا ضروری نہیں ہوگا۔

شادی شدہ وصیہ کا خاوند فریق نہ ہوگا۔ 3- بجز اس کے کہ عدالت دیگر طور پر حکم دے کسی شادی شدہ امینہ، مہتممہ یا وصیہ کا خاوند اس کے یا اس کے خلاف کسی دعویٰ کا اس حیثیت سے فریق نہیں ہوگا۔

آرڈر XXXII

نابالغان اور فاتر العقل اشخاص کے یا ان کے خلاف دعوے

نابالغ کی طرف سے قریبی رفیق دعویٰ کر سکتا ہے۔ 1- نابالغ کا ہر ایک دعویٰ اس کے نام سے ایسا شخص دائر کرے گا جسے ایسے دعویٰ میں نابالغ کا قریبی رفیق کہا جائے گا۔

تشریح-اس آرڈر میں "نابالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جس نے بھارتی بلوغیت ایکٹ، 1875 کی دفعہ 3 کے معنوں میں بلوغیت حاصل نہ کی ہو جب دعویٰ اس ایکٹ کی دفعہ 2 کے فقرہ جات (الف) اور (ب) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر یا کسی دیگر امر کی نسبت ہو۔

اگر دعویٰ قریبی رفیق کے بغیر دائر کیا جائے تو عرضی دعویٰ مسل سے نکال دیا جائے گا۔ 2-(1) جب دعویٰ نابالغ یا اس کی جانب سے کسی قریبی رفیق کے بغیر دائر کیا جائے تو مدعا علیہ عرضی دعویٰ کو معہ خرچہ خارج کرنے کی درخواست دے سکتا ہے جو وکیل یا ایسا دیگر شخص ادا کرے گا جس نے وہ پیش کیا تھا۔

(2) ایسی درخواست کا نوٹس ایسے شخص کو دیا جائے گا اور عدالت اس کے عذرات (اگر کوئی ہوں) کی سماعت کے بعد اس معاملے میں ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

جب حکم ہو تو قریبی رفیق ضمانت مہیا کرے گا۔ 2الف-(1) جب دعویٰ نابالغ کی جانب سے اس کے قریبی رفیق نے دائر کیا ہو تو عدالت دعویٰ کے کسی مرحلے پر، یا تو اپنی ایما پر یا کسی مدعا علیہ کی درخواست پر اور ایسی وجوہات پر جو قلمبند کی جائیں گی اس قریبی رفیق کو ایسے تمام خرچے کی ادائیگی کی ضمانت دینے کا حکم دے گی جو مدعا علیہ نے کیا ہو یا کیے جانے کا امکان ہو۔

(2) جب ایسا کوئی دعویٰ کوئی مفلس شخص دائر کرے تو ضمانت میں حکومت کو واجب الادا کورٹ فیس شامل ہوگی۔

(3) آرڈر XXV کے قاعدہ 2 کی توضیعات کا جہاں تک ہو سکے کسی ایسے دعویٰ پر اطلاق ہوگا، جب عدالت اس قاعدے کے تحت حکم صادر کرے، جس میں مہیا کی جانے والی ضمانت کی ہدایت ہو۔

نابالغ مدعا علیہ کے لیے دعویٰ میں ولی عدالت کی طرف سے مقرر ہوگا۔ 3-(1) جب مدعا علیہ نابالغ ہو، تو عدالت، اس کی نابالغی کے امر سے مطمئن ہونے پر، کسی مناسب شخص کو ایسے دعویٰ

کے لیے نابالغ کا ولی مقرر کرے گی۔

(2) دعوے کے لیے ولی کی تقرری کا کوئی حکم نابالغ کے نام سے اور اس کی جانب سے مدعی کی درخواست پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(3) ایسی درخواست کی تائید میں ایک بیان حلفی اس کے ہمراہ ہوگا، جس میں اس واقعہ کی تصدیق ہو کہ مجوزہ ولی کا دعویٰ میں متنازعہ امور میں نابالغ کے خلاف کوئی مفاد نہیں ہے اور یہ کہ وہ ایسی تقرری کا اہل شخص ہے۔

(4) اس قاعدے کے تحت دی گئی کسی درخواست پر کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ اس بارے میں مجاز حاکم کے مقرر کیے گئے یا قرار دیے گئے نابالغ کے کسی ولی کو نوٹس نہ دیا گیا ہو، یا جب ایسا کوئی ولی نہ ہو، والد کو نوٹس نہ دیا گیا ہو یا جب والد نہ ہو، ماں کو، یا جب والد یا ماں نہ ہو، تو نابالغ کے دیگر حقیقی ولی کو، یا جب والد، ماں یا دیگر حقیقی ولی نہ ہو، ایسے شخص کو نوٹس نہ دیا گیا ہو جس کی نگرانی میں نابالغ ہو اور کسی ایسے عذر کی سماعت نہ ہوئی ہو جو کسی ایسے شخص کی جانب سے اٹھایا گیا ہو جس میں اس ذیلی قاعدے کے تحت نوٹس دیا گیا ہو۔

(4الف) عدالت کسی صورت میں، اگر وہ ٹھیک سمجھے، نابالغ کو بھی ذیلی قاعدہ (4) کے تحت نوٹس جاری کر سکتی ہے۔

(5) کسی نابالغ کے لیے دعویٰ کی غرض سے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت بطور ولی مقرر کیا گیا کوئی شخص، بجز اسکے کہ اس کی تقرری ریٹائرمنٹ، ہٹائے جانے یا وفات کی وجہ سے ختم ہو جائے، دعویٰ سے پیدا ہونے والی تمام کارروائی کے دوران بحیثیت ایسے ولی کے برقرار رہے گا جس میں کسی اپیل یا نگرانی والی عدالت میں اور کسی اجرائے ڈگری میں کوئی کارروائی شامل ہے۔

نابالغ کے خلاف ڈگری مسترد نہ کی جائے گی تاوقتیکہ اس کے مفاد کو مضرت پہنچی ہو۔

3الف-(1) کسی نابالغ کے خلاف صادر کی گئی کوئی ڈگری صرف اس بنا پر مسترد نہ کی جائے گی کہ نابالغ کے دعویٰ کے لیے قریبی رفیق یا ولی دعویٰ کی شئے متدعویہ میں نابالغ کے خلاف مفاد رکھتا تھا، لیکن یہ واقعہ کہ دعویٰ کے لیے قریبی رفیق یا ولی کے ایسے مخالف مفاد کی وجہ سے نابالغ کے مفاد کو مضرت پہنچی ہے، ڈگری مسترد کرنے کی بنا پر ہوگا۔

(2) اس قاعدے کے کسی امر سے نابالغ کو دعویٰ کے لیے قریبی رفیق یا ولی کی ایسی بداعمالی یا شدید غفلت سے جس کے نتیجے میں نابالغ کے مفاد کو مضرت پہنچی ہو کسی قانون کے تحت دستیاب کوئی دادرسی حاصل

کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی۔

قریبی رفیق کون ہوسکتا ہے یا دعویٰ میں کون ولی مقرر کیا جاسکتا ہے۔ 4-(1) کوئی شخص جو صحیح العقل اور بالغ ہو دعویٰ کے لیے کسی نابالغ کا قریبی رفیق یا اس کا ولی ہوسکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسے شخص کا مفاد نابالغ کے خلاف نہ ہو اور وہ قریبی رفیق کی صورت میں، مدعا علیہ یا دعویٰ کے لیے ولی کی صورت میں مدعی نہ ہو۔

(2) جب مجاز حاکم نے کسی نابالغ کا کوئی ولی مقرر کیا ہو یا قرار دیا ہو، تو ایسے ولی کے سوا کوئی شخص نابالغ کا قریبی رفیق نہیں ہوگا یا دعویٰ کے لیے اس کا ولی مقرر نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ عدالت ایسی وجوہات کی بنا پر جو قلمبند کی جائیں، یہ سمجھے کہ اس دوسرے شخص کو فعل کرنے کی یا اس طرح مقرر کیے جانے کی اجازت دینا نابالغ کی بہبودی کے لیے ہے، جیسی کہ صورت ہو۔

(3) کسی شخص کو اس کی تحریری رضامندی کے بغیر دعویٰ کے لیے ولی مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(4) جب دعویٰ کے لیے ولی کے طور پر فعل کرنے کا کوئی دیگر شخص اہل یا رضامند نہ ہو، تو عدالت اپنے افسران میں سے کسی افسر کو ایسا ولی مقرر کرسکتی ہے، اور یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ ایسے افسر کا بحیثیت ایسے ولی کے اس کے فرائض کی انجام دہی میں کیا گیا خرچہ یا تو فریقین یا دعویٰ کا کوئی ایک فریق یا زائد فریقین برداشت کریں گے، یا ایسی عدالت کے کسی فنڈ سے ادا کیا جائے گا، جس میں نابالغ مفاد رکھتا ہو یا نابالغ کی جائیداد سے ادا ہوگا، نیز عدالت ایسے خرچے کی دوبارہ ادائیگی یا خرچہ دلانے کی ہدایت بھی دے سکے گی، جیسا کہ انصاف کا تقاضا ہو اور مقدمہ کے حالات کے مطابق ضرورت پڑے۔

دعویٰ کے لیے قریبی رفیق یا ولی نابالغ کا قائم مقام ہوگا۔ 5-(1) نابالغ کی جانب سے قاعدہ 10 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت دی گئی درخواست کے سوا عدالت کو ہر ایک درخواست دعویٰ کے لیے اس کا قریبی رفیق یا اس کا ولی دے گا۔

(2) عدالت کے روبرو کسی ایسے دعوے میں یا کسی درخواست پر جس میں یا جس کی رو سے کوئی نابالغ کسی طریقے سے تعلق رکھتا ہو یا متاثر ہو اور کسی قریبی رفیق یا دعوے کے لیے ولی نے نابالغ کی نمائندگی نہ کی ہو، جیسی کہ صورت ہو، صادر کیا گیا ہر ایک حکم خارج کیا جائے گا، اور جب ایسے فریق کا وکیل جس کی ایما پر ایسا حکم حاصل کیا گیا تھا، ایسی نابالغی کا واقعہ جانتا تھا، یا معقول طور پر جان سکتا تھا، تو خرچہ ایسا وکیل ادا کرے گا۔

ڈگری کے تحت جائیداد نابالغ کے لیے قریبی رفیق یا ولی وصول کرے گا۔ 6-(1) دعویٰ کے لیے کوئی قریبی رفیق یا ولی عدالت کی اجازت کے بغیر، نابالغ کی جانب سے کوئی زرنقد یا دیگر منقولہ جائیداد وصول نہیں کرے گا، یا تو —

(الف) ڈگری یا حکم سے پہلے راضی نامے کے طور پر، یا

(ب) نابالغ کے حق میں کسی ڈگری یا حکم کے تحت۔

(2) جب دعویٰ کے لیے قریبی رفیق یا ولی کو مجاز حاکم نے نابالغ کی جائیداد کا ولی مقرر نہ کیا ہو یا قرار نہ دیا ہو، یا اس طرح مقرر کیا یا قرار دیا ہو اور وہ عدالت کے علم میں زرنقد یا دیگر منقولہ جائیداد وصول کرنے کے قابل نہ ہو، تو عدالت، اگر وہ اسے جائیداد وصول کرنے کی اجازت دے، ایسی ضمانت دینے کا حکم دے سکتی ہے، اور ایسی ہدایت دے سکتی ہے، جو اس کی رائے میں جائیداد کو ضائع ہونے سے معقول طور پر بچا سکے اور اس کا مناسب استعمال یقینی بنا سکے:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت ایسی وجوہات کی بنا پر جو قلمبند کی جائیں گی، قریبی رفیق یا دعوے کے لیے ولی کو کسی ڈگری یا حکم کے تحت زرنقد یا دیگر منقولہ جائیداد وصول کرنے کے لیے اجازت دیتے وقت ایسی ضمانت سے مستثنا کر سکتی ہے، جب ایسا قریبی رفیق یا ولی —

(الف) کسی ہندو غیر منقسم خاندان کا منتظم ہو اور ڈگری یا حکم خاندان کی جائیداد یا کاروبار کی نسبت ہو، یا

(ب) نابالغ کا والد یا اس کی والدہ ہو۔

دعوے کے لئے قریبی رفیق یا ولی کا اقرارنامہ یا راضی نامہ۔ 7-(1) دعوے کے لئے کوئی قریبی رفیق یا ولی، کارروائی میں صریحاً قلمبند کی گئی عدالت کی اجازت کے بغیر ایسے دعوے کے حوالے سے جس میں وہ قریبی رفیق یا ولی کی حیثیت سے فعل کرے، نابالغ کی جانب سے کوئی اقرارنامہ یا راضی نامہ نہیں کرے گا۔

(1 الف) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اجازت کی درخواست کے ہمراہ قریبی رفیق یا ولی کا، جیسی کہ صورت ہو، بیان حلفی ہوگا، اور اگر کوئی وکیل نابالغ کی نمائندگی کر رہا ہو، تو وکیل کا اس امر کی نسبت سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ ہوگا، کہ مجوزہ اقرارنامہ یا راضی نامہ اس کی رائے میں نابالغ کے فائدے کے لیے ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس طرح ظاہر کی گئی رائے سے خواہ وہ بیان حلفی میں ہو یا سرٹیفکیٹ میں عدالت کو یہ جانچ کرنے کی ممانعت ہوگی کہ آیا مجوزہ اقرارنامہ یا راضی نامہ نابالغ کے لیے ہے یا نہیں۔

(2) اس طرح قلمبند کی گئی عدالت کی اجازت کے بغیر کیا گیا کوئی ایسا اقرار نامہ یا راضی نامہ نابالغ کے سوا تمام فریقین کے خلاف قابل ابطال ہوگا۔

قریبی رفیق کی سبکدوشی:۔ 8-(1) تاوقتیکہ عدالت نے دیگر طور پر حکم نہ دیا ہو کوئی قریبی رفیق پہلے اپنی جگہ کسی اہل شخص کو رکھنے اور پہلے سے کیے گئے خرچے کی ضمانت دیے بغیر سبکدوش نہیں ہوگا۔

(2) نئے قریبی رفیق کی تقرری کی درخواست کی تائید میں ایک بیان حلفی ہوگا جس میں تجویز کیے گئے شخص کی اہلیت اور یہ امر ظاہر کیا جائے کہ نابالغ کے خلاف اس کا کوئی مفاد نہیں ہے۔

قریبی رفیق کی موقوفی:۔ 9-(1) جب قریبی رفیق کا مفاد نابالغ کے خلاف ہو یا جب اس کا ایسے مدعا علیہ سے جس کا مفاد نابالغ کے خلاف ہو اس قدر تعلق ہو جس سے اس امر کا امکان نہ رہے کہ وہ نابالغ کے مفاد کا مناسب تحفظ کر سکے گا، یا جب وہ اپنا فرض انجام نہ دے، یا، دعویٰ کی سماعت کے دوران، بھارت میں رہائش ترک کر دے، یا کسی دیگر معقول وجہ کی بنا پر، اس کی موقوفی کی درخواست نابالغ کی جانب سے دی جا سکتی ہے یا مدعا علیہ دے سکتا ہے، اور عدالت، اگر وہ دی گئی وجہ کی معقولیت سے مطمئن ہو، حسبہ قریبی رفیق کو موقوف کرنے کا حکم دے سکتی ہے، اور خرچے کی نسبت ایسا دیگر حکم صادر کر سکتی ہے، جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

(2) جب قریبی رفیق اس بارے میں مجاز حاکم کا مقررہ یا قرار دیا گیا قریبی رفیق یا ولی نہ ہو، اور اس طرح مقرر کیا گیا یا قرار دیا گیا ولی، جو قریبی رفیق کی جگہ اپنے آپ کو مقرر کروانے کا خواہشمند ہو، درخواست دے، تو عدالت قریبی رفیق کو موقوف کر دے گی تاوقتیکہ وہ، ایسی وجوہات کی بنا پر جنہیں وہ قلمبند کرے گی، یہ نہ سمجھے کہ ولی کو نابالغ کا قریبی رفیق مقرر نہیں کیا جانا چاہئے تھا، اور اس کے بعد وہ درخواست دہندہ کو پہلے سے دعویٰ میں کیے گئے خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر اس کی جگہ قریبی رفیق مقرر کرے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

قریبی رفیق کی موقوفی وغیرہ پر کارروائی کا التوا:۔ 10-(1) کسی نابالغ کے قریبی رفیق کی سبکدوشی، موقوفی یا وفات پر، اس کی جگہ کسی قریبی رفیق کی تقرری تک مزید کارروائی ملتوی رکھی جائے گی۔

(2) جب ایسے نابالغ کا وکیل، کسی معقول وقت کے اندر، نئے قریبی رفیق کو مقرر کروانے کا اقدام نہ کرے، تو نابالغ یا تنقیح طلب امر میں مفاد رکھنے والا کوئی شخص عدالت کو اس کی تقرری کی درخواست دے سکتا ہے، اور عدالت ایسے شخص کو مقرر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

دعویٰ کے لیے ولی کی سبکدوشی، موقوفی یا وفات۔ 11-(1) جب دعویٰ کے لیے ولی سبکدوش ہونا چاہے یا اپنے فرائض انجام نہ دے، یا جب دیگر معقول وجہ ظاہر کروائی جائے، تو عدالت ایسے ولی کو سبکدوش ہونے کی اجازت دے سکتی ہے یا اسے موقوف کر سکتی ہے، اور خرچے کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

(2) جب دعویٰ کے لیے ولی دعویٰ کی سماعت کے دوران سبکدوش ہو جائے، فوت ہو جائے یا عدالت اسے موقوف کر دے، تو عدالت اس کی جگہ نیا ولی مقرر کرے گی۔

بالغ ہو جانے پر نابالغ مدعی یا درخواست دہندہ کا اختیار کیا جانے والا طریقہ۔ 12-(1) کوئی نابالغ مدعی یا ایسا نابالغ جو کسی دعویٰ کا فریق نہ ہو جس کی جانب سے کوئی درخواست زیر سماعت ہو، بالغ ہو جانے پر اس امر کا فیصلہ کرے گا کہ آیا وہ دعویٰ یا درخواست کی پیروی کرے گا یا نہیں۔

(2) جب اس نے دعویٰ یا درخواست کی پیروی کرنے کا فیصلہ کیا ہو، تو وہ قریبی رفیق کی سبکدوشی کے حکم اور اپنے نام سے پیروی کرنے کی اجازت کی درخواست دے گا۔

(3) ایسی صورت میں دعویٰ یا درخواست کا عنوان درست کیا جائے گا تا کہ آئندہ اس طرح پڑھا جائے:-

''الف-ب، جو قبل ازیں نابالغ تھا، بذریعہ ج-د، قریبی رفیق، لیکن اب بالغ ہے۔''

(4) جب اس نے دعویٰ یا درخواست ترک کرنے کا فیصلہ کیا ہو، تو وہ، اگر وہ واحد مدعی یا واحد درخواست دہندہ ہو، مدعا علیہ یا مخالف فریق کے کیے گئے یا اس کے قریبی رفیق کے ادا شدہ خرچے کی دوبارہ ادائیگی پر دعویٰ یا درخواست خارج کرنے کے حکم کے لیے درخواست دے گا۔

(5) اس قاعدے کے تحت کوئی درخواست یکطرفہ دی جا سکتی ہے: لیکن کسی قریبی رفیق کو سبکدوش کرنے کا کوئی حکم اور نابالغ مدعی کو اپنے نام سے پیروی کرنے کی کوئی اجازت قریبی رفیق کو نوٹس دیے بغیر نہیں دی جائے گی۔

جب نابالغ شریک مدعی بالغ ہو کر دعویٰ سے دستبردار ہونا چاہے۔ 13-(1) جب کوئی نابالغ شریک مدعی بالغ ہو کر دعویٰ سے دستبردار ہونا چاہے، تو وہ اپنا نام بحیثیت شریک مدعی خارج کروانے کی درخواست دے گا؛ اور عدالت، اگر وہ یہ پائے کہ وہ کوئی ضروری فریق نہیں ہے، خرچے کی نسبت یا دیگر طور پر ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، دعویٰ سے اس کا نام خارج کر دے گی۔

(2) درخواست کے نوٹس پر قریبی رفیق، کسی شریک مدعی اور مدعا علیہ کی تعمیل کروائی جائے گی۔

(3) ایسی درخواست کے تمام فریقین، اور دعویٰ میں اس سے قبل ہونے والی تمام یا کسی کارروائی کا خرچہ، ایسے اشخاص ادا کریں گے جن کو عدالت حکم دے۔

(4) جب درخواست دہندہ دعوے کا کوئی ضروری فریق ہو، تو عدالت اسے مدعا علیہ بنانے کا حکم دے سکے گی۔

نامعقول یا نامناسب دعویٰ۔ 14-(1) کوئی نابالغ بالغ ہو جانے پر، اگر وہ واحد مدعی ہو، یہ درخواست دے سکے گا کہ اس کے قریبی رفیق کا اس کے نام سے دائر کیا گیا کوئی دعویٰ اس بنا پر خارج کیا جائے کہ وہ نامعقول یا نامناسب تھا۔

(2) درخواست کے نوٹس پر تمام متعلقہ فریقین کی تعمیل کروائی جائے گی؛ اور عدالت، ایسی نامعقولیت یا نامناسبت ہونے پر مطمئن ہونے کے بعد، درخواست منظور کر سکے گی اور قریبی رفیق کو درخواست کی نسبت تمام فریقین اور دعویٰ میں کیے گئے کسی امر کا خرچہ ادا کرنے کا حکم دے سکے گی، یا ایسا دیگر حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

قواعد 1 تا 14 کا اطلاق (سوائے قاعدہ 2 الف) فاتر العقل اشخاص پر ہو گا۔ 15- قواعد 1 تا 14 کا اطلاق (قاعدہ 2 الف کے سوا)، جہاں تک ہو سکے، دعویٰ سے پہلے یا اس کے زیر سماعت ہونے کے دوران، فاتر العقل قرار دیے گئے اشخاص پر ہو گا، نیز ایسے اشخاص پر بھی ہو گا جو، اگرچہ ایسے قرار نہ دیے گئے ہوں، عدالت تحقیقات کے بعد، کسی ذہنی معذوری کی وجہ سے انہیں دعویٰ کرتے وقت یا ان پر دعویٰ کیے جانے پر ان کے مفاد کا تحفظ کرنے کے ناقابل پائے۔

استثنیات۔ 16-(1) اس آرڈر کے کسی امر کا اطلاق کسی غیر ملکی ریاست کے ایسے حکمران پر نہیں ہو گا جو اپنی ریاست کے نام سے دعویٰ کرے یا اس پر دعویٰ ہو، یا جس پر مرکزی حکومت کی ہدایت سے کسی کارندے یا کسی دیگر نام سے دعویٰ کیا جائے۔

(2) اس آرڈر میں درج کسی امر سے یہ مفہوم نہیں لیا جائے گا کہ اس سے نابالغان کے یا ان کے خلاف یا مخبوط الحواس یا دیگر فاطر العقل اشخاص کے یا ان کے خلاف دعووں کی نسبت کسی فی الوقت نافذ کسی مقامی قانون کی توضیعات متاثر یا کسی طرح منسوخ ہوتی ہیں۔

آرڈر XXXII الف

خاندان کے متعلق امور کی نسبت دعوے

آرڈر کا اطلاق۔ 1-(1) اس آرڈر کی توضیحات کا اطلاق خاندان کے متعلق امور کی نسبت دعووں یا کارروائی پر ہوگا۔

(2) خاص طور پر اور ذیلی قاعدہ (1) کی توضیحات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، اس آرڈر کی توضیحات کا اطلاق خاندان کے متعلق مندرجہ ذیل دعووں یا کارروائی پر ہوگا، یعنی:-

(الف) ازدواجی دادرسی کا کوئی دعویٰ یا کارروائی، جس میں شادی کے جواز یا کسی شخص کی ازدواجی حیثیت کی نسبت استقرار کا دعویٰ یا کارروائی شامل ہے؛

(ب) کسی شخص کے جائز ہونے کی نسبت استقرار کا دعویٰ یا کارروائی؛

(ج) کسی معذور شخص کی ولایت یا کسی نابالغ یا خاندان کے دیگر فرد کی تحویل کی نسبت، کوئی دعویٰ یا کارروائی؛

(د) نان ونفقہ کا کوئی دعویٰ؛

(ہ) کسی تبنیت کے جواز یا اثر کی نسبت کوئی دعویٰ یا کارروائی؛

(و) خاندان کے کسی رکن کا، وصیت، وفات بلا وصیت اور جانشینی کی نسبت، دائر کیا گیا کوئی دعویٰ یا کارروائی؛

(ز) ایسے خاندان کے متعلق جس کی نسبت فریقین اپنے شخصی قانون کے تابع ہوں کسی دیگر امر کی نسبت کوئی دعویٰ یا کارروائی۔

(3) کسی دعوے یا کارروائی کے متعلق کسی خصوصی قانون کی رو سے وضع شدہ امر کی نسبت اس آرڈر کے کسی حصے کا اطلاق اس دعویٰ یا کارروائی پر نہیں ہوگا۔

کارروائی بند کمرے میں کی جائے گی۔ 2- ایسے ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں جس پر اس آرڈر کا اطلاق ہوتا ہے، اگر عدالت ایسا چاہے، کارروائی بند کمرے میں ہوسکتی ہے اور اگر کوئی فریق ایسا چاہے تو کارروائی اس طرح کی جائے گی۔

تصفیے کی کوشش کا عدالت کا فرض۔ 3-(1) ایسے ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں جس پر اس آرڈر کا اطلاق ہوتا ہے، جب مقدمہ کی نوعیت اور حالات کے مطابق ایسا کرنا ممکن ہو، عدالت سب سے پہلے شئے متدعویہ کی نسبت تصفیہ کرنے میں فریقین کی مدد کرنے کی کوشش کرے گی۔

(2) اگر، کسی ایسے دعویٰ یا کارروائی میں، کسی مرحلے پر عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ فریقین کے درمیان تصفیے کا معقول امکان ہے، تو عدالت کارروائی ایسی مدت کے لیے ملتوی کر سکتی ہے جسے وہ ایسا تصفیہ ہونے کے اقدام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ٹھیک سمجھے۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) کی رو سے تفویض کیا گیا اختیار، کارروائی ملتوی کرنے کے عدالت کے کسی دیگر اختیار کے علاوہ ہوگا، نہ کہ اسے منسوخ کرے گا۔

بہبود کے ماہر کی معاونت۔ 4-ایسے ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں جس پر اس آرڈر کا اطلاق ہوتا ہے، عدالت کو آزادی ہوگی کہ وہ اس آرڈر کے قاعدہ 3 کی رو سے عائد کیے گئے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں عدالت کی معاونت کی غرض سے، ایسے شخص کی خدمات حاصل کرے (ترجیحی طور پر کسی خاتون کی جب دستیاب ہو)، خواہ فریقین سے اس کا رشتہ ہو یا نہ ہو، جس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو خاندان کی بہبود کو بڑھاوا دینے میں پیشہ ورانہ طور پر مشغول ہو، جسے عدالت ٹھیک سمجھے۔

واقعات کی جانچ کا فرض۔ 5-ایسے ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں جس پر اس آرڈر کا اطلاق ہوتا ہے، عدالت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ، جہاں تک معقول طور پر ہو سکے، مدعی کے مبینہ واقعہ اور مدعا علیہ کے مبینہ کسی واقعات کی تحقیق کروائے۔

''خاندان'' کے معنیٰ۔ 6-اس آرڈر کی اغراض کے لیے، مندرجہ ذیل افراد میں سے ہر ایک فرد خاندان کا فرد متصور ہوگا، یعنی:۔

(الف) (i) اکٹھے رہنے والا مرد اور اس کی بیوی،

(ii) کوئی بچہ یا بچے، جوان کی، یا ایسے مرد یا ایسی بیوی کی اولاد ہو یا ہوں،

(iii) کوئی بچہ یا بچے جس کا یا جن کا نان ونفقہ ایسا مرد اور اس کی بیوی چلا رہے ہیں؛

(ب) کوئی مرد جس کی بیوی نہ ہو یا وہ اپنی بیوی کے ساتھ نہ رہتا ہو، کوئی بچہ یا بچے، جو اس کی اولاد ہو یا ہوں، اور کوئی بچہ یا بچے جس کا یا جن کا نان ونفقہ وہ چلا رہا ہو؛

(ج) کوئی عورت جس کا خاوند نہ ہو یا وہ اپنے خاوند کے ساتھ نہ رہتی ہو کوئی بچہ یا بچے جو اس کی اولاد ہو یا ہوں، اور کوئی بچے یا بچے جس کا یا جن کا نان ونفقہ وہ چلا رہی ہو؛

(د) کوئی مرد یا عورت اور اس مرد یا عورت کا بھائی، بہن، مورث یا صلبی وارث جو اس مرد یا اس عورت کے ساتھ رہتا ہو؛ اور

(ہ) اس قاعدے کے فقرہ (الف)، فقرہ (ب)، فقرہ (ج) یا فقرہ (د) میں مصرحہ ایک گروہ یا زائد گروہوں کا مجموعہ۔

تشریح - شکوک رفع کرنے کے لیے، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ قاعدہ 6 کی توضیعات کسی شخصی قانون یا کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون میں ''خاندان'' کے نظریے کو مضرت نہ پہنچائیں گی۔

آرڈر XXXIII

مفلس اشخاص کے دعوے

<u>مفلس اشخاص دعوے دائر کر سکتے ہیں۔</u> 1- مندرجہ ذیل توضیعات کے تابع کوئی مفلس شخص کوئی دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔

تشریح-I- کوئی شخص تب مفلس شخص ہوگا، —

(الف) اگر اس کے پاس (ایسی جائیداد کے جو اجرائے ڈگری میں قرقی سے مستثنیٰ ہو اور شئے متدعویہ کے سوائے) ایسے معقول ذرائع نہ ہوں جن سے وہ ایسے دعویٰ میں عرضی دعویٰ کے لیے قانونی طور پر مقررہ فیس ادا کرنے کے قابل ہو، یا

(ب) جب ایسی کوئی فیس مقرر نہ ہو، اگر وہ ایسی جائیداد کے جو اجرائے ڈگری میں قرقی سے مستثنیٰ ہو، اور شئے متدعویہ کے سوائے ایک ہزار روپے کی مالیت کی جائیداد کا حقدار نہ ہو۔

تشریح-II- ایسی جائیداد جو کسی شخص نے مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت کے لیے اپنی درخواست پیش کرنے کے بعد، اور درخواست پر فیصلے سے پہلے حاصل کی ہو، اس امر پر غور کرنے کے لیے ملحوظ خاطر رکھی جائے گی کہ آیا درخواست دہندہ ایک مفلس شخص ہے یا نہیں —

تشریح-III- ج جب مدعی قائم مقام کی حیثیت سے دعویٰ کرے، تو اس امر کا تصفیہ کہ وہ مفلس شخص ہے یا نہیں ایسی حیثیت سے اس کے ذرائع کے حوالے سے کیا جائے گا۔

مفلس شخص کے ذرائع کی جانچ۔ 1الف-اس امر کی کہ آیا کوئی شخص مفلس ہے یا نہیں ہر ایک تحقیقات، اولاً، عدالت کا چیف منسٹیریل افسر کرے گا، بجز اس کے کہ عدالت کوئی دیگر حکم دے، اور عدالت ایسے افسر کی رپورٹ کو اپنے فیصلے کے طور پر اختیار کر سکے گی یا اس امر کی خود جانچ کر سکے گی۔

درخواست کا مضمون۔ 2- مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت کی ہر ایک درخواست میں دعووں میں عرضی دعووں کی نسبت مطلوب تفصیلات درج ہوں گی؛ اس کے ساتھ درخواست دہندہ کی کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کی فہرست، معہ اس کی تخمینہ مالیت کے، منسلک ہوگی؛ اور اس پر بیانات فریقین پر دستخط اور تصدیق کے لیے مقررہ طریقے سے دستخط اور تصدیق ہوگی۔

درخواست پیش کیا جانا۔ 3- ان قواعد میں درج کسی امر کے باوجود، درخواست عدالت میں درخواست دہندہ اصالتاً پیش کرے گا، بجز اس کے کہ وہ عدالت میں حاضری سے مستثنیٰ ہو، اس صورت میں درخواست مجاز کارندہ پیش کر سکے گا جو درخواست کی نسبت تمام اہم سوالات کا جواب دے سکے، اور جس کا بیان اسی طریقے سے لیا جا سکے گا جس طرح ایسے فریق کا بیان لیا جاتا جس کی وہ نمائندگی کر رہا ہو اگر ایسا فریق اصالتاً حاضر ہوتا:

مگر شرط یہ ہے کہ، جب ایک سے زائد مدعیان ہوں، تو یہ کافی ہوگا اگر درخواست مدعیان میں سے کوئی ایک مدعی پیش کرے۔

درخواست دہندہ کا بیان۔ 4-(1) جب درخواست مناسب طریقے سے لکھی گئی ہو اور باضابطہ پیش کی جائے، تو عدالت اگر وہ ٹھیک سمجھے، درخواست دہندہ، یا جب درخواست دہندہ کو بذریعہ کارندہ حاضر ہونے کی اجازت دی گئی ہو، کارندے کا بیان ادعا کے نفس معاملہ اور درخواست دہندہ کی جائیداد کی نسبت لے سکے گی۔

اگر درخواست کارندہ پیش کرے، تو عدالت بذریعہ کمیشن درخواست دہندہ کے بیان کا حکم دے سکتی ہے۔ (2) جب درخواست کوئی کارندہ پیش کرے، تو عدالت، اگر وہ ٹھیک سمجھے، یہ حکم دے سکتی ہے کہ درخواست دہندہ کا بیان بذریعہ کمیشن ایسے طریقے سے لیا جائے جس طرح کسی غیر حاضر گواہ کا بیان لیا جا سکتا ہے۔

۔۔خواست کی نامنظوری۔ 5-عدالت مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت کے لیے کوئی ۔۔۔ نامنظور کر دے گی۔۔۔

(الف) جب وہ قواعد 2 اور 3 کی رو سے مقررہ طریقے سے مرتب اور پیش نہ کی جائے، یا

(ب) جب درخواست دہندہ مفلس شخص نہ ہو، یا

(ج) جب اس نے، درخواست پیش کرنے سے پہلے دو مہینوں کے اندر، کوئی جائیداد فریب سے یا بطور مفلس شخص کے دعویٰ کرنے کی اجازت کے لیے درخواست دینے کا اہل ہونے کے لیے منتقل کر دی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی درخواست نامنظور نہیں کی جائے گی اگر، درخواست دہندہ کی منتقل کی گئی جائیداد کی مالیت کو ملحوظ خاطر رکھنے کے بعد بھی، درخواست دہندہ بطور مفلس شخص کے دعویٰ کرنے کا مستحق ہوتا، یا

(د) جب اس کے بیانات سے کوئی بنائے دعویٰ ظاہر نہ ہو، یا

(ہ) جب اس نے مجوزہ کسی ایسے دعوے کی شئے متدعویہ کے حوالے سے کوئی اقرار نامہ کیا ہو جس کے تحت کسی دوسرے شخص نے ایسی شئے متدعویہ میں مفاد حاصل کیا ہو، یا

(و) جب درخواست میں درخواست دہندہ کے بیانات سے یہ ظاہر ہو کہ کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے دعویٰ کرنے کی ممانعت ہوگی، یا

(ز) جب کسی دوسرے شخص نے اس کے ساتھ مقدمہ بازی کا خرچہ اٹھانے کا اقرار نامہ کیا ہو۔

درخواست دہندہ کی مفلسی کی شہادت لینے کی تاریخ کا نوٹس۔ 6- عدالت کو قاعدہ 5 میں درج وجوہ میں سے کسی وجہ پر درخواست کو نامنظور کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہ ہو، تو وہ ایسی شہادت لینے کے لیے جو درخواست دہندہ اپنی مفلسی کے ثبوت میں دینا چاہے، اور کسی ایسی شہادت کی سماعت کے لیے جو اس کے عدم ثبوت میں دی جائے، ایک تاریخ مقرر کرے گی (جس کا کم از کم دس دن کا واضح نوٹس فریق مخالف اور سرکاری وکیل کو دیا جائے گا)۔

سماعت کا ضابطہ۔ 7-(1) اس طرح مقرر کی گئی تاریخ پر یا آسانی سے جس قدر جلد ہو سکے، عدالت کسی بھی فریق کے پیش کیے گئے گواہان (اگر کوئی ہوں) کا بیان لے گی اور درخواست دہندہ یا اس کے کارندے کا بیان بھی لے گی، اور ان کی شہادت مکمل طور پر قلمبند کرے گی۔

(1 الف) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت گواہان کے بیان قاعدہ 5 کے فقرہ (ب)، فقرہ (ج) اور فقرہ (ہ) میں مصرحہ امور تک محدود ہوں گے لیکن درخواست دہندہ یا اس کے کارندے کا بیان قاعدہ 5 میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کی نسبت ہو سکتا ہے۔

(2) عدالت کسی ایسی دلیل کی سماعت بھی کرے گی جو فریقین اس امر پر پیش کرنا چاہیں کہ آیا، درخواست اور قاعدہ 6 یا اس قاعدے کے تحت عدالت کی لی گئی شہادت (اگر کوئی ہو) کی رو سے، درخواست دہندہ قاعدہ 5 میں مصرحہ ممانعتوں میں سے کسی ممانعت کے تابع ہے یا نہیں۔

(3) اس کے بعد عدالت درخواست دہندہ کو بطور مفلس شخص کے دعویٰ کرنے کی یا تو اجازت دے گی یا نہیں دے گی۔

ضابطہ اگر درخواست منظور ہو جائے۔ 8- جب درخواست منظور ہو جائے، تو اس پر نمبر لگا کر اسے درج رجسٹر کیا جائے گا، اور اسے دعویٰ میں عرضی دعویٰ متصور کیا جائے گا، اور دعویٰ پر ہر دیگر لحاظ سے کارروائی کی جائے گی جس طرح عام طور پر دائر کیے گئے دعوے میں ہوتی ہے، بجز اس کے کہ مدعی کسی عرضی دعویٰ، وکیل کی تقرری یا دعوے سے وابستہ دیگر کارروائی کی نسبت کوئی کورٹ فیس یا حکم نامے کی تعمیل کے لیے واجب الادا فیس ادا کرنے کا مستوجب نہیں ہوگا۔

مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت واپس لے لینا۔ 9- عدالت، مدعا علیہ، یا سرکاری وکیل کی درخواست پر، جس کا مدعی کو سات روز کا واضح نوٹس تحریری طور پر دیا گیا ہو، یہ حکم دے سکتی ہے کہ مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی مدعی کو دی گئی اجازت واپس لے لی جائے ——

(الف) اگر وہ دعویٰ کے دوران تکلیف دہ یا نامناسب طریق عمل کا قصوروار ہو؛

(ب) اگر یہ معلوم ہو کہ اس کے ذرائع اتنے ہیں کہ اسے مفلس شخص کے طور پر دعویٰ جاری نہیں رکھنا چاہیئے تھا، یا

(ج) اگر اس نے شئے متدعویہ کے حوالے سے کوئی اقرار نامہ کیا ہے جس کے تحت کسی دیگر شخص میں ایسی شئے متدعویہ میں مفاد حاصل کیا ہے۔

ایسے مفلس شخص کے لیے عدالت وکیل مہیا کرے گی جس کا کوئی پیروکار نہ ہو۔ 9 الف -(1) جب کسی ایسے شخص کا، جسے مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت دی گئی ہو، کوئی وکیل نہ ہو، تو عدالت، اگر حالات کا یہ تقاضا ہو، اس کو وکیل مہیا کر سکتی ہے۔

(2) عدالت عالیہ، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے، قواعد بنا سکے گی جن میں حسب ذیل امور کی نسبت توضیع ہو گی ——

(الف) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت مہیا کیے جانے والے وکیلوں کو منتخب کرنے کا طریقہ،

(ب) عدالت سے ایسے وکیلوں کو مہیا کی جانے والی سہولتیں،

(ج) کوئی دیگر امر جس کی قواعد کی رو سے ذیلی قاعدہ (1) کی توضیعات کو موثر بنانے کے لیے توضیع کرنا مطلوب ہو یا توضیع کی جا سکے۔

خرچہ جب مفلس شخص جیت جائے۔ 10- جب مدعی دعویٰ جیت جائے، تو عدالت ایسی کورٹ

فیس کی رقم محسوب کرے گی جو مدعی نے ادا کی ہوتی اگر اسے مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہوتی؛ ایسی رقم ریاستی حکومت سے کسی ایسے فریق سے قابل وصول ہوگی جسے ڈگری میں اسے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور وہ شیئے متدعویہ پر اولین بار کفالت ہوگی۔

ضابطہ جب مفلس شخص ہار جائے۔ 11- جب مدعی مقدمہ ہار جائے یا مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اس کو دی گئی اجازت واپس لے لی جائے، یا جب دعویٰ واپس لے لیا جائے یا خارج ہو جائے، —

(الف) اس وجہ سے کہ مدعا علیہ کو حاضر ہو کر جواب دہی کرنے کے سمن پر اس امر کے نتیجے میں اس کی تعمیل نہ ہوئی ہو کہ مدعی ایسی تعمیل کے لیے واجب الاخذ کورٹ فیس یا ڈاک خرچہ (اگر کوئی ہو) ادا کرنے سے یا عرضی دعویٰ یا مجمل بیان کی نقول پیش کرنے سے قاصر رہا ہو، یا

(ب) اس وجہ سے کہ جب سماعت کیلیے دعویٰ پیش ہو مدعی حاضر نہ ہو،

تو عدالت مدعی، یا دعویٰ کے شریک مدعی کے طور پر شامل کیے گئے کسی شخص کو، ایسی کورٹ فیس ادا کرنے کا حکم دے گی جو مدعی نے ادا کی ہوتی اگر اسے مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہوتی۔

ضابطہ جب دعویٰ ساقط ہو جائے۔ 11 الف- جب مدعی یا شریک مدعی کے طور پر شامل کیے گئے کسی شخص کی موت کی وجہ سے دعویٰ ساقط ہو جائے، تو عدالت یہ حکم دے گی کہ کورٹ فیس کی ایسی رقم جو مدعی ادا کرتا اگر اسے مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہوتی، متوفی مدعی کی املاک سے ریاستی حکومت کے ذریعے قابل وصول ہوگی۔

ریاستی حکومت کورٹ فیس کی ادائیگی کی درخواست دے سکتی ہے۔ 12- ریاستی حکومت کو کسی بھی وقت قاعدہ 10، قاعدہ 11 یا قاعدہ 11 الف کے تحت کورٹ فیس کی ادائیگی کا حکم دینے کے لیے عدالت کو درخواست دینے کا حق حاصل ہوگا۔

ریاستی حکومت فریق متصور ہوگی۔ 13- ریاستی حکومت اور قاعدہ 10، قاعدہ 11، قاعدہ 11 الف یا قاعدہ 12 کے تحت دعویٰ کے کسی فریق کے درمیان پیدا ہونے والے تمام امور دفعہ 47 کے معنوں میں دعویٰ کے فریقین کے درمیان پیدا ہونے والے امور متصور ہوں گے۔

کورٹ فیس کی رقم کی وصولی۔ 14- جب قاعدہ 10، قاعدہ 11 یا قاعدہ 11 الف کے تحت کوئی حکم صادر کیا جائے، تو عدالت ڈگری یا حکم کی ایک نقل فوراً کلکٹر کو بھجوائے گی جو، وصولی کے کسی دیگر طریقے

کومضرت پہونچائے بغیر، ادائیگی کے مستوجب شخص یا جائیداد سے اس میں مصرحہ کورٹ فیس کی رقم وصول کرے گا گویا کہ وہ مال گذاری اراضی کے بقایاجات ہوں۔

مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی درخواست کی نامنظوری کی وجہ سے اسی نوعیت کی دوبارہ درخواست دینے کی ممانعت ہوگی۔ 15- مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی درخواست کو نامنظور کرنے کا کوئی حکم دعویٰ کرنے کے اسی حق کی نسبت اس کی اسی نوعیت کی کسی دوبارہ درخواست کے لیے مانع ہوگا؛ لیکن درخواست دہندہ کو ایسے حق کی نسبت عام طریقے سے کوئی دعویٰ دائر کرنے کی آزادی ہوگی، مگر شرط یہ ہے کہ عرضی دعویٰ مسترد کیا جائے گا اگر وہ، یا تو دعویٰ دائر کرتے وقت یا اس کے بعد ایسے وقت کے اندر جس کی عدالت اجازت دے، ریاستی حکومت اور مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت کی اس کی درخواست کی مخالفت میں مخالف فریق سے کیا گیا خرچہ (اگر کوئی ہو) ادا نہ کرے۔

کورٹ فیس کی ادائیگی کے لیے وقت دینا۔ 15 الف- قاعدہ 5، قاعدہ 7 یا قاعدہ 15 میں درج کس امر سے کسی عدالت کو، قاعدہ 5 کے تحت کوئی درخواست مسترد کرتے وقت یا قاعدہ 7 کے تحت کوئی درخواست نامنظور کرتے وقت درخواست دہندہ کو ایسے وقت کے اندر جو عدالت مقرر کرے یا جس کی وقتاً فوقتاً توسیع کرے، مطلوبہ کورٹ فیس ادا کرنے کا وقت دینے کی ممانعت نہیں ہوگی؛ اور ایسی ادائیگی کے بعد اور اس وقت کے اندر قاعدہ 15 میں محولہ خرچے کی ادائیگی پر، دعویٰ کا ایسی تاریخ پر دائر ہونا متصور ہوگا جس پر مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت کے لیے درخواست پیش کی گئی تھی۔

خرچہ۔ 16- مفلس شخص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت کے لیے درخواست اور مفلسی کی تحقیقات کا خرچہ دعویٰ کا خرچہ ہوگا۔

مفلس شخص کی جوابدہی۔ 17- کسی ایسے مدعا علیہ کو، جو مجرائی کی دلیل یا متقابل دعویٰ پیش کرنا چاہے، مفلس شخص کے طور پر ایسا دعویٰ پیش کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے، اور اس آرڈر میں درج قواعد کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے اس پر ہوگا گویا کہ وہ مدعی ہو اور اس کا جواب دعویٰ کوئی عرضی دعویٰ ہو۔

مفلس اشخاص کو مفت قانونی خدمات فراہم کرنے کا حکومت کا اختیار۔ 18-(1) اس آرڈر کی توضیعات کے تابع، مرکزی یا ریاستی حکومت ایسی ضمیمہ توضیعات وضع کرسکتی ہے جنہیں وہ ان اشخاص کو مفت قانونی خدمات فراہم کرنے کے لیے ٹھیک سمجھے جنہیں مفلس اشخاص کے طور پر دعویٰ کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

(2) عدالت عالیہ، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے، ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ مفلس اشخاص کو مفت قانونی خدمات فراہم کرنے کے لیے مرکزی یا ریاستی حکومت کی وضع کی گئی ضمیمہ توضیعات کی عمل آوری کے لیے قواعد بنا سکتی ہے، اور ایسے قواعد میں ایسی مفت خدمات کی نوعیت اور حد، ایسی شرائط جن کے تحت وہ دستیاب ہو سکتی ہیں، ایسے امور جن کی نسبت، اور ایسی ایجنسیاں جن کے توسط سے، ایسی خدمات انجام دی جا سکتی ہیں، شامل ہیں۔

آرڈر XXXIV

غیر منقولہ جائیداد کے رہن کی نسبت دعوے

__بیعبات، نیلام اور انفکاک رہن کے دعووں کے فریقین۔__ 1- اس مجموعے کی توضیعات کے تابع، ایسے تمام اشخاص کو جو یا تو کفالت رہن میں یا حق انفکاک میں مفاد رکھتے ہوں، رہن کی نسبت کسی دعوئی کے فریقین کے طور پر شامل کیا جائے گا۔

تشریح - کوئی مابعد مرتہن ماقبل مرتہن کو دعوئی کا فریق بنائے بغیر بیعبات یا نیلام کے لیے دعوئی کر سکتا ہے، اور کسی ماقبل مرتہن کو کوئی مابعد رہن فک کرنے کے دعوئی میں شریک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

__بیعبات کے دعوئی میں ابتدائی ڈگری۔__ 2-(1) بیعبات کے کسی دعوئی میں، اگر مدعی جیت جائے، تو عدالت ایک ابتدائی ڈگری صادر کرے گی—

(الف) جس میں یہ حکم ہو کہ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ مدعی کو مندرجہ ذیل کے لیے ایسی ڈگری کی تاریخ پر کتنی رقم واجب الادا تھی —

(i) رہن پر اصل زر اور سود،

(ii) اس کو دلایا گیا دعوئی کا خرچہ، اگر کوئی ہو، اور

(iii) اس کی کفالت رہن کی نسبت اس تاریخ تک اس کے مناسب طور پر کیے گئے دیگر خرچے، مصارف اور اخراجات، معہ اس پر سود کے، یا

(ب) جس میں اس تاریخ پر اس طرح واجب الادا رقم کا اظہار ہو؛ اور

(ج) جس میں یہ ہدایت ہو —

(i) کہ، اگر مدعا علیہ ایسی تاریخ پر یا اس سے پہلے اس طرح واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی رقم عدالت میں ادا کر دے جو عدالت ایسی تاریخ سے چھ مہینوں کے اندر مقرر کرے جس پر عدالت فقرہ (الف) کے تحت کیے گئے حساب کی توثیق کرے اور تصدیقی دستخط کرے، یا ایسی تاریخ سے جس پر فقرہ (ب) کے تحت عدالت میں ایسی رقم ظاہر کی جائے، جیسی کہ صورت ہو، اور اس کے بعد ایسی رقم ادا کرے جس کے قاعدہ 10 میں وضع شدہ مابعد خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت واجب الادا ہونے کا فیصلہ ہو، معہ ایسی رقوم پر بالترتیب مابعد سود جس کی قاعدہ 11 میں توضیع کی گئی ہے، تو مدعی مدعا علیہ کو، یا ایسے شخص کو جسے مدعا علیہ مقرر کرے، جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات حوالے کر دے گا، اور، اگر اس طرح مطلوب ہو، اپنے خرچے پر ایسے رہن اور تمام ایسی بار کفالت سے پاک جو مدعی یا کسی ایسے شخص نے پیدا کی ہوں جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو، یا جب مدعی کسی دوسرے سے استحقاق حاصل کرنے کا دعویٰ کرے، جو ان اشخاص کی پیدا کی ہوئی ہوں جن کے ذریعے سے وہ دعویٰ دار ہو، جائیداد کو دوبارہ منتقل کر دے گا، نیز، اگر ضروری ہو، مدعا علیہ کو جائیداد کا قبضہ بھی حوالے کر دے گا؛ اور

(ii) کہ، اگر ابتدائی ڈگری کے تحت یا اس کی رو سے واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی رقم کی ادائیگی اس طرح مقرر کی گئی تاریخ پر یا اس سے پہلے نہ کی گئی ہو، یا مدعا علیہ، ایسے وقت کے اندر جو عدالت مقرر کرے، مابعد خرچوں، مصارف، اخراجات اور سود کی نسبت منفصلہ واجب الادا رقم ادا نہ کرے، تو مدعی کو ایسی حتمی ڈگری کے لیے درخواست دینے کا حق حاصل ہو گا جس میں مدعا علیہ کو جائیداد کے انفکاک کے تمام حقوق کی ممانعت ہو۔

(2) عدالت، ظاہر کی گئی معقول وجہ پر اور ایسی شرائط پر جو عدالت مقرر کرے، وقتاً فوقتاً، حتمی ڈگری صادر ہونے سے پہلے کسی بھی وقت، ذیلی قاعدہ (1) کے تحت واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی رقم یا مابعد خرچوں، مصارف، اخراجات اور سود کی نسبت منفصلہ واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لیے مقررہ وقت میں توسیع کر سکے گی۔

(3) جب، بیعبات کے کسی دعوے میں، مابعد مرتہن یا ایسے اشخاص کو جو کسی ایسے مرتہنوں سے استحقاق حاصل کریں، یا ان کے حقوق کی قائم مقامی کریں، بطور فریق شامل کیا جائے تو ابتدائی ڈگری میں اس طریقے سے اور ایسے فارم میں دعویٰ کے فریقین کے متعلقہ حقوق اور ذمہ داریوں کے عدالتی فیصلے کا حکم ہو گا جو ضمیمہ د کے فارم نمبر 9 یا فارم نمبر 10 میں درج ہے، جیسی کہ صورت ہو، معہ ایسی تبدیلیوں کے جو مقدمے کے حالات کے مطابق ضروری ہوں۔

بیعنامہ کے دعوے میں حتمی ڈگری۔ 3-(1) جب، کوئی ایسی حتمی ڈگری صادر ہونے سے پہلے جس میں مدعا علیہ کو جائیداد مرہونہ کو فک کروانے کے تمام حقوق کی ممانعت ہو، مدعا علیہ عدالت میں ایسی تمام رقوم کی ادائیگی کر دے جو قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اس سے واجب الادا ہوں، تو عدالت، اس بارے میں مدعا علیہ کی دی گئی درخواست پر، ایک حتمی ڈگری صادر کرے گی —

(الف) جس میں مدعی کو ابتدائی ڈگری میں محولہ دستاویزات حوالے کرنے کا حکم ہو،

اور، اگر ضروری ہو، —

(ب) جس میں اس کو مدعا علیہ کے خرچے پر مذکورہ ڈگری میں ہدایت کے مطابق جائیداد مرہونہ دوبارہ منتقل کرنے کا حکم ہو،

نیز، اگر ضروری ہو، —

(ج) جس میں اسے مدعا علیہ کو جائیداد کا قبضہ دینے کا حکم ہو۔

(2) جب ذیلی قاعدہ (1) کے مطابق ادائیگی نہ کی گئی ہو، تو عدالت، اس بارے میں مدعی کی دی گئی درخواست پر، ایک حتمی ڈگری صادر کرے گی جس میں یہ قرار دیا جائے گا کہ مدعا علیہ اور ایسے تمام اشخاص کو جو اس کے توسط سے یا اس کے تحت دعویٰ دار ہوں، جائیداد مرہونہ کو فک کروانے کے تمام حقوق کی ممانعت کی جاتی ہے، نیز، اگر ضروری ہو، مدعا علیہ کو جائیداد کا قبضہ مدعی کے حوالے کرنے کا حکم بھی ہوگا۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) کے تحت حتمی ڈگری صادر کرنے پر، ایسی تمام ذمہ داریوں سے برأت ہونا متصور ہوگا جن کا مدعا علیہ رہن کی نسبت یا دعوے کی وجہ سے مستوجب ہو۔

نیلام کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری۔ 4-(1) نیلام کے کسی دعویٰ میں، اگر مدعی جیت جائے، تو عدالت قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدہ (1) کے فقرہ جات (الف)، (ب) اور (ج)(i) میں متذکرہ مضمون سے ایک ابتدائی ڈگری صادر کرے گی، اور مزید ہدایت دے گی کہ، مدعا علیہ کے اس میں متذکرہ رقم کی ادائیگی سے قاصر رہنے کی صورت میں، مدعی کو کسی ایسی حتمی ڈگری کی درخواست دینے کا حق ہوگا جس میں یہ حکم ہو کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی معقول جز نیلام کیا جائے اور زر نیلام (اس میں سے نیلام کے مصارف منہا کرنے کے بعد) عدالت میں ادا کیا جائے اور ایسی ادائیگی میں استعمال کیا جائے جو ابتدائی ڈگری کے تحت یا اس کی رو سے مدعی کو واجب الادا پائی یا قرار دی گئی ہو، معہ کسی ایسی رقم کے جس کا مابعد خرچے، مصارف، اخراجات اور سود کی نسبت فیصلہ کیا گیا ہو، اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ یا اسے وصول کرنے کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے۔

(2) عدالت، ظاہر کی گئی معقول وجہ پر اور عدالت کی مقرر کی جانے والی شرائط پر، وقتاً فوقتاً، نیلام کی حتمی ڈگری صادر ہونے سے پہلے کسی بھی وقت، ذیلی قاعدہ (1) کے تحت واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی رقم یا مابعد خرچوں، مصارف، اخراجات اور سود کی نسبت منفصلہ واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لیے مقررہ وقت میں توسیع کر سکے گی۔

بیعبات کے دعویٰ میں نیلام کی ڈگری صادر کرنے کا اختیار۔ (3) کسی بے ضابطہ رہن کی صورت میں بیعبات کے کسی دعویٰ میں، اگر مدعی جیت جائے، تو عدالت، دعویٰ کے کسی فریق یا کفالت رہن میں یا انفکاک کے حق میں مفاد رکھنے والے کسی دیگر شخص کی ایما پر ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے ایسی ہی ڈگری (بیعبات کی ڈگری کے بدلے) صادر کر سکے گی جس میں نیلام کے اخراجات پورے کرنے اور شرائط کی انجام دہی کو یقینی بنانے کے لیے عدالت کی مقررہ معقول رقم عدالت میں جمع کروانا شامل ہے۔

(4) جب کسی نیلام کے دعوے میں یا بیعبات کے ایسے دعوے میں جس میں نیلام کا حکم ہوا ہو، مابعد مرتہنوں یا ایسے اشخاص کو جو کسی ایسے مرتہنوں سے استحقاق حاصل کریں، یا ان کے حقوق کی قائم مقامی کریں، بطور فریق شامل کیا جائے، تو ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ ابتدائی ڈگری میں اس طریقے سے اور ایسے فارم میں دعوے کے فریقین کے متعلقہ حقوق اور ذمہ داریوں کے عدالتی فیصلے کا حکم ہوگا جو ضمیمہ د کے فارم نمبر 9، فارم نمبر 10 یا فارم نمبر 11 میں درج ہے، جیسی کہ صورت ہو، مع ایسی تبدیلیوں کے جو مقدمے کے حالات کے مطابق ضروری ہوں۔

نیلام کے دعویٰ میں حتمی ڈگری۔ 5-(1) جب، مقررہ تاریخ پر یا اس سے پہلے یا اس قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت صادر کی گئی حتمی ڈگری کے مطابق کیے گئے نیلام کی توثیق سے پہلے کسی بھی وقت، مدعا علیہ قاعدہ 4 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اس سے واجب الادا تمام رقوم کی ادائیگی عدالت میں کردے، تو عدالت، اس بارے میں مدعا علیہ کی دی گئی درخواست پر، ایک حتمی ڈگری صادر کرے گی یا، اگر ایسی ڈگری صادر کی گئی ہو، ایک حکم صادر کرے گی —

(الف) جس میں مدعی کی ابتدائی ڈگری میں محولہ دستاویزات مدعی کے حوالے کرنے کا حکم ہو، اور، اگر ضروری ہو،

(ب) جس میں اس کو ایسی مرہونہ جائیداد منتقل کرنے کا حکم ہو جس کی مذکورہ ڈگری میں ہدایت کی گئی ہو،

نیز، اور، اگر ضروری ہو، —

(ج) جس میں اس کو جائیداد کا قبضہ مدعا علیہ کے حوالے کرنے کا حکم ہو۔

(2) جب جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی جز اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت صادر کی گئی ڈگری کے مطابق نیلام کیا گیا ہو، تو عدالت اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی حکم صادر نہیں کرے گی، بجز اس کے کہ مدعا علیہ، ذیلی قاعدہ (1) میں متذکرہ رقم کے اضافی، مشتری کو ادائیگی کے لیے بائع کے عدالت میں ادا شدہ زرِ ثمن کی رقم کی پانچ فیصد کے مساوی رقم عدالت میں جمع کر دے۔

جب ایسی رقم جمع کی گئی ہو، تو مشتری عدالت میں اس کے جمع کیے گئے زرِ ثمن کی رقم کی واپسی کے حکم کا حقدار ہوگا، معہ اس کے پانچ فیصد کے مساوی رقم کے۔

(3) جب ذیلی قاعدہ (1) کے مطابق ادائیگی نہ کی گئی ہو، تو عدالت، اس بارے میں مدعی کی دی گئی درخواست پر، ایک حتمی ڈگری صادر کرے گی جس میں یہ ہدایت ہو کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی معقول جز نیلام کیا جائے، اور یہ کہ زرِ نیلام کا استعمال قاعدہ 4 کے ذیلی قاعدہ (1) میں وضع شدہ طریقے سے کیا جائے۔

<u>نیلام کے دعویٰ میں رہن پر واجب الادا بقایا رقم کی وصولی۔</u> 6- جب قاعدہ 5 کے تحت کروائے گئے کسی نیلام کی خالص آمدنی مدعی کو واجب رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی پائی جائے، تو عدالت، اس کی درخواست پر، اگر بقایا رقم مدعا علیہ سے نیلام شدہ جائیداد کی رقم کے سوا دیگر طور پر قانوناً قابل وصولی ہو، ایسی بقایا رقم کی ڈگری صادر کر سکے گی۔

<u>انفکاک رہن کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری۔</u> 7-(1) انفکاک رہن کے دعویٰ میں، اگر مدعی جیت جائے، تو عدالت ایک ابتدائی ڈگری صادر کرے گی —

(الف) جس میں یہ حکم ہو کہ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ مندرجہ ذیل کے لیے ایسی ڈگری کی تاریخ پر مدعا علیہ کو کتنی رقم واجب الادا تھی —

(i) اصل زر اور رہن پر سود،

(ii) دعویٰ کا خرچہ، اگر کوئی ہو، جو اسے دلایا گیا ہو، اور

(iii) اس کی کفالت رہن کی نسبت، اس تاریخ تک اس کے مناسب طور پر کیے گئے دیگر خرچے، مصارف اور اخراجات، معہ اس پر سود کے؛ یا

(ب) جس میں اس تاریخ پر اس طرح واجب الادا رقم ظاہر کی گئی ہو؛ اور

(ج) جس میں یہ ہدایت ہو —

(i) کہ اگر مدعی عدالت میں ایسی رقم ادا کرے جو ایسی تاریخ پر یا اس سے پہلے جو عدالت ایسی تاریخ

سے جس پر عدالت فقرہ (الف) کے تحت رکھے گئے حساب کی توثیق کر کے اس پر تصدیقی دستخط کرے، یا ایسی تاریخ سے جس پر فقرہ (ب) کے تحت ایسی رقم عدالت میں ظاہر کی جائے، جیسی کہ صورت ہو، چھ مہینے کے اندر مقرر کرے اس طرح واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی ہو اور اس کے بعد ایسی رقم ادا کرے جن کے ایسے مابعد خرچوں، مصارف اور اخراجات کی نسبت واجب ہونے کا عدالتی فیصلہ کیا جائے جن کی قاعدہ 10 میں توضیع کی گئی ہے، معہ ایسی رقوم پر بالترتیب مابعد سود کے جن کی قاعدہ 11 میں توضیع کی گئی ہے، تو مدعا علیہ مدعی کو، یا ایسے شخص کو جسے مدعی مقرر کرے جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات حوالے کر دے گا اگر ایسی ضرورت پڑے، اپنے خرچے پر رہن اور ایسی تمام بار کفالت سے پاک جو مدعا علیہ یا کسی ایسے شخص کی پیدا کی گئی ہو، جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو، یا جب مدعا علیہ کسی دوسرے سے استحقاق حاصل کرنے کا دعویٰ دار ہو، ان اشخاص کی پیدا کی گئی ہو جن کے ذریعے سے وہ دعویٰ دار ہو، مدعی کو جائیداد دوبارہ منتقل کر دے گا، نیز، اگر ضروری ہو، مدعی کو جائیداد کا قبضہ بھی حوالے کرے گا؛ اور

(ii) کہ، اگر ابتدائی ڈگری کے تحت یا اس کی رو سے واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی رقم کی ادائیگی اس طرح مقرر کی گئی تاریخ پر یا اس سے پہلے نہ کی جائے، یا مدعی، ایسے وقت کے اندر جو عدالت مقرر کرے، مابعد خرچے، مصارف، اخراجات اور سود کی نسبت ایسی رقم ادا کرنے سے قاصر رہے جس کے واجب ہونے کے متعلق عدالتی فیصلہ کیا گیا ہو، تو مدعا علیہ ایک ایسی حتمی ڈگری کی درخواست دینے کا حقدار ہو گا ——

(الف) کسی رہن بالقبضہ، رہن بذریعہ مشروط نیلام، یا کسی ایسے بے ضابطہ رہن کی صورت میں جن کی شرائط میں صرف بیعبات کا حکم ہو نہ کہ نیلام کا، کہ جائیداد مرہونہ نیلام کی جائے، یا

(ب) کسی رہن بذریعہ مشروط نیلام یا ایسے متذکرہ بالا بے ضابطہ رہن کی صورت میں یہ کہ مدعی کو جائیداد کے انفکاک کے تمام حقوق سے مانع رکھا جائے۔

(2) عدالت، ظاہر کی گئی معقول وجہ پر اور عدالت کی مقرر کی جانے والی شرائط پر، وقتاً فوقتاً بیعبات یا نیلام کی، جیسی کہ صورت ہو، کوئی حتمی ڈگری صادر کرنے سے پہلے کسی بھی وقت ذیلی قاعدہ (1) کے تحت واجب الادا پائی گئی یا ظاہر کی گئی رقم یا مابعد خرچے، مصارف، اخراجات اور سود کی نسبت ایسی رقم کی جس کے واجب الادا ہونے کا عدالتی فیصلہ کیا گیا ہو، ادائیگی کے لیے مقررہ وقت میں توسیع کر سکے گی۔

<u>انفکاک کے دعویٰ میں حتمی ڈگری۔</u> 8-(1) جب، کسی حتمی ڈگری صادر ہونے سے پہلے جس میں مدعی کو جائیداد مرہونہ کے انفکاک کے تمام حقوق کی ممانعت ہو یا اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (3) کے

تحت صادر کی گئی کسی حتمی ڈگری کے مطابق کیے گئے نیلام کی توثیق سے پہلے، مدعی عدالت میں قاعدہ 7 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اس سے واجب الادا تمام رقوم کی ادائیگی کر دے، تو عدالت، اس کے بارے میں مدعی کی دی گئی درخواست پر، ایک حتمی ڈگری صادر کرے گی، یا، اگر ایسی ڈگری صادر کی جا چکی ہو، ایک حکم صادر کرے گی —

(الف) جس میں مدعا علیہ کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ ابتدائی ڈگری میں محولہ دستاویزات حوالے کر دے،

اور، اگر ضروری ہو،

(ب) جس میں اس کو حکم دیا جائے کہ وہ جائیداد مرہونہ مدعی کے خرچ پر دوبارہ منتقل کر دے، جیسا کہ مذکورہ ڈگری میں ہدایت دی گئی ہے،

اور، نیز، اگر ضروری ہو،

(ج) جس میں اس کو یہ حکم دیا جائے کہ مدعی کو جائیداد کا قبضہ دے دے۔

(2) جب جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی جز اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت صادر کی گئی کسی ڈگری کے مطابق نیلام ہوا ہو، تو عدالت اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (1) میں متذکرہ رقم کے اضافی، مشتری کو ادائیگی کے لیے مشتری کی عدالت میں اداشدہ زرِ ثمن کی رقم کی پانچ فیصد کے مساوی رقم عدالت میں جمع کر دے۔

جب ایسی رقم جمع کی گئی ہو، تو مشتری اس کی عدالت میں ادا کی گئی زرِ ثمن کی رقم کی واپسی کے حکم کا حقدار ہوگا، معہ اس کے پانچ فیصد کے مساوی رقم کے۔

(3) جب ذیلی قاعدہ (1) کے مطابق ادائیگی نہ کی گئی ہو، تو عدالت، اس بارے میں مدعا علیہ کی دی گئی درخواست پر، —

(الف) رہن بذریعہ نیلام یا ایسے بے ضابطہ رہن کی صورت میں جس کا یہاں قبل ازیں قاعدہ 7 میں حوالہ دیا گیا ہے، ایک حتمی ڈگری صادر کرے گی جس میں یہ قرار دیا جائے کہ مدعی اور اس کے ذریعے سے دعویٰ دار تمام اشخاص کو مرہونہ جائیداد کے انفکاک کے تمام حقوق کی ممانعت ہوگی اور، نیز، اگر ضروری ہو مدعی کو یہ حکم دیا جائے کہ مدعا علیہ کو مرہونہ جائیداد کا قبضہ دیا جائے؛ یا

(ب) کسی دیگر رہن کی صورت میں، جو رہن بالقبضہ نہ ہو، اس امر کی حتمی ڈگری صادر کرے گی کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی معقول جز نیلام کیا جائے، اور زرِ نیلام (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کرنے کے بعد) عدالت میں ادا کیا جائے اور ایسی ادائیگی کے لیے استعمال کیا جائے جو مدعا علیہ کو

واجب الادا پائی جائے، اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعی یا ایسے دیگر اشخاص کو ادا کی جائے جو اس کی وصولی کے حقدار ہوں۔

انفکاک رہن کے دعویٰ میں رہن پر واجب الادا بقایا رقم کی وصولی۔ 8 الف- جب قاعدہ 8 کے تحت کروائے گئے کسی نیلام کی خالص آمدنی مدعا علیہ کو واجب الادا رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی پائی جائے، تو عدالت، اجرائے ڈگری میں اس کی دی گئی درخواست پر، اگر بقایا رقم نیلام شدہ جائیداد کے سوا دیگر طور پر مدعی سے قانوناً قابل وصول ہو، ایسی بقایا رقم کی ڈگری صادر کرے گی۔

ڈگری جب کوئی رقم واجب الادا نہ ہو یا جب مرتہن کو زائد رقم ادا کی گئی ہو۔ 9- یہاں قبل ازیں درج کسی امر کے باوجود، اگر قاعدہ 7 میں محولہ حساب کرنے پر، یہ معلوم ہو، کہ مدعا علیہ کو کچھ بھی واجب الادا نہیں یا یہ کہ اسے زائد رقم ادا کی گئی ہے تو عدالت ایک ڈگری صادر کرے گی جس میں، اگر ایسا ضروری ہو، مدعا علیہ کو حکم دیا جائے کہ جائیداد کو دوبارہ منتقل کردے اور مدعی کو ایسی رقم ادا کردے جو اسے واجب الادا پائی جائے؛ اور، اگر ضروری ہو، مدعی کو مرہونہ جائیداد کا قبضہ دیا جائے۔

ڈگری کے بعد مرتہن کا خرچہ۔ 10- بیعبات، نیلام یا انفکاک کی صورت میں مرتہن کو ادا کی جانے والی رقم کی حتمی مجرائی کرتے وقت عدالت، تاوقتیکہ دعویٰ کے خرچے کی صورت میں مرتہن کا طرز عمل ایسا رہا ہو، جس سے وہ اس کا حقدار نہ ہو، رہن کی رقم میں دعویٰ کا ایسا خرچہ اور دیگر خرچہ مصارف اور اخراجات شامل کرے گی جو اس نے بیعبات، نیلام یا انفکاک کی ابتدائی ڈگری کی تاریخ سے حقیقی ادائیگی کے وقت تک مناسب طور پر کیے ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ جب راہن، دعویٰ دائر کرنے سے پہلے یا کرتے وقت رہن پر واجب الادا رقم پیش کردے یا جمع کروادے، یا ایسی رقم جو عدالت کی رائے میں معقول طور پر ناکافی نہ ہو تو اسے مرتہن کو دعویٰ کا خرچہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا اور راہن مرتہن سے دعویٰ کا اپنا خرچہ وصول کرنے کا حقدار ہوگا، تاوقتیکہ عدالت، ایسی وجوہات پر جو قلمبند کی جائیں، دیگر طور پر حکم دے۔

مرتہن کو واصلات جائیداد ادا کرنے کا حکم دینے کا عدالت کا اختیار۔ 10 الف- جب بیعبات کے دعوے میں، راہن نے دعویٰ دائر کرنے سے پہلے یا کرتے وقت، رہن پر واجب الادا رقم پیش یا جمع کردی ہو، یا ایسی رقم جو عدالت کی رائے میں معقول طور پر ناکافی نہ ہو، تو عدالت مرتہن کو یہ حکم دے گی کہ دعویٰ دائر کرنے سے شروع ہونے والی مدت کے لیے واصلات جائیداد راہن کو ادا کرے۔

سود کی ادائیگی۔ 11-بیعنامہ، نیلام یا انفکاک کے دعویٰ میں صادر کی گئی کسی ڈگری میں، جب سود قانونی طور پر قابل وصول ہو، تو عدالت مرتہن کو سود کی ادائیگی کا حکم مندرجہ ذیل طریقے سے دے سکے گی، یعنی —

(الف) ایسی تاریخ تک سود جس پر یا جس سے پہلے راہن یا رہن فک کرنے والے دیگر شخص میں ابتدائی ڈگری کے تحت واجب الادا پائی گئی یا قرار دی گئی رقم کی ادائیگی کرنی ہو —

(i) ایسے اصل زر کی رقم پر جو رہن پر واجب الادا پائی یا قرار دی گئی ہو، اصل زر پر قابل ادا شرح پر، یا جب ایسی کوئی شرح مقرر نہ کی گئی ہو، تو ایسی شرح پر جسے عدالت معقول تصور کرے، اور

(ii) حذف۔

(iii) ایسی رقم پر جس کی ابتدائی ڈگری کی تاریخ تک کفالت رہن کی نسبت مرتہن کے جائیداد مرہونہ کے لیے کیے گئے خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے مرتہن کو واجب الادا ہونے کا عدالتی فیصلہ کیا گیا ہو اور جو زر رہن میں شامل کی گئی ہو — ایسی شرح پر جس پر فریقین کے مابین اتفاق ہو، یا ایسی شرح نہ ہونے کی صورت میں، ایسی شرح پر جو چھ فیصد سالانہ سے زائد نہ ہو جسے عدالت معقول تصور کرے؛ اور

(ب) وصولی کی تاریخ تک بعد سود یا فقرہ (الف) میں مصرحہ اصل زر کی رقوم کی مجموعی رقم پر حقیقی ادائیگی جو ایسی شرح پر جسے عدالت معقول تصور کرے اس فقرے کے مطابق محسوب کی گئی ہو۔

ما قابل رہن کے تابع جائیداد کا نیلام۔ 12-جب کوئی ایسی جائیداد جس کے نیلام کا حکم اس آرڈر کے تحت دیا گیا ہو کسی ما قبل رہن کے تابع ہو، تو عدالت، ما قبل مرتہن کی مرضی سے، یہ حکم دے سکتی ہے کہ جائیداد کو ما قبل رہن سے پاک نیلام کیا جائے، جس سے ایسے ما قبل مرتہن کو زر نیلام کا وہی مفاد ملے جو اسے نیلام شدہ جائیداد میں حاصل تھا۔

نیلام کی آمدنی کی درخواست۔ 13-(1) ایسی آمدنی عدالت میں لائی جائے گی اور مندرجہ ذیل طریقے سے استعمال کی جائے گی:-

اولاً نیلام کے ضمن میں یا نیلام کے کسی اقدام میں مناسب طور پر کیے گئے تمام اخراجات کی ادائیگی میں؛

دوم، ایسی رقم کی ادائیگی میں جو قبل مرتہن کو ما قبل رہن، اور اس کے سلسلے میں مناسب طور پر کیے گئے خرچے کی وجہ سے واجب الادا ہو؛

سوم، ایسے تمام سود کی ادائیگی میں جو ایسے رہن کی وجہ سے جس کے نتیجے میں نیلام کا حکم دیا تھا، اور

ایسے دعویٰ کے خرچے کی وجہ سے واجب الادا ہو جس میں نیلام کا حکم دینے والی ڈگری صادر کی گئی تھی؛

چہارم، اس رہن کی وجہ سے واجب الادا اصل زر کی ادائیگی میں؛ اور بالآخر، باقی ماندہ رقم (اگر کوئی ہو) ایسے شخص کو ادا کی جائے گی جو خود کو نیلام شدہ جائیداد میں مفاد رکھنے والا ثابت کر دے، یا جب ایک سے زائد ایسے اشخاص ہوں تو ایسے اشخاص کو اس میں ان کے متعلقہ مفاد کے مطابق یا مشترکہ رسید دینے پر ادا کی جائے گی۔

(2) اس قاعدے یا قاعدہ 12 کے کسی امر سے انتقال جائیداد ایکٹ، 1882 کی دفعہ 57 کی رو سے تفویض کیے گئے اختیارات کا متاثر ہونا متصور نہیں ہوگا۔

<u>مرہونہ جائیداد کے نیلام کے لیے نیلام کا دعویٰ ضروری ہے۔</u> 14-(1) جب کسی مرتہن نے رہن سے پیدا ہونے والے کسی ادعا کے ایفا میں زر نقد کی ادائیگی کی ڈگری حاصل کی ہو، تو اسے رہن کے عملدرآمد میں نیلام کا دعویٰ دائر کیے بغیر مرہونہ جائیداد کو نیلام کروانے کا استحقاق نہیں ہوگا، اور وہ آرڈر II کے قاعدہ 2 میں درج کسی امر کے باوجود ایسا دعویٰ کرسکتا ہے۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے علاقوں پر نہیں ہوگا جن میں انتقال جائیداد ایکٹ، 1882 نافذ نہیں ہے۔

<u>دستاویزات استحقاق اور بار ہائے کفالت کی حوالگی کے ذریعے رہن۔</u> 15-(1) اس آرڈر میں درج تمام توضیعات کا، جن کا اطلاق کسی سادہ رہن پر ہوتا ہے، اطلاق جہاں تک ہو سکے، دفعہ 58 کے معنوں میں دستاویزات استحقاق کی حوالگی کے ذریعے رہن پر، اور انتقال جائیداد ایکٹ، 1882 کی دفعہ 100 کے معنوں میں کسی بار کفالت پر ہوگا۔

(2) جب کسی ڈگری میں زر نقد کی ادائیگی کا حکم ہو اور اس کا بار کفالت ادائیگی نہ ہونے پر غیر منقولہ جائیداد پر ڈالا جائے، تو رقم اس ڈگری کے اجرا میں اس جائیداد کو نیلام کر کے وصول کی جاسکتی ہے۔

آرڈر XXXV

دعویٰ متخالف بین فریقین

دعویٰ متخالف بین فریقین میں عرضی دعویٰ۔ 1- ہر ایک دعویٰ متخالف بین فریقین میں عرضی دعویٰ کے اندر عرضی دعووں کے لیے ضروری دیگر بیانات کے اضافے میں، حسب ذیل بیان درج ہوگا —

(الف) یہ کہ مدعی مصارف یا خرچے کے علاوہ تنازعہ کی شئے متدعویہ میں کسی مفاد کا دعویٰ دار نہیں ہے؛

(ب) مدعا علیہم کے منفرداً کیے گئے ادعات؛ اور

(ج) یہ کہ مدعی اور مدعا علیہم میں سے کسی مدعا علیہ کے درمیان کوئی سازباز نہیں۔

شئے متدعویہ کی عدالت میں ادائیگی۔ 2- جب شئے متدعویہ عدالت میں ادا کیے جانے یا عدالت کی تحویل میں رکھے جانے کے قابل ہو، تو مدعی کو اس طرح ادا کرنے یا رکھنے کا حکم دیا جاسکتا ہے اس سے پہلے کہ وہ دعویٰ میں کسی حکم کا حقدار بن جائے۔

ضابطہ جب مدعا علیہ دعویٰ کرنے والا مدعی ہو۔ 3- جب کسی دعویٰ متخالف بین فریقین میں مدعا علیہم میں سے کسی مدعا علیہ نے ایسے دعویٰ کی شئے متدعویہ کی نسبت مدعی پر واقعی دعویٰ کیا ہو، تو ایسی عدالت جس میں مدعی کے خلاف دعویٰ زیر سماعت ہو، ایسی عدالت سے اطلاع ملنے پر جس میں دعویٰ متخالف بین فریقین دائر کیا گیا ہو، اس کے خلاف کارروائی ملتوی کر دے گی؛ اور اس طرح ملتوی کیے گئے دعویٰ میں اس کا خرچہ ایسے دعویٰ میں دلایا جاسکے گا؛ لیکن اگر، اور جہاں تک، وہ خرچہ اس دعویٰ میں نہ دلایا جائے، دعویٰ متخالف بین فریقین میں کیے گئے اس کے خرچے میں شامل کیا جائے گا۔

پہلی سماعت پر ضابطہ۔ 4-(1) پہلی سماعت پر عدالت —

(الف) یہ قرار دے سکے گی کہ مدعی کو شئے متدعویہ کی نسبت مدعا علیہم کی تمام ذمہ داریوں سے بری الذمہ کیا جاتا ہے، اسے اس کا خرچہ دلا سکے گی، اور اسے دعویٰ سے خارج کر سکے گی؛ یا

(ب) اگر وہ یہ سمجھے کہ انصاف یا آسائش کا یہ تقاضا ہے، تو وہ دعویٰ کے حتمی فیصلے تک تمام فریقین کو قائم رکھ سکے گی۔

(2) جب عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فریقین کے اقبالات یا دیگر شہادت کی رو سے ایسا کرنے کے قابل ہے، تو وہ شئے متدعویہ کے استحقاق کا عدالتی فیصلہ کر سکے گی۔

(3) جب فریقین کے اقبالات سے عدالت ایسا عدالتی فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہو، تو وہ یہ ہدایت کر سکتی ہے ——

(الف) کہ فریقین کے مابین کوئی تنقیح یا تنقیحات اخذ کی جائیں اور ان کی سماعت کی جائے، اور

(ب) کہ ابتدائی مدعی کے بجائے، یا اس کے اضافے میں کوئی دعویدار مدعی بنایا جائے،

اور معمول کے طریقے سے دعویٰ کی سماعت کی کارروائی کر سکے گی۔

کارندے اور کرایہ دار دعویٰ متخالف بین فریقین دائر نہیں کر سکیں گے۔ 5- اس آرڈر کے کسی امر سے یہ متصور نہیں ہوگا کہ کارندہ اپنے مالکان، یا کرایہ دار اپنے مالکان اراضی کے خلاف، اس غرض کے لیے دعویٰ کرنے کے قابل ہیں کہ انہیں ایسے مالکان یا مالکان اراضی کے ذریعے سے دعویٰ کرنے والے اشخاص کے سوا کسی اشخاص کے خلاف دعویٰ متخالف کرنے پر مجبور کیا جائے۔

تمثیلات

(الف) الف اپنے کارندے ب کے پاس زیورات کا ڈبہ رکھتا ہے، ج یہ بیان کرتا ہے کہ الف نے اس سے زیورات بیجا طور پر حاصل کیے ہیں، اور وہ انہیں ب سے طلب کرتا ہے، ب، الف اور ج کے خلاف دعویٰ متخالف بین فریقین دائر نہیں کر سکتا۔

(ب) الف اپنے کارندے ب کے پاس زیورات کا ایک ڈبہ رکھتا ہے۔ بعد ازاں وہ ج کو یہ لکھتا ہے کہ وہ زیورات ایسے قرضے کی ضمانت ہیں جو ج کو اس سے واجب الادا ہے۔ الف بعد ازاں یہ بیان کرتا ہے کہ ج کا قرضہ بیباق ہو چکا ہے، اور ج کا بیان متضاد ہے۔ دونوں ب سے زیورات طلب کرتے ہیں۔ ب، الف اور ج کے خلاف دعویٰ متخالف بین فریقین دائر کر سکتا ہے۔

مدعی کے خرچے کا بار۔ 6- جب دعویٰ مناسب طور پر دائر کیا جائے تو عدالت ابتدائی مدعی کو شئے متدعویہ پہ بار قائم کر کے یا کسی دیگر موثر طریقے سے خرچہ دلا سکے گی۔

آرڈر XXXVI

خصوصی مقدمہ

عدالت کی رائے کے لیے مقدمہ بیان کرنے کا اختیار۔ 1-(1) ایسے فریقین جو کسی امر واقعہ یا امر قانون کے فیصلے میں مفاد رکھنے کے دعوی دار ہوں، ایسا تحریری اقرار نامہ کر سکتے ہیں جس میں عدالت کی رائے کے لیے مقدمہ کی صورت میں ایسا امر بیان کیا جائے، اور یہ درج کیا جائے کہ، ایسے امر کی نسبت عدالت کے فیصلے پر، —

(الف) فریقین کی مقرر کی گئی یا عدالت کی تعین کی جانے والی زر نقد کی رقم فریقین میں سے کوئی فریق ان میں سے کسی دوسرے کو ادا کرے گا؛ یا

(ب) اقرار نامے میں مصرحہ، منقولہ یا غیر منقولہ بعض جائیداد فریقین میں سے کوئی ایک فریق ان میں سے کسی دوسرے کو حوالے کر دے گا؛ یا

(ج) فریقین میں سے ایک یا زائد فریق، اقرار نامے میں مصرحہ بعض دیگر مخصوص فعل کریں گے یا کرنے سے باز رہیں گے۔

(2) اس قاعدے کے تحت بیان کیا گیا ہر ایک مقدمہ تسلسل سے نمبر شدہ پیراگرافوں میں تقسیم کیا جائے گا، اور اس میں ایسے واقعات مختصر طور پر بیان کیے جائیں گے اور ایسی دستاویزات کی صراحت کی جائے گی جو عدالت کو اس میں اٹھائے گئے امر کا فیصلہ کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

شئے متدعویہ کی مالیت کب بیان کرنا ہو گی۔ 2-جب اقرار نامہ کسی جائیداد کی حوالگی، یا کوئی مخصوص فعل کرنے، یا اس سے باز رہنے کے لیے ہو، تو حوالے کی جانے والی، یا ایسی جائیداد کی تخمینہ مالیت جو مصرحہ فعل کی نسبت ہو، اقرار نامے میں بیان کی جائے گی۔

اقرار نامے کو بطور دعوی دائر اور رجسٹر کرنا ہو گا۔ 3-(1) اقرار نامہ، اگر یہاں قبل ازیں درج قواعد کے مطابق مرتب کیا گیا ہو، درخواست کے ساتھ ایسی عدالت میں دائر کیا جائے گا جسے ایسا دعوی قبول کرنے کا اختیار سماعت حاصل ہو، جس کی شئے متدعویہ کی رقم یا مالیت اتنی ہو جتنی اقرار نامے کی شئے متدعویہ کی رقم یا مالیت۔

(2) درخواست پر، جب وہ اس طرح دائر کی جائے، نمبر لگایا جائے گا اور اسے ایسے فریقین میں سے جو بطور مدعی یا مدعیان مفاد رکھنے کے دعویٰ دار ہوں ایک یا زائد فریقین، اور ان میں سے کسی دیگر شخص یا دیگر اشخاص بطور مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے درمیان دعویٰ کے طور پر درج رجسٹر کی جائے گی؛ اور اقرار نامے کے تمام فریقین کو نوٹس دیا جائے گا، ماسوائے اس فریق یا فریقین کے جس نے درخواست پیش کی تھی۔

فریقین عدالت کے اختیار سماعت کے تابع ہونگے۔ 4- جب اقرار نامہ دائر کیا گیا ہو، تو اس کے فریقین عدالت کے اختیار سماعت کے تابع ہوں گے اور اس میں درج بیانات کے پابند ہوں گے۔

مقدمہ کی سماعت اور اس کا فیصلہ۔ 5-(1) یہ مقدمہ سماعت کے لیے عام طریقے سے دائر کیے گئے دعویٰ کے طور پر رکھا جائے گا، اور اس مجموعے کی توضیعات کا اطلاق جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں، ایسے دعویٰ پر ہوگا۔

(2) جب عدالت، فریقین کے بیانات کے بعد، یا ایسی شہادت لینے کے بعد جسے وہ ٹھیک سمجھے، مطمئن ہو، —

(الف) کہ انہوں نے اقرار نامے کی باضابطہ تکمیل کی تھی،

(ب) کہ اس میں بیان شدہ امر میں ان کا حقیقی مفاد ہے، اور

(ج) کہ وہ فیصلے کے قابل ہے،

تو وہ اس پر اسی طریقے سے جس طرح عام دعویٰ میں ہوتا ہے، فیصلہ سنانے کی کارروائی کرے گی، اور اس طرح فیصلہ سنانے کے بعد ایک ڈگری صادر کرے گی۔

قاعدہ 5 کے تحت صادر کی گئی ڈگری کے خلاف اپیل نہیں ہوگی۔ 6- قاعدہ 5 کے تحت صادر کی گئی ڈگری کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی۔

آرڈر XXXVII

سرسری ضابطہ

ایسی عدالتیں اور دعووں کی قسمیں جن پر آرڈر کا اطلاق ہو۔ 1-(1) اس آرڈر کا اطلاق مندرجہ ذیل عدالتوں پر ہوگا، یعنی:-

(الف) عدالت ہائے عالیہ، سٹی سول عدالت ہائے اور عدالت ہائے مطالبات خفیفہ؛ اور

(ب) دیگر عدالتیں:

مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (ب) میں محولہ عدالتوں کی نسبت، عدالت عالیہ، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے اس آرڈر کا نفاذ دعووں کے صرف ایسے زمروں تک محدود کر سکے گی جنہیں وہ مناسب سمجھے، نیز، وقتاً فوقتاً، صورت حال کی ضرورت کے مطابق سرکاری گزٹ میں مابعد اطلاع نامے کے ذریعے، اس آرڈر کے نفاذ کے تحت لائے جانے والے ایسے دعووں کے زمروں کو مزید محدود کر سکے گی، بڑھا سکے گی یا ان میں ردوبدل کر سکے گی، جنہیں وہ مناسب سمجھے۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کی توضیعات کے تابع، اس آرڈر کا اطلاق دعووں کی مندرجہ ذیل قسموں پر ہوتا ہے، یعنی —

(الف) بل آف ایکسچینج، ہنڈیوں اور پرامزری نوٹوں پر دعویٰ؛

(ب) ایسے دعوے جن میں مدعی صرف مدعا علیہ کا زرنقد میں واجب الادا قرضہ یا تصفیہ شدہ مطالبہ، معہ سود یا بلا سود، وصول کرنا چاہے جو مندرجہ ذیل سے پیدا ہوں، —

(i) کسی تحریری معاہدے پر؛ یا

(ii) کسی قانون پر، جب وصول کی جانے والی رقم زرنقد کی مقررہ رقم ہو یا تاوان کے سوا کسی قرضے کی نوعیت میں ہو؛ یا

(iii) کسی ضمانت پر، جب اصل زر کے لیے دعویٰ صرف کسی قرضے یا تصفیہ شدہ مطالبے کی نسبت ہو۔

سرسری دعوے دائر کرنا۔ 2-(1) کوئی ایسا دعویٰ، جس پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہو، اگر مدعی حسب ذیل طریقے سے کارروائی کرنا چاہے، ایک ایسی عرضی پیش کر کے دائر کیا جا سکتا ہے جس میں مندرجہ ذیل امور درج ہوں، —

(الف) اس امر کا کوئی مصرحہ اثباتی بیان کہ دعویٰ اس آرڈر کے تحت دائر کیا گیا ہے؛

(ب) یہ کہ کسی ایسی دادرسی کا، جو اس قاعدے کے دائرہ عمل میں نہیں آتی، عرضی دعویٰ میں دعویٰ نہیں کیا گیا ہے؛ اور

(ج) دعویٰ کے عنوان میں دعویٰ کے نمبر کے عین نیچے، مندرجہ ذیل کی تحریر، یعنی:-

(''مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XXXVII کے تحت'')

(2) دعویٰ کا سمن ضمیمہ ب کے فارم 4 یا ایسے دیگر فارم میں ہوگا جو وقتاً فوقتاً مقرر کیا جائے۔

(3) مدعا علیہ ذیلی قاعدہ (1) میں مصرحہ دعویٰ کی جوابدہی نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ اس کی

حاضری درج ہو جائے اور اس کے حاضر نہ ہونے سے عرضی دعویٰ میں درج بیانات کا قبول کیا جانا متصور ہوگا اور مدعی کسی ایسی رقم کی ڈگری کا مستحق ہوگا، جو سمن میں متذکرہ رقم سے زائد نہ ہو معہ ایسی مصرحہ شرح پر، اگر کوئی ہو ڈگری کی تاریخ تک سود اور خرچے کی ایسی رقم کے جن کا اس بارے میں بنائے گئے قواعد کی رو سے عدالت عالیہ وقتاً فوقتاً تعین کرے اور ایسی ڈگری فوری طور پر اجرا کروائی جا سکتی ہے۔

<u>مدعا علیہ کی حاضری کا ضابطہ۔</u> 3-(1) کسی ایسے دعویٰ میں جس پر اس آرڈر کا اطلاق ہوتا ہو، مدعی، قاعدہ 2 کے تحت سمن کے ساتھ، مدعا علیہ کو عرضی دعویٰ کی نقل اور اس کے منسلکات بھیجے گا اور مدعا علیہ، ایسی تعمیل کے دس دنوں کے اندر کسی بھی وقت، اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو جائے گا اور، دونوں صورتوں میں، وہ عدالت میں اس کو بھیجے جانے والے نوٹسوں کے لیے ایک پتہ داخل کرے گا۔

(2) سوائے اس کے کہ دیگر طور پر حکم ہو، مدعا علیہ کو بھیجے جانے والے مطلوب تمام سمن، نوٹس اور دیگر عدالتی حکم نامے، اس کو باضابطہ بھیجے گئے متصور ہوں گے اگر انہیں اس پتے پر چھوڑا جائے جو اس نے ایسی تعمیل کے لیے دیا ہو۔

(3) حاضر ہونے کی تاریخ پر، ایسی حاضری کا نوٹس مدعا علیہ مدعی کے وکیل کو دے گا، یا، اگر مدعی اصالتاً دعویٰ کرے، خود مدعی کو، یا تو مدعی کے وکیل کے یا مدعی کے، جیسی کہ صورت ہو، پتے پر حوالے کیے گئے یا پیشگی ادا شدہ چٹھی کے ذریعے بھیجے گئے نوٹس کے ذریعے دے گا۔

(4) اگر مدعا علیہ حاضر ہو جائے، تو اس کے بعد مدعی مدعا علیہ کو فیصلے کے لیے منسلکہ ب کے فارم نمبر 4الف یا ایسے دیگر فارم میں جو وقتاً فوقتاً مقرر کیا جائے سمن بھیجے گا، جو تعمیل کی تاریخ سے کم از کم دس دن کے اندر قابل واپسی ہوگا جس کی تائید میں ایسا بیان حلفی ہوگا جس میں بنائے دعویٰ اور دعویٰ شدہ رقم کی تصدیق ہو اور جس میں یہ درج ہو کہ اس کے یقین کے مطابق دعویٰ کی کوئی جوابدہی نہیں ہے۔

(5) مدعا علیہ، فیصلے کے لیے ایسے سمن کی تعمیل سے دس دنوں کے اندر کسی بھی وقت، بذریعہ بیان حلفی یا دیگر طور پر ایسے واقعات کا انکشاف کرتے ہوئے جو اسے جوابدہی کا حقدار بنانے کے لیے معقول متصور ہوں، ایسے سمن پر ایسے دعویٰ کی جوابدہی کی اجازت کے لیے درخواست دے سکتا ہے، اور اسے جوابدہی کی اجازت غیر مشروط طور پر یا ایسی شرائط پر دی جا سکتی ہے جو عدالت یا جج کو انصاف پر مبنی معلوم ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ جوابدہی کی اجازت سے انکار نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ عدالت مطمئن ہو کہ مدعا علیہ کے منکشف کیے گئے واقعات سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کے پاس ٹھوس جواب ہے یا یہ کہ مدعا علیہ کی مقصود جوابدہی بے بنیاد یا تکلیف دہ ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ، جب مدعی کی دعویٰ شدہ رقم کے کسی جز کا مدعا علیہ اقبال کرلے کہ وہ اس سے واجب الادا ہے، تو دعویٰ کی جوابدہی کی اجازت نہیں دی جائے گی سوائے اس کے کہ اس طرح قبول کی گئی واجب الادا رقم مدعا علیہ عدالت میں جمع کردے۔

(6) فیصلے کے لیے ایسے سمن کی سماعت پر ——

(الف) اگر مدعا علیہ نے جوابدہی کی اجازت کی درخواست نہ دی ہو یا اگر ایسی درخواست دی گئی ہو لیکن مسترد ہوئی ہو، تو مدعی فوری فیصلے کا مستحق ہوگا؛ یا

(ب) اگر مدعا علیہ کو پورے دعویٰ یا اس کے کسی جز کی جواب دہی کی اجازت دی جائے، تو عدالت یا جج اسے ایسی ضمانت ایسے وقت کے اندر دینے کا حکم دے سکتا ہے جو عدالت یا جج مقرر کرے اور یہ کہ، عدالت یا جج کے مقررہ وقت کے اندر ایسی ضمانت نہ دینے پر یا ایسی ہدایات پر عمل نہ کرنے پر جو عدالت یا جج نے دی ہوں، مدعی فوری فیصلے کا حقدار ہوگا۔

(7) عدالت یا جج، مدعا علیہ کی ظاہر کی گئی معقول وجہ کی بنا پر، مدعا علیہ کو حاضری میں یا دعویٰ کی جوابدہی کی اجازت کی درخواست دینے میں تاخیر معاف کرسکتا ہے۔

<u>ڈگری منسوخ کرنے کا اختیار۔</u> 4- ڈگری کے بعد عدالت، مخصوص حالات میں ڈگری منسوخ کرسکتی ہے، اور اگر ضروری ہو اجرائے ڈگری کو ملتوی یا منسوخ کرسکتی ہے، اور مدعا علیہ کو سمن پر حاضر ہوکر دعویٰ کی جوابدہی کرنے کی اجازت دے سکتی ہے، اگر عدالت ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، ایسا کرنا معقول سمجھے۔

<u>بل وغیرہ کو افسر عدالت کے پاس جمع کرنے کا حکم کا اختیار۔</u> 5- عدالت، اس آرڈر کے تحت کسی کارروائی میں کسی بل، ہنڈی یا نوٹ کو عدالت کے کسی افسر کے پاس فوراً جمع کرنے کا حکم دے سکتی ہے جس پر دعویٰ مبنی ہو، اور مزید حکم دے سکتی ہے کہ جب تک مدعی اس کے خرچے کی ضمانت نہ دے تمام کارروائی ملتوی کی جائے گی۔

<u>غیر ادا شدہ بل یا نوٹ کی عدم قبولیت لکھنے کے خرچے کی وصولی۔</u> 6- ہر ایک غیر ادا شدہ بل آف ایکسچینج یا پرامزری نوٹ کے حامل کو ایسے انکار کی وجہ سے، عدم قبولیت یا عدم ادائیگی کے لیے، یا دیگر طور پر اس کے لکھے جانے میں کیے گئے اخراجات کی وصولی کے لیے وہی چارہ جوئی حاصل ہوگی، جو اسے اس آرڈر کے تحت ایسے بل یا نوٹ کی رقم کی وصولی کے لیے حاصل ہے۔

دعووں میں ضابطہ۔ 7-بہ استثنا اس کے جو اس آرڈر میں وضع کیا گیا ہے، یہاں متذکرہ دعووں کا ضابطہ وہی ہوگا جو عام طریقے سے دائر کیے گئے دعووں میں ہوتا ہے۔

آرڈر-XXXVIII

فیصلے سے پہلے گرفتاری اور قرقی

فیصلے سے پہلے گرفتاری

مدعا علیہ کو کب حاضری کی ضمانت مہیا کرنے کو کہا جائے گا۔ 1-جب کسی دعوے کے کسی مرحلے پر، دفعہ 16 کے فقرہ جات (الف) تا (د) میں محولہ نوعیت کے دعوے کے سوائے عدالت، بیان حلفی کی رو سے یا دیگر طور پر، مطمئن ہو، —

(الف) کہ مدعا علیہ، مدعی کو دیر کروانے، یا عدالت کے کسی حکم نامے سے گریز کرنے یا کسی ایسی ڈگری میں جو اس کے خلاف صادر کی جائے مزاحمت کرنے یا اس کے اجرا میں تاخیر کرنے کی نیت سے، —

(i) فرار ہو گیا ہے یا عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود چھوڑ چکا ہے، یا

(ii) فرار ہونے والا ہے یا عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود چھوڑنے والا ہے، یا

(iii) اپنی جائیداد یا اس کا کوئی حصہ منتقل کر چکا ہے یا عدالت کے اختیار سماعت کی حدود سے ہٹا لے گیا ہے، یا

(ب) کہ مدعا علیہ ایسے حالات میں بھارت سے جانے والا ہے جس سے یہ معقول امکان پیدا ہو کہ مدعی کو کسی ایسی ڈگری کے اجرا میں رکاوٹ یا تاخیر ہوگی یا ہو سکتی ہے جو دعوے میں مدعا علیہ کے خلاف صادر کی جا سکے،

تو عدالت مدعا علیہ کو گرفتار کرنے اور عدالت میں اسے یہ وجہ بتانے کے لیے پیش کرنے کا وارنٹ جاری کر سکے گی کہ کیوں نہ وہ اپنی حاضری کی ضمانت مہیا کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ مدعا علیہ کو گرفتار نہیں کیا جائے گا اگر وہ وارنٹ کی تعمیل کرنے والے افسر کو وارنٹ میں مصرحہ کوئی ایسی رقم ادا کر دے جو مدعی کا ادعا پورا کرنے کے لیے کافی ہو؛ اور ایسی رقم عدالت اپنے پاس

جمع رکھے گی تاوقتیکہ مقدمے کا فیصلہ ہو جائے یا عدالت کوئی مزید حکم دے۔

ضمانت۔ 2-(1) جب مدعا علیہ ایسی وجہ بیان نہ کر سکے تو عدالت اسے یا تو اس کے خلاف ادعا کو پورا کرنے کے لیے کافی زر نقد یا دیگر جائیداد عدالت میں جمع کرنے یا دعوے کی سماعت کے دوران کسی وقت طلب کیے جانے پر اور کسی ایسی ڈگری کے ایفا تک جو دعوئی میں اس کے خلاف صادر کی جا سکے ضمانت مہیا کرنے کا حکم دے گی، یا ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ ایسی رقم کے متعلق ٹھیک سمجھے جو آخری ماقبل قاعدے کے فقرہ شرطیہ کے تحت مدعا علیہ سے ادا کی گئی ہوتی۔

(2) کسی مدعا علیہ کی حاضری کے لیے ہر ایک ضمانت کی رو سے وہ، ایسی حاضری سے قاصر رہنے کے لیے، زر نقد کی کوئی ایسی رقم ادا کرنے کا پابند ہوگا جس کا دعوئی میں مدعا علیہ کو ادا کرنے کا حکم دیا جائے۔

ضابطہ جب ضامن برأت کی درخواست دے۔ 3-(1) کسی مدعا علیہ کی حاضری کا کوئی ضامن کسی ایسی عدالت کو جس میں وہ ایسا ضامن بنا تھا اس کی ذمہ داری سے برأت کے لیے کسی بھی وقت درخواست دے سکتا ہے۔

(2) ایسی درخواست دیے جانے پر، عدالت مدعا علیہ کو حاضری کا سمن بھیجے گی یا، اگر وہ ٹھیک سمجھے پہلے اس کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کر سکے گی۔

(3) سمن یا وارنٹ کی تعمیل میں مدعا علیہ کی حاضری، یا اس کے رضا کارانہ حاضر ہونے پر، عدالت ضامن کو اس کی ذمہ داری سے بری ہونے کا حکم دے گی، اور مدعا علیہ کو نیا ضامن پیش کرنے کو کہے گی۔

ضابطہ جب مدعا علیہ ضمانت نہ دے سکے یا نئی ضمانت مہیا نہ کر سکے۔ 4-جب مدعا علیہ قاعدہ 2 یا قاعدہ 3 کے تحت کسی حکم کی تعمیل کرنے سے قاصر رہے، تو عدالت اسے دعوئی کے فیصلے تک یا، جب مدعا علیہ کے خلاف کوئی ڈگری صادر کی جائے، ڈگری کے ایفا ہونے تک، سول قید خانے میں بھیج دے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی شخص کو اس قاعدے کے تحت کسی بھی صورت میں چھ ماہ سے زائد کی مدت کے لیے قید خانے میں نہیں رکھا جائے گا، نہ ہی چھ ہفتوں سے زائد کی مدت کے لیے جب دعوئی کی شئے متدعویہ کی رقم یا مالیت پچاس روپے سے تجاوز نہ کرے:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ کسی شخص کو اس قاعدہ کے تحت قید خانے میں نہیں رکھا جائے گا جب اس نے ایسے حکم کی تعمیل کی ہو۔

فیصلے سے پہلے قرقی

مدعا علیہ کو کب جائیداد پیش کرنے کی ضمانت مہیا کرنے کو کہا جائے گا۔ 5-(1) جب، دعویٰ کے کسی مرحلے پر، عدالت بذریعہ بیان حلفی یا دیگر طور پر، مطمئن ہو کہ مدعا علیہ، کسی ایسی ڈگری کے اجرا کو روکنے یا اس میں تاخیر کرنے کی نیت سے جو اس کے خلاف صادر کی جا سکے،—

(الف) اس کی پوری جائیداد یا اس کا کوئی حصہ منتقل کرنے والا ہے، یا

(ب) عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود سے اس کی ساری جائیداد یا اس کا کوئی حصہ ہٹا لے جانے والا ہے،

تو عدالت مدعا علیہ کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ، اس کے مقرر کیے جانے والے وقت کے اندر، یا تو وہ مذکورہ جائیداد یا اس کی مالیت، یا اس کا ایسا جز جو ایفائے ڈگری کے لیے کافی ہو، جب مطلوب ہو پیش کرنے اور عدالت کے اختیار میں رکھنے کے لیے، ایسی رقم کی جس کی حکم میں صراحت کی جائے، ضمانت مہیا کرے، یا حاضر ہو کر یہ وجہ بتائے کہ کیوں نہ وہ ضمانت مہیا کرے۔

(2) مدعی، بجز اس کے کہ عدالت دیگر طور پر حکم دے، قرقی کے لیے مطلوب جائیداد اور اس کی تخمینہ مالیت کی صراحت کرے گا۔

(3) عدالت حکم میں اس طرح مصرحہ ساری جائیداد یا اس کے کسی جز کی مشروط قرقی کی ہدایت بھی دے سکتی ہے۔

(4) اگر قرقی کا کوئی حکم اس قاعدے کے ذیلی قاعدہ (1) کی توضیعات کی تعمیل کے بغیر صادر کیا گیا ہو، تو ایسی قرقی باطل ہوگی۔

قرقی جب وجہ نہ بتائی گئی ہو یا ضمانت مہیا نہ کی گئی ہو۔ 6-(1) جب مدعا علیہ یہ وجہ بتانے سے قاصر رہے کہ کیوں نہ وہ ضمانت مہیا کرے، یا مطلوب ضمانت، عدالت کے مقررہ وقت کے اندر، مہیا نہ کرے، تو عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ مصرحہ جائیداد، یا اس کا ایسا جز جو کسی ایسی ڈگری کے ایفا کے لیے کافی معلوم ہو جو دعویٰ میں صادر کی جا سکے، قرق کیا جائے۔

(2) جب مدعا علیہ ایسی وجہ بتائے یا مطلوبہ ضمانت مہیا کر دے، اور مصرحہ جائیداد یا اس کا کوئی جز قرق کیا گیا ہو، تو عدالت قرقی واپس لینے کا حکم کرے گی، یا ایسا دیگر حکم صادر کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

قرقی کرنے کا طریقہ۔ 7- بہ استثنا اس امر کے جو دیگر طور پر صریحاً وضع کیا گیا ہو، قرقی اجرائے ڈگری میں جائیداد کی قرقی کے لیے وضع کیے گئے طریقے سے کی جائے گی۔

فیصلے سے پہلے مقروقہ جائیداد کے دعویٰ کا عدالتی فیصلہ۔ 8- جب فیصلے سے پہلے مقروقہ جائیداد کا کوئی ادعا دائر کیا جائے، تو ایسے ادعا کا عدالتی فیصلہ زر نقد کی ادائیگی کے لیے اجرائے ڈگری میں مقروقہ جائیداد کے ادعا کے عدالتی فیصلے کے لیے یہاں قبل ازیں وضع شدہ طریقے سے کیا جائے گا۔

جب ضمانت دی گئی ہو یا دعویٰ خارج کیا گیا ہو تو قرقی واگذاشت کی جائے گی۔ 9- جب فیصلے سے پہلے قرقی کا حکم صادر کیا جائے، تو عدالت جب مدعا علیہ مطلوبہ ضمانت معہ قرقی کے خرچے کی ضمانت کے ادا کر دے، یا جب دعویٰ خارج ہو جائے، قرقی واگذاشت کرنے کا حکم صادر کرے گی۔

فیصلے سے پہلے قرقی کی بنا پر نہ تو لاتعلق اشخاص کے حقوق متاثر ہوں گے نہ ہی ڈگری دار کو نیلام کی درخواست دینے کی ممانعت ہوگی۔ 10- فیصلے سے پہلے قرقی کی بناء پر ایسے اشخاص کے، جو دعوے کے فریقین نہ ہوں، قرقی سے پہلے موجود حقوق متاثر نہ ہوں گے، نہ ہی ان سے کسی ایسے شخص کو جس کے پاس مدعا علیہ کے خلاف کوئی ڈگری ہو ایسی ڈگری کے اجرا میں زیر قرقی جائیداد کے نیلام کی درخواست دینے کی ممانعت ہوگی۔

فیصلے سے پہلے قرق کی گئی جائیداد اجرائے ڈگری میں دوبارہ قرق نہ ہوگی۔ 11- جب جائیداد اس آرڈر کی توضیعات کی رو سے زیر قرقی ہو اور مدعی کے حق میں بعد ازاں ڈگری صادر کی جائے، تو یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ایسی ڈگری کے اجرا کی درخواست پر جائیداد کی دوبارہ قرقی کی درخواست دی جائے۔

قرقی کی نسبت قابل اطلاق توضیعات۔ 11 الف-(1) کسی اجرائے ڈگری میں کی گئی قرقی کی نسبت قابل اطلاق اس مجموعے کی توضیعات کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، ایسی قرقی پر ہوگا جو فیصلے سے پہلے کی گئی ہو اور جو قاعدہ 11 کی توضیعات کی رو سے فیصلے کے بعد برقرار رہے۔

(2) کسی ایسے دعویٰ میں جو قصور کے لیے خارج کیا جائے فیصلے سے پہلے کی گئی کسی قرقی کی محض اس واقعے کی وجہ سے تجدید نہیں ہوگی کہ قصور کے لیے دعویٰ کے خارج ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور دعویٰ بحال ہو چکا ہے۔

زرعی پیداوار فیصلے سے پہلے قرقی کی مستوجب نہ ہوگی۔ 12-اس آرڈر کے کسی امر سے یہ متصور نہیں ہوگا کہ مدعی کو کسی کاشتکار کے قبضے میں کسی زرعی پیداوار کی قرقی کے لیے درخواست دینے کا اختیار ہے، یا ایسی پیداوار کی قرقی یا اسے پیش کرنے کا حکم دینے کا عدالت کو اختیار ہے۔

عدالت مطالبات خفیفہ غیر منقولہ جائیداد قرق نہ کرے گی۔ 13-اس آرڈر کے کسی امر سے یہ متصور نہیں ہوگا کہ کسی عدالت مطالبات خفیفہ کو غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کا حکم صادر کرنے کا اختیار ہے۔

آرڈر XXXIX

حکم امتناعی عارضی اور احکام درمیانی

حکم امتناعی عارضی

مقدمات جن میں حکم امتناعی عارضی صادر کیا جا سکتا ہے۔ 1- جب کسی دعویٰ میں بذریعہ بیان حلفی یا دیگر طور پر یہ ثابت کیا جائے —

(الف) کہ کسی دعویٰ میں جائیداد متنازعہ کو دعویٰ کے کسی فریق سے ضائع کیے جانے، نقصان پہنچانے یا منتقل کیے جانے کا، یا کسی اجرائے ڈگری میں بیجا طور پر فروخت کیے جانے کا خطرہ ہے، یا

(ب) کہ مدعا علیہ اپنے لین داروں کو فریب دینے کے نظریہ سے اس کی جائیداد ہٹالے جانے یا منتقل کرنے کی دھمکی دیتا ہے، یا اس کا ایسا ارادہ ہے،

(ج) کہ مدعا علیہ دعویٰ میں متنازعہ کسی جائیداد کی نسبت مدعی سے اس کا قبضہ لینے یا دیگر طور پر مدعی کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتا ہے،

تو عدالت بذریعہ حکم ایسے فعل سے باز رہنے کا عارضی حکم امتناعی عطا کرے گی، یا جائیداد کو ضائع کرنے، نقصان پہنچانے، منتقل کرنے، فروخت کرنے، ہٹالے جانے یا انتقال بذریعہ وصیت کرنے یا مدعی سے قبضہ لینے یا دعویٰ میں کسی متنازعہ جائیداد کی نسبت مدعی کو دیگر طور پر نقصان پہنچانے کے التوا اور انسداد کی غرض سے ایسا دیگر حکم صادر کر سکے گی جسے عدالت، دعویٰ کے فیصلے تک یا مزید احکامات تک ٹھیک سمجھے۔

معاہدہ شکنی دہرانے یا جاری رکھنے سے باز رکھنے کے لیے حکم امتناعی۔ 2-(1) کسی معاہدہ شکنی یا کسی قسم کے دیگر نقصان کے ارتکاب سے مدعا علیہ کو روکنے کے لیے کسی دعویٰ میں، خواہ

دعویٰ میں معاوضے کا ادعا کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، مدعی، دعویٰ کے آغاز کے بعد، کسی بھی وقت، اور خواہ فیصلے سے پہلے یا بعد میں، عدالت کو کسی ایسی معاہدہ شکنی یا ایسے نقصان کے جس کا استغاثہ کیا گیا ہو، یا اسی معاہدے سے پیدا ہونے والی یا اسی جائیداد یا حق کی نسبت اسی قسم کی معاہدہ شکنی یا نقصان کے ارتکاب سے مدعا علیہ کو روکنے کے لیے حکم امتناعی عارضی کی درخواست دے سکتا ہے۔

(2) عدالت بذریعہ حکم، حکم امتناعی کی مدت، حساب رکھنے، ضمانت دینے، یا کسی دیگر امر کے متعلق ایسی شرائط پر جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے، ایسا حکم امتناعی دے سکے گی۔

حکم امتناعی کی عدم تعمیل یا خلاف ورزی کا نتیجہ۔ 2الف-(1) قاعدہ 1 یا قاعدہ 2 کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم امتناعی یا دیگر حکم کی عدم تعمیل یا ایسی شرائط میں سے کسی شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں جن پر حکم امتناعی یا حکم صادر کیا گیا تھا، حکم امتناعی یا حکم صادر کرنے والی عدالت، یا کوئی ایسی عدالت جس کو دعویٰ یا کارروائی منتقل کی جائے، ایسی عدم تعمیل یا خلاف ورزی کرنے والے شخص کی جائیداد قرق کرنے کا حکم دے سکتی ہے، اور ایسے شخص کو اس مدت کے لیے جو تین ماہ سے زائد نہ ہو سول قید خانے میں زیر حراست رکھنے کا حکم بھی دے سکتی ہے، تاوقتیکہ عدالت اسی اثنا میں اس کی رہائی کا حکم دے۔

(2) اس قاعدے کے تحت کی گئی کوئی قرقی ایک سال سے زائد کے لیے موثر نہ رہے گی، جس مدت کے اختتام پر، اگر عدم تعمیل یا خلاف ورزی جاری رہے، مقروقہ جائیداد نیلام کی جائے گی اور زر نیلام میں سے، عدالت متاثر فریق کو ایسا معاوضہ دلائے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، اس کے حقدار فریق کو ادا کرے گی۔

حکم امتناعی عطا کرنے سے پہلے عدالت مخالف فریق کو نوٹس دے گی۔ 3- عدالت تمام صورتوں میں، بجز اس کے کہ جب یہ معلوم ہو کہ حکم امتناعی عطا کرنے کا مقصد تاخیر کی وجہ سے فوت ہو جائے گا، حکم امتناعی عطا کرنے سے پہلے، اس کے لیے درخواست کا نوٹس مخالف فریق کو دے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب مخالف فریق کو درخواست کا نوٹس دیئے بغیر حکم امتناعی عطا کرنے کی تجویز ہو، تو عدالت اپنی اس رائے کی وجوہات قلمبند کرے گی کہ حکم امتناعی عطا کرنے کا مقصد تاخیر کی وجہ سے فوت ہو جائے گا، اور درخواست دہندہ کو یہ حکم دے گی کہ —

(الف) وہ مخالف فریق کو، حکم امتناعی عطا کیے جانے کے حکم کے بعد فوری طور پر، حکم امتناعی کی درخواست کی ایک نقل معہ مندرجہ ذیل نقول کے حوالے کردے یا اسے رجسٹری ڈاک کے ذریعے بھیج دے —

(i) درخواست کی تائید میں دائر کیے گئے بیان حلفی کی ایک نقل؛

(ii) عرضی دعویٰ کی ایک نقل؛اور

(iii) ایسی دستاویز کی نقول جن پر درخواست دہندہ انحصار کرتا ہو،اور

(ب) وہ اس تاریخ پر جس پر ایسا حکم امتناعی عطا کیا جائے یا فوری بعد والی تاریخ پر، ایک بیان حلفی دائر کرے جس میں یہ درج ہو کہ متذکرہ بالا نقول اس طرح حوالے کی گئی یا بھیجی گئی ہیں۔

عدالت حکم امتناعی کی درخواست کو تیس دنوں کے اندر نبٹائے گی۔

3الف- جب مخالف فریق کو نوٹس دیئے بغیر کوئی حکم امتناعی عطا کیا گیا ہو، تو عدالت ایسی تاریخ سے جس پر حکم امتناعی عطا کیا گیا تھا تیس دنوں کے اندر درخواست کو حتمی طور پر نبٹانے کی کوشش کرے گی؛ اور جب وہ ایسا نہ کر سکے، تو وہ اپنی معذوری کی وجوہات قلمبند کرے گی۔

حکم امتناعی کا حکم خارج، بدلا یا منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

4- کسی حکم امتناعی کا کوئی حکم ایسے فریق کی اس کو دی گئی درخواست پر جو ایسے حکم سے مطمئن نہ ہو، عدالت خارج کر سکتی ہے یا بدل سکتی ہے یا اسے منسوخ کر سکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر حکم امتناعی عارضی کی کسی درخواست میں یا ایسی درخواست کی تائید کرنے والے کسی بیان حلفی میں، کسی فریق نے جان بوجھ کر کسی اہم تفصیل کی نسبت جھوٹا یا گمراہ کن بیان دیا ہو اور حکم امتناعی مخالف فریق کو نوٹس دیے بغیر کیا گیا تھا، تو عدالت حکم امتناعی منسوخ کر دے گی سوائے اس کے کہ، ایسی وجوہات کی بنا پر جو قلمبند کی جائیں گی، وہ اس پر غور کرے کہ انصاف کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری نہیں ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ جب حکم امتناعی کا حکم کسی فریق کو سنے جانے کا موقعہ دینے کے بعد صادر کیا گیا ہو، تو حکم کو اس فریق کی درخواست پر خارج نہیں کیا جائے گا، بدلا نہیں جائے گا یا منسوخ نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ جب ایسے اخراج، بدلے جانے یا منسوخ کرنے کا امر حالات بدل جانے کی وجہ سے ضروری ہو جائے، یا تاوقتیکہ عدالت مطمئن ہو کہ اس حکم کی وجہ سے اس فریق کو بیجا مشکلات پیش آئی ہیں۔

کارپوریشن کے نام حکم امتناعی کی رو سے اس کے افسران حکم کے پابند ہوں گے۔

5- کسی کارپوریشن کے نام کیے گئے کسی حکم امتناعی کی رو سے نہ صرف خود کارپوریشن اس کی پابند ہو گی، بلکہ کارپوریشن کے ایسے تمام اراکین اور افسران بھی پابند ہوں گے جن کے ذاتی فعل کو روکنے کا حکم ہو۔

احکام درمیانی

عارضی نیلام کے حکم کا اختیار۔ 6- عدالت دعویٰ کے کسی فریق کی درخواست پر، کسی ایسے شخص کے ذریعے جس کا نام ایسے حکم میں درج ہو، اور ایسے طریقے سے اور ایسی شرائط پر جسے وہ ٹھیک سمجھے، کسی جائیداد منقولہ کے نیلام کا حکم دے سکتی ہے، جو ایسے دعویٰ کی شئے متدعویہ ہو یا ایسے دعویٰ میں فیصلے سے پہلے قرق کی گئی ہو، جو فوری اور قدرتی طور پر خراب ہونے والی ہو، یا جسے کسی دیگر منصفانہ اور معقول وجہ سے فوراً نیلام کر دینا چاہئے۔

شئے متدعویہ کو روکنا، اس کا تحفظ، معاینہ وغیرہ۔ 7-(1) عدالت، دعویٰ کے کسی فریق کی درخواست پر، اور ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، —

(الف) کسی ایسی جائیداد کو روکنے، اس کے تحفظ یا معاینے کا حکم صادر کر سکے گی جو ایسے دعویٰ کی شئے متدعویہ ہو، یا جس کے متعلق اس میں کوئی سوال پیدا ہو سکے؛

(ب) متذکرہ بالا تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے کسی شخص کو ایسے دعویٰ کے کسی دیگر فریق کے قبضے میں کسی اراضی یا عمارت پر یا اس کے اندر داخلے کا مجاز کر سکے گی؛ اور

(ج) متذکرہ بالا تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے کوئی ایسے نمونے لینے، یا کوئی مشاہدہ یا تجربہ کرنے کا مجاز بنا سکے گی، جو پوری معلومات یا شہادت حاصل کرنے کی غرض سے ضروری یا قرین مصلحت سمجھا جائے۔

(2) حکم نامے کی تعمیل کی نسبت توضیعات کا اطلاق، مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس قاعدے کے تحت داخلے کے مجاز اشخاص پر ہوگا۔

ایسے احکام کی درخواست نوٹس کے بعد دی جائے گی۔ 8-(1) قاعدہ 6 یا قاعدہ 7 کے تحت کسی حکم کے لیے مدعی کی کوئی درخواست دعویٰ دائر کرنے کے بعد کسی وقت دی جا سکتی ہے۔

(2) اسی قسم کے حکم کے لیے مدعا علیہ کو کوئی درخواست حاضری کے بعد کسی وقت دی جا سکتی ہے۔

(3) اس غرض کے لیے دی گئی درخواست پر قاعدہ 6 یا قاعدہ 7 کے تحت کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے، عدالت، بجز اس کے کہ جب یہ معلوم ہو کہ ایسا حکم صادر کرنے کا مقصد تاخیر کی وجہ سے فوت ہو جائے گا، مخالف فریق کو اس کا نوٹس بھجوائے گی۔

فریق کو کب ایسی اراضی کا جو شئے متدعویہ ہو، فوری قبضہ دلا یا جائے۔ 9- جب حکومت کو مال گذاری ادا کرنے والی اراضی، یا قابل نیلام حقیت، دعویٰ کی شئے متدعویہ ہو، اگر ایسی اراضی یا حقیت کا قابض فریق سرکاری مال گذاری، یا حقیت کے مالک کو واجب الادا مالیہ ادا نہ کرے، جیسی کہ صورت ہو، اور اس کے نتیجے میں ایسی اراضی یا حقیت کے نیلام کا حکم ہوا ہو، تو ایسی اراضی یا حقیت میں مفاد رکھنے کے دعویٰ دار دعویٰ کے کسی دیگر فریق کو، نیلام سے پہلے واجب الادا مال گذاری یا مالیہ کی ادائیگی پر (اورعدالت کے اختیار تمیزی سے معہ یا بلا ضمانت)، اراضی یا حقیت کا فوری قبضہ دلایا جا سکتا ہے؛

اور عدالت اپنی ڈگری میں نادہندہ کے خلاف اس طرح اداشدہ رقم کا حکم ایسی شرح سے جسے عدالت ٹھیک سمجھے اس پر سود کے ساتھ دے سکتی ہے یا ایسے حسابات کی کسی مجرائی میں جن کا دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کے مطابق حکم دیا جا سکے، اس طرح اداشدہ رقم کا ایسی شرح پر جس کا عدالت حکم دے سود کے ساتھ بار عائد کر سکتی ہے۔

عدالت میں زرنقد وغیرہ جمع کروانا۔ 10- جب کسی دعویٰ کی شئے متدعویہ زرنقد یا قابل حوالگی کوئی شئے ہو اور اس کا کوئی فریق یہ قبول کرلے کہ اس کے پاس ایسا زرنقد یا دیگر شئے دوسرے فریق کی امانت کے طور پر ہے، یا یہ کہ وہ دوسرے فریق کی ہے یا اس کو دی جانی ہے، تو عدالت اپنی مزید ہدایت کے تابع، اسے عدالت میں جمع کروانے یا موخر الذکر فریق کو حوالے کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

آرڈر-XL

سپرداروں کی تقرری

سپرداروں کی تقرری۔ 1-(1) جب عدالت کو یہ منصفانہ اور باسہولت معلوم ہو، تو وہ بذریعہ حکم —

(الف) خواہ ڈگری سے پہلے یا بعد میں، کسی جائیداد کا سپردار مقرر کر سکتی ہے؛

(ب) کسی شخص کو جائیداد کے قبضے یا تحویل سے ہٹا سکتی ہے؛

(ج) اسے سپردار کے قبضے، تحویل یا انتظام میں دے سکتی ہے؛ اور

(د) سپردار کو دعویٰ دائر کرنے اور ان کی جوابدہی اور جائیداد کی وصولی، انتظام، تحفظ، حفاظت اور سدھار، اس کے کرائے اور منافعوں کی وصولی، ایسے کرایوں اور منافعوں کے استعمال اور منتقلی اور

دستاویزات کی تکمیل کی نسبت ایسے تمام اختیارات جو خود مالک کو حاصل ہوں، یا ایسے اختیارات میں سے کوئی اختیار تفویض کر سکے گی جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے۔

(2) اس قاعدے کے کسی امر سے عدالت کو کسی ایسے شخص کو جائیداد کے قبضے یا تحویل سے ہٹانے کا اختیار نہیں ہوگا جسے اس طرح ہٹانے کا حق دعویٰ کے کسی فریق کو حاصل نہیں ہے۔

محنتانہ۔ 2- عدالت عام یا خصوصی حکم کے ذریعے سپردار کی خدمات کے لیے محنتانے کے طور پر ادا کی جانے والی رقم مقرر کر سکتی ہے۔

فرائض۔ 3- اس طرح مقرر کیا گیا ہر ایک سپردار —

(الف) ایسی ضمانت مہیا کرے گا (اگر کوئی ہو) جسے عدالت، ایسی اشیاء کا باضابطہ حساب دینے کے لیے ٹھیک سمجھے جنہیں وہ جائیداد کی نسبت وصول کرے گا؛

(ب) اپنے حسابات ایسی مدتوں پر اور ایسے فارم میں پیش کرے گا جن کا عدالت حکم دے؛

(ج) اس کی طرف سے واجب الادا رقم ادا کرے گا جس کا عدالت حکم دے؛ اور

(د) کسی ایسے نقصان کا ذمہ دار ہوگا جو جائیداد کو اس کے دانستہ قصور یا شدید غفلت کی وجہ سے ہوا ہو۔

سپردار کے فرائض کی تعمیل۔ 4- جب کوئی سپردار —

(الف) ایسی مدتوں پر اور ایسے فارم میں جن کا عدالت حکم دے اپنے حسابات پیش نہ کرے، یا

(ب) اس کی طرف سے واجب الادا ایسی رقم ادا نہ کرے جس کا عدالت حکم دے، یا

(ج) اپنے دانستہ قصور یا شدید غفلت سے جائیداد کو نقصان پہنچائے،

تو عدالت اس کی جائیداد قرق کرنے کا حکم دے سکتی ہے اور ایسی جائیداد نیلام کر سکتی ہے، اور زر نیلام کا استعمال اس کی طرف سے واجب الادا پائی گئی کسی رقم یا اس سے واقع ہوئے کسی نقصان کو پورا کرنے کے لیے کر سکتی ہے، اور بقایا رقم (اگر کوئی ہو) سپردار کو ادا کرے گی۔

کلکٹر کو کب سپردار مقرر کیا جا سکتا ہے۔ 5- جب جائیداد حکومت کو مالگذاری ادا کرنے والی اراضی ہو، یا ایسی اراضی ہو جس کی مالگذاری منتقل کی گئی ہو یا معاوضے کے عوض میں چھوڑ دی گئی ہو، اور عدالت یہ سمجھے کہ متعلقہ افراد کے مفادات کلکٹر کے انتظام سے بہتر ہو جائیں گے، تو عدالت، کلکٹر کی رضامندی سے، اسے ایسی جائیداد کا سپردار مقرر کر سکے گی۔

آرڈر - XLI

ابتدائی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

اپیل کا فارم - یادداشت کے ہمراہ کیا ہونا چاہیئے۔ 1-(1) ہر ایک اپیل ایک یادداشت کی شکل میں دائر کی جائے گی جس پر اپیلانٹ یا اس کے وکیل کے دستخط ہونگے اور عدالت یا ایسے افسر کو پیش کی جائے گی جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے۔ یادداشت کے ہمراہ فیصلہ کی ایک نقل ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب دو یا زائد دعووں کی سماعت ایک ساتھ کی گئی ہو اور ان کا مشترکہ فیصلہ دیا گیا ہو اور اسی فیصلے کے تحت کسی ڈگری کے خلاف دو یا زائد اپیلیں کی جائیں خواہ اسی اپیلانٹ سے یا مختلف اپیلانٹوں سے، تو عدالت اپیل فیصلے کی ایک نقل سے زائد نقلیں دائر کرنے سے مستثنیٰ کر سکے گی۔

یادداشت کے مندرجات۔ (2) یادداشت میں، مختصر طور پر اور الگ الگ مدات کے تحت، کسی دلیل یا تحریر کے بغیر اس ڈگری کے عذرات کی وجوہات درج کی جائیں گی جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو؛ اور ایسی وجوہات پر سلسلہ وار نمبر لگایا جائے گا۔

(3) جب اپیل زر نقد کی ادائیگی کی کسی ڈگری کے خلاف ہو، تو اپیلانٹ، ایسے وقت کے اندر جس کی عدالت اپیل اجازت دے، اپیل میں متنازعہ رقم جمع کرے گا یا اس کی نسبت ایسی ضمانت مہیا کرے گا جسے عدالت ٹھیک سمجھے۔

ایسے موجبات جو اپیل میں لکھے جائیں گے۔ 2-اپیلانٹ، عدالت کی اجازت کے سوا، عذر کی کوئی ایسی وجہ بیان نہیں کرے گا یا اس کی تائید میں اس کی سماعت نہیں ہوگی جو اپیل کی یادداشت میں درج نہ ہو؛ لیکن عدالت اپیل، اپیل کا فیصلہ کرتے وقت، اپیل کی یادداشت میں درج یا اس قاعدے کے تحت عدالت کی اجازت سے پیش کیے گئے موجبات کی پابند نہ ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اپنا فیصلہ کسی دیگر وجہ پر قائم نہ کرے گی تاوقتیکہ ایسے فریق کو جو اس فیصلے سے متاثر ہو سکتا ہو اس وجہ پر مقدمہ لڑنے کا معقول موقع مل چکا ہو۔

یادداشت کی استرداد یا ترمیم۔ 3-(1) جب اپیل کی یادداشت یہاں قبل ازیں مقررہ طریقے سے مرتب نہ کی گئی ہو، اسے نامنظور کیا جا سکتا ہے، یا عدالت کے مقرر کیے جانے والے وقت کے اندر ترمیم

کی غرض سے یا اسی وقت ترمیم کے لیے اپیلانٹ کو واپس کی جا سکتی ہے۔

(2) جب عدالت کوئی یادداشت نامنظور کر دے، تو وہ ایسی نامنظوری کی وجوہات قلمبند کرے گی۔

(3) جب اپیل کی کوئی یادداشت ترمیم کی جائے، تو جج، یا ایسا افسر جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے، ترمیم پر اپنے دستخط یا مختصر دستخط کرے گا۔

تاخیر کی معافی کی درخواست۔ 3الف-(1) جب کوئی اپیل اس کے لیے مصرحہ میعاد سماعت کی مدت منقضی ہونے کے بعد پیش کی جائے، تو اس کے ہمراہ ایک درخواست ہوگی جس کی تائید میں ایسا بیان حلفی ہوگا جس میں ایسے واقعات تحریر ہوں جن پر اپیلانٹ عدالت کے اس اطمینان کے لیے انحصار کرے کہ اس کے پاس ایسی مدت کے اندر اپیل دائر نہ کرنے کی معقول وجہ موجود تھی۔

(2) اگر عدالت رسپانڈنٹ کو نوٹس جاری کیے بغیر درخواست نامنظور کرنے کی کوئی وجہ نہ پائے، تو اس کا نوٹس رسپانڈنٹ کو جاری کیا جائے گا اور قاعدہ 11 یا قاعدہ 13 کے تحت، جیسی کہ صورت ہو، اپیل پر مزید کارروائی کرنے سے پہلے عدالت اس امر کا حتمی فیصلہ کرے گی۔

(3) جب کوئی درخواست ذیلی قاعدہ (1) کے تحت دی گئی ہو، تو عدالت ایسی ڈگری کے اجرا کے التوا کا کوئی حکم تب تک صادر نہیں کرے گی جس کے خلاف اپیل دائر کرنے کی تجویز ہو جب تک عدالت، قاعدہ 11 کے تحت سماعت کے بعد، اپیل کی سماعت کا فیصلہ نہ کرے۔

کئی مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک شخص ساری ڈگری کی منسوخی حاصل کر سکتا ہے جبکہ اس میں ایسی بنا پر کارروائی ہو رہی ہو جو سب کے لئے مشترکہ ہو۔ 4- جب کسی دعویٰ میں ایک سے زائد مدعیان یا مدعا علیہم ہوں، اور ایسی ڈگری جس کی اپیل ہوئی ہو کسی ایسی وجہ پر مبنی ہو جو تمام مدعیان یا تمام مدعا علیہم کے لیے مشترکہ ہو، تو مدعیان یا مدعا علیہم میں سے کوئی ایک ساری ڈگری کے خلاف اپیل کر سکے گا، اور اس کے بعد عدالت اپیل تمام مدعیان یا مدعا علیہم، کے حق میں، جیسی کہ صورت ہو، ڈگری کو منسوخ کر سکے گی یا تبدیل کر سکے گی۔

کارروائی اور اجرا کا التوا

عدالت اپیل کی طرف سے التوا۔ 5-(1) کوئی اپیل کسی ایسی ڈگری یا حکم کے تحت کارروائی کے التوا کے طور پر موثر نہ ہوگی جس کے خلاف اپیل ہوئی ہو بجز اس کے کہ جس کا عدالت اپیل حکم دے، نا ہی کسی ڈگری کے اجرا کو صرف اس وجہ سے ملتوی کیا جائے گا کہ ڈگری کے خلاف اپیل دائر ہوئی ہے؛ لیکن

عدالت اپیل معقول وجہ کی بنا پر ایسی ڈگری کے اجرا کو ملتوی کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

تشریح - ڈگری کے اجرا کے التوا کے لیے عدالت اپیل کا کوئی حکم ابتدائی عدالت کو ایسے حکم کی ترسیل کی تاریخ سے موثر ہوگا، لیکن اپیلانٹ کے حلف پر دیئے گئے ایسے بیان حلفی کو، جو اس کے ذاتی علم پر مبنی ہو، جس میں یہ بیان درج ہو کہ اجرائے ڈگری کے التوا کا ایک حکم عدالت اپیل نے صادر کیا ہے، عدالت اپیل سے اجرا کے التوا کے حکم یا اس کے خلاف کسی حکم کی وصولی کے دوران، ابتدائی عدالت ملحوظ رکھے گی۔

ایسی عدالت کی طرف سے التوا جس نے ڈگری صادر کی ہو۔ (2) جب کسی قابل اپیل ڈگری کے اجرا کے التوا کے لیے درخواست اس کے خلاف اپیل کے لیے دیے گئے وقت کے منقضی ہونے سے پہلے دی جائے، تو ایسی عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو ظاہر کی گئی معقول وجہ پر اجرا کے التوا کا حکم دے سکے گی۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) یا ذیلی قاعدہ (2) کے تحت اجرا کے التوا کا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ عدالت مطمئن ہو ——

(الف) کہ اجرا کے التوا کے لیے درخواست دینے والے فریق کو سوائے اس کے کہ حکم صادر کیا جائے بہت نقصان ہوسکتا ہے؛

(ب) کہ درخواست بلا غیر معقول تاخیر کے دی گئی ہے؛ اور

(ج) کہ درخواست دہندہ نے ایسی ڈگری یا حکم کی باضابطہ انجام دہی کے لیے ضمانت دی ہے جس کا بالآخر وہ پابند ہے۔

(4) ذیلی قاعدہ (3) کی توضیعات کے تابع، عدالت درخواست کی سماعت کے دوران اجرا کے التوا کا یکطرفہ حکم دے سکتی ہے۔

(5) متذکرہ ذیلی قواعد میں درج کسی امر کے باوجود، جب اپیلانٹ قاعدہ 1 کے ذیلی قاعدہ (3) میں مصرحہ رقم جمع نہ کرے یا ضمانت مہیا نہ کرے، تو عدالت ڈگری کے اجرا کے التوا کا حکم صادر نہیں کرے گی۔

ایسی ڈگری کے، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہوئی، اجرا کے حکم کی صورت میں ضمانت۔ 6-(1) جب ایسی ڈگری کے اجرا کا حکم صادر کیا جائے جس کے خلاف کوئی اپیل زیر سماعت ہو، تو ایسی عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو، اپیلانٹ سے ظاہر کی گئی معقول وجہ پر، کسی ایسی جائیداد کی بحالی کے لیے ضمانت طلب کرے گی جو اجرائے ڈگری میں یا ایسی جائیداد کی مالیت کی ادائیگی اور عدالت اپیل کی ڈگری یا حکم کی باضابطہ انجام دہی کے لیے لی جاسکے یا لی گئی ہو، یا عدالت اپیل ویسی ہی وجہ پر ایسی عدالت کو،

جس نے ڈگری صادر کی ہو، ایسی ضمانت لینے کی ہدایت دے سکتی ہے۔

(2) جب اجرائے ڈگری میں غیر منقولہ جائیداد کے نیلام کا حکم صادر کیا گیا ہو، اور ایسی ڈگری کی اپیل زیر سماعت ہو، تو نیلام، ایسی عدالت کو جس نے حکم صادر کیا ہو مدیون ڈگری کی درخواست پر، ضمانت دینے کی نسبت ایسی شرائط پر یا دیگر طور پر جنہیں عدالت ٹھیک سمجھے اپیل کے فیصلے تک ملتوی کیا جائے گا۔

7-حذف —

اجرائے ڈگری میں کیے گئے حکم کے خلاف اپیل میں اختیارات کا استعمال۔ 8-جب ڈگری کے خلاف نہیں بلکہ ایسی ڈگری کے اجرا میں صادر کیے گئے کسی حکم کے خلاف کوئی اپیل کی جا سکے یا کی گئی ہو تو قواعد 5 اور 6 کی رو سے تفویض کیے گئے اختیارات قابل استعمال ہوں گے۔

اپیل کے داخلے پر ضابطہ

یادداشت اپیل کی رجسٹری۔ 9-(1) وہ عدالت جس کی ڈگری کے خلاف اپیل ہوتی ہے، اپیل کی یادداشت کو داخل کرے گی اور اس پر پیش کئے جانے کی تاریخ ڈالے گی اور اپیل کو، اس غرض کے لئے رکھے گئے رجسٹر میں درج کرے گی۔

اپیلوں کا رجسٹر۔ (2) ایسے رجسٹر کو اپیلوں کا رجسٹر کہا جائے گا۔

عدالت اپیل اپیلانٹ کو خرچے کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دے سکے گی۔ 10-(1) عدالت اپیل اپنے اختیار تمیزی سے یا تو رسپانڈنٹ کو حاضر ہو کر جوابدہی کرنے کے لیے طلب کرنے سے پہلے یا بعد ازاں رسپانڈنٹ کی درخواست پر، اپیلانٹ سے اپیل، یا اصل دعویٰ، یا دونوں کے خرچے کی ضمانت کا مطالبہ کر سکتی ہے:

جب اپیلانٹ بھارت سے باہر رہائش رکھتا ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ عدالت ایسی تمام صورتوں میں ایسی ضمانت کا مطالبہ کرے گی جن میں اپیلانٹ بھارت سے باہر رہائش رکھتا ہو، اور اس کے پاس اس جائیداد کے سوا (اگر کوئی ہو) جس کی نسبت اپیل ہو بھارت میں کوئی معقول غیر منقولہ جائیداد نہ ہو۔

(2) جب ایسی ضمانت ایسے وقت کے اندر مہیا نہ کی جائے جس کا عدالت حکم دے، تو عدالت اپیل کو مسترد کر دے گی۔

ماتحت عدالت کونوٹس بھیجے بغیر اپیل خارج کرنے کا اختیار۔ 11-(1) عدالت اپیل، اپیلانٹ یا اس کے وکیل کو سننے کی تاریخ مقرر کرنے کے بعد اگر وہ اس تاریخ پر حاضر ہو حسبہ اسے سننے کے بعد اپیل خارج کر سکے گی۔

(2) اگر مقررہ تاریخ پر یا کسی ایسی دیگر تاریخ پر جس پر سماعت ملتوی کی جائے اپیلانٹ سماعت کے لیے اپیل کے بلاوے پر حاضر نہ ہو، تو عدالت حکم صادر کرے گی کہ اپیل خارج کی جائے۔

(3) اس قاعدے کے تحت کسی اپیل کے اخراج کی اطلاع اس عدالت کو دی جائے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو۔

(4) جب کوئی ایسی عدالت اپیل، جو عدالت عالیہ نہ ہو، ذیلی قاعدہ (1) کے تحت اپیل خارج کردے، تو وہ ایک فیصلہ دے گی، جس میں ایسا کرنے کی اس کی مختصر وجوہات قلمبند ہوں، اور فیصلے کے مطابق ایک ڈگری مرتب کی جائے گی۔

ایسا وقت جس کے اندر قاعدہ 11 کے تحت سماعت ختم ہونی چاہیے۔ 11 الف- قاعدہ 11 کے تحت ہر ایک اپیل کی سماعت جتنی جلد ممکن ہو سکے، کی جائے گی اور کوشش کی جائے گی کہ ایسی سماعت ایسی تاریخ سے جس پر اپیل کی یادداشت دائر کی جائے ساٹھ دنوں کے اندر مکمل ہو جائے۔

اپیل کی سماعت کی تاریخ۔ 12-(1) تاوقتیکہ عدالت اپیل قاعدہ 11 کے تحت اپیل خارج کردے، وہ اپیل کی سماعت کی تاریخ مقرر کرے گی۔

(2) ایسی تاریخ عدالت کے رواں کام کاج کے حوالے سے مقرر کی جائے گی۔

13- حذف۔

اپیل کی سماعت کی تاریخ کے نوٹس کی اشاعت اور تعمیل۔ 14-(1) قاعدہ 12 کے تحت مقررہ تاریخ کا نوٹس عدالت اپیل میں چسپاں کیا جائے گا، اور ویسا ہی نوٹس عدالت اپیل ایسی عدالت کو بھیجے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی جائے، اور عدالت اپیل میں رسپانڈنٹ یا اس کے وکیل سے اس کی تعمیل ایسے طریقے سے کروائی جائے گی جو حاضر ہو کر جوابدہی کرنے کے لیے سمن کی مدعا علیہ سے تعمیل کے لیے وضع کیا گیا ہے؛ اور ایسے سمن، اور اس کی تعمیل کے حوالے سے کارروائی پر قابل اطلاق تمام توضیحات کا اطلاق ایسے نوٹس کی تعمیل پر ہوگا۔

عدالت اپیل خود نوٹس کی تعمیل کروا سکے گی۔ (2) ایسی عدالت کو نوٹس بھیجنے کے بجائے جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے، عدالت اپیل خود نوٹس کی تعمیل اوپر محولہ توضیحات کے تحت رسپانڈنٹ یا

اس کے وکیل پر کروا سکتی ہے۔

(3) رسپانڈنٹ کو بھیجے جانے والے نوٹس کے ہمراہ اپیل کی یادداشت کی ایک نقل ہوگی۔

(4) ذیلی قاعدہ (1) میں درج کسی نقیض امر کے باوجود، یہ ضروری نہیں ہوگا کہ عدالت اپیل میں پہلی بار شریک کیے گئے شخص کے سوا کسی رسپانڈنٹ سے اپیل کی ضمنی کسی کارروائی کے نوٹس پر تعمیل کروائی جائے، تاوقتیکہ وہ حاضر ہوا ہو اور اس نے ابتدائی عدالت میں رسمی تحریر دائر کی ہو یا اپیل میں حاضر ہوا ہو۔

(5) ذیلی قاعدہ (4) کے کسی امر سے اپیل میں محولہ رسپانڈنٹ کو اس کی جوابدہی کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی۔

15-حذف۔

سماعت پر ضابطہ

<u>شروع کرنے کا حق۔</u> 16-(1) مقررہ تاریخ پر، یا کسی ایسی دیگر تاریخ پر جس پر سماعت ملتوی کی جائے، اپیل کی تائید میں اپیلانٹ کی سماعت کی جائے گی۔

(2) اس کے بعد عدالت، اگر وہ اسی وقت اپیل خارج نہ کرے، اپیل کے خلاف رسپانڈنٹ کی سماعت کرے گی، اور ایسی صورت میں اپیلانٹ کو جواب کا استحقاق ہوگا۔

<u>اپیلانٹ کی عدم پیروی کی وجہ سے اپیل کا اخراج۔</u> 17-(1) جب مقررہ تاریخ پر، یا کسی ایسی دیگر تاریخ پر جس پر سماعت ملتوی کی جائے، جب سماعت کے لیے اپیل کے بلاوے پر اپیلانٹ حاضر نہ ہو، تو عدالت حکم صادر کرے گی کہ اپیل خارج کی جائے۔

تشریح - اس ذیلی قاعدے کے کسی امر سے یہ مفہوم نہیں لیا جائے گا کہ عدالت کو نفس معاملہ کی بنا پر اپیل خارج کرنے کا اختیار ہے۔

<u>اپیل کی یک طرفہ سماعت۔</u> (2) جب اپیلانٹ حاضر ہو اور رسپانڈنٹ حاضر نہ ہو، تو اپیل کی یکطرفہ سماعت ہوگی۔

18-حذف۔

<u>عدم پیروی کے لیے خارج کی گئی اپیل کا مکرر داخلہ۔</u> 19-جب کوئی اپیل قاعدہ 11، ذیلی قاعدہ (2) یا قاعدہ 17 کے تحت خارج کی جائے، تو اپیلانٹ اپیل کے مکرر داخلے کے لیے عدالت اپیل کو درخواست دے سکتا ہے؛ اور، جب یہ ثابت کیا جائے کہ سماعت کے لیے اپیل کے بلاوے پر وہ کسی

معقول وجہ کی بنا پر حاضر نہ ہو سکا یا اس طرح مطلوب رقم جمع نہ کر سکا، تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر یا دیگر طور پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اپیل کو مکرر داخل کرے گی۔

سماعت ملتوی کرنے اور ایسے اشخاص کو حکم دینے کا اختیار جو مدعا علیہم بنائے جانے میں دلچسپی رکھنے والے معلوم ہوں۔

20-(1) جب سماعت پر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جو ایسی عدالت میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے گی دعویٰ میں فریق تھا، لیکن اسے اپیل کا فریق نہیں بنایا گیا ہے، اپیل کے نتیجے میں مفاد رکھتا ہے، تو عدالت سماعت کو عدالت کے ذریعہ مقرر کی جانے والی آئندہ تاریخ تک ملتوی کر سکتی ہے اور ایسے شخص کو مدعا علیہ بنانے کا حکم دے سکتی ہے۔

(2) اس قاعدے کے تحت کسی مدعا علیہ کو، اپیل کی میعاد سماعت منقضی ہونے کے بعد، شریک نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ عدالت، قلمبند کی جانے والی وجوہات پر، خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، ایسا کرنے کی اجازت دے۔

ایسے رسپانڈنٹ کی درخواست پر مکرر سماعت جس کے خلاف یکطرفہ ڈگری صادر کی گئی ہو۔

21-جب کسی اپیل کی یکطرفہ سماعت کی جائے اور رسپانڈنٹ کے خلاف فیصلہ سنایا جائے، تو عدالت اپیل کو اپیل کی مکرر سماعت کرنے کی درخواست دے سکتا ہے، اور اگر وہ عدالت کو مطمئن کر دے کہ نوٹس پر باضابطہ تعمیل نہیں ہوئی تھی یا یہ کہ سماعت کے لیے اپیل کے بلاوے پر وہ معقول وجہ کی بنا پر حاضر نہ ہو سکا، تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر جنہیں وہ اس پر عائد کرنا ٹھیک سمجھے یا دیگر طور پر اپیل کی مکرر سماعت کرے گی۔

سماعت پر رسپانڈنٹ ڈگری پر عذر کر سکے گا گویا کہ اس نے الگ اپیل دائر کی ہو۔

22-(1) کوئی رسپانڈنٹ اگرچہ ڈگری کی تائید ہی نہ کر سکے گا بلکہ یہ بھی بیان کر سکے گا کہ کسی تنقیح کی نسبت نچلی عدالت میں اس کے خلاف کیا گیا فیصلہ اس کے حق میں ہونا چاہیے تھا، نیز ڈگری پر کوئی ایسا جوابی عذر بھی دے سکے گا جو وہ اپیل کے طور پر دے سکتا تھا۔ بشرطیکہ اس نے ایسا عذر عدالت اپیل میں اپیل کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ کے نوٹس پر اس کی یا اس کے وکیل کی تعمیل کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر، یا ایسے مزید وقت کے اندر دائر کیا ہو جس کی عدالت اپیل اجازت دینا ٹھیک سمجھے۔

تشریح۔ کوئی رسپانڈنٹ جو ایسے فیصلے میں عدالت کے فیصلے سے ناراض ہو جن پر ایسی ڈگری مبنی ہو جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، اس قاعدے کے تحت اس ڈگری کی نسبت جوابی عذر کر سکتا ہے جہاں تک وہ

اس فیصلے پر مبنی ہو، اس امر کے باجود کہ کسی ایسے دیگر فیصلے پر عدالت کے فیصلے کی وجہ سے جو دعویٰ کے فیصلے کے لیے کافی ہو، ڈگری، کلی یا جزوی طور پر، اس رسپانڈنٹ کے حق میں ہو۔

عذر کا فارم اور اس پر قابل اطلاق توضیعات۔ (2) ایسا جوابی عذر یادداشت کے فارم پر ہوگا، اور قاعدہ 1 کی توضیعات کا، جہاں تک وہ اپیل کے فارم اور مندرجات کی نسبت ہوں، اس پر اطلاق ہوگا۔

(3) حذف۔

(4) جب کسی ایسی صورت میں جس میں رسپانڈنٹ نے اس قاعدے کے تحت عدالت میں یادداشت دائر کی ہو، ابتدائی اپیل واپس لے لی ہو یا عدم پیروی کی وجہ سے خارج ہوگئی ہو تو اس طرح دائر کیے گئے عذرات کی سماعت پھر بھی کی جائے گی اور دیگر فریقین کو ایسا نوٹس دینے کے بعد جسے عدالت ٹھیک سمجھے اس کا تعین کیا جائے گا۔

(5) مفلس اشخاص کی اپیلوں کی نسبت توضیعات کا، جہاں تک وہ قابل اطلاق بنائی جاسکیں، اس قاعدے کے تحت کسی عذر پر اطلاق ہوگا۔

عدالت اپیل سے مقدمہ واپس بھیجا جانا۔ 23- جب ایسی عدالت نے جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے کسی ابتدائی امر پر دعویٰ کا فیصلہ کیا ہو اور اپیل میں ڈگری منسوخ کی جائے، تو عدالت اپیل، اگر وہ ٹھیک سمجھے، بذریعہ حکم مقدمہ واپس بھیج سکے گی، اور مزید یہ ہدایت دے سکے گی کہ اس طرح واپس بھیجے گئے مقدمے میں کس تنقیح یا تنقیحات کی سماعت کی جائے گی، اور اپنے فیصلے اور حکم کی ایک نقل اس عدالت میں بھیجے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے، معہ اس ہدایت کے کہ دعوے کو دیوانی مقدمات کے رجسٹر میں اپنے ابتدائی نمبر کے تحت دوبارہ داخل کیا جائے، اور دعویٰ کے فیصلے کی کارروائی کرے گی؛ اور ابتدائی سماعت کے دوران قلمبند کی گئی شہادت (اگر کوئی ہو) تمام مبنی بر انصاف استثنیات کے تابع، واپس بھیجے جانے کے بعد سماعت کے دوران شہادت ہوگی۔

دیگر مقدمات میں واپس بھیجا جانا۔ 23الف- جب ایسی عدالت میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے ابتدائی امر کے سوا دیگر طور پر مقدمے کا فیصلہ کیا ہو، اور اپیل میں ڈگری منسوخ ہوجائے اور دوبارہ سماعت ضروری سمجھی جائے، تو عدالت اپیل کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو اسے قاعدہ 23 کے تحت حاصل ہیں۔

جب قلمبند کی گئی شہادت کافی ہو، تو عدالت اپیل حتمی طور پر مقدمہ کا تصفیہ کرسکے گی۔ 24- جب ریکارڈ کے مطابق شہادت عدالت اپیل کو فیصلہ سنانے کے قابل بنانے

کے لیے کافی ہو، تو عدالت اپیل تنقیحات دوبارہ طے کرنے کے بعد، اگر ضروری ہو، دعویٰ کا حتمی تعین کر سکے گی، باوجود اس کے کہ ایسی عدالت کے فیصلے میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے اس وجہ کے سوا جس پر عدالت اپیل کارروائی کرتی ہے، کسی وجہ پر کلی طور پر کارروائی کی گئی ہے۔

عدالت اپیل کب تنقیحات اخذ کر کے اس عدالت کو سماعت کے لیے بھیج سکے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو۔ 25- جب ایسی عدالت نے جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی جائے کوئی تنقیح اخذ نہ کی ہو یا اس کی سماعت نہ کی ہو، یا کسی ایسے امر واقعہ کا تعین نہ کیا ہو جو عدالت اپیل کو نفس معاملہ پر دعویٰ کے صحیح فیصلے کے لیے لازمی معلوم ہو، تو عدالت اپیل، اگر ضروری ہو، تنقیحات اخذ کر سکے گی، اور انہیں اس عدالت کو سماعت کے لیے رجوع کر سکے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے، اور ایسی صورت میں ایسی عدالت کو مطلوبہ اضافی شہادت لینے کی ہدایت کرے گی،

اور ایسی عدالت ایسی تنقیحات کی سماعت کی کارروائی کرے گی اور شہادت اور اس پر اپنے تاثرات اور ان کی وجوہ کے سمیت ایسے وقت کے اندر عدالت اپیل کو واپس بھیج دے گی جو عدالت اپیل مقرر کرے یا اس میں وقتاً فوقتاً توسیع کرے۔

رائے اور شہادت قلمبند کی جائے گی۔ رائے پر عذرات۔ 26-(1) ایسی شہادت اور رائے دعوے میں ریکارڈ کا حصہ بن جائیں گی، اور دونوں میں سے کوئی فریق، ایسے وقت کے اندر جو عدالت اپیل مقرر کرے، کسی رائے پر عذرات کی یادداشت پیش کر سکے گا۔

اپیل کا تصفیہ۔ (2) ایسی یادداشت پیش کرنے کے لیے اس طرح مقرر کی گئی مدت منقضی ہو جانے کے بعد عدالت اپیل، اپیل کا فیصلہ کرنے کی کارروائی کرے گی۔

واپس بھیجنے کے حکم پر آئندہ سماعت کی تاریخ درج ہو گی۔ 26 الف- جب عدالت اپیل قاعدہ 23 یا قاعدہ 23 الف کے تحت کوئی مقدمہ واپس بھیجے، یا قاعدہ 25 کے تحت تنقیحات اخذ کر دے، ان کی سماعت کے لیے رجوع کرے، تو وہ ایسی عدالت کے روبرو فریقین کی حاضری کی تاریخ مقرر کرے گی جس کی ڈگری کے خلاف دعویٰ میں مزید کارروائی کے لئے اس عدالت کی ہدایات لینے کی غرض سے اپیل دائر کی گئی تھی۔

عدالت اپیل میں اضافی شہادت پیش کرنا۔ 27-(1) اپیل کے فریقین عدالت اپیل میں اضافی شہادت، خواہ زبانی ہو یا دستاویزی، پیش کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے، لیکن اگر —

(الف) ایسی عدالت نے جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے ایسی شہادت داخل کرنے

سے انکار کر دیا ہو جسے داخل کیا جانا چاہئے تھا، یا

(الف الف) اضافی شہادت پیش کرنے کا خواہشمند فریق، یہ ثابت کر دے کہ مناسب مستعدی کے استعمال کے باوجود، ایسی شہادت اس کے علم میں نہیں تھی یا، مناسب مستعدی کے استعمال کے بعد وہ اسے اس وقت پیش نہ کر سکا جب ایسی ڈگری صادر کی گئی تھی جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، یا

(ب) عدالت اپیل یہ حکم دے کہ کوئی دستاویز پیش کی جائے یا کسی گواہ کا بیان لیا جائے تا کہ وہ فیصلہ سنا سکے، یا کسی دیگر اہم وجہ کی بنا پر،

تو عدالت اپیل ایسی شہادت یا دستاویز پیش کرنے، یا کسی گواہ کا بیان لینے کی اجازت دے سکے گی۔

(2) جب کبھی عدالت اپیل اضافی شہادت پیش کرنے کی اجازت دے، تو عدالت اس کے ادخال کی وجہ قلمبند کرے گی۔

اضافی شہادت لینے کا طریقہ۔ 28- جب کبھی اضافی شہادت پیش کرنے کی اجازت دی جائے، تو عدالت اپیل خود ایسی شہادت لیگی یا ایسی عدالت کو جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے، یا کسی دیگر ماتحت عدالت کو، ایسی شہادت لینے اور اسے اس کے لینے کے بعد عدالت اپیل کو بھیجنے کی ہدایت دے سکتی ہے۔

امور کی تصریح کی جائے گی اور انہیں قلمبند کیا جائے گا۔ 29- جب اضافی شہادت کی ہدایت کی جائے یا لینے کی اجازت دی جائے، تو عدالت اپیل ایسے امور کی صراحت کرے گی جن تک شہادت محدود رکھی جائے، اور اپنی کارروائی میں ایسے مصرحہ امور قلمبند کرے گی۔

اپیل میں فیصلہ

فیصلہ کب اور کہاں سنایا جائے۔ 30-(1) عدالت اپیل، فریقین یا ان کے وکلا کو سننے کے بعد اور کارروائی کے کسی حصے کا حوالہ دیتے ہوئے، خواہ اپیل پر یا ایسی عدالت میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی جائے، جسے رجوع کرنا ضروری سمجھا جائے، کھلی عدالت میں، یا تو یکبارگی یا کسی آئندہ تاریخ پر جس کا نوٹس فریقین یا ان کے وکلا کو دیا جائے گا، فیصلہ سنائے گی۔

(2) جب کوئی تحریری فیصلہ سنایا جانا ہو، تو یہ کافی ہوگا اگر تعین کے امور، ان پر فیصلہ اور اپیل میں صادر کیا گیا حتمی حکم پڑھا جائے اور عدالت کے لیے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ پورا فیصلہ پڑھے، لیکن پورے فیصلے کی ایک نقل فیصلہ سنائے جانے کے فوری بعد فریقین یا ان کے وکلاء کے ملاحظے کے لیے دستیاب رکھی جائے گی۔

فیصلے کے مندرجات تاریخ اور دستخط۔ 31- عدالت اپیل کا فیصلہ تحریری ہوگا اور اس میں حسب ذیل امور درج ہوں گے —

(الف) تعین کے امور؛

(ب) ان پر فیصلہ؛

(ج) فیصلے کی وجوہات؛ اور

(د) جب ایسی ڈگری جس کی اپیل کی گئی ہو منسوخ کی جائے یا اس میں ردوبدل کیا جائے، تو ایسی دادرسی جس کا اپیلانٹ حقدار ہو؛

اور اس کے سنائے جانے کے بعد جج صاحب یا اس پر اتفاق رائے رکھنے والے جج صاحبان دستخط کر کے تاریخ ڈالیں گے۔

فیصلے میں کیا ہدایت ہوگی۔ 32- فیصلہ ایسی ڈگری کی توثیق، اس میں ردوبدل یا اس کی منسوخی کے لیے ہوسکتا ہے جس کی اپیل دائر کی گئی ہو، یا اگر اپیل کے فریقین ایسی کیفیت پر متفق ہو جائیں جو ڈگری اپیل میں اختیار کرے گی، یا اپیل میں کیے جانے والے حکم کی نسبت متفق ہو جائیں، تو عدالت اپیل حسب ڈگری یا حکم صادر کر سکے گی۔

عدالت اپیل کا اختیار۔ 33- عدالت اپیل کو کوئی ایسی ڈگری اور کوئی ایسا حکم صادر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جو صادر کی جانی یا کیا جانا چاہیئے تھا اور اسے ایسی مزید یا دیگر ڈگری یا ایسا مزید یا دیگر حکم صادر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جو مقدمے میں مطلوب ہو، اور عدالت اس امر کے باوجود اس اختیار کا استعمال کر سکتی ہے کہ اپیل صرف ڈگری کے جز کی نسبت ہے اور اس کا استعمال تمام رسپانڈنٹوں یا فریقین یا ان میں سے کسی رسپانڈنٹ یا فریق کے حق میں کیا جا سکتا ہے، اگرچہ ایسے رسپانڈنٹوں یا فریقین نے کوئی اپیل یا عذر دائر نہ کیا ہو اور، جب متقابل دعووں میں ڈگریاں ہوئی ہوں یا جب ایک دعویٰ میں دو یا زائد ڈگریاں صادر کی جائیں، تو تمام ڈگریوں یا ان میں سے کسی ڈگری کی نسبت استعمال کیا جا سکتا ہے، اگرچہ ایسی ڈگریوں کے خلاف کوئی اپیل دائر نہ کی گئی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اپیل، کسی ایسے عذر کی تعمیل جس پر ایسی عدالت نے جس کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی گئی ہو، ایسا حکم صادر نہ کیا ہو یا صادر کرنے سے انکار کر دیا ہو، دفعہ 35 الف کے تحت کوئی حکم صادر نہیں کرے گی۔

تمثیلات

الف زر نقد کی کسی ایسی رقم کا ادعا کرتا ہے جو اسے 'ذ' یا 'ج' سے واجب الادا ہے، اور دونوں کے خلاف دعویٰ میں ب کے خلاف ڈگری حاصل کرتا ہے۔ ب اپیل کرتا ہے اور الف اور ج رسپانڈنٹ بنتے ہیں۔ عدالت اپیل ب کے حق میں فیصلہ دیتی ہے۔ اسے ج کے خلاف ڈگری صادر کرنے کا اختیار ہے۔

اختلافی فیصلہ قلمبند کیا جائے گا۔ 34-جب اپیل کی سماعت ایک سے زائد جج کر رہے ہوں تو عدالت کے فیصلے سے اختلاف رائے کرنے والا کوئی جج ایسا فیصلہ یا حکم قلمبند کرے گا جس کی نسبت وہ سمجھتا ہو کہ اپیل پر وہ صادر کیا جانا چاہئے اور وہ اس کے لئے اپنی وجوہات بیان کرے گا۔

اپیل میں ڈگری

ڈگری کی تاریخ اور مندرجات۔ 35-(1) عدالت اپیل کی ڈگری میں ایسی تاریخ اور دن درج ہوگا جس پر فیصلہ سنایا گیا تھا۔

(2) ڈگری میں اپیل کا نمبر، اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ کے نام اور کیفیت، اور عطا کی گئی دادرسی یا صادر کیے گئے دیگر عدالتی فیصلے کی واضح صراحت درج ہوگی۔

(3) ڈگری میں ایسے خرچے کی رقم بھی درج ہوگی جو اپیل میں کیا گیا ہو، اور یہ کہ خرچہ کس نے کیا، یا یہ کہ کس جائیداد سے کیا گیا، اور کس تناسب سے ایسا خرچہ اور دعویٰ کا خرچہ ادا کیا جانا ہے۔

(4) ڈگری پر ایسا جج یا ایسے جج جنہوں نے وہ صادر کی ہو دستخط کریں گے اور تاریخ درج کریں گے:

فیصلے سے اختلاف کرنے والے جج کے لیے ڈگری پر دستخط کرنا ضروری نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب ایک سے زاید جج ہوں اور ان کے مابین اختلاف رائے ہو، تو یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ڈگری پر کوئی ایسا جج دستخط کرے جو عدالت کے فیصلے سے اختلاف رائے رکھتا ہو۔

فیصلے اور ڈگری کی نقول فریقین کو مہیا کی جائیں گی۔ 36-اپیل میں فیصلے اور ڈگری کی مصدقہ نقول فریقین کو عدالت اپیل کو درخواست اور ان کے خرچے پر مہیا کی جائیں گی۔

ڈگری کی مصدقہ نقل ایسی عدالت کو بھیجی جائے گی جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو۔ 37- فیصلے اور ڈگری کی ایک نقل، جو عدالت اپیل یا ایسے افسر کی مصدقہ ہو جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے، ایسی عدالت کو بھیجی جائے گی جس نے وہ ڈگری صادر کی ہو جس کی اپیل ہوئی ہو اور

اسے دعویٰ کی ابتدائی کارروائی سے منسلک کیا جائے گا، اور عدالت اپیل کے فیصلے کا اندراج دیوانی دعووں کے رجسٹر میں کیا جائے گا۔

آرڈر XLII

اپیلی ڈگریوں کے خلاف اپیلیں

ضابطہ۔ 1۔ آرڈر XLI کے قواعد کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، اپیلی ڈگریوں کی اپیلوں پر ہوگا۔

عدالت کو یہ ہدایت دینے کا اختیار کہ اپیل کی سماعت اس کے مرتب کیے گئے سوال پر ہوگی۔ 2۔ دوسری اپیل کی سماعت کے لیے آرڈر XLI کے قاعدہ 11 کے تحت کوئی حکم صادر کرتے وقت، عدالت اہم قانونی امر مرتب کرے گی جیسا کہ دفعہ 100 سے مطلوب ہے کہ اپیل کی سماعت اسی طرح مرتب کیے گئے امر پر کی جائے گی اور عدالت کی اجازت کے بغیر اپیلانٹ کو اپیل میں کسی ایسی دیگر وجہ کی درخواست کرنے کی آزادی نہیں ہوگی، جو دفعہ 100 کی توضیح کے مطابق دی گئی ہے۔

آرڈر XLI کے قاعدہ 14 کا اطلاق۔ 3۔ کسی اپیلی ڈگری یا حکم کی اپیل کی صورت میں، آرڈر XLI کے قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدہ (4) میں ابتدائی موقع کے حوالے کو، ایسی عدالت کے حوالے کے طور پر تعبیر کیا جائے جس میں ابتدائی ڈگری یا حکم کی اپیل دائر کی گئی تھی۔

آرڈر XLIII

احکام کے خلاف اپیلیں

احکام کے خلاف اپیلیں۔ 1۔ دفعہ 104 کی توضیعات کے تحت مندرجہ ذیل احکام کی اپیل ہو سکے گی، یعنی:-

(الف) آرڈر VII کے قاعدہ 10 کے تحت ایسا حکم جس میں عرضی دعویٰ کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کیا گیا ہو ماسوائے اس صورت کے جب آرڈر VII کے قاعدہ 10 الف میں مصرحہ ضابطہ اختیار کیا گیا ہو؛

(ب) حذف؛

(ج) آرڈر IX کے قاعدہ 9 کے تحت ایسا حکم جس میں (قابل اپیل مقدمہ میں) کسی دعویٰ کے اخراج کے حکم کو منسوخ کرنے کے حکم کی درخواست مسترد کی گئی ہو؛

(د) آرڈر IX کے قاعدہ 13 کے تحت ایسا حکم جس میں (قابل اپیل مقدمہ میں) کسی یکطرفہ صادر کی گئی ڈگری کو منسوخ کرنے کے حکم کی درخواست مسترد کی گئی ہو؛

(ہ) حذف؛

(و) آرڈر XI کے قاعدہ 21 کے تحت کوئی حکم؛

(ز) حذف؛

(ح) حذف؛

(ط) آرڈر XXI کے قاعدہ 34 کے تحت کسی دستاویز کے مسودے یا کسی عبارت ظہری کے عذر پر کوئی حکم؛

(ی) آرڈر XXI کے قاعدہ 12 یا قاعدہ 92 کے تحت ایسا حکم جس میں کسی نیلام کی منسوخی یا منسوخی سے انکار کا حکم ہو؛

(ی الف) ایسا حکم جس میں آرڈر XXI کے قاعدہ 106 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت دی گئی درخواست مسترد کی گئی ہو مگر شرط یہ ہے کہ ابتدائی درخواست، یعنی، اس آرڈر کے قاعدہ 105 کے ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ درخواست قابل اپیل ہو؛

(ک) آرڈر XXII کے قاعدہ 9 کے تحت ایسا حکم جس میں سقوط دعویٰ یا دعویٰ کے اخراج کی منسوخی کو مسترد کیا گیا ہو؛

(ل) آرڈر XXII کے قاعدہ 10 کے تحت ایسا حکم جس میں اجازت دی گئی ہو یا درخواست دینے سے انکار کیا گیا ہو؛

(م) حذف؛

(ن) آرڈر XXV کے قاعدہ 2 کے تحت ایسا حکم جس میں (قابل اپیل مقدمہ میں) کسی دعویٰ کے اخراج کی منسوخی کے حکم کی درخواست مسترد کی گئی ہو؛

(ن الف) آرڈر XXXII کے قاعدہ 5 یا قاعدہ 7 کے تحت ایسا حکم جس میں مفلس شخص کی حیثیت میں دعویٰ کرنے کی اجازت کی درخواست مسترد کی گئی ہو؛

(س) حذف؛

(ع) آرڈر XXXV کے قاعدہ 3، قاعدہ 4 یا قاعدہ 6 کے تحت دعویٰ متخالف بین فریقین میں احکام؛

(ف) آرڈر XXXVIII کے قاعدہ 2، قاعدہ 3 یا قاعدہ 6 کے تحت کوئی حکم؛

(ص) آرڈر XXXIX کے قاعدہ 1، قاعدہ 2، قاعدہ 2 الف، قاعدہ 4 یا قاعدہ 10 کے تحت کوئی حکم؛

(ق) آرڈر XL کے قاعدہ 1 یا قاعدہ 4 کے تحت کوئی حکم؛

(ر) آرڈر XLI کے قاعدہ 19 کے تحت اپیل دوبارہ داخل کرنے، یا آرڈر XLI کے قاعدہ 21 کے تحت اپیل کی دوبارہ سماعت کرنے سے انکار کا حکم؛

(ش) آرڈر XLI کے قاعدہ 23 یا قاعدہ 23 الف کے تحت ایسا حکم جس میں مقدمہ واپس بھیجا گیا ہو، جب عدالت اپیل کی ڈگری کی اپیل دائر ہو سکتی ہے؛

(ت) حذف؛

(ث) آرڈر XLVII کے قاعدہ 4 کے تحت کوئی حکم جس میں نظر ثانی کی درخواست منظور کی گئی ہو۔

ڈگریوں کے خلاف اپیل میں نا قابل اپیل احکام پر اعتراض کرنے کا حق۔ 1 الف-(1) جب کسی فریق کے خلاف اس مجموعے کے تحت کوئی حکم صادر کیا جائے اور اس کے بعد ایسے فریق کے خلاف کوئی فیصلہ سنایا جائے اور ایک ڈگری مرتب کی جائے، تو ایسا فریق، ڈگری کی اپیل میں، یہ دلیل پیش کر سکتا ہے کہ ایسا حکم صادر نہیں کیا جانا چاہیے تھا اور فیصلہ نہیں سنایا جانا چاہیے تھا۔

(2) راضی نامہ قلمبند کرنے یا قلمبند کرنے سے انکار کرنے کے بعد کسی دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کی کسی اپیل میں، اپیلانٹ کو اس بنا پر ڈگری کا دفاع کرنے کی آزادی ہوگی کہ راضی نامہ قلمبند کیا جانا یا قلمبند نہ کیا جانا چاہیے تھا۔

ضابطہ۔ 2- آرڈر XLI کے قواعد کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، احکام کی اپیلوں پر ہوگا۔

آرڈر XLIV

مفلس اشخاص کی اپیلیں

مفلس شخص کی حیثیت سے کون اپیل کر سکے گا۔ 1-(1) اپیل دائر کرنے کا حقدار ایسا کوئی شخص، جو اپیل کی یادداشت کے لیے مطلوب فیس ادا کرنے کے قابل نہ ہو، ایک درخواست پیش کر سکے گا جس کے ہمراہ اپیل کی یادداشت ہو، اور اسے مفلس شخص کی حیثیت سے، تمام امور میں، جس میں ایسی

درخواست پیش کرنا شامل ہے، مفلس اشخاص کے دعووں کی نسبت توضیعات کے تابع ، جہاں تک وہ توضیعات قابل اطلاق ہوں، اپیل کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے:

شرطیہ فقرہ- حذف۔

(2) حذف۔

کورٹ فیس کی ادائیگی کی لیے وقت دینا۔ 2- جب کوئی درخواست قاعدہ 1 کے تحت مسترد کی جائے ،تو عدالت درخواست مسترد کرتے وقت ،درخواست دہندہ کو، ایسے وقت کے اندر جو عدالت مقرر کرے یا جس میں وہ وقتاً فوقتاً توسیع کرے، مطلوبہ کورٹ فیس ادا کرنے کی اجازت دے سکے گی؛ اور ایسی ادائیگی کے بعد، اپیل کی ایسی یادداشت جس کی نسبت ایسی فیس واجب الادا ہو اسی طرح نافذ اور موثر ہوگی گویا کہ ایسی فیس ابتدا میں ادا کی گئی تھی۔

اس امر کی نسبت تحقیقات کہ آیا درخواست دہندہ ایک مفلس شخص ہے۔ 3-(1) جب قاعدہ 1 میں محولہ درخواست دہندہ کو، ایسی عدالت میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو مفلس شخص کی حیثیت سے دعویٰ کرنے یا اپیل کرنے کی اجازت دی گئی تھی، تو اس سوال کی نسبت کہ آیا وہ ایک مفلس شخص ہے یا نہیں کوئی مزید تحقیقات ضروری نہیں ہوگی اگر درخواست دہندہ نے ایک بیان حلفی دیا ہو جس میں یہ درج ہو کہ وہ ایسی ڈگری کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو مفلس شخص کی حیثیت سے دستبردار نہیں ہوا ہے ،لیکن اگر سرکاری وکیل یا رسپانڈنٹ ایسے بیان حلفی میں دیے گئے بیان کی سچائی پر اعتراض کرے، تو متذکرہ بالا سوال پر عدالت اپیل، یا عدالت کے احکام کے تحت، اس عدالت کا کوئی افسر تحقیقات کرے گا۔

(2) جب قاعدہ 11 میں محولہ درخواست دہندہ، مبینہ طور پر اس ڈگری کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل ہوئی ہو مفلس شخص بن گیا ہو، تو اس سوال پر تحقیقات کہ آیا وہ مفلس شخص ہے یا نہیں ہے عدالت اپیل یا، عدالت اپیل کے احکام کے تحت، اس عدالت کا کوئی افسر کرے گا بجز اس کے کہ عدالت اپیل مقدمہ کی صورت حال کے مطابق یہ ضروری سمجھے کہ تحقیقات ایسی عدالت سے کی جانی چاہیے جس کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی گئی ہو۔

آرڈر XLV

سپریم کورٹ میں اپیلیں

''ڈگری'' کی تعریف۔ 1-اس آرڈر میں تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت میں اس کے نقیض کوئی امر درج ہو، اصطلاح ''ڈگری'' میں حتمی حکم شامل ہوگا۔

ایسی عدالت کو درخواست جس کی ڈگری کی اپیل کی گئی ہو۔ 2-(1) جو کوئی سپریم کورٹ میں اپیل کرنا چاہے وہ بذریعہ عرضی اس عدالت کو درخواست دے گا جس کی ڈگری سے اسے ناراضگی ہو۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت ہر ایک عرضی کی جتنی جلد ممکن ہو سکے سماعت کی جائے گی اور ایسی تاریخ سے جس پر ذیلی قاعدہ (1) کے تحت عدالت کو عرضی پیش کی جائے ساٹھ دنوں کے اندر عرضی کو نبٹانے کی کوشش کی جائے گی۔

مالیت یا درستی کا سرٹیفکیٹ۔ 3-(1) ہر ایک عرضی میں اپیل کی وجوہات اور اس امر کے سرٹیفکیٹ کی استدعا درج ہوگی —

(i) یہ کہ مقدمہ میں عام اہمیت کا ایک لازمی امر قانون شامل ہے، اور

(ii) یہ کہ عدالت کی رائے میں مذکورہ امر کا فیصلہ سپریم کورٹ سے کیے جانے کی ضرورت ہے۔

(2) ایسی عرضی کی وصولی پر عدالت یہ ہدایت دے گی کہ مخالف فریق کو یہ وجہ بتانے کا نوٹس دیا جائے کہ مذکورہ سرٹیفکیٹ کیوں عطا کیا جائے۔

(4) حذف۔

(5) حذف۔

سرٹیفکیٹ کے انکار کا اثر۔ 6- جب ایسے سرٹیفکیٹ سے انکار کیا جائے، تو عرضی خارج ہو جائے گی۔

سرٹیفکیٹ عطا کیے جانے پر مطلوبہ ضمانت اور ڈیپازٹ۔ 7-(1) جب سرٹیفکیٹ عطا کیا جائے، تو درخواست دہندہ نوے دنوں، یا ایسی مزید مدت کے اندر، جو ساٹھ دنوں سے زائد نہ ہو، جس کی عدالت نے وجہ اظہار پر اجازت دی ہو، یا سرٹیفکیٹ عطا کیے جانے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر جو بھی بعد کی تاریخ ہو، —

(الف) رسپانڈنٹ کے خرچے کے لیے نقد یا سرکاری کفالتوں کی صورت میں ضمانت مہیا کرے، اور

(ب) ماسوائے مندرجہ ذیل کے، مقدمے کے پورے ریکارڈ کی ایک صحیح نقل ترجمہ کرنے، اس کی نقل کرنے، انڈکس لگانے، چھاپنے اور سپریم کورٹ کو بھیجنے کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مطلوبہ رقم جمع کروائے گا —

(1) ایسی رسمی دستاویزات جن کے اخراج کی فی الوقت نافذ سپریم کورٹ کے کسی قاعدے کی رو سے ہدایت دی گئی ہے؛

(2) ایسے کاغذات جن کے اخراج پر فریقین متفق ہو جائیں؛

(3) ایسے حسابات، یا حسابات کے جز، جنہیں اس غرض کے لیے عدالت کا مجاز افسر ضروری سمجھے، اور جنہیں شامل کرنے کے لیے فریقین نے مصرحہ طور پر اصرار نہ کیا ہو؛ اور

(4) ایسی دیگر دستاویزات جنہیں خارج کرنے کی عدالت عالیہ ہدایت دے:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت سرٹیفکیٹ عطا کرتے وقت، کسی ایسے مخالف فریق کو سننے کے بعد جو حاضر ہو، خصوصی تکلیف کی بنا پر کسی دیگر شکل کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دے سکتی ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ، ایسی ضمانت کی نوعیت کے متعلق لڑنے کے لیے مخالف فریق کو کوئی التوا عطا نہیں کیا جائے گا۔

(2) حذف۔

<u>اپیل کا داخلہ اور اس پر ضابطہ۔</u> 8- جب عدالت کے حسب اطمینان ایسی ضمانت مہیا کی گئی ہو اور ڈیپازٹ جمع کیا گیا ہو، تو عدالت —

(الف) اپیل کو داخل قرار دے گی،

(ب) رسپانڈنٹ کو اس کا نوٹس دے گی،

(ج) عدالت کی مہر سے مذکورہ ریکارڈ کی ایک صحیح نقل، سوائے متذکرہ بالا کے، سپریم کورٹ کو بھیج دے گی، اور

(د) کسی فریق کو اس درخواست پر اور ان کی تیاری میں کیے گئے معقول اخراجات کی ادائیگی پر دعویٰ کے کاغذات میں سے کسی کاغذ کی ایک یا زائد مصدقہ نقول دے گی۔

<u>ضمانت کی منظوری کی منسوخی۔</u> 9- اپیل کے داخلے سے پہلے عدالت، ظاہر کی گئی وجہ پر، کسی ایسی ضمانت کی منظوری کو منسوخ کر سکتی ہے، اور اس پر مزید ہدایات صادر کر سکتی ہے۔

متوفی فریقین کی صورت میں نوٹسوں سے استثناء کا اختیار۔ 9الف-ایسی صورتوں میں، جب ایسا مخالف فریق یا رسپانڈنٹ ایسی عدالت میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو سماعت پر یا اس عدالت کی ڈگری کے بعد کسی کارروائی پر حاضر نہ ہوا ہو، ایسے قواعد کے کسی امر سے جن میں کسی مخالف فریق یا رسپانڈنٹ کو کوئی نوٹس بھیجنا یا دینا مطلوب ہو کسی متوفی مخالف فریق یا متوفی رسپانڈنٹ کے قانونی قائم مقام کو کوئی نوٹس بھیجنا یا دینا مطلوب متصور نہ ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ قاعدہ 3 کے ذیلی قاعدہ (2) اور قاعدہ 8 کے تحت نوٹس ایسے ضلع کے جس میں دعویٰ ابتدائی طور پر کیا گیا تھا جج کے احاطہ عدالت میں کسی نمایاں جگہ پر چسپاں کر کے، اور ایسے اخباروں میں جن کی عدالت ہدایت دے، اشاعت کے ذریعے دیئے جائیں گے۔

مزید ضمانت یا ادائیگی کے حکم کا اختیار۔ 10- جب اپیل کے داخلے کے بعد کسی وقت لیکن ریکارڈ کی نقل، ماسوائے متذکرہ بالا کے، سپریم کورٹ کو بھیجے جانے سے پہلے، ایسی ضمانت ناکافی معلوم ہو، یا ریکارڈ کی نقل، ماسوائے متذکرہ بالا کے ترجمے، نقل بنانے، چھاپنے انڈکس لگانے یا بھیجے جانے کی غرض سے مزید ادائیگی مطلوب ہو،

تو عدالت، اپیلانٹ کو عدالت کے مقرر کیے جانے والے وقت کے اندر، دیگر اور معقول ضمانت دینے یا ایسے ہی وقت کے اندر، مطلوب ادائیگی کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

حکم کی تعمیل نہ کرنے کا اثر۔ 11- جب اپیلانٹ ایسے حکم کی تعمیل نہ کرے، تو کارروائی ملتوی کی جائے گی اور سپریم کورٹ کے اس بارے میں کسی حکم کے بغیر اپیل میں کوئی کارروائی نہ ہوگی، اور دریں اثنا ایسی ڈگری کا اجرا ملتوی نہیں کیا جائے گا جس کی اپیل کی گئی ہو۔

بقایا ڈیپازٹ کی واپسی۔ 12- جب ریکارڈ کی نقل، ماسوائے متذکرہ بالا کے، سپریم کورٹ کو بھیجی گئی ہو، تو اپیلانٹ ایسی رقم کا (اگر کوئی ہو) جو اس نے قاعدہ 7 کے تحت جمع کروائی ہو بقایا واپس حاصل کر سکتا ہے۔

اپیل کی سماعت کے دوران عدالت کے اختیارات۔ 13-(1) کسی اپیل کے داخلے کے لیے سرٹیفکیٹ عطا ہونے کے باوجود، ایسی ڈگری جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو غیر مشروط طور پر اجرا کی جائے گی، بجز اس کے کہ عدالت دیگر طور پر حکم دے۔

(2) عدالت، اگر وہ ٹھیک سمجھے، دعویٰ میں مفاد رکھنے والے کسی فریق کی ظاہر کی گئی خصوصی وجہ پر، یا عدالت کو دیگر طور پر معلوم ہونے والی وجہ کی بنا پر ــــ

(الف) کسی متنازعہ جائیداد منقولہ یا اس کے کسی جز کو ضبط کر سکے گی، یا

(ب) کسی ایسے حکم کی جو سپریم کورٹ اپیل میں کر سکتی ہے، مناسب انجام دہی کے لیے رسپانڈنٹ سے ایسی ضمانت لے کر جسے عدالت ٹھیک سمجھے، ایسی ڈگری کے اجرا کی اجازت دے سکتی ہے جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، یا

(ج) ایسی ڈگری کی جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، یا کسی ایسی ڈگری یا حکم کی جو سپریم کورٹ اپیل میں کر سکتی ہے مناسب انجام دہی کے لیے اپیلانٹ سے ایسی ضمانت لے کر جسے عدالت ٹھیک سمجھے، ایسی ڈگری کے اجرا کو ملتوی کر سکتی ہے جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، یا

(د) عدالت کی مدد چاہنے والے کسی فریق کو ایسی شرائط کے تابع رکھ سکتی ہے یا اپیل کی شئے متدعویہ کی نسبت سپردار مقرر کر کے یا دیگر طور پر، ایسی دیگر ہدایت دے سکتی ہے، جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

<u>ناکافی پائی گئی ضمانت میں اضافہ۔</u> 14-(1) جب اپیل کے زیر سماعت ہونے کے دوران کسی وقت کسی بھی فریق کی مہیا کی گئی ضمانت ناکافی معلوم ہو، تو عدالت دوسرے فریق کی درخواست پر، مزید ضمانت طلب کر سکتی ہے۔

(2) عدالت سے مطلوب ایسی مزید ضمانت مہیا نہ کرنے میں —

(الف) اگر ابتدائی ضمانت اپیلانٹ نے مہیا کی تھی، تو عدالت، رسپانڈنٹ کی درخواست پر، ایسی ڈگری اجرا کرے گی جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو گویا کہ اپیلانٹ نے ایسی کوئی ضمانت نہ دی ہو؛

(ب) اگر ابتدائی ضمانت رسپانڈنٹ نے مہیا کی ہو، تو عدالت، جس قدر قابل عمل ہو سکے، ڈگری کے مزید اجرا کو ملتوی کر دے گی اور فریقین کو ایسی صورت حال پر بحال کرے گی جس میں وہ اس وقت تھے جب ایسی ضمانت مہیا کی گئی تھی جو ناکافی معلوم ہو، یا اپیل کی شئے متدعویہ کی نسبت ایسی ہدایت دے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

<u>سپریم کورٹ کے احکام نافذ کرنے کا ضابطہ۔</u> 15-(1) جو کوئی سپریم کورٹ کی کسی ڈگری یا حکم کا اجرا کروانا چاہتا ہو وہ اس عدالت کو جس کی اپیل سپریم کورٹ میں دائر کی گئی تھی بذریعہ عرضی درخواست دے گا، جس کے ہمراہ ایسی ڈگری جو اپیل میں صادر کی گئی تھی یا ایسے حکم کی جو اپیل میں صادر کیا تھا مصدقہ نقل ہو گی اور جس کے اجرا کی درخواست دی گئی ہو۔

(2) ایسی عدالت سپریم کورٹ کی ڈگری یا حکم کو اس عدالت کو بھیج دے گی جس نے ایسی پہلی ڈگری صادر کی ہو جس کی اپیل کی گئی ہو، یا اس دیگر عدالت کو بھیجے گی جس کی سپریم کورٹ ایسی ڈگری یا ایسے حکم کی رو

سے ہدایت دے، اور (کسی بھی فریق کی درخواست پر) ایسی ہدایات دے گی جو اس کے اجرا کے لیے مطلوب ہوں، اور ایسی عدالت جسے مذکورہ ڈگری یا حکم اس طرح بھیجا گیا ہو حسبہ، ایسے طریقے سے اور ایسی توضیعات کے مطابق اس کا اجرا کرے گی جو اس کی ابتدائی ڈگریوں کو قابل اطلاق ہوں۔

(3) حذف۔

(4) تاوقتیکہ سپریم کورٹ دیگر طور پر ہدایت دے، اس عدالت کی کوئی ڈگری یا حکم اس بنا پر غیر نافذ نہ ہوگا کہ اس صورت میں کسی متوفی مخالف فریق یا متوفی رسپانڈنٹ کے قانونی نمائندے کو کوئی نوٹس نہیں بھیجا یا دیا گیا گیا ہے جب ایسا مخالف فریق یا رسپانڈنٹ اس عدالت میں جس کی ڈگری کے خلاف اپیل کی گئی ہو، سماعت پر یا اس عدالت کی ڈگری کے بعد کسی کارروائی پر حاضر نہ ہوا ہو، لیکن ایسے حکم کا اسی طرح نفاذ اور اثر ہوگا گویا کہ وہ موت واقع ہونے سے پہلے صادر کیا گیا تھا۔

اجرا کی نسبت حکم کے خلاف اپیل۔ 16-ایسی عدالت کے جو سپریم کورٹ کی ڈگری یا حکم کا اجرا کرتی ہو ایسے اجرا کی نسبت صادر کیے گئے احکام اسی طریقے سے اور ان ہی قواعد کے تابع قابل اپیل ہوں گے جس طرح ایسی عدالت کے اپنی ڈگریوں کے اجرا کی نسبت احکام۔

17-حذف۔

آرڈر XLVI

استصواب

امر تنقیح طلب کا عدالت عالیہ کو استصواب۔ 1-جب کسی دعویٰ کی یا اپیل کی سماعت سے پہلے یا سماعت پر جس میں ڈگری قابل اپیل نہ ہو، یا جب کسی ایسی ڈگری کے اجرا میں کوئی امر قانون یا قانونی طور پر موثر رواج پیدا ہو جس پر دعویٰ یا اپیل کی سماعت کرنے والی یا اجرائے ڈگری کرنے والی عدالت کو، معقول شبہ ہو، تو عدالت، یا تو اپنی ایما پر یا کسی فریق کی درخواست پر، معاملے کے واقعات اور مشکوک امر کا ایک بیان مرتب کر سکے گی، اور ایسے بیان کو اس پر اپنی رائے کے ساتھ فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو استصواب کر سکے گی۔

عدالت ایسی ڈگری صادر کر سکے گی جو عدالت عالیہ کے فیصلے پر مبنی ہو۔ 2-عدالت یا تو کارروائی ملتوی کر سکتی ہے یا ایسے استصواب کے باوجود کارروائی چلا سکتی ہے، اور استصواب کیے گئے امر

پر عدالت عالیہ کے فیصلے پر مبنی کوئی ڈگری یا حکم صادر کر سکتی ہے؛

لیکن کسی ایسے معاملے میں جس میں ایسا استصواب کیا گیا ہو تاوقتیکہ استصواب پر عدالت عالیہ کے فیصلے کی نقل موصول ہو، کوئی ڈگری یا حکم اجرا نہیں کیا جائے گا۔

عدالت عالیہ کا فیصلہ منتقل کیا جائے گا اور حسبہ مقدمے کا فیصلہ ہوگا۔ 3- عدالت عالیہ فریقین کی سماعت کے بعد اگر وہ حاضر ہوں اور سماعت کروانا چاہیں، اس طرح استصواب کیئے گئے امر کا فیصلہ کرے گی اور رجسٹرار کے دستخط سے اپنے فیصلہ کی نقل ایسی عدالت کو بھیج دے گی جس نے استصواب کیا تھا، اور ایسی عدالت اس کی وصولی کے بعد، عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مطابق مقدمے کو نبٹانے کی کارروائی کرے گی۔

عدالت عالیہ کو استصواب کا خرچہ۔ 4- عدالت عالیہ کے فیصلے کے لیے استصواب کے نتیجے میں کیے گئے اخراجات (اگر کوئی ہوں) مقدمے کے اخراجات ہوں گے۔

دفعہ 113 کے فقرہ شرطیہ کے تحت عدالت عالیہ کو استصواب۔ 4الف- قواعد 3،2 اور 4 کی توضیعات کا اطلاق دفعہ 113 کے فقرہ شرطیہ کے تحت عدالت کے کسی استصواب پر ہوگا جس طرح ان کا اطلاق قاعدہ 1 کے تحت استصواب پر ہوتا ہے۔

استصواب کرنے والی عدالت کی ڈگری بدلنے وغیرہ کا اختیار۔ 5- جب کوئی مقدمہ، قاعدہ 1 کے تحت یا دفعہ 113 کے فقرہ شرطیہ کے تحت عدالت عالیہ کو استصواب کیا جائے، تو عدالت عالیہ ترمیم کے لیے مقدمہ واپس بھیج سکتی ہے، اور کسی ایسی ڈگری یا حکم کو، جسے استصواب کرنے والی عدالت نے مقدمے میں صادر کیا ہو جس سے استصواب کرنا پڑا ہو، بدل سکتی ہے، رد یا منسوخ کر سکتی ہے، اور ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

مطالبات خفیفہ میں اختیار سماعت کی نسبت امور کا عدالت عالیہ کو استصواب کرنے کا اختیار۔ 6-(1) جب فیصلے سے پہلے کسی وقت ایسی عدالت کو جس میں دعویٰ دائر کیا گیا ہو یہ شک ہو کہ آیا عدالت مطالبات خفیفہ دعویٰ کی سماعت کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی ہے، تو وہ دعویٰ کی نوعیت کی نسبت اپنے شک کی وجوہات کے بیان کے ہمراہ ریکارڈ عدالت عالیہ کو پیش کرے گی۔

(2) ریکارڈ اور بیان موصول ہونے پر، عدالت عالیہ اس عدالت کو یا تو دعویٰ کی کارروائی چلانے یا ایسی دیگر عدالت کو پیش کرنے کے لیے عرضی دعویٰ واپس کرنے کا حکم دے سکتی ہے جسے وہ اپنے حکم میں دعویٰ کی سماعت کرنے کی مجاز قرار دے۔

مطالبات خفیفہ میں اختیار سماعت کی نسبت غلطی سے کی گئی کارروائیوں کو نگرانی کے لیے پیش کرنے کا ضلع عدالت کو اختیار۔ 7-(1) جب کسی ضلع عدالت کو یہ پتہ چلے کہ اس کی کسی ماتحت عدالت نے، سہواً کسی دعوے کو عدالت مطالبات خفیفہ سے قابل سماعت یا نا قابل سماعت سمجھنے کی وجہ سے، قانوناً اس میں مرکوز اختیار سماعت کا استعمال نہیں کیا ہے، یا اس طرح غیر مرکوز اختیار سماعت کا استعمال کیا ہے، تو ضلع عدالت، دعویٰ کی غلط نوعیت کی نسبت ماتحت عدالت کی رائے پر غور کرنے کے لیے اپنی وجوہات کے بیان کے ساتھ عدالت عالیہ کو ریکارڈ پیش کر سکے گی اور اگر کوئی فریق مطالبہ کرے، پیش کرے گی۔

(2) ریکارڈ اور بیان موصول ہونے پر عدالت عالیہ مقدمہ میں ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

(3) اس قاعدے کے تحت عدالت عالیہ کو پیش کیے گئے کسی مقدمہ میں ڈگری کے بعد کسی کارروائی کی نسبت، عدالت عالیہ ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جو اسے ان حالات میں مبنی بر انصاف اور مناسب معلوم ہو۔

(4) ضلع عدالت کی کوئی ماتحت عدالت کسی ایسے مطالبے کی تعمیل کرے گی جو ضلع عدالت اس قاعدے کی اغراض کے لیے کسی ریکارڈ یا معلومات کی خاطر کرے۔

آرڈر XLVII

نظر ثانی

فیصلے کی نظر ثانی کے لیے درخواست۔ 1-(1) کوئی شخص جو مندرجہ ذیل سے ناراض ہو —

(الف) عدالت مطالبات خفیفہ کے استصواب پر کسی ایسے فیصلے سے جس کی کوئی اپیل دائر نہ کی گئی ہو،

(ب) ایسی ڈگری یا فیصلے سے جس کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت نہ دی جائے، یا

(ج) عدالت مطالبات خفیفہ کے استصواب پر کسی فیصلے سے،

اور جو، اہم امر یا شہادت کے انکشاف سے جو، مناسب مستعدی کے استعمال کے بعد ڈگری یا حکم صادر ہونے کے وقت اس کے علم میں نہیں تھی یا وہ اسے پیش نہ کر سکا، یا ریکارڈ میں کسی واضح غلطی یا سہو کی وجہ سے، یا کسی دیگر معقول وجہ کی بنا پر اس کے خلاف صادر کی گئی کسی ڈگری یا حکم کی نظر ثانی حاصل کرنا چاہتا ہو، تو وہ ایسی عدالت کو جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو فیصلے کی نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے۔

(2) ایسا کوئی فریق جو کسی ڈگری یا حکم کی اپیل نہ کرے اس امر کے باوجود فیصلے کی نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے کہ کسی دیگر فریق کی اپیل زیر سماعت ہے، بجز اس کے کہ جب ایسی اپیل کی وجہ درخواست دہندہ اور اپیلانٹ میں مشترکہ ہو، یا جب، رسپانڈنٹ ہوتے ہوئے، وہ عدالت اپیل میں ایسا معاملہ پیش کرسکتا ہو جس پر وہ نظر ثانی کی درخواست دے۔

تشریح - یہ واقعہ کہ ایسے امر قانون کا فیصلہ جس پر عدالت کا فیصلہ مبنی ہو کسی دیگر مقدمے میں کسی اعلیٰ عدالت کے مابعد فیصلے کی رو سے منسوخ یا ترمیم کیا گیا ہے، ایسے فیصلے کی نظر ثانی کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

2- حذف۔

نظر ثانی کی درخواستوں کا فارم۔ 3- اپیلیں دائر کرنے کے فارم کی نسبت توضیعات کا اطلاق، مناسب تبدیلی کے ساتھ، نظر ثانی کی درخواستوں پر ہوگا۔

درخواست کب مسترد ہوگی۔ 4-(1) جب عدالت کو یہ ظاہر ہو کہ نظر ثانی کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے، تو وہ درخواست مسترد کردے گی۔

درخواست کب منظور ہوگی۔ (2) جب عدالت کی یہ رائے ہو کہ نظر ثانی کی درخواست منظور کی جانی چاہیے، تو وہ اسے منظور کرلے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ —

(الف) مخالف فریق کو ماقبل نوٹس کے بغیر ایسی کوئی درخواست منظور نہیں کی جائے گی، تاکہ وہ اس قابل ہو سکے کہ حاضر ہو جائے اور اسے ایسی ڈگری یا حکم کی تائید میں سنا جاسکے، جس کی نظر ثانی کی درخواست دی گئی ہو؛ اور

(ب) ایسے نئے امر یا شہادت کے انکشاف کی بنا جس کی نسبت درخواست دہندہ بیان کرے کہ وہ اس کے علم میں نہیں تھی، یا وہ اسے ڈگری یا حکم صادر ہوتے وقت پیش نہ کرسکا، ایسے بیان کے پکے ثبوت کے بغیر ایسی کوئی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔

دو یا زائد ججوں پر مشتمل عدالت میں نظر ثانی کی درخواست۔ 5- جب ایک یا زائد جج، یا ججوں میں سے کوئی ایسا جج، جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو، جس کی نظر ثانی کی درخواست دی گئی ہو، اس وقت جبکہ نظر ثانی کی درخواست پیش کی جائے، عدالت سے وابستہ رہنا جاری رہے یا رہیں، اور درخواست کے بعد اگلے چھ مہینے کی مدت کے لیے غیر حاضری یا دیگر وجہ سے ایسی ڈگری یا حکم پر جس کی نسبت درخواست ہو غور کرنے سے باز نہ رکھا جائے یا رکھے جائیں، تو ایسا جج یا ایسے جج یا ان میں سے کوئی جج

درخواست کی سماعت کرے گا، اور کوئی دیگر جج اس کی سماعت نہیں کرے گا یا کریں گے۔

درخواست کب مسترد ہوگی۔ 6-(1) جب نظر ثانی کی درخواست کی سماعت ایک سے زائد جج کریں اور عدالت مساوی طور پر تقسیم ہو، تو درخواست مسترد کی جائے گی۔

(2) جب اکثریت ہو، تو فیصلہ اکثریت کی رائے کے مطابق ہوگا۔

استرداد کا حکم قابل اپیل نہ ہوگا - درخواست کی منظوری کے حکم پر عذرات۔ 7-(1) درخواست مسترد کیے جانے کا عدالت کا کوئی حکم قابل اپیل نہیں ہوگا؛ لیکن درخواست منظور کیے جانے کے حکم پر درخواست منظور کیے جانے کے حکم کی اپیل یا دعویٰ میں حتمی طور پر صادر کی گئی ڈگری یا حکم کی اپیل کی رو سے فوری طور پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔

(2) جب درخواست دہندہ کے حاضر نہ ہونے کے نتیجے میں درخواست مسترد کی گئی ہو تو وہ مسترد کی گئی درخواست کو بحال کرنے کے حکم کی درخواست دے سکتا ہے، اور، جب عدالت کے حسب اطمینان یہ ثابت ہو جائے کہ جب ایسی درخواست سماعت کے لیے بلائی گئی تھی تو وہ کسی معقول وجہ کی بنا پر حاضر نہ ہو سکا، تو عدالت خرچے کی نسبت ایسی شرائط پر یا دیگر طور پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اسے بحال کرنے کا حکم دے سکتی ہے، اور اس کی سماعت کی تاریخ مقرر کرے گی۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) کے تحت کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ درخواست کا نوٹس مخالف فریق کو دیا گیا ہو۔

منظور شدہ درخواست کی رجسٹری اور دوبارہ سماعت کا حکم۔ 8- جب نظر ثانی درخواست منظور کی جائے تو اس کا ایک نوٹ رجسٹر میں رکھا جائے گا اور عدالت فوری طور پر مقدمہ کی دوبارہ سماعت کر سکے گی یا دوبارہ سماعت کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

بعض درخواستوں کی ممانعت۔ 9- نظر ثانی کے لیے دی گئی کسی درخواست پر صادر کیے گئے کسی حکم یا نظر ثانی پر صادر کی گئی کسی ڈگری یا حکم کی نظر ثانی کے لیے کسی درخواست کی سماعت نہیں کی جائے گی۔

آرڈر XLVIII

متفرق

جاری کروانے والے فریق کے خرچے پر حکم نامے کی تعمیل ہوگی۔ 1-(1) اس مجموعے کے تحت جاری ہونے والے ہر ایک حکم نامے پر ایسے فریق کے خرچے سے تعمیل کروائی جائے گی جس کی جانب سے وہ جاری کروایا جائے، تاوقتیکہ عدالت دیگر طور پر ہدایت دے۔

تعمیل کا خرچہ۔ (2) ایسی تعمیل کے لیے واجب الاخذ کورٹ فیس ایسے وقت کے اندر ادا کی جائے گی جو حکم نامہ جاری ہونے سے پہلے مقرر کی جائے۔

احکام اور نوٹسوں کی تعمیل کس طرح ہوگی۔ 2-ایسے تمام احکام، نوٹسوں اور دیگر دستاویزات کی جن کا دیا جانا یا جن کی تعمیل کروانا مجموعہ ہذا سے مطلوب ہے ایسے طریقے سے تعمیل کروائی جائے گی جو سمنوں کی تعمیل کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

ضمیمہ جات میں فارموں کا استعمال۔ 3- ضمیمہ جات میں دیئے گئے فارم، ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جو ہر مقدمے کی صورت حال کے مطابق ضروری ہوں، ان میں درج اغراض کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔

آرڈر XLIX

چارٹرڈ ہائی کورٹ

عدالت عالیہ کے حکم ناموں کی تعمیل کون کروائے گا۔ 1-عدالت عالیہ کے ابتدائی دیوانی اختیار سماعت، اور اس کے ازدواجی، وصیتی، اور بلاوصیتی اختیارات سماعت کے استعمال میں جاری کیے گئے دستاویزات پیش کرنے کے نوٹس، گواہان کو جاری کیے گئے سمن، اور ہر ایک دیگر عدالتی حکم نامے کی، ماسوائے مدعا علیہم کو سمن، اجرا کی رٹیں اور رسپانڈنٹوں کو نوٹسوں کے، دعووں کے اٹارنیوں، یا ان کے مامور کیے گئے اشخاص، یا ایسے دیگر اشخاص سے تعمیل کروائی جائے گی جن کی عدالت عالیہ، کسی قاعدے یا حکم کی رو سے ہدایت دے۔

چارٹرڈ ہائی کورٹوں کی نسبت استثنا۔ 2- فہرست ہذا کے کسی امر سے چارٹرڈ ہائی کورٹ سے شہادت لینے یا فیصلے اور احکام قلمبند کرنے کے لیے مجموعہ ہذا کے نفاذ پر موثر کسی قواعد کا محدود ہونا یا دیگر طور پر متاثر ہونا متصور نہیں ہوگا۔

قواعد کا اطلاق۔ 3- مندرجہ ذیل قواعد کا اطلاق کسی چارٹرڈ ہائی کورٹ پر اس کے معمولی یا غیر معمولی ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کے استعمال میں نہیں ہوگا۔ یعنی:-

(1) آرڈر VII کے قاعدہ 10 اور قاعدہ 11 کے فقرہ جات (ب) اور (ج)؛

(2) آرڈر X کا قاعدہ 3؛

(3) آرڈر XLI کا قاعدہ 2؛

(4) آرڈر XVII کے قواعد 5,6,8,9,10,11,13,14,15 اور 16؛
(جہاں تک شہادت لینے کے طریقے کا تعلق ہے)؛

(5) آرڈر XX کے قواعد 1 تا 8 ؛

(6) آرڈر XXXII کا قاعدہ 7 (جہاں تک یادداشت پیش کرنے کا تعلق ہے)؛
اور آرڈر XLI کے قاعدہ 35 کا اطلاق کسی عدالت عالیہ پر اس کے اپیلی اختیار سماعت کے استعمال میں نہیں ہوگا۔

آرڈر L

صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ

صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔ 1 - یہاں بعد ازاں مصرحہ توضیعات ایسی عدالتوں سے متعلق نہیں ہوں گی جو صوبائی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ایکٹ، 1887 یا برار عدالت ہائے مطالبات خفیفہ قانون، 1905 کے تحت تشکیل دی گئی ہوں یا ایسی عدالتوں سے متعلق نہیں ہوں گی جو مذکورہ ایکٹ یا قانون کے تحت عدالت مطالبات خفیفہ کا اختیار سماعت استعمال کرتی ہوں، یا بھارت کے کسی حصہ میں ایسی عدالتیں جن سے مذکورہ ایکٹ متعلق نہیں ہے جو مماثل اختیار سماعت استعمال کرتی ہوں، یعنی —

(الف) فہرست ہذا کا اتنا جز جو حسب ذیل کے متعلق ہو —

(i) کسی عدالت مطالبات خفیفہ کی سماعت سے مستثنیٰ کیے گئے دعوے یا ایسے دعووں میں اجرائے ڈگریاں؛

(ii) غیر منقولہ جائیداد کے خلاف اجرائے ڈگریاں یا شراکتی جائیداد میں حصے دار کا مفاد؛

(iii) تنقیحات اخذ کرنا؛ اور

(ب) مندرجہ ذیل قواعد اور احکام:-

آرڈر II، قاعدہ 1 (دعویٰ مرتب کرنا)؛

آرڈر X، قاعدہ 3 (فریقین کا بیان قلمبند کرنا)؛

آرڈر XV، بجز قاعدہ 4 کے اتنے حصے کے جس میں فوری طور پر فیصلہ سنانے کی توضیع درج ہے؛

آرڈر XVII، قواعد 5 تا 12 (شہادت)؛

آرڈر XLI تا XLV (اپیلیں)؛

آرڈر XLVII، قواعد 7,6,5,3,2 (نظر ثانی)؛

آرڈر LI۔

آرڈر LI

پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ

پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ۔ 1- بہ استثنا آرڈر V کے قواعد 22 اور 23، آرڈر XXI کے قواعد 4 اور 7 اور آرڈر XXVI کے قاعدہ 4 میں توضیع کے، اور پریذیڈنسی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ایکٹ، 1882، کی رو سے فہرست ہذا کسی ایسے دعویٰ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہوگی جو کسی ایسی عدالت مطالبات خفیفہ میں ہو جو کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے شہروں میں قائم کی گئی ہوں۔

ضمیمہ -الف

بیانات فریقین

(1) دعووں کے عنوان

بہ عدالت..................

الف-ب-(کیفیت اور سکونت)..................مدعی

بنام

ج-د-(کیفیت اور سکونت)..................مدعا علیہ

(2) خاص مقدموں میں فریقین کی کیفیت

یونین آف انڈیا یا ریاست..................جیسی کہ صورت ہو

ایڈوکیٹ جنرل بابت..................

کلکٹر بابت..................

ریاست..................

الف-ب-کمپنی لمیٹڈ جس کا رجسٹرڈ دفتر.................. میں ہے۔

الف..................، کمپنی ج-د کا پبلک افسر۔

الف-ب- (کیفیت اور سکونت)، اپنی اور ج-د- کے تمام دیگر لین داروں کی جانب سے، کیفیت اور سکونت)

الف-ب-(کفیت اور سکونت)، اپنی اور..................کمپنی لمیٹڈ کے جاری کیے گئے ڈبنچروں کے

تمام دیگر حالتوں کی جانب سے

سرکاری سپردار

الف-ب-، نابالغ (کیفیت اور سکونت)، بذریعہ ج-د- یا بذریعہ کورٹ آف وارڈ، قریبی عزیز

الف-ب (کیفیت اور سکونت)، فاتر العقل شخص یا ذہنی طور پر کمزور شخص، بذریعہ ج-د-، قریبی عزیز

....

الف-ب-ایک فرم جو.................پر شراکتی کاروبار چلا رہی ہو۔

الف-ب-(کیفیت اور سکونت)، بذریعہ اس کا مقررہ اٹارنی

ج-د-(کیفیت اور سکونت)۔

الف-ب-(کیفیت اور سکونت)، کسی ٹھاکر کا شبیت —

الف-ب-(کیفیت اور سکونت)، ج-د-، متوفی کا وصی۔

الف-ب-(کیفیت اور سکونت)، ج-د-متوفی کا وارث۔

(3) عرضی دعوے

نمبر-1

ادھار دیا گیا زرنقد

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ..............19، اس نے مدعا علیہ کو.....................

روپے ادھار دیئے جو مورخہ..................کو واجب الادا تھے۔

2- مدعا علیہ نے یہ رقم ادا نہیں کی ہے، بجز مورخہ ....19...........کو ادا شدہ............روپے۔

(اگر مدعی کسی میعاد قانون سے استثنا کا ادعا کرے، یعنی:-)

3- مدعی مورخہ..................سے مورخہ...........تک نابالغ یا مخبوط الحواس تھا۔

4- (واقعات جن سے یہ ظاہر ہو کہ بنائے دعویٰ کب پیدا ہوئی اور یہ کہ عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہے۔)

5-اختیار سماعت کی غرض سے دعویٰ کی شے متدعویہ کی مالیت .... روپے ہےاور کورٹ فیس کی غرض سے......... روپے ہے۔

6-مدعی .... روپے، معہ سود بہ شرح .... فیصد مورخہ .... سے مورخہ .... 19 تک کاادعا کرتا ہے۔

نمبر-2

زائدادا کیا گیا زرنقد

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعی نے .... چاندی کی سلاخیں بحساب .... روپے فی تولہ خالص چاندی خریدنے کااقرار کیااور مدعاعلیہ نے فروخت کرنے کااقرار کیا۔

2- مدعی نے مذکورہ سلاخیں حاصل کی جنہیں الف-ب- نے پرکھنا تھا جسے ایسی پرکھ کے لیے مدعا علیہ نے ادائیگی کی اور الف-ب نے قرار دیا کہ ہرایک سلاخ میں 1500 تولے خالص چاندی ہے، اور مدعی نے اس کے مطابق مدعالیہ کو.......... روپے ادا کیے۔

3- ہرایک مذکورہ سلاخ میں صرف 1200 تولے خالص چاندی تھی، جس واقعے کاادائیگی کرتے وقت مدعی کوعلم نہیں تھا۔

4-اس طرح زائدادا کی گئی رقم کی مدعاعلیہ نے ادائیگی نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-3

مقررہ قیمت پر فروخت اور حوالے کیا گیا مال

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ .... 19 کو، ج-د نے مدعا علیہ کو ایک سو بیرل آٹا، یا یہاں منسلکہ فہرست میں متذکرہ مال، یا متفرق مال فروخت اور حوالے کیا۔

2- مدعا علیہ نے مذکورہ مال کے لئے حوالگی پر یا مورخہ .... پر عرضی دعویٰ دائر ہونے سے پہلے کسی دن .... روپے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

3- اس نے یہ رقم ادا نہیں کی ہے۔

4- ج-د- مورخہ .... 19 کو فوت ہو گیا۔ اس نے اپنی آخری وصیت کے ذریعے اپنے بھائی مدعی کو، اپنا وصی مقرر کیا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق)

7- مدعی ج-د- کے وصی کی حیثیت سے ادعا کرتا ہے (طلب کی گئی دادرسی-)

نمبر-4

معقول قیمت پر فروخت اور حوالے کیا گیا مال

(عنوان)

الف-ب- مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ .... 19 کو، مدعی نے مدعا علیہ کو گھریلو فرنیچر کی متفرق اشیا فروخت اور حوالے کی، لیکن کوئی صریح اقرارنامہ قیمت کی نسبت نہیں کیا گیا تھا۔

2- مال کی معقول طور پر مالیت .... روپے تھی۔

3- مدعا علیہ نے زر نقد ادا نہیں کیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-5

مدعا علیہ کی درخواست پر تیار کیا گیا لیکن قبول نہ کیا گیا مال

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، ج-د- نے مدعی سے اقرار کیا کہ مدعی اس کے لیے ساٹھ میز اور پچاس کرسیاں بنائے گا اور یہ کہ ج-د- مال کی حوالگی پر........ روپے ادا کرے گا۔

2- مدعی نے مال تیار کیا، اور مورخہ .... 19 کو، اسے ج-د- کو حوالے کرنے کی پیش کش کی اور تب سے ایسا کرنے کو تیار اور رضامند ہے۔

3- ج-د- نے مال قبول نہیں کیا ہے یا اس کی ادائیگی نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-6

دوبارہ نیلام پر کمی (نیلام پر فروخت کیا گیا مال)

(عنوان)

الف-ب، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعی نے اس شرط پر متفرق مال نیلام پر چڑھایا، کہ ایسا تمام مال جس کی ادائیگی نہیں کی گئی اور جسے نیلام کے بعد دس دنوں کے اندر خریدار لے گیا ہے اس کی جانب سے بذریعہ نیلام دوبارہ فروخت کیا جائے گا، اور اس شرط کا مدعا علیہ کو نوٹس دیا گیا تھا۔

2- مدعا علیہ نے.......... روپے کی قیمت پر نیلام سے کراکری کا ایک ڈبہ خریدا۔

3- مدعی نیلام کی تاریخ پر اور اس کے بعد دس دنوں تک مال حوالے کرنے کو تیار اور رضامند تھا۔

4- مدعا علیہ نے اپنا خریدا ہوا مال نہیں خریدا، نہ ہی نیلام کے بعد دس دنوں کے اندر، نہ ہی اس کے بعد مال اٹھایا۔

5-مورخہ............19 کو، مدعی نے، عام نیلام کے ذریعے، مدعا علیہ کی جانب سے،.........روپے لے کر کراکری کا ڈبہ دوبارہ فروخت کر دیا۔

6-ایسے دوبارہ نیلام پر.........روپے کے اخراجات ہوئے۔

7-اس طرح ہونے والی کمی کی، جو.........روپے بنتی ہے، مدعا علیہ نے ادائیگی نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-7

معقول شرح پر خدمات

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مورخہ.........19، اور مورخہ.........19 کے درمیان، بمقام.........، مدعی نے مدعا علیہ کی درخواست پر، اسے متفرق ڈرائنگ، ڈیزائن اور خاکے بنانے کے لیے دیے؛ لیکن ایسی خدمات کے لیے ادا کی جانے والی رقم کی نسبت کوئی صریح اقرار نامہ نہیں کیا گیا تھا۔

2-ان خدمات کی معقول مالیت.........روپے تھی۔

3-مدعا علیہ نے زر نقد ادا نہیں کیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-8

معقول خرچے پر خدمات اور مواد

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے۔

1-مورخہ.........19 کو، بمقام.........، مدعی نے مدعا علیہ کے لیے، اس کی درخواست پر واقعہ.........میں، ایک مکان تعمیر کیا جسے نمبر.........کہا جاتا ہے، اور اس کے لیے مواد مہیا کیا، لیکن ایسے کام

اور مواد کے لیے ادا کی جانے والی رقم کی نسبت کوئی صریح اقرار نامہ نہیں کیا گیا۔

2- کیے گئے کام اور فراہم کیے گئے مواد کی معقول مالیت..........روپے تھی۔

3- مدعا علیہ نے زرنقد کی ادائیگی نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-9

استعمال اور قبضہ

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، جورج-د-، متوفی کی وصیت کا وصی ہے، حسب ذیل بیان کرتا ہے:

1- یہ کہ مدعا علیہ نے مذکورہ ج-د- کی اجازت سے مورخہ..........19 سے، مورخہ..........19 تک، مکان نمبر..........، ....اسٹریٹ کا قبضہ حاصل کیا، لیکن مذکورہ احاطے کے استعمال کے لیے ادائیگی کی نسبت کوئی اقرار نامہ نہیں کیا گیا تھا۔

2- یہ کہ مذکورہ مدت کے لیے مذکورہ احاطے کے استعمال کی معقول طور پر مالیت..........روپے تھی۔

3- مدعا علیہ نے زرنقد کی ادائیگی نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق)

6- مدعی ج-د- کے وصی کی حیثیت سے ادعا کرتا ہے (طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-10

فیصلہ ثالثی پر

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ..........19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے، جن کا آپس میں دس بیرل تیل کی قیمت کے لیے مدعی کے مطالبے کے متعلق اختلاف رائے تھا جس کی ادائیگی کرنے سے مدعا علیہ نے انکار کیا تھا، تحریری طور

پر اقرار کیا کہ وہ اپنا اختلاف ہ-واور ح-ط-کی ثالثی میں پیش کریں گے،اور اصل دستاویز منسلک کی گئی ہے۔

2-مورخہ..........19 کو،ثالثوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ مدعا علیہ مدعی کو..........روپے ادا کرے۔

3-مدعا علیہ نے زر نقد ادا نہیں کیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق،اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-11

غیر ملکی فیصلے پر

(عنوان)

الف-ب-،مذکورہ بالا مدعی،حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ..........19 کو،بمقام..........،..........ملک یا سلطنت کی..........عدالت نے، مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان وہاں دائر زیر سماعت دعویٰ میں،باضابطہ یہ عدالتی فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ مذکورہ تاریخ سے معہ سود مدعی کو..........روپے ادا کرے۔

2-مدعا علیہ نے زر نقد ادا نہیں کیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق،اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-12

کرایہ کی ادائیگی کی ضمانت کے خلاف

(عنوان)

الف-ب-،مذکورہ بالا مدعی،حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ..........19 کو،ج-د- نے مدعی سے..........سال کی مدت کے لیے مکان نمبر..........،..........اسٹریٹ،..........روپے کے سالانہ کرایے پر،جو ماہوار قابل ادا تھا،کرایے پر لیا۔

2-مدعا علیہ نے،ج-دکو احاطے کو کرایہ پر دینے کے بدل میں کرائے کی پابندی سے ادائیگی کی

ضمانت دینے کا اقرار کیا۔

3-ماہ............19 کا کرایہ، ادا نہیں کیا گیا، جو...........روپے بنتا ہے۔

(اگر، اقرارنامے کی شرائط کی رو سے، ضامن کو نوٹس دینا مطلوب ہو، تو تحریر کریں:)

4-مورخہ............19 کو، مدعی نے مدعا علیہ کو کرائے کی عدم ادائیگی کا نوٹس دیا، اور اس کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔

5-مدعا علیہ نے اس کی ادائیگی نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-13

اراضی خریدنے کے اقرارنامے کی خلاف ورزی

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:

1-مورخہ............19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے ایک اقرارنامہ کیا، اور اصل دستاویز منسلک ہے۔

(یا، مورخہ............19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے باہمی فیصلہ کیا کہ مدعی مدعا علیہ کو............روپے کے عوض............گاؤں میں چالیس بیگھہ اراضی فروخت کرے گا اور یہ کہ مدعا علیہ مدعی سے یہ اراضی خریدے گا۔)

2-مورخہ............19 کو، مدعی نے، جو اس وقت جائیداد کا کامل مالک تھا اور جیسا کہ مدعا علیہ کو یہ باور کرادیا گیا تھا کہ وہ جائیداد تمام بارہائے کفالت سے بری ہے، مدعا علیہ کو اس کی ایک معقول دستاویز انتقال پیش کی یا، تسلیم کی گئی رقم کی مدعا علیہ سے ادائیگی پر معقول دستاویز کی رو سے مدعا علیہ کو ایسی جائیداد منتقل کرنے پر تیار اور رضامند تھا، اور اب بھی ہے، اور اس نے پیش کش بھی کی۔

3-مدعا علیہ نے زر نقد ادا نہیں کیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-14

فروخت کیا گیا مال حوالے نہ کرنا

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ........... 19 کو، مدعی اور مدعا علیہ اس امر پر باہمی طور پر متفق ہوئے کہ مدعا علیہ مورخہ .... 19 کو، مدعی کو ایک سو بیرل آٹا حوالے کرے گا، اور یہ کہ مدعی اس کے لیے حوالگی پر........... روپے ادا کرے گا۔

2- مذکورہ دن پر مدعی مال کی حوالگی پر مذکورہ رقم مدعا علیہ کو ادا کرنے کو تیار اور رضامند تھا، اور اس نے پیش کش بھی کی۔

3- مدعا علیہ نے مال کی حوالگی نہیں کی ہے، اور مدعی اس منافع سے محروم ہو گیا ہے جو اسے ایسی حوالگی سے حاصل ہوتا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-15

بیجا برخاستگی

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ........... 19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے باہمی فیصلہ کیا کہ مدعی بحیثیت اکاؤنٹنٹ مدعا علیہ کی ملازمت کرے گا، یا فورمین کی حیثیت سے، یا جیسی کہ صورت ہو، اور یہ کہ مدعا علیہ مدعی کو ایک سال کی مدت کے لیے اس حیثیت سے ملازم رکھے گا اور اس کی ملازمت کے لیے اسے........... روپے ماہوار ادا کرے گا۔

2- مورخہ........... 19 کو، مدعی نے مدعا علیہ کی ملازمت اختیار کی اور تب سے، اور ابھی بھی، مذکورہ

سال کی باقیماندہ مدت کے دوران ایسی ملازمت میں برقرار رہنے پر تیار اور رضامند ہے جس کی مدعا علیہ کو ہمیشہ سے اطلاع تھی۔

3- مورخہ.......... 19 کو، مدعا علیہ نے مدعی کو بیجا طور پر سبکدوش کر دیا، اور مذکورہ بالا حیثیت سے اسے ملازمت کرنے کی اجازت دینے سے، یا اس کی ملازمت کے لیے ادائیگی کرنے سے انکار کر دیا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-16

ملازمت کرنے کی معاہدہ شکنی

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے باہمی فیصلہ کیا کہ مدعی مدعا علیہ کو......روپے کے سالانہ مشاہرے پر ایک سال کی مدت کے لیے بحیثیت فنکار ملازم رکھے گا، اور یہ کہ مدعا علیہ مدعی کی ملازمت کرے گا۔

2- مدعی اقرارنامے کے اپنے حصے کو انجام دینے پر ہمیشہ تیار اور رضامند رہا ہے اور مورخہ...... 19 کو، اس نے ایسا کرنے کی پیش کش کی۔

3- مدعا علیہ نے مذکورہ بالا تاریخ کو مدعی کی ملازمت اختیار کی، لیکن بعد ازاں مورخہ.......... 19 کو، اس نے بحیثیت مذکورہ بالا مدعی کی ملازمت سے انکار کر دیا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-17

ناقص کامگری کے لیے تعمیر کار کے خلاف

(عنوان)

الف–ب–، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ............19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے ایک اقرار نامہ کیا، اور اصل دستاویز منسلک ہذا ہے۔(یا معاہدے کا مضمون درج کریں)

2-مدعی نے اپنے طور پر اقرارنامے کی تمام شرائط باضابطہ انجام دیں۔

3-مدعا علیہ نے اقرارنامے میں محولہ مکان خراب اور غیر کامگرانہ طریقے سے تعمیر کیا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-18

کلرک کی وفاداری کے تمسک پر

(عنوان)

الف–ب–، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مورخہ............19 کو، مدعی نے ج–د–کو کلرک کی حیثیت سے ملازم رکھا۔

2-اس کے بدل میں، مورخہ............19 کو، مدعا علیہ نے مدعی سے اقرار کیا کہ اگر ج–د–مدعی کے کلرک کی حیثیت سے اپنے فرائض خیر خواہی سے انجام نہ دے، یا وہ مدعی کے استعمال کے لیے اس کے وصول کیے گئے تمام زرنقد، قرضوں کی شہادتوں یا دیگر جائیداد کا مدعی کو حساب دینے سے قاصر رہے، تو مدعا علیہ مدعی کو کسی بھی ایسے نقصان کی ادائیگی کرے گا جو اسے اس وجہ سے ہوسکتا ہے، جو............روپے سے زائد نہ ہو۔

[یا، 2-اس کے بدل میں، مدعا علیہ نے اسی تاریخ کے اس کے تمسک کی رو سے مدعی کو جرمانے کی رقم ادا کرنے کا پابند بنایا جو............روپے ہے، اس شرط کے تابع کہ اگر ج–د–بحیثیت کلرک اور خزانچی کے

اپنے فرائض وفاداری سے انجام دے اور مدعی کو تمام زر نقد، قرضے کی شہادتوں یا ایسی دیگر جائیداد کا مدعی کو ایمان داری سے حساب دے جو مدعی لیے کسی بھی وقت امانت کے طور پر اس کے پاس ہو، تمسک باطل ہوگا۔]

[یا، 2-اس کے بدل میں، اسی تاریخ کو مدعا علیہ نے مدعی کے حق میں ایک تمسک تکمیل کیا، اور اصل دستاویز منسلک ہذا ہے۔]

3- مورخہ............19 اور مورخہ............19 کو، ج -د- نے، مدعی کے استعمال کے لیے، زر نقد اور دیگر جائیداد وصول کی، جس کی مالیت............روپے بنتی ہے، جس رقم کا حساب اس نے نہیں دیا ہے، اور وہ ابھی تک واجب الادا اور غیر ادا شدہ ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-19

مالک مکان کے خلاف کرایہ دار کی جانب سے، خصوصی حرجانے کے ساتھ

(عنوان)

الف-ب-مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ............19 کو، مدعا علیہ نے ایک رجسٹری شدہ نوشتے کے ذریعے، مدعی کو مکان نمبر ....، اسٹریٹ............سال کی مدت کے لیے کرایے پر دیا، اور مدعی کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ وہ، مدعی، اور اس کے قانونی قائم مقام مذکورہ مدت کے لیے آرام سے اس کے قابض رہیں گے۔

2- تمام شرائط پوری کی گئی تھیں اور ایسے تمام امور واقع ہوئے جو یہ دعویٰ دائر کرنے کے لیے مدعی کے استحقاق کی خاطر ضروری بن جاتے ہیں۔

3- مورخہ............19 کو، مذکورہ مدت کے دوران، ج -د- نے، جو مذکورہ مکان کا قانونی مالک تھا، وہاں سے مدعی کو قانونی طور پر بے دخل کر دیا، اور ابھی تک اس کا قبضہ اس کے پاس ہے۔

4- مدعی مذکورہ جگہ پر درزی کا کام کاج جاری نہ رکھ سکا، اور اسے وہاں سے منتقلی پر............روپے

خرچ کرنے پر مجبور ہونا پڑا، اور اس طرح نکالے جانے سے اس نے اپنے گاہک ز-ح- اور ط-ی-
کھو دیے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-20

ابراء کے اقرار نامے پر

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ............ 19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے، جو الف-ب- اور ج-د کے نام سے تجارت میں شریک حصہ دار ہیں، شراکت ختم کر دی، اور باہمی فیصلہ کیا کہ مدعا علیہ تمام شراکتی جائیداد لے گا اور رکھے گا، فرم کے تمام قرضے ادا کرے گا اور مدعی کو ایسے تمام ادعات سے بری کر دے گا جو اس پر فرم کے کسی قرضے کی بناء پر کیے جا سکیں گے۔

2- مدعی نے اپنی جانب سے اقرار نامے کی شرائط باضابطہ پوری کیں۔

3- مورخہ............ 19 کو، ہ-و- نے مدعی اور مدعا علیہ کے خلاف............ کی عدالت عالیہ کا فیصلہ حاصل کیا، جو ہ-و- کو فرم سے واجب الادا قرضے کے لیے تھا، اور مورخہ............ 19 کو، مدعی نے اس کی ایفا میں............ روپے ادا کیے۔

4- مدعا علیہ نے مدعی کو یہ رقم ادا نہیں کی ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر -21

فریب سے جائیداد حاصل کرنا

(عنوان)

الف-ب-،مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعا علیہ نے مدعی کو اسے بعض مال فروخت کرنے کی ترغیب دینے کی غرض سے، مدعی سے یہ بیان کیا کہ وہ، مدعا علیہ صاحب استطاعت ہے، اور اپنی ذمہ داریوں کے بغیر ....روپے کی حیثیت کا مالک ہے۔

2-اس کی وجہ سے مدعی کو..........روپے کی مالیت کا خشک مال مدعا علیہ کو فروخت اور حوالے کرنے کی ترغیب ملی۔

3-اس سے مدعی کو غلط طور پر فروخت اور حوالے کی ترغیب ملی جس کا مدعا علیہ کو علم تھا۔

4-مدعا علیہ نے مال کی رقم ادا نہیں کی ہے (یا، اگر مال حوالے نہ کیا گیا ہوتا۔) مدعی نے، تیاری میں اور مال کو جہاز میں لادنے اور اس کی واپسی پر..........روپے خرچ کیے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-22

کسی دیگر شخص کو دینے کے لیے اُدھار فریب سے حاصل کرنا

(عنوان)

الف-ب-مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعا علیہ نے مدعی سے یہ بیان کیا کہ ہ-و- صاحب استطاعت ہے اور اس کے نام کافی رقم جمع ہے، اور اپنی ذمہ داریوں کے بغیر..........روپے کی حیثیت کا مالک ہے یا یہ کہ ہ-و- اس وقت ذمہ دار عہدے پر فائز تھا اور خوشحال تھا، اور اس پر ادھار مال کے لیے پورا بھروسہ کیا جاسکتا تھا۔

2-اس وجہ سے مدعی کو.........مہینوں کے ادھار پر.........روپے کی مالیت کا چاول ہ-و-کو فروخت کرنے کی ترغیب ملی۔

3- مذکورہ بیانات غلط تھے اور مدعا علیہ کو ایسا ہونے کا علم تھا، اور اس نے وہ بیانات مدعی کو دھوکہ اور فریب دینے کی نیت سے یا اسے دھوکہ دینے اور نقصان پہنچانے کے لیے دیئے تھے۔

4- ہ-و- نے متذکرہ بالا ادھار کی مدت منقضی ہونے پر مذکورہ مال کی قیمت ادا نہیں کی، یا مذکورہ چاول کی ادائیگی نہیں کی ہے، اور مدعی کو اس کا پورے طور پر نقصان ہوا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-23

مدعی کی اراضی میں پانی کو آلودہ کرنا

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مدعی اس وقت، اور یہاں بعد ازاں متذکرہ تمام اوقات پر بعض اراضی پر قابض ہے اور تھا جسے.........کہا جاتا ہے اور.........میں واقع ہے اور اس میں ایک کنواں ہے، اور اس کنویں میں پانی موجود ہے، اور وہ کنویں اور اس کے پانی کے استعمال اور فائدے کا حقدار تھا، اور بعض ایسے چشموں اور پانی کی ندیوں کا بھی جو گندہ یا آلودہ کیے بغیر پانی کی فراہمی کے لیے کنویں میں بہتی اور گرتی تھیں۔

2- مورخہ.........19 کو، مدعا علیہ نے بیجا طور پر کنویں اور اس کے پانی اور ایسے چشموں اور پانی کی ندیوں کو گندہ اور آلودہ کر دیا جو کنویں میں بہتی تھیں۔

3-اس کے نتیجے میں کنویں کا پانی گھریلو اور دیگر ضروری اغراض کے لیے ناخالص اور ناقابل استعمال ہو گیا اور اس کا کنبہ کنویں اور پانی کے استعمال اور فائدے سے محروم ہو گیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-24

مضر صحت مصنوعات تیار کرنا

(عنوان)

الف-ب-مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مدعی اس وقت، اور یہاں بعد ازاں متذکرہ تمام اوقات پر، بعض اراضی کا قابض ہے اور تھا جسے ....کہا جاتا تھا، جو..........میں واقع ہے۔

2-مورخہ..........19 سے، مدعا علیہ بیجا طور پر اس کے چلائے جانے والے دھات کو پگھلانے کے بعض کاموں کی وجہ سے بڑی تعداد میں ناگوار اور نقصان دہ دھوئیں اور دیگر بخارات اور مضر صحت مواد کے اخراج کا باعث بنا ہوا ہے، جو مذکورہ اراضی پر پھیل جاتے ہیں، اور ہوا کو بگاڑ دیتے ہیں، اور اراضی کی سطح پر بیٹھ جاتے ہیں۔

3-اس کی وجہ سے مدعی کی اراضی پر اگنے والے درخت، جھاڑیاں، جڑی بوٹیاں اور فصلوں کو نقصان پہنچا اور انکی مالیت گر گئی، اور اراضی پر مدعی کے مال ومویشی بیمار پڑ گئے، اور ان میں سے بہت سے زہر آلودہ ہو کر مر گئے۔

4-مدعی اراضی پر مال ومویشی اور بھیڑیں نہ چرا سکا جیسا کہ اس نے دیگر طور پر کیا ہوتا، اور اسے اپنا مال ومویشی، بھیڑیں اور جانور وہاں سے لے جانے پر مجبور ہونا پڑا، اور اب وہ اراضی کا اتنے فائدہ مند اور اچھے طریقے سے استعمال اور تصرف نہیں کر سکتا جس طرح کہ وہ دیگر طور پر کرتا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-25

حق گزر میں مزاحم ہونا

(عنوان)

الف-ب، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مدعی اس وقت، اور یہاں بعد ازاں متذکرہ وقت پر، موضع .... میں ایک مکان کا قابض ہے اور تھا۔

2- اسے پورے سال بھر اس کے اور اس کے ملازمین کے لیے گاڑیوں کے ساتھ، یا پیدل اپنے گھر سے ایک میدان میں سے ہو کر ایک عام شاہراہ تک گزرنے کا اور واپس شاہراہ سے میدان اور وہاں سے گھر تک گزرنے کا حق حاصل تھا۔

3- مورخہ............ 19 کو، مدعا علیہ نے مذکورہ راستے میں بیجا طور پر مزاحمت کی، تاکہ مدعی گاڑیوں کے ساتھ، یا پیدل، یا کسی طریقے سے اس راستے پر نہ چل سکے اور تب سے اس نے بیجا طور پر مزاحمت کی ہوئی ہے۔

4- (کوئی خاص نقصان قلمبند کریں، اگر کوئی ہوا ہو۔)

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-26

کسی شاہراہ میں مزاحم ہونا

(عنوان)

1- مدعا علیہ نے بیجا طور پر عام شاہراہ پر جو............ سے............ تک جاتی ہے اسے روکنے کے لیے ایک گڑھا کھودا اور مٹی اور پتھروں کا ڈھیر لگا دیا۔

2- اس کی وجہ سے مدعی، مذکورہ شاہراہ پر جائز طور پر گزرتے وقت، مذکورہ مٹی اور پتھروں کے ڈھیر پر یا مذکورہ گڑھے میں گر گیا اور اس کا بازو ٹوٹ گیا، اور اسے تکلیف میں مبتلا ہونا پڑا، اور وہ ایک لمبے عرصے تک

اپنے کاروبار پر نہ جاسکا، اور اسے طبی اخراجات کرنے پڑے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-27

پانی کا رخ موڑنا

(عنوان)

الف ب مذکورہ بالا مدعی حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مدعی اس وقت اور یہاں بعد ازاں متذکرہ وقت پر ایک پن چکی کا قابض ہے اور تھا جو ضلع .... کے موضع .... میں .... کہلانے والی ندی پر واقع ہے۔

2- ایسے قبضہ کی وجہ سے مدعی پن چکی چلانے کے لیے ندی کے بہاؤ کا حق دار تھا۔

3- مورخہ .... 19 کو مدعا علیہ نے ندی کا کنارا کاٹ کر اس کے پانی کا بیجا طور پر رخ موڑ دیا تاکہ مدعی کی پن چکی میں تھوڑا پانی بہے۔

4- اس وجہ سے مدعی .... سے زیادہ بوریوں کا غلہ یومیہ نہیں پیس سکتا۔ جبکہ مذکورہ پانی کا رخ موڑنے سے پہلے وہ یومیہ .... بوریوں کا غلہ پیستا تھا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-28

آبپاشی کے لیے پانی کے استعمال کے حق میں مزاحم ہونا

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ بالا مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مدعی اس وقت اور یہاں بعد ازاں متذکرہ وقت پر .... میں واقع بعض اراضی کا قابض ہے اور تھا، اور مذکورہ اراضی کی آبپاشی کے لیے ایک ندی سے تھوڑا سا پانی لینے اور استعمال کرنے کا حقدار تھا۔

2- مورخہ .... 19 کو، مدعا علیہ نے مذکورہ بالا پانی کا مذکورہ حصہ لینے اور استعمال کرنے میں مدعی

کی مزاحمت کی، اور بیجا طور پر مذکورہ ندی کو روکا اور اس کا رخ پھیر دیا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر -29

ریل کے راستے پر غفلت کی وجہ سے لگنے والی چوٹیں

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ..........19 کو، مدعا علیہم..........اور ....کے درمیان ریل کے ذریعے مسافروں کے عام حمال تھے۔

2-اس دن مذکورہ ریل پر مدعی مدعا علیہم کی ایک گاڑی کا مسافر تھا۔

3- جبکہ وہ ایسا مسافر تھا، بمقام .... یا .... اسٹیشن کے قریب یا .... اور .... اسٹیشنوں کے درمیان، مدعا علیہم، اس کے ملازمین کی غفلت اور غیر ہنر مندی کی وجہ سے مذکورہ ریلوے پر ایک ٹکر واقع ہوئی، جس کے نتیجے میں مدعی شدید زخمی ہوا جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور سر پر چوٹ لگی، وغیرہ، اور اگر کوئی خاص نقصان ہوا ہو تو درج کریں، اور اسے طبی علاج پر اخراجات کرنے پڑے اور اب وہ بحیثیت سیلز مین اپنا سابقہ کاروبار چلانے سے مستقل طور پر معذور ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

یا اس طرح: -2-اس دن مدعا علیہم نے اپنے ملازمین کے ذریعے ایک انجن اور اس سے جڑی ہوئی گاڑی مدعا علیہم کے ریلوے پر اس قدر غفلت اور غیر ہنر مندی سے چلائی اور اس کا انتظام کیا کہ جس وقت مدعی اس راستے کو جائز طور سے پار کر رہا تھا، مذکورہ انجن اور گاڑی چل پڑی اور مدعی سے آٹکرائی، جس کی وجہ سے، وغیرہ، پیرا 3 کے مطابق۔

نمبر-30

غلفت کے ساتھ گاڑی چلانے کی وجہ سے لگنے والی چوٹیں

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مدعی ایک موچی ہے، اپنا کاروبار بمقام.........کرتا ہے۔ مدعا علیہ..........کا تاجر ہے۔

2- مورخہ..........19 کو، مدعی کلکتہ شہر میں دوپہر کے تقریباً 3 بجے، چورنگی پر جنوب کی طرف چل رہا تھا اسے ضروری طور پر مڈل ٹن اسٹریٹ پار کرنا تھی، جو زاویہ قائمہ پر چورنگی میں داخل ہونے والی سڑک ہے۔ جبکہ وہ یہ سڑک پار کر رہا تھا، اور اس سے پہلے کہ وہ پیدل چلنے والوں کی پٹری کی اگلی طرف پہنچ سکتا، مدعا علیہ کی ایک گاڑی، جسے دو گھوڑے کھینچ رہے تھے اور مدعا علیہ کے ملازمین کی نگرانی اور قابو میں تھی، مڈل ٹن اسٹریٹ میں سے نکل کر غفلت سے، اچانک اور بغیر کسی خبرداری کے تیز اور خطرناک رفتار سے چورنگی پر مڑ گئی، گاڑی کا پول مدعی کو لگا اور وہ گر پڑا، اور گھوڑوں نے اسے روند ڈالا۔

3- دھکے اور گرنے اور روندے جانے سے مدعی کا بایاں بازو ٹوٹ گیا اور اسے پہلو اور پیٹھ پر خراشیں آئیں اور وہ زخمی ہوا اور اندرونی چوٹیں بھی لگیں، اور اس کے نتیجے میں مدعی چار مہینے تک غیر صحت مند اور تکلیف میں مبتلا رہا، اور اپنا کاروبار نہ کر سکا، اور اسے کثیر طبی اور دیگر اخراجات کرنے پڑے اور اسے کاروبار اور منافع کا بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-31

استغاثہ بغرض ایذا رسانی

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعا علیہ نے.......... کے الزام پر.......... سے جو مذکورہ شہر کا مجسٹریٹ ہے، گرفتاری کا وارنٹ حاصل کیا، اور اس پر مدعی گرفتار کیا گیا، اور اسے.......... دنوں، یا گھنٹوں کے لیے قید کیا گیا، اور اسے اپنی رہائی حاصل کرنے کے لیے.......... روپے کی ضمانت دینی پڑی۔

2- ایسا کرنے میں مدعا علیہ نے نقصان پہنچانے کی نیت سے اور بلا معقول یا امکانی وجہ کے فعل کئے۔

3- مورخہ.......... 19 کو، مجسٹریٹ نے مدعا علیہ کا استغاثہ خارج کر دیا اور مدعی کو بری کر دیا۔

4- بہت سے اشخاص، جن کے نام مدعی نہیں جانتا، گرفتاری کی بات سن کر، اور مدعی کو مجرم سمجھتے ہوئے، اس کے ساتھ کاروبار ختم کر چکے ہیں؛ یا مذکورہ گرفتاری کے نتیجے میں، مدعی کو ہ-و کے کلرک کی حیثیت سے اپنی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑا، یا اس کے نتیجے میں مدعی کو جسمانی اور ذہنی تکلیف پہنچی، اور وہ اپنا کاروبار نہ کر سکا، اور اس کی ساکھ کو دھکا لگا، اور مذکورہ قید سے رہائی اور مذکورہ استغاثے کے خلاف جوابدہی پر اخراجات کرنے پڑے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق، اور طلب کی گئی دادرسی۔)

نمبر-32

بیجا طور پر روکی گئی منقولہ اشیاء

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعی منسلک فہرست میں متذکرہ مال کا مالک تھا (یا یہاں ایسے واقعات درج کریں جن سے قبضہ کا حق ظاہر ہو) جن کی تخمینہ مالیت.......... روپے ہے۔

2-اس تاریخ سے یہ دعویٰ دائر ہونے تک مدعاعلیہ نے یہ مال مدعی سے روکے رکھا ہے۔

3-اس دعویٰ کے دائر ہونے سے پہلے، مورخہ.......... 19 کو، مدعی نے مدعاعلیہ سے اس کا مطالبہ کیا، لیکن اس نے اس کی حوالگی سے انکار کیا۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4 اور 5 کے مطابق۔)

6- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے۔

(1) مذکورہ مال کی حوالگی، یا اگر حوالگی نہ کی جاسکے تو.......... روپے؛

(2) اسے روکے رکھنے کا معاوضہ.......... روپے۔

فہرست بند

نمبر-33

فریبی مشتری اور اس کے اطلاع رکھنے والے منتقل الیہ کے خلاف

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.......... 19 کو، مدعاعلیہ ج-د- نے، مدعی کو بعض مال فروخت کرنے کی ترغیب دینے کی غرض سے، مدعی سے یہ بیان کیا کہ وہ صاحب استطاعت ہے، اور.......... روپے کی حیثیت رکھتا ہے۔

2-اس کی وجہ سے مدعی کو چائے کے ایک سو ڈبے ج-د- کو فروخت کرنے اور حوالے کرنے کی ترغیب ملی، جس کی تخمینہ مالیت.......... روپے ہے۔

3-مذکورہ بیان جھوٹا تھا، اور ایسا ہونا ج-د- کے علم میں تھا (یا مذکورہ بیان دیتے وقت، ج-د- دیوالیہ تھا، اور ایسا ہونے کا اسے علم تھا)۔

4- ج-د- نے بعد ازاں مذکورہ مال مدعاعلیہ ہ-و- کو بلا بدل منتقل کردیا (یا جسے بیان کے جھوٹا ہونے کی اطلاع تھی)۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

7- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے —

(1) مذکورہ مال کی حوالگی، یا اگر حوالگی نہ کی جا سکے تو ....روپے؛

(2) اس کے روکے جانے کا معاوضہ..........روپے۔

نمبر-34

غلطی کی بنا پر انفساخ معاہدہ

(عنوان)

الف- ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ..........19 کو، مدعا علیہ نے مدعی سے بیان کیا کہ مدعا علیہ کی ملکیتی زمین کا بعض ٹکڑا، جو بمقام..........واقع ہے، دس بیگھے کا ہے۔

2- مدعی کو اس سے وہ ٹکڑا..........روپے میں اس یقین پر خریدنے کی ترغیب ملی کہ مذکورہ بیان درست ہے، اور اس نے ایک اقرارنامے پر دستخط کیے؛ اصل دستاویز منسلک ہذا ہے لیکن اراضی اسے منتقل نہیں کی گئی۔

3- مورخہ..........19 کو، مدعی نے مدعا علیہ کو قیمت خرید کے جز کے طور پر..........روپے ادا کیے۔

4- یہ کہ مذکورہ زمین کے ٹکڑے میں دراصل صرف پانچ بیگھے ہی تھے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

7- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے —

(1) مورخہ..........19 سے معہ سود..........روپے؛

(2) مذکورہ اقرارنامہ حوالے اور منسوخ کیا جائے۔

نمبر-35

نقصان کو روکنے کا امتناعی حکم

(عنوان)

الف-ب-مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مدعی (جائیداد کی تفصیل لکھیں) کا کامل مالک ہے۔

2-مدعا علیہ مدعی سے ایک پٹے کے تحت اس کا قابض ہے۔

3-مدعا علیہ نے بہت سے قیمتی درخت کاٹ ڈالے ہیں، اور مدعی کی مرضی کے بغیر فروخت کی غرض سے مزید بہت سے درخت کاٹنے کی دھمکی دیتا ہے۔

(فارم 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق۔)

6-مدعی ادعا کرتا ہے کہ مدعا علیہ کو مذکورہ احاطے پر کسی مزید نقصان کا ارتکاب کرنے یا اس کی اجازت دینے سے بذریعہ حکم امتناعی روکا جائے۔

(مالی معاوضے کا بھی ادعا کیا جا سکتا ہے۔)

نمبر-36

امر باعث تکلیف روکنے کا حکم امتناعی

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مدعی مکان..........اسٹریٹ، کلکتہ کا اس وقت کامل مالک ہے، اور یہاں بعد ازاں متذکرہ تمام اوقات پر کامل مالک تھا۔

2-مدعا علیہ اسی اسٹریٹ......میں زمین کے ایک پلاٹ کا کامل مالک ہے اور تمام مذکورہ اوقات پر تھا۔

3- مورخہ.........19 کو، مدعا علیہ نے اپنے مذکورہ پلاٹ پر ایک ذبح خانہ تعمیر کیا، اور اسے ابھی

تک چلا رہا ہے؛ اور اس تاریخ سے تا حال مسلسل مویشی وہاں لاتا اور ذبح کرتا ہے اور مدعی کے مذکورہ مکان کے سامنے والی سڑک پر خون اور فضلہ پھینکتا ہے۔

4-اس کے نتیجے میں مدعی مذکورہ مکان چھوڑنے پر مجبور ہو گیا ہے، اور اسے کرائے پر بھی نہیں اٹھا سکتا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

7-مدعی ادعا کرتا ہے کہ مدعا علیہ کو کسی مزید امر باعث تکلیف کا ارتکاب کرنے یا اس کی اجازت دینے سے حکم امتناعی کے ذریعے روکا جائے۔

نمبر-37

امر باعث تکلیف عامہ

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مدعا علیہ نے بیجا طور پر ایک عام راستے پر جو..........اسٹریٹ بمقام..........کہلاتا ہے اس پر چلنے والے لوگوں کے گزر کو روکنے کے لئے مٹی اور پتھروں کا ڈھیر لگا دیا ہے اور بجز اس کے کہ اسے ایسا کرنے سے روکا جائے، مذکورہ فعل بیجا جاری رکھنے اور دوبارہ کرنے کی دھمکی دی ہے اور اس کا یہ ارادہ ہے۔

2-مدعی نے دعویٰ ہذا دائر کرنے کی عدالت سے اجازت حاصل کر لی ہے۔

(جب دعویٰ ایڈووکیٹ جنرل سے دائر کیا جائے تو اس کا اطلاق نہیں ہوگا۔)

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

5-مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے —

(1) یہ حکم کہ مدعا علیہ کو مذکورہ عام راستے پر لوگوں کے گزر کو روکنے کا استحقاق نہیں ہے؛

(2) حکم امتناعی جس کی رو سے مذکورہ عام راستے پر لوگوں کے گزر کو روکنے سے منع کیا جائے اور یہ ہدایت دی جائے کہ مدعا علیہ متذکرہ بالا طریقے سے ڈھیر کی گئی مٹی اور پتھروں کو ہٹا لے۔

نمبر-38

پانی کا رخ موڑنے کے خلاف حکم امتناعی

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

(فارم نمبر 27 کے مطابق۔)

مدعی یہ ادعا کرتا ہے کہ مدعا علیہ کو حکم امتناعی کے ذریعے متذکرہ بالا پانی کا رخ موڑنے سے روکا جائے۔

نمبر-39

اتلاف کے خطرے کے تحت منقولہ جائیداد کی واپسی اور حکم امتناعی کے لیے

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مدعی اس وقت، اور یہاں بعد ازاں متذکرہ تمام اوقات پر، اپنے دادا کی ایک تصویر کا مالک ہے اور تھا جو ایک مشہور مصور نے بنائی تھی، اور جس کی کوئی نقل موجود نہیں ہے (یا کوئی ایسے واقعات تحریر کریں جن سے یہ ظاہر ہو کہ جائیداد اس قسم کی ہے کہ زر نقد اس کا بدل نہیں ہو سکتا)۔

2- مورخہ............... 19 کو، اس نے اسے حفاظت سے رکھنے کے لیے مدعا علیہ کے پاس رکھا۔

3- مورخہ............ 19 کو، اس نے اسے مدعا علیہ سے طلب کیا اور اسے بحفاظت رکھنے کے تمام معقول مصارف ادا کرنے کی پیش کش کی۔

4- مدعا علیہ اسے مدعی کے حوالے کرنے سے انکار کرتا ہے اور حوالگی کے مطالبے پر اسے چھپانے، نبٹانے، کاٹنے یا نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتا ہے۔

5- تصویر کے کھو جانے کا کوئی مالی معاوضہ مدعی کے لیے معقول معاوضہ نہیں ہوگا؛

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

8- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے —

(1) یہ کہ مدعا علیہ کو حکم امتناعی کے ذریعے مذکورہ تصویر کو نبٹانے، نقصان پہنچانے یا چھپانے سے روکا جائے؛

(2) یہ کہ اسے وہ تصویر مدعی کے حوالے کرنے پر مجبور کیا جائے۔

نمبر-40

دعویٰ متخالف بین فریقین

(عنوان)

الف-ب-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- یہاں بعد ازاں متذکرہ ادعات کی تاریخ سے پہلے ز-ح- نے مدعی کے پاس (جائیداد کی تفصیل لکھیں) حفاظت کے لیے رکھی۔

2- مدعا علیہ ج-د- اسے ز-ح سے اس کو تفویض کی گئی بیان کرتا ہے۔

3- مدعا علیہ ہ-و- بھی اسے ز-ح کے حکم کے تحت اس کو منتقل کیا جانا بیان کرتا ہے۔

4- مدعی مدعا علیہم کے متعلقہ حقوق سے بے خبر ہے۔

5- وہ مذکورہ جائیداد کا ادعا نہیں کرتا ماسوائے اخراجات اور خرچے کے، اور وہ اسے ایسے اشخاص کے حوالے کرنے کو تیار ہے جن کی عدالت ہدایت کرے گی۔

6- یہ دعویٰ مدعا علیہم، میں سے کسی کے ساتھ سازش کر کے دائر نہیں کیا گیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

9- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے—

(1) یہ کہ مدعا علیہم کو حکم امتناعی کے ذریعے، اس کی نسبت مدعی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے روکا جائے؛

(2) یہ کہ ان کو مذکورہ جائیداد پر اپنے ادعات کے متعلق باہم دعویٰ متخالف بین فریقین دائر کرنے کا حکم دیا جائے؛

(3) یہ کہ کسی شخص کو ایسی مقدمہ بازی کے دوران مذکورہ جائیداد وصول کرنے کا اختیار دیا جائے؛

(4) یہ کہ اسے ایسے شخص کے حوالے کرنے پر مدعی کو اس کی نسبت کسی مدعا علیہ کی تمام ذمہ داری سے بری کیا جائے۔

نمبر-41

لین دار کا اپنی اور تمام دیگر لین داروں کی جانب سے اہتمام ترکہ

(عنوان)

الف۔ب۔، مذکورہ مدعی حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- متوفی ہ-و اپنی وفات کے وقت مدعی کا .... روپے کا قرضدار تھا اور اس کی املاک ابھی تک قرضدار ہے (قرضے کی نوعیت اور ضمانت اگر کوئی ہو درج کریں)۔

2- وہ اندازاً مورخہ .... کو یا اس کے آس پاس فوت ہوا اس نے اپنی آخری وصیت مورخہ .... کی رو سے ج-د کو اپنا وصی مقرر کیا (یا اپنی املاک کا وقف قائم کیا وغیرہ یا بلا وصیت فوت ہوا جیسی کہ صورت ہو۔)

3- وصیت کو ج-د نے ثابت کیا (یا اہتمام ترکہ کا حکم نامہ عطا کیا گیا وغیرہ۔)

4- مدعا علیہ کے قبضہ میں ہ-و کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد یا اس کی آمدن تھی اور اس نے مدعی کو اس کا قرضہ ادا نہیں کیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

7- مدعی یہ ادعا کرتا ہے کہ متوفی ہ-و کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کا حساب لیا جائے اور یہ کہ اس کا عدالت کی ڈگری کے تحت اہتمام کیا جائے۔

نمبر-42

مخصوص موصی الیہ وصیتی سے اہتمام ترکہ

(عنوان)

(حسب ذیل طریقے سے فارم نمبر 41 میں ردوبدل کریں)

(پیرا1 حذف کریں اور پیرا دو شروع کریں) ہ-و متوفی مورخہ..........کو یا اس کے آس پاس فوت ہوا۔ اس کی آخری وصیت مورخہ..........کی رو سے اس نے ج-د کو اپنا موصی مقرر کیا، اور مدعی کے نام (یہاں مخصوص ترکہ درج کریں) کیا۔

پیرا4 کے بجائے حسب ذیل قائم کریں —

مدعا علیہ ہ-و کی جائیداد منقولہ کا قابض ہے، اور، دیگر چیزوں کے علاوہ، مذکورہ (یہاں مخصوص ہبہ کی شئے کا نام درج کردیں) بھی اس کے قبضے میں ہے۔

پیرا7 کی ابتدا کے بجائے حسب ذیل قائم کریں —

مدعی یہ ادعا کرتا ہے کہ مدعا علیہ کو مذکورہ (مخصوص ہبہ کی شئے کا نام درج کریں) اسے حوالے کرنے کا حکم دیا جائے، یا یہ کہ، وغیرہ۔

نمبر-43

موصی الیہ وصیتی مالیت سے اہتمام ترکہ

(عنوان)

(فارم نمبر 41 میں حسب ذیل طریقے سے ردوبدل کریں)—

(پیرا1 حذف کریں اور پیرا2 کے بجائے حسب ذیل قائم کریں) ہ-و، متوفی مورخہ......یا اس کے آس پاس فوت ہوا۔ اس کی آخری وصیت مورخہ......کی رو سے اس نے ج-د-کو اپنا وصی مقرر کیا، اور مدعی کے نام ....روپے کا ترکہ بالوصیت کیا۔

پیرا4 میں لفظ ''قرضہ'' کے بجائے لفظ ''ترکہ بالوصیت'' قائم کریں۔

دوسرا فارم

(عنوان)

ہ-و-، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- الف-ب- ساکنہ.......... مورخہ.......... کو فوت ہوا۔ اس کی آخری وصیت مورخہ کی رو سے، اس نے مدعا علیہ اور م-ن- کو، (جو موصی کی زندگی میں فوت ہو گیا تھا) اپنا وصی مقرر کیا، اور اپنی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد، اپنے وصی کو بطور وقف ہبہ کی، تا کہ مدعی کو تاحیات اس کا کرایہ اور آمدن ادا ہوتی رہے؛ اور مدعی کی وفات کے بعد، اور مدعی کا ایسا پسر نہ ہونے کی صورت میں جو اکیس برس کی عمر کو پہنچے یا ایسی دختر نہ ہونے کی صورت میں جو اس عمر کی نہ ہو جس کی شادی ہو جائے، غیر منقولہ جائیداد بطور وقف اس شخص کے لیے رہے جو موصی کا قانونی وارث ہو اور منقولہ جائیداد بطور وقف ان اشخاص کے لیے رہے جو موصی کے قریبی عزیز ہوں اس صورت میں کہ اگر مدعی کی وفات کے وقت وہ بلا وصیت مر گیا ہو، اور اس کی کوئی، ولاد مذکورہ بالا نہ ہو۔

2- مورخہ.......... کو مدعا علیہ نے وصیت ثابت کی۔ مدعی کی شادی نہیں ہوئی ہے۔

3- موصی اپنی وفات کے وقت منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کا حقدار تھا مدعا علیہ نے غیر منقولہ جائیداد کا کرایہ حاصل کرنا شروع کیا اور وہ جائیداد بھی حاصل کر لی، اس نے غیر منقولہ جائیداد کا کچھ حصہ فروخت کر دیا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

6- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے —

1- الف-ب- کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کا اہتمام ترکہ اس عدالت میں کیا جائے، اور اس غرض کے لیے تمام مناسب ہدایات دی جائیں اور حسابات لیے جائیں؛

(2) ایسی مزید یا دیگر دادرسی جو مقدمے کی نوعیت کے مطابق ضروری ہو۔

نمبر-44

اوقاف کی تکمیل

(عنوان)

الف-ب-مذکورہ مدعی،حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-وہ ایسے تملیک نامہ کے تحت امناء میں سے ایک ہے جس پر مورخہ..........کی یا اس کے آس پاس کی تاریخ درج ہے جو ہ-و-اور ز-ح کی شادی پر لکھا گیا جو مدعا علیہ کے ماں باپ ہیں (یاہ-و-کی املاک اور جائیداد کی دستاویز انتقال جو ج-د-، مدعا علیہ، اور ہ-و کے دیگر لین داروں کے فائدے کے لیے ہے)۔

2-الف-ب نے مذکورہ وقف کی ذمہ داری اٹھائی ہے، اور مذکورہ دستاویز کی رو سے منتقل کی گئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ (یا اس کی آمدنی) اس کے قبضے میں ہے۔

3-ج-د-دستاویز کے تحت فائدہ مند مفاد کا مستحق ہونے کا ادعا کرتا ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

6-مدعی مذکورہ، غیر منقولہ جائیداد کے تمام کرائے اور منافعوں (اور مذکورہ غیر منقولہ جائیداد یا اس کے کسی جز کے نیلام کی آمدنی، یا مذکورہ، منقولہ جائیداد، یا اس کے کسی جز کے نیلام کی آمدنی، یا مذکورہ وقف کی تکمیل میں ایسے امین کی حیثیت سے مدعی کو حاصل ہونے والے منافعوں) کا حساب دینے کا خواہش مند ہے، اور استدعا کرتا ہے کہ عدالت مذکورہ وقف کا حساب لے، اور یہ بھی کہ ج-د-مدعا علیہ، کے فائدے کے لیے پورے مذکورہ وقف املاک کا اہتمام تر کہ ج-د-اور مفاد رکھنے والے دیگر اشخاص کی موجودگی میں کیا جائے جن کی عدالت ہدایت دے، یا یہ کہ ج-د-اس کے خلاف معقول وجہ ظاہر کرے۔

(نوٹ-جب دعویٰ استفادے کے مستحق شخص نے کیا ہو، تو موہوب الیہ وصیتی کے عرضی دعویٰ پر، عرضی دعویٰ مناسب تبدیلیوں کے ساتھ مرتب کیا جائے گا)۔

نمبر-45

بیعبات یا نیلام

(عنوان)

الف۔ب، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مدعی مدعا علیہ کی ملکیتی اراضیات کا مرتہن ہے۔

2-رہن کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:-

(الف) (تاریخ)؛

(ب) (راہن اور مرتہن کے نام)؛

(ج) (محفوظ شدہ رقم)؛

(د) (سود کی شرح)؛

(ہ) (رہن کے تابع جائیداد)؛

(و) (موجودہ واجب الادا رقم)؛

(ز) (اگر مدعی کا استحقاق ماخوذ ہو، تو ایسا انتقال یا توارث مختصر طور پر درج کریں جس کے تحت وہ ادعا کرتا ہے۔)

(اگر مدعی مرتہن بالقبضہ ہو، تو تحریر کریں—)،

3-مدعی نے مورخہ..........کو جائیداد مرہونہ کا قبضہ لیا اور وہ اس وقت سے مرتہن بالقبضہ کی حیثیت سے حساب دینے کو تیار ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

6-مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے —

(1) ادائیگی، یا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں (نیلام یا) بیعبات (اور قبضہ)،

(جب آرڈر 34 کے قاعدہ، کا اطلاق ہو—)

(2) اس صورت میں جب زر نیلام مدعی کو واجب الادا رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی پایا جائے، تو بقایا رقم کے حکم کے لیے درخواست دینے کی آزادی مدعی کے لیے محفوظ رکھی جائے۔

نمبر-46

انفکاک

(عنوان)

الف۔ب۔مذکورہ مدعی،حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-مدعی ایسی اراضیات کا راہن ہے جن کا مدعا علیہ مرتہن ہے۔

2-رہن کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:-

(الف) (تاریخ)؛

(ب) (راہن اور مرتہن کے نام)؛

(ج) (محفوظ شدہ رقم)؛

(د) (سود کی شرح)؛

(ہ) (رہن کے تابع جائیداد)؛

(و) (اگر مدعی کا استحقاق ماخوذ ہو، تو ایسا انتقال یا توارث مختصراً درج کریں جس کے تحت وہ ادعا کرتا ہے)۔

(اگر مدعا علیہ مرتہن بالقبضہ ہو، تو تحریر کریں)

(3)-مدعا علیہ نے جائیداد مرہونہ کا قبضہ لے لیا ہے (یا کرائے وصول کیے ہیں)

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

6-مدعی مذکورہ جائیداد کے انفکاک اور اسے اس کی دوبارہ منتقلی (اور اس کے قبضے معہ واصلات) کا ادعا کرتا ہے۔

نمبر-47
تعمیل مختص (نمبر-1)

(عنوان)

الف۔ب۔مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1-اقرار نامہ مورخہ.........دستخط شدہ مدعا علیہ کی رو سے اس نے مدعی سے بعض غیر منقولہ جائیداد جو اس میں بیان اور محولہ ہے،.........روپے کے عوض خریدنے (یا اسے فروخت کرنے) کا معاہدہ کیا۔

2-مدعی نے مدعا علیہ کو اس جانب سے اقرار نامے کی مختص طور پر تعمیل کی درخواست کی، لیکن مدعا علیہ نے ایسا نہیں کیا ہے۔

(3) مدعی اپنی جانب سے اقرار نامے کی تعمیل مختص کرنے کو تیار اور رضامند تھا اور ابھی بھی ہے جس کی مدعا علیہ کو اطلاع تھی۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا4اور 5 کے مطابق۔)

6-مدعی ادعا کرتا ہے کہ عدالت مدعا علیہ کو اقرار نامے کی تعمیل مختص اور ایسے تمام فعل کرنے کا حکم دے جو مدعی کو مذکورہ جائیداد کا پورا قبضہ دلانے کے لیے ضروری ہوں (یا مذکورہ جائیداد کا انتقال اور قبضہ تسلیم کرنے کا) اور دعویٰ کا خرچہ ادا کرنے کا حکم دے۔

نمبر-48
تعمیل مختص (نمبر2)

(عنوان)

الف۔ب۔مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- مورخہ.........19 کو، مدعی اور مدعا علیہ نے ایک تحریری اقرار نامہ کیا، اور اصل دستاویز منسلک ہذا ہے۔

مدعا علیہ اقرار نامے میں بیان کی گئی غیر منقولہ جائیداد کا کامل طور پر مستحق تھا۔

2- مورخہ.......... 19 کو، مدعی نے مدعا علیہ کو.......... روپے پیش کیے اور معقول دستاویز کی رو سے مذکورہ جائیداد کے انتقال کا مطالبہ کیا۔

3- مورخہ.......... 19 کو، مدعی نے ایسے انتقال کا دوبارہ مطالبہ کیا (یا مدعا علیہ نے اسے مدعی کو منتقل کرنے سے انکار کردیا۔)

4- مدعا علیہ نے انتقال کی کوئی دستاویز تحریر نہیں کی ہے۔

5- مدعی مذکورہ جائیداد کا زرِ ثمن مدعا علیہ کو ادا کرنے پر ابھی بھی تیار اور رضا مند ہے۔

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

8- مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے:-

(1) یہ کہ مدعا علیہ کسی معقول دستاویز کی رو سے (اقرار نامے کی شرائط کے مطابق) مدعی کو مذکورہ جائیداد منتقل کردے،

(2) انتقال روکنے کے لیے.......... روپے کا معاوضہ۔

نمبر-49

شراکت

(عنوان)

الف۔ ب۔، مذکورہ مدعی، حسب ذیل بیان کرتا ہے:-

1- و-ہ اور ج۔ د۔، مدعا علیہ تحریری شراکت نامے (یا ایک اقرار نامے، یا زبانی اقرار) کے تحت گذشتہ.......... برسوں (یا مہینوں) سے اکٹھے کاروبار کررہے ہیں۔

2- مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان بحیثیت حصہ دار ایسے تنازعات اور اختلافات پیدا ہو چکے ہیں جن کی رو سے حصے داروں کے مفاد میں شراکتی کاروبار کرنا ناممکن ہوگیا ہے (یا مدعا علیہ نے شراکت نامے کی مندرجہ ذیل خلاف ورزیوں کا ارتکاب کیا ہے)۔

(1) ....

(2) ....

(3)..................

(فارم نمبر 1 کے پیرا 4 اور 5 کے مطابق۔)

(5) مدعی حسب ذیل ادعا کرتا ہے:-

(1) شراکت کی تحلیل؛

(2) حساب لیا جائے؛

(3) سپردار مقرر کیا جائے۔

(نوٹ:- کسی شراکت کو ختم کرنے کے دعویٰ میں، تحلیل کا ادعا حذف کریں، اور اس کے بجائے ایک پیرا شامل کریں جس میں شراکت تحلیل کیے جانے کے واقعات بیان کیے گئے ہوں)۔

(4) جواب دعوے

عام جواب دعوے

انکار مدعا علیہ اس امر سے انکار کرتا ہے کہ (واقعات درج کریں)۔

مدعا علیہ یہ تسلیم نہیں کرتا ہے کہ (واقعات درج کریں)۔

مدعا علیہ تسلیم کرتا ہے کہ............ لیکن بیان کرتا ہے کہ.......... مدعا علیہ انکار کرتا ہے کہ وہ مدعا علیہ فرم.......... میں ایک حصہ دار ہے۔

احتجاج مدعا علیہ انکار کرتا ہے کہ اس نے مبینہ معاہدہ یا مدعی کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا۔

مدعا علیہ انکار کرتا ہے کہ اس نے مدعی کے ساتھ مبینہ معاہدہ کیا یا کوئی بھی معاہدہ کیا۔

مدعا علیہ املاک تسلیم کرتا ہے لیکن مدعی کا ادعا تسلیم نہیں کرتا۔

مدعا علیہ انکار کرتا ہے کہ مدعی نے عرضی دعویٰ میں متذکرہ مال یا اس میں سے کوئی مال اسے فروخت کیا۔

میعاد سماعت دعویٰ، بھارتی میعاد ایکٹ، 1877 [1] کے دوسرے فہرست بند کی مد............ کی رو سے بیرون میعاد سماعت ہے۔

اختیار سماعت عدالت کو اس بنا پر دعوے کی سماعت کرنے کا اختیار سماعت حاصل نہیں ہے کہ (وجوہات درج کریں)۔

1۔ اب میعاد ایکٹ، 1963 دیکھیں۔

مورخہ.........کو مدعا علیہ نے ایک ہیرے کی انگوٹھی مدعی کو دی اور مدعی نے اسے مبینہ بنائے دعویٰ کی بریت میں قبول کیا۔

دیوالیہ پن مدعا علیہ کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔

مدعی کو دعویٰ دائر کرنے سے پہلے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور دعویٰ کرنے کا حق سپردار میں مرکوز تھا۔

نابالغی مدعا علیہ مبینہ معاہدہ کرتے وقت نابالغ تھا۔

عدالت میں ادائیگی مدعا علیہ نے پورے ادعا کی نسبت (یا ادا کیے گئے زر نقد کے جز......... روپے کی نسبت، یا جیسی کہ صورت ہو) عدالت میں.........روپے جمع کر دیے ہیں اور وہ بیان کرتا ہے کہ یہ رقم مدعی کے ادعا (یا مذکورہ بالا کے جز) کے ایفا کے لیے کافی ہے۔

تعمیل کی معافی مورخہ.........کو مبینہ معاہدے کی تعمیل معاف کی گئی تھی۔

منسوخی معاہدہ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان اقرار نامے کی رو سے منسوخ کیا گیا تھا۔

امر فیصل شدہ مدعی کے ادعا کی دعویٰ میں ڈگری کی رو سے ممانعت ہے (حوالہ دیں)۔

امر مانع تقریر مخالف مدعی کو اس حقیقت سے انکار کرنے کی ممانعت ہے کہ (یہاں وہ بیان شامل کریں جس کی نسبت امر مانع تقریر مخالف کا ادعا کیا گیا ہے) کیونکہ (یہاں ایسے واقعات درج کریں جن پر امر مانع تقریر مخالف ہونے کا انحصار ہو)۔

دعویٰ دائر ہونے کے بعد جواب دعویٰ کی وجہ دعویٰ دائر ہونے سے، یعنی مورخہ.........کو (واقعات درج کریں)۔

نمبر-1

فروخت اور حوالے کیے گئے مال کے دعووں میں جواب دعویٰ

1- مدعا علیہ نے مال نہیں منگوایا تھا۔

2- مال مدعا علیہ کے حوالے نہیں کیا گیا تھا۔

3- قیمت.........روپے نہیں تھی.....

(یا)

4- ، 5- ، 6- } ماسوائے.....روپے کے مطابق وہی دفاع جو { 1- ، 2- ، 3- میں ہے۔

7-مدعا علیہ (یا الف ۔ ب ۔، مدعا علیہ کے کارندے) نے دعویٰ سے پہلے مدعی کو (یا ج ۔ د، مدعی کے کارندے کو) مورخہ............19 کو، ادائیگی کر کے ادعا کا ایفا کر دیا ہے۔

8-مدعا علیہ نے دعویٰ کے بعد مورخہ............19 کو، مدعی کو ادائیگی کر کے ادعا کا ایفا کر دیا ہے۔

نمبر-2

تمسکات پر دعووں کا جواب دعویٰ

1-تمسک ہذا مدعا علیہ کا تمسک نہیں ہے۔

2-مدعا علیہ نے مدعی کے مورخہ............پر تمسک کی شرط کے مطابق ادائیگی کر دی۔

3-مدعا علیہ نے مدعی کو مذکورہ تاریخ کے بعد اور دعوے سے پہلے اصل زر اور تمسک میں متذکرہ سود کی ادائیگی کر دی۔

نمبر-3

ضمانتوں پر دعووں کا جواب دعویٰ

1-مالک نے دعویٰ سے پہلے ادائیگی کر کے ادعا کا ایفا کر دیا ہے۔

2-مدعی نے اقرار نامہ کے مطابق حقیقی دین دار کو مہلت دے کر مدعا علیہ کو بری الذمہ کر دیا ہے۔

نمبر-4

قرضے کے کسی دعوے میں جواب دعویٰ

1-ادا کیے گئے زر نقد میں سے 200 روپے کی نسبت مدعا علیہ کے مدعی کو فروخت اور حوالے کیے گئے مال کے لیے مدعا علیہ مجرائی کا حقدار ہے۔

تفصیلات حسب ذیل ہیں:-

25/جنوری 1907	150 روپے
یکم فروری 1907	50 روپے
میزان	200 روپے

2- پورے ادعا کی نسبت (یا ادعا شدہ زر نقد کے جز .... روپے کی نسبت) مدعا علیہ نے ...... روپے دعویٰ سے پہلے پیش کیے اور اب عدالت میں جمع کر دیئے ہیں۔

نمبر-5

غفلت سے گاڑی چلانے کی وجہ سے لگنے والی چوٹوں کے لیے دعووں میں جواب دعویٰ

1- مدعا علیہ انکار کرتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ گاڑی مدعا علیہ کی تھی، اور یہ کہ وہ مدعا علیہ کے ملازمین کی نگرانی یا قابو میں تھی۔ گاڑی .... ساکنہ .... اسٹریٹ، کلکتہ کے لیوری اصطبل والوں کی ملکیتی تھی جو مدعا علیہ نے ان سے گاڑیوں اور گھوڑوں کی اسے فراہمی کے لیے کرائے پر لی تھی، اور وہ شخص جس کی نگرانی اور قابو میں مذکورہ گاڑی تھی، مذکورہ .... کا ملازم تھا۔

2- مدعا علیہ یہ تسلیم نہیں کرتا ہے کہ مذکورہ گاڑی یا تو غفلت سے، اچانک یا خبردار کیے بغیر، یا تیز یا خطرناک رفتار سے مڈل ٹن اسٹریٹ سے موڑی گئی۔

3- مدعا علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی کو معقول احتیاط اور مستعدی کے استعمال سے گاڑی کو اس کی طرف آتے ہوئے دیکھ لینا چاہئے تھا اور وہ ایسا کر سکتا تھا، اور اس کے ساتھ ٹکراؤ سے بچنا چاہیے تھا اور وہ بچ سکتا تھا۔

4- مدعا علیہ عرضی دعویٰ کے پیرا 3 میں درج بیانات کو تسلیم نہیں کرتا۔

نمبر-6

بیجا فعل کے تمام دعووں میں جواب دعویٰ

1- استغاثہ کے بعض افعال (یا امور) سے انکار۔

نمبر-7

مال کو روکنے کے دعووں میں جواب دعویٰ

1-مال مدعی کی جائیداد نہیں تھا۔
2-مال کو بار کفالت کے لیے روکا گیا تھا جس کا مدعا علیہ حقدار تھا۔ تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:-
3/مئی، 1907ء دہلی سے کلکتہ تک مال کی بار برداری کی ادعا شدہ مزدوری:-
45 من بحساب 2 روپے فی من.........90 روپے

نمبر-8

حق تصنیف کی خلاف ورزی کے دعووں میں جواب دعویٰ

1-مدعی مصنف (منتقل الیہ) نہیں ہے۔
2- کتاب رجسٹرڈ نہیں کی گئی تھی۔
3-مدعا علیہ نے خلاف ورزی نہیں کی ہے۔

نمبر-9

تجارتی نشان کی خلاف ورزی کے دعووں میں جواب دعویٰ

1- تجارتی نشان مدعی کا نہیں ہے۔
2-مبینہ تجارتی نشان، تجارتی نشان نہیں ہے۔
3-مدعا علیہ نے خلاف ورزی نہیں کی ہے۔

نمبر-10

امر باعث تکلیف کی نسبت دعووں میں جواب دعویٰ

1- مدعی کا روشنی کا حق پرانا نہیں ہے (یا اس کے مبینہ دیگر قدیمی حقوق سے انکار کریں۔)

2- مدعی کا روشنی کا حق مدعا علیہ کی عمارتوں کی وجہ سے زیادہ تر مخل نہیں ہوگا۔

3- مدعا علیہ انکار کرتا ہے کہ وہ یا اس کے ملازمین پانی کو آلودہ کرتے ہیں (یا ایسا کرتے ہیں جس کی شکایت کی گئی ہے)۔

(اگر مدعا علیہ قدیمی حقوق یا کسی اور وجہ کی رُو سے ایسا کرنے کے حق کا ادعا کرتا ہے جس کی شکایت کی گئی ہو، تو اسے ایسا کہنا چاہئے، اور ادعا کی وجوہات بیان کرنی چاہئیں یعنی خواہ قدیمی حقوق، عطا شدہ حق یا کسی اور وجہ کی رو سے۔)

4- مدعی توقف بیجا کا قصوروار رہا ہے جس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:-

1870۔ مدعی کے کارخانے کا کام شروع ہوا۔

1871۔ مدعی نے قبضہ لیا۔

1883۔ پہلی شکایت۔

5- مدعی کے ہرجانے کے ادعا کی نسبت مدعا علیہ جواب دعویٰ کی مذکورہ بالا وجوہات پر انحصار کرے گا، اور یہ کہتا ہے کہ شکایت میں درج افعال سے مدعی کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔

(اگر دیگر وجوہات پر انحصار کیا گیا ہے، تو وہ درج کی جائیں، مثلاً گذشتہ نقصان کی نسبت میعاد ساعت۔)

نمبر-11

بیعبات کے دعویٰ کا جواب دعویٰ

1- مدعا علیہ نے رہن نامہ نہیں لکھا۔

2- یہ کہ رہن مدعی کو منتقل نہیں ہوا (اگر ایک سے زیادہ انتقال کیے گئے ہوں بتائیں کہ کس انتقال سے انکار ہے)۔

3-بھارتی میعاد ایکٹ، 1877[1] کے دوسرے فہرست بند کی مد.........کی رو سے دعویٰ کی ممانعت ہے۔

4-مندرجہ ذیل ادائیگیاں کی گئی ہیں، یعنی:-

(تاریخ).......................1000 روپے

(تاریخ).......................500 روپے

5-مدعی نے مورخہ.........کو قبضہ لیا، اور تب سے کرایہ موصول کیا ہے۔

6-مدعی نے مورخہ.........کو اپنا قبضہ چھوڑ دیا۔

7-مدعا علیہ نے اپنے تمام حقوق دستاویز مورخہ.........کی رو سے الف۔ب کے نام منتقل کر دیئے۔

نمبر-12

انفکاک کے دعویٰ میں جواب دعویٰ

1-مدعی کے حق انفکاک کی بھارتی میعاد ایکٹ، 1877[2] کے دوسرے فہرست بند کی مد.........کی رو سے ممانعت ہے۔

2-مدعی نے جائیداد کے تمام حقوق الف۔ب۔ کو منتقل کر دیئے ہیں۔

3-مدعا علیہ نے دستاویز مورخہ.........کو زر رہن اور جائیداد مرہونہ میں اپنے تمام حقوق الف۔ب۔کو منتقل کر دیے ہیں۔

4-مدعا علیہ نے جائیداد مرہونہ کا قبضہ کبھی نہیں لیا، یا اسکے کرائے وصول نہیں کیے۔

(اگر مدعا علیہ صرف کچھ عرصے کا قبضہ تسلیم کرتا ہے، تو اسے وہ عرصہ بیان کرنا چاہیے، اور تسلیم کیے گئے عرصے کے بعد قبضے سے انکار کرنا چاہیے۔)

1، 2 اب میعاد ایکٹ، 1963 دیکھیں۔

نمبر-13

تعمیل مختص کے دعویٰ کا جواب دعویٰ

1-مدعا علیہ نے اقرار نامہ نہیں کیا۔

2-الف۔ب۔مدعا علیہ کا کارندہ نہیں تھا (اگر مدعی نے بیان کیا ہو)۔

3-مدعی نے مندرجہ ذیل شرائط انجام نہیں دی ہیں (شرائط درج کریں)۔

4-مدعا علیہ نے ....انجام نہیں دی (جزوی تعمیل کے مبینہ افعال)۔

5-اس جائیداد کی نسبت جس کی فروخت کا اقرار کیا گیا مدعی کا حق ایسا نہیں ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے مدعا علیہ اسے قبول کرنے کا پابند ہے (وجوہات درج کریں)۔

6-اقرار نامہ مندرجہ ذیل امور کی نسبت غیر یقینی ہے (امور درج کریں)۔

7-(یا) مدعی نے تاخیر کی۔

8-(یا) مدعی نے فریب (یا غلط بیانی) کا ارتکاب کیا۔

9-(یا) اقرار نامہ غلط ہے۔

10-(یا) اقرار نامہ غلطی سے ہوا۔

11-ضمنات (7)، (8)، (9)، (10) (یا جیسی کہ صورت ہو) کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:-

12-اقرار نامہ نیلام نمبر 11 کی شرائط کے تحت (یا باہمی اقرار نامہ کی رو سے) منسوخ کیا گیا تھا۔

(اگر ہرجانے کا ادعا کیا جائے اور مدعا علیہ اپنی ذمہ داری سے انکار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اقرار نامے یا مبینہ خلاف ورزیوں سے انکار کرے یا جواب دعویٰ کی کوئی بھی دیگر وجوہات ظاہر کرے جن پر وہ انحصار کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی بھارتی میعاد ایکٹ[1]، سبکدوشی اور ایفا، برأت، فریب، وغیرہ۔)

---

1 اب میعاد ایکٹ، 1963 دیکھیں۔

نمبر-14

نقد مفاد پانے والے موہوب الیہ وصیتی کے اہتمام ترکہ کے دعوے میں جواب دعویٰ

1- الف - ب - کی وصیت میں اس کی جائیداد پر بار کفالت تھا، وہ دیوالیہ فوت ہوا، وہ وفات پر بعض غیر منقولہ جائیداد کا حقدار تھا جو مدعا علیہ نے فروخت کی اور اس سے..........روپے کی نقد رقم حاصل ہوئی، اور موصی کے پاس بعض منقولہ جائیداد تھی جو مدعا علیہ کو ملی اور جس سے..........روپے حاصل ہوئے۔

2- مدعا علیہ نے مذکورہ ساری رقوم اور..........روپے کی رقم جو اسے غیر منقولہ جائیداد کے کرائے سے وصول ہوئی، موصی کے کفن دفن اور وصیتی اخراجات اور موصی کے چند قرضوں کی ادائیگی میں استعمال کی۔

3- مدعا علیہ نے اپنے حسابات مرتب کیے اور ان کی ایک نقل مورخہ..........19 کو مدعی کو بھیج دی، اور مدعی کو ایسے حسابات کی تصدیق کے لیے رسیدوں تک کھلی رسائی کی پیش کش کی، لیکن اس نے مدعا علیہ کی پیش کش کو قبول نہیں کیا۔

4- مدعا علیہ کی عرض ہے کہ دعویٰ کا خرچہ مدعی کو ادا کرنا چاہیے۔

نمبر-15

باضابطہ طریقے سے وصیت کی تصدیق

1- متوفی کا مذکورہ وصیت نامہ اور تتمہ وصیت نامہ بھارتی وراثت ایکٹ، 1865 یا ہندو وصیت ایکٹ، 1870 کی توضیعات کے مطابق باضابطہ طور پر تکمیل نہیں کیا گیا تھا۔

2- متوفی اس وقت جب مذکورہ وصیت اور تتمہ وصیت نامہ بالترتیب تکمیل کیے گئے سمجھے جاتے ہیں، صحیح الدماغ، باحافظہ اور باشعور نہ تھا۔

3- مذکورہ وصیت اور تتمہ وصیت نامہ مدعی اور اس کے شریک دیگر اشخاص کے ناجائز دباؤ کے ذریعے لکھوایا گیا جن کے نام اس وقت مدعا علیہ کو معلوم نہیں۔

4- مذکورہ وصیت نامہ اور تتمہ وصیت نامہ مدعی نے فریب سے لکھوایا، اور یہ فریب جہاں تک مدعا علیہ کے موجودہ علم میں ہے، یہ ہے کہ (فریب کی نوعیت درج کریں)۔

5- متوفی مذکورہ وصیت نامے اور تتمہ وصیت نامے کی تکمیل کے وقت اس کے مضمون (یا مذکورہ وصیت نامے کے باقی ماندہ ضمن کے مضمون سے، جیسی کہ صورت ہو) سے ناواقف تھا اور اس نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

6- متوفی نے مورخہ یکم جنوری، 1873 کو اپنا اصلی آخری وصیت نامہ تحریر کیا اور اس کی رو سے مدعا علیہ کو اس کا واحد وصی مقرر کیا۔ مدعا علیہ حسب ذیل ادعا کرتا ہے:-

(1) یہ کہ عدالت مدعی کے پیش کردہ مذکورہ وصیت نامے اور تتمہ وصیت نامے کو باطل قرار دے،

(2) یہ کہ عدالت متوفی کی وصیت مورخہ یکم جنوری، 1873 کا باضابطہ قانونی تصدیق نامہ جاری کرے۔

نمبر-16

تفصیلات

(آرڈر 6، قاعدہ 5)

<u>تفصیلات</u> .... عدالت کے حکم کی تعمیل میں حوالے کی گئی جائیداد کی تفصیلات حسب ذیل ہیں

(یہاں ایسے امور درج کریں جن کی نسبت تفصیلات کا حکم کیا گیا ہے۔)

(یہاں اگر ضروری ہو تو ضمن وار ایسی تفصیلات درج کریں، جن کا حکم دیا گیا ہو۔)

ضمیمہ-ب

حکم نامہ

نمبر-1

دعویٰ کے نپٹارے کے لیے سمن

(آرڈر 5،قواعد 1 اور 5)

(عنوان)

بنام

(نام، کیفیت اور جائے سکونت۔)

چونکہ .... نے آپ کے خلاف .... کے لیے دعویٰ دائر کیا ہے، ذریعہ ہذا آپ کو عدالت میں اصالتاً یا بذریعہ ایسے وکیل کے مورخہ ....19 کو، .... بجے دعویٰ کی نسبت تمام اہم سوالات کا جواب دینے کے لیے حاضر ہونے کو کہا جاتا ہے، جسے باضابطہ ہدایت دی گئی ہو یا جس کے ہمراہ کوئی شخص ہوتا کہ وہ ادعا کا جواب دے سکے، اور چونکہ دعویٰ کے حتمی نپٹارے کے لیے آپ کی حاضری کی تاریخ مقرر کی گئی ہے، آپ کو اس تاریخ پر ایسے تمام گواہان اور ایسی تمام دستاویزات پیش کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے جن پر آپ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں انحصار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مطلع رہیں کہ متذکرہ تاریخ پر آپ کے حاضر نہ ہونے پر اس تاریخ پر آپ کی غیر حاضری میں دعویٰ کی سماعت ہوگی اور اس کا تعین کیا جائے گا۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نوٹس: - 1 - اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ آپ کے گواہان خود حاضر نہیں ہوں گے، تو آپ عدالت کو درخواست دے کر اور ضروری اخراجات جمع کروانے پر، کسی گواہ کو حاضر کروانے، اور کوئی ایسی دستاویز پیش کروانے کے لیے جس کا آپ کو کسی گواہ کے ذریعے پیش کروانے کا حق حاصل ہے، اس عدالت سے سمن حاصل کر سکتے ہیں۔

2- اگر آپ ادعا تسلیم کرتے ہوں، تو آپ کو چاہیے کہ ایسے اجرائے ڈگری سے گریز کرنے کے لیے، جو آپ کی ذات یا جائیداد یا دونوں کے خلاف ہو سکتا ہے، دعویٰ کے خرچے کے ساتھ زرِ نقد عدالت میں ادا کر دیں۔

نمبر-2
تنقیحات طے کرنے کا سمن
(آرڈر 5، قواعد 1 اور 5)
(عنوان)

بنام-

(نام، کیفیت اور جائے سکونت۔)

چونکہ............ نے آپ کے خلاف.......... کے لیے دعویٰ دائر کیا ہے، ذریعہ ہذا آپ کو عدالت میں اصالتاً یا بذریعہ ایسے وکیل کے مورخہ.......... 19 کو.......... بجے.......... دعویٰ کی نسبت تمام اہم سوالات کا جواب دینے کے لیے حاضر ہونے کو کہا جاتا ہے، جسے باضابطہ ہدایت دی گئی ہو یا جس کے ہمراہ کوئی شخص ہو تا کہ وہ ادعا کا جواب دے سکے، اور آپ کو ذریعہ ہذا مزید ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ اس تاریخ پر اپنے جواب میں تحریری بیان دائر کریں اور مذکورہ تاریخ پر آپ کے قبضے یا اختیار میں ایسی تمام دستاویزات پیش کریں جن پر مجرائی یا متقابل دعویٰ کے لیے آپ کا جواب دعویٰ یا ادعا مبنی ہو اور جب آپ کسی دیگر دستاویز پر انحصار کرتے ہیں جو خواہ آپ کے قبضے یا اختیار میں ہو یا نہ ہو، جو مجرائی یا متقابل دعویٰ کے لیے آپ کے جواب دعویٰ یا ادعا کی تائید میں بطور شہادت ہو، تو آپ ایسی دستاویزات تحریری بیان کے ساتھ منسلک کی جانے والی فہرست میں درج کریں۔

مطلع رہیں کہ متذکرہ تاریخ پر آپ کے حاضر نہ ہونے پر اس تاریخ پر آپ کی غیر حاضری میں دعویٰ کی سماعت ہوگی اور اس کا تعین کیا جائے گا۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نوٹس:- 1- اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ آپ کے گواہان خود حاضر نہیں ہوں گے، تو آپ عدالت کو درخواست دے کر اور ضروری اخراجات جمع کروانے پر، کسی گواہ کو حاضر کروانے، اور کوئی ایسی دستاویز پیش کروانے کے لیے جس کا آپ کو کسی گواہ کے ذریعے پیش کروانے کا حق حاصل ہے، اس عدالت سے سمن حاصل کر سکتے ہیں۔

2- اگر آپ ادعا تسلیم کرتے ہوں، تو آپ کو چاہیے کہ ایسے اجرائے ڈگری سے گریز کرنے کے لیے، جو آپ کی ذات یا جائیداد، یا دونوں کے خلاف ہو سکتا ہے، دعویٰ کے خرچے کے ساتھ زر نقد عدالت میں ادا کر دیں۔

نمبر-3
اصالتاً حاضر ہونے کا سمن
(آرڈر 5، قاعدہ 3)
(عنوان)

بنام۔

(نام، کیفیت اور جائے سکونت۔)

چونکہ.......... نے آپ کے خلاف.......... کے لیے دعویٰ دائر کیا ہے۔ آپ کو ذریعہ ہذا عدالت ہذا میں ادعا کے جواب کے لیے، مورخہ.......... 19، بوقت.......... بجے، اصالتاً حاضر ہونے کے لیے کہا جاتا ہے، اور آپ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اس تاریخ پر ایسی تمام دستاویزات پیش کریں جن پر آپ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں انحصار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مطلع رہیں کہ متذکرہ تاریخ پر آپ کے حاضر نہ ہونے پر، دعویٰ کی آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی

جائے گی اور اس کا تعین کیا جائے گا۔

مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر -4

سرسری دعویٰ میں سمن

(آرڈر XXXVII، قاعدہ 2)

(عنوان)

بنام

(نام، کیفیت اور جائے سکونت۔)

چونکہ .... نے آپ کے خلاف مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XXXVII کے تحت .... روپے اور سود کے لیے دعویٰ دائر کیا ہے، آپ کو اس کی تعمیل سے دس روز کے اندر، اپنی حاضری درج کروانے کو کہا جاتا ہے، جس کے نہ کروانے سے مدعی، دس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے کے بعد، کسی ایسی رقم جو............ روپے سے زائد نہ ہو اور خرچے کے لیے............ روپے کی رقم، معہ ایسے سود کے، اگر کوئی ہو، جس کا عدالت حکم دے، کا حق دار ہوگا۔

اگر آپ اپنی حاضری درج کروائیں، تو مدعی اس کے بعد ایسی ساعت پر فیصلے کے لیے آپ کو سمن بھیجے گا جس سے آپ دعویٰ کی جواب دہی کی اجازت کے لیے عدالت کو درخواست دینے کے حق دار ہوں گے۔

اگر آپ بذریعہ بیان حلفی یا دیگر طور پر عدالت کو مطمئن کر دیں کہ نفس معاملہ پر مقدمہ کی جواب دہی ہو سکتی ہے یا یہ کہ آپ کو جواب دہی کی اجازت دینا معقول امر ہے تو جواب دہی کی اجازت دی جا سکے گی۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-4الف

سرسری دعویٰ میں فیصلے کے لیے سمن

(آرڈر XXXVII، قاعدہ 3)

(عنوان)

بعدالت .... بمقام .... دعویٰ نمبر .... بابت ....19 .... مدعی بنام .... مدعا علیہ۔

مدعی کا بیان حلفی مطالعہ کرنے کے بعد عدالت مندرجہ ذیل حکم صادر کرتی ہے، یعنی:-

تمام متعلقہ فریقین عدالت یا جج کے روبرو، جیسی کہ صورت ہو، مورخہ ....19 کو، بوقت .... بجے صبح حاضر ہو جائیں تا کہ مدعی کی اس درخواست پر سماعت کی جا سکے کہ اسے مدعا علیہ (یا مدعا علیہم، نام درج کریں) کے خلاف .... روپے اور سود اور خرچہ کے لیے دعویٰ میں فیصلہ حاصل کرنے کی آزادی دی جائے۔

مورخہ 19

نمبر-5

ایسے شخص کو نوٹس جس کی نسبت عدالت یہ سمجھے کہ اسے شریک مدعی کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے

(آرڈر 1، قاعدہ 10)

(عنوان)

بنام،

(نام، کیفیت اور جائے سکونت۔)

چونکہ .... نے .... کے لیے .... کے خلاف مذکورہ بالا دعویٰ دائر کیا ہے اور، چونکہ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ دعویٰ میں آپ کو بطور مدعی شامل کیا جائے تا کہ عدالت تمام شامل امور کا موثر

اور مکمل طور پر عدالتی فیصلہ اور تصفیہ کر سکے۔

مطلع رہیں کہ آپ کو مورخہ.......... 19 یا اس سے پہلے عدالت کو یہ بتانا ہوگا کہ آپ اس طرح شامل کیے جانے پر رضامند ہیں۔

مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-6

متوفی مدعا علیہ کے قانونی قائم مقام کو سمن

(آرڈر 22، قاعدہ 4)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ مدعی.......... نے مورخہ.......... 19 کو مدعا علیہ.......... کے خلاف اس عدالت میں دعویٰ دائر کیا جو فوت ہو چکا ہے، اور چونکہ مدعی نے یہ درخواست دی ہے کہ آپ مذکور.......... متوفی کے قانونی قائم مقام ہیں اور اس کے بجائے آپ کو مدعا علیہ بنانے کی خواہش ظاہر کی ہے،

آپ سے ذریعہ ہذا مورخہ.......... 19 کو.......... بجے صبح عدالت ہذا میں مذکورہ دعویٰ کی جواب دہی کے لیے حاضر ہونے کو کہا جاتا ہے، مصرحہ تاریخ پر آپ کے حاضر نہ ہونے پر آپ کی غیر حاضری میں دعویٰ کی سماعت کی جائے گی اور اس کا تعین ہوگا۔

مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-7

دوسری عدالت کی حدود اختیار میں تعمیل کے لیے سمن منتقل کرنے کا حکم

(آرڈر 5، قاعدہ 21)

(عنوان)

چونکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ .... مذکورہ بالا دعویٰ میں مدعا علیہ رگواہ اس وقت .... میں رہتا ہے، ذریعہ ہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ مدعا علیہ رگواہ کی تعمیل کے لیے مورخہ .... 19 کو قابل واپسی سمن بھیجا جائے جس کے ساتھ اس کارروائی کی ایک نقل ہو۔

سمن کی نسبت قابل اخذ .... روپے کی کورٹ فیس بصورت اسٹامپ اس عدالت میں وصول کی گئی۔

مورخہ.........19

جج

نمبر -8

قیدی کی تعمیل کے لیے سمن کی منتقلی کا حکم

(آرڈر 5، قاعدہ 25)

(عنوان)

بنام

سپرنٹنڈنٹ جیل واقع ....

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر V کے قاعدہ 24 کی توضیعات کے تحت ذریعہ ہذا دو پرتوں میں ایک سمن .... مدعا علیہ کی تعمیل کے لیے جو جیل میں ایک قیدی ہے، بھیجا جاتا ہے۔ آپ سے استدعا

کی جاتی ہے کہ مذکورہ سمن کی ایک نقل پر مذکورہ مدعا علیہ کی تعمیل کروائیں اور اصل پرت پر مذکورہ مدعا علیہ کے دستخط کرواکے اس پر تعمیل کی نسبت آپ کی تحریر ظہری کے ساتھ اس عدالت کو واپس بھیج دیں۔

جج

نمبر-9

سرکاری ملازم یا سپاہی کی تعمیل کے لیے سمن کی منتقلی کا حکم

(آرڈر 5، قاعدہ 27 اور 28)

(عنوان)

بنام.........

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر V کے قاعدہ 27 (یا 28، جیسی کہ صورت ہو) کی توضیحات کے تحت، ذریعہ ہذا دو پرتوں میں ایک سمن .... مدعا علیہ کی تعمیل کے لیے بھیجا جاتا ہے جو آپ کا ماتحت ملازم ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ مذکورہ سمن کی ایک نقل پر مذکورہ مدعا علیہ کی تعمیل کرواکر اصل پرت پر اس کے دستخط کے ساتھ اور اس پر تعمیل کی نسبت آپ کی تحریر ظہری کے ساتھ عدالت ہذا کو واپس بھیج دیں۔

جج

نمبر-10

دوسری عدالت کا سمن واپس کرنے کی کارروائی

(آرڈر 5، قاعدہ 23)

(عنوان)

اس عدالت کے دعویٰ نمبر.......... مورخہ.......... میں.......... کی تعمیل کے لیے بھیجے گئے.......... کی کارروائی ملاحظہ ہو۔

تعمیل کنندہ افسر کی تحریر ظہری ملاحظہ ہو جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ.......... اور.......... کے حلف پر میرے ذریعے باضابطہ لیا گیا ثبوت بھی ملاحظہ کریں۔ یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس کارروائی کی نقل کے ساتھ.......... کو

واپس بھیجا جائے۔

جج

نوٹ:۔اس فارم کا اطلاق سمن کے سوا ایسے حکم نامے پر بھی ہوگا، جس کی تعمیل اسی طریقے سے کرائی جاتی ہو۔

نمبر-11

سمن یا نوٹس کی واپسی کے ساتھ تعمیل کنندہ کا بیان حلفی ہوگا

(آرڈر 5، قاعدہ 18)

(عنوان)

بیان حلفی..........ولد..........

میں..........حلفاً بیان کرتا ہوں/اقرار صالح کرتا ہوں اور حسب ذیل بیان کرتا ہوں:۔

(1) میں عدالت ہذا کا تعمیل کنندہ ہوں۔

(2) مورخہ..........19 کو مجھے..........دعویٰ نمبر..........مورخہ..........19 میں.......... عدالت کا مورخہ..........19 کا سمن/نوٹس..........کی تعمیل کے لیے موصول ہوا۔

(3) مذکورہ..........کو میں اس وقت ذاتی طور پر جانتا تھا، اور میں نے مذکورہ سمن/نوٹس پر مورخہ..........19 کو اس کی تعمیل تقریباً..........بجے.....اسے اس کی ایک نقل دے کر اور اصل سمن/نوٹس پر اس کے دستخط کروا کے کروائی۔

(الف)..........

(ب)..........

(الف) یہاں بیان کریں کہ تعمیل کروانے والے شخص نے دستخط کیے یا دستخط کرنے سے انکار کیا، اور کس کی موجودگی میں۔

(ب) تعمیل کنندہ کے دستخط۔

یا

(3) چونکہ مذکورہ..........کو میں نہیں جانتا اس لیے..........میرے ہمراہ..........کے پاس گیا اور

ایک شخص کی طرف اشارہ کیا ہے اس نے مذکورہ.......... بیان کیا، اور میں نے مذکورہ سمن رنوٹس پر مورخہ .... 19 کو تقریباً.......... بجے اس کی ایک نقل دے کر اور اصل سمن رنوٹس پر اس کے دستخط کروا کے تعمیل کروائی۔

(الف)..................

(ب)..................

(الف) یہاں بیان کریں کہ تعمیل کرنے والے شخص نے دستخط کرنے سے انکار کیا، اور کس کی موجودگی میں۔

(ب) تعمیل کنندہ کے دستخط۔

یا

(3) مذکورہ..........اور اس کو جس میں وہ عام طور پر رہتا ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں، میں مذکورہ گھر پر مورخہ.......... 19 کو تقریباً.......... بجے..........گیا، مذکورہ.......... مجھے نہیں ملا۔

(الف)..................

(ب)..................

(الف) یہاں ایسا طریقہ مکمل طور پر اور ٹھیک ٹھیک درج کریں جس سے حکم نامے کی تعمیل کروائی گئی، آرڈر 5، قاعدہ 15 اور 17 کے خصوصی حوالے سے۔

(ب) تعمیل کنندہ کے دستخط۔

یا

(3) شری.......... میرے ہمراہ.......... مقام پر گیا اور.......... کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ .... کا گھر ہے۔ مجھے مذکورہ.......... وہاں نہیں ملا۔

(الف)..................

(ب)..................

(الف) یہاں ایسا طریقہ مکمل طور پر اور ٹھیک ٹھیک درج کریں جس سے حکم نامے کی تعمیل کروائی گئی، آرڈر 5، قاعدہ 15 اور 17 کے خصوصی حوالے سے۔

(ب) تعمیل کنندہ کے دستخط۔

اگر متبادل تعمیل کا حکم ہوا ہو، تو ایسا طریقہ، مکمل اور ٹھیک طور پر بیان کریں جس سے متبادل تعمیل کے حکم

کی شرائط کے خصوصی حوالے سے سمن کی تعمیل کروائی گئی تھی۔

مورخہ..........19 کو میرے روبرو مذکورہ.......... نے حلف لیا/اقرار صالح کیا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ
139 کے تحت حلف بردار کو
حلف دلانے کے لئے مجاز۔

نمبر-12
مدعا علیہ کو نوٹس
(آرڈر 9، قاعدہ 6)
(عنوان)

بنام..................

(نام، کیفیت اور جائے سکونت۔)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ کی سماعت کے لیے آج کی تاریخ مقرر کی گئی تھی اور آپ کو سمن بھیجا گیا تھا اور مدعی عدالت ہذا میں حاضر ہوا لیکن آپ حاضر نہیں تھے، اور ناظرین کے بیان کے مطابق عدالت کے اطمینان پر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مذکورہ سمن پر آپ کی تعمیل ہوئی تھی لیکن اتنا وقت نہیں تھا کہ آپ مذکورہ سمن میں مقرر تاریخ پر حاضر ہو کر جواب دہی کر سکیں۔

ذریعہ ہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دعویٰ کی سماعت آج ملتوی کی گئی ہے اور یہ کہ مورخہ ....19 کو اس کی سماعت مقرر کی گئی ہے، متذکرہ تاریخ پر آپ کے حاضر نہ ہونے پر آپ کی غیر حاضری میں دعویٰ کی سماعت اور اس کا تعین ہوگا۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-13

گواہ کو سمن

(آرڈر 16، قواعد 1 اور 5)

(عنوان)

بنام ....

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں ....کی جانب سے .... کے لیے آپ کی حاضری مطلوب ہے، ذریعہ ہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ (اصالتاً) عدالت ہذا میں مورخہ ....19 کو.......... بجے صبح حاضر ہو جائیں، اور ....اپنے ہمراہ لائیں (یا عدالت ہذا کو بھیج دیں)۔

آپ کے سفرخرچہ اور دیگر مصارف اور ایک دن کے گزارہ الاؤنس کے طور پر..........روپے کی رقم ذریعہ ہذا بھیجی جا رہی ہے۔ اگر آپ اس حکم کی تعمیل بلا قانونی عذر کے نہیں کرتے، تو آپ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XVI کے قاعدہ 12 میں درج غیر حاضری کے نتیجے کے ذمہ دار ہوں گے۔

آج مورخہ..........کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نوٹس- (1) اگر آپ کو صرف دستاویز پیش کرنے، نہ کہ شہادت دینے کے لیے طلب کیا جائے تو اگر آپ مذکورہ بالا تاریخ اور وقت پر عدالت ہذا میں ایسی دستاویز پیش کروائیں تو آپ کے لیے سمن کی تعمیل کرنا مقصود ہوگا۔

(2) اگر آپ کو متذکرہ بالا تاریخ کے بعد روکا جائے تو آپ کو مصرحہ تاریخ کے بعد ہر ایک دن کی حاضری کے لیے..........روپے کی رقم دی جائیگی۔

نمبر-14

گواہ کو حاضر کروانے کا اعلان

(آرڈر 16، قاعدہ 10)

(عنوان)

بنام............

چونکہ تعمیل کنندہ کے حلف پر بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ کی تعمیل سمن پر حسب قانون نہیں کروائی جاسکی اور چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ کی شہادت اہم ہے، اور وہ سمن کی تعمیل سے گریز کرنے کی غرض سے مفرور اور غائب رہتا ہے، لہذا اعلان ہذا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XVI کے قاعدہ 10 کے تحت جاری کیا جاتا ہے، جس میں گواہ کی عدالت میں مورخہ.......... 19 کو.......... بجے صبح اور جب تک اسے جانے کی اجازت نہ ملے روز حاضری مطلوب ہے، اگر گواہ متذکرہ بالا تاریخ اور وقت پر حاضر نہ ہو تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-15

گواہ کو حاضر کروانے کا اعلان

(آرڈر 16، قاعدہ 10)

(عنوان)

بنام................

چونکہ تعمیل کنندہ کے حلف پر بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سمن پر گواہ کی باضابطہ تعمیل ہو چکی ہے، اور چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ کی شہادت اہم ہے اور وہ ایسے سمن کی تعمیل میں حاضر ہونے سے قاصر رہا ہے۔ لہذا یہ اعلان، مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908، کے آرڈر XVI کے قاعدہ 10 کے تحت، جاری کیا جاتا ہے،

جس میں گواہ کی عدالت ہذا میں مورخہ............19 کو............ بجے بعد قبل از دوپہر کو، اور جب تک اسے رخصت ہونے کی اجازت دی جائے روزانہ حاضر ہونے کا حکم دیا جاتا ہے، اور اگر گواہ مذکورہ بالا تاریخ اور وقت پر حاضر نہ ہو تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

آج مورخہ............19 کو، میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-16

گواہ کی جائیداد کی قرقی کا وارنٹ

(آرڈر 16، قاعدہ 10)

(عنوان)

بنام............

بیلف عدالت............

چونکہ............گواہ جس کا............ نے حوالہ دیا ہے، اس کی حاضری کے لیے جاری کیے گئے اعلان میں مقررہ مدت منقضی ہونے کے بعد، عدالت میں حاضر نہیں ہوا ہے، آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ گواہ کی ملکیتی جائیداد............ کی قیمت تک قرق کرلیں اور............ دنوں کے اندر اس کی فہرست کے ہمراہ ایک گوشوارہ پیش کریں۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-17
گواہ کا گرفتاری وارنٹ
(آرڈر 16، قاعدہ 10)
(عنوان)

بنام..........

بیلف (Bailiff) عدالت..................

چونکہ ....کی سمن پر باضابطہ تعمیل کروائی گئی ہے لیکن وہ حاضر نہیں ہوا ہے (سمن کی تعمیل سے گریز کی غرض سے مفرور و غائب ہے)، آپ کو ذریعہ ہذا مذکورہ..........کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ یہ وارنٹ مورخہ..........19 کو یا اس سے پہلے تحریر ظہری کے ہمراہ واپس بھیج دیں جس میں ایسی تاریخ اور ایسے طریقے کی تصدیق کی گئی ہو جس پر اور جس سے اس کی تعمیل کی گئی، یا تعمیل نہ ہونے کی وجہ۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-18
حراست میں رکھنے کا وارنٹ
(آرڈر 16، قاعدہ 16)
(عنوان)

بنام..........

نگراں افسر برائے جیل واقع..................

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں مدعی (یا مدعا علیہ) نے عدالت ہذا میں درخواست دی ہے کہ مورخہ..........19 کو..........کی شہادت دینے (یا کوئی دستاویز پیش کرنے) کے لیے حاضری کے پیش نظر

ضمانت لی جائے، اور چونکہ عدالت نے مذکورہ ....کو ضمانت دینے کا حکم دیا تھا، جو اس نے نہیں دی، ذریعہ ہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ ....کو سول حوالات میں اپنی حراست میں رکھیں اور مذکورہ تاریخ اور ایسی دیگر تاریخ یا تاریخوں پر جن کا یہاں بعد ازاں حکم دیا جائے عدالت ہذا کے روبرو .... بجے پیش کریں۔

آج مورخہ ....19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-19

حراست میں رکھنے کا وارنٹ

(آرڈر 16، قاعدہ 18)

(عنوان)

بنام ....

نگراں افسر برائے جیل واقع ....

چونکہ .... جس کی حاضری مذکورہ بالا مقدمے میں شہادت دینے (یا کوئی دستاویز پیش کرنے) کے لیے مطلوب ہے، گرفتار کیا گیا ہے اور حراست میں عدالت ہذا کے روبرو پیش کیا گیا ہے، اور چونکہ مدعی (یا مدعا علیہ) کی غیر حاضری کی وجہ سے، مذکورہ .... ایسی شہادت نہیں دے سکتا (یا ایسی دستاویز پیش نہیں کر سکتا)، اور چونکہ عدالت نے مذکورہ .... کو مورخہ ....19 کو اس کی حاضری کے لیے ضمانت دینے کا حکم دیا تھا جو اس نے نہیں دی، ذریعہ ہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ ....کو سول حوالات میں اپنی حراست میں رکھیں اور اسے عدالت ہذا میں مورخہ ....کو .... بجے پیش کریں۔

آج مورخہ ....19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

ضمیمہ۔ج
انکشاف،معاینہ اور قبولیت
نمبر-1
بند سوالات حوالے کرنے کا حکم
(آرڈر 11، قاعدہ 1)

بعدالت..................

دیوانی دعویٰ نمبر..........بابت...........

الف۔ب..........................مدعی

بنام

ج،د،ہ،و۔اور ز۔ط.........................مدعا علیہم

............کی سماعت اور............کے دائر کیے گئے بیان حلفی مورخہ..........19 کے ملاحظے کے بعد، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ..........کو تحریری بند سوالات..........کے حوالے کرنے کی اجازت ہے، اور یہ کہ مذکورہ ....بند سوالات کا جواب دے جیسا کہ آرڈر VI کے قاعدہ 80 میں مقرر ہے، اور یہ کہ درخواست کا خرچہ..........روپے ہوگا۔

نمبر-2

بندسوالات

(آرڈر 11، قاعدہ 4)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مذکورہ بالا (مدعی یا مدعا علیہ ج۔د۔) کی جانب سے مذکورہ (مدعا علیہم ہ۔و۔اورز۔ح یا مدعی) کے بیان کے لیے بندسوالات۔

1- نہیں کیا، وغیرہ۔

2- نہیں کیا ہے، وغیرہ۔

(مدعا علیہ ہ۔و۔ سے بندسوالات نمبر..........کا جواب مطلوب ہے۔)

(مدعا علیہ ز۔ح۔ سے بندسوالات نمبر..........کا جواب مطلوب ہے۔)

نمبر-3

بندسوالات کا جواب

(آرڈر 11، قاعدہ 9)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مذکورہ بالا مدعی سے مدعا علیہ کے بیان کے لیے بندسوالات کا مذکورہ بالا مدعا علیہ ہ۔و۔کا جواب۔

مذکورہ بندسوالات کے جواب میں میں مذکورہ بالا ہ۔و، حلف لے کر بیان کرتا ہوں کہ:-

1-
2- } مسلسل طور پر نمبر شار لگائے گئے پیرا میں بندسوالات کے جوابات لکھیں۔

3- میں اس بنا پر نمبر شار لگائے گئے بندسوالات کے جواب پر عذر کرتا ہوں کہ (عذر کی وجوہات درج کریں)۔

نمبر-4

دستاویزات کی نسبت بیان حلفی کا حکم

(آرڈر 11، قاعدہ 12)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

..........کی ساعت پر، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ..........اس حکم کی تاریخ سے..........دنوں کے اندر، بذریعہ بیان حلفی جواب دے جس میں یہ درج ہو کہ دعویٰ میں زیر بحث امر کی نسبت کون سی دستاویزات اس کے قبضے یا اختیار میں ہیں یا تھیں، اور یہ کہ اس درخواست کا خرچہ..........روپے ہوگا۔

نمبر-5

دستاویزات کی نسبت بیان حلفی

(آرڈر 11، قاعدہ 13)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

میں، مذکورہ بالا مدعا علیہ ج۔د۔ حلف لے کر حسب ذیل بیان کرتا ہوں:-

1- دعویٰ ہذا میں زیر بحث امور کی نسبت دستاویزات میرے قبضے یا اختیار میں ہیں جو یہاں منسلک پہلے فہرست بند کے پہلے اور دوسرے حصوں میں درج ہیں۔

(2) مجھے یہاں منسلک پہلے فہرست بند کے دوسرے حصے میں درج مذکورہ دستاویزات پیش کرنے پر اعتراض ہے (اعتراض کی وجوہات درج کریں)۔

(3) منسلک دوسرے فہرست بند میں درج دعویٰ ہذا میں زیر بحث امور کی نسبت دستاویزات میرے قبضے یا اختیار میں تھیں لیکن اب نہیں ہیں۔

4- آخری متذکرہ دستاویزات مورخہ..........تک میرے قبضے یا اختیار میں تھیں (یہاں یہ درج کریں کہ ان کا کیا ہوا اور کب ہوا اور وہ اب کس کے قبضے میں ہیں)۔

5- میرے بہترین علم، اطلاع اور یقین کے مطابق میرے قبضے، تحویل یا اختیار میں، یا میرے وکیل یا

کارندے کے قبضے، تحویل یا اختیار میں، یا میری جانب سے کسی دیگر شخص کے قبضے، تحویل یا اختیار میں، کوئی حساب، حساب کا کھاتہ، واؤچر، رسید، چٹھی، یادداشت، کاغذ یا تحریر، یا ایسی دستاویز، یا دعویٰ ہذا میں زیر بحث امور کی نسبت کوئی بھی دیگر دستاویز کی نقل یا اس کے اقتباس، یا ایسے امور یا ان میں سے کسی امر کی نسبت کیا گیا کوئی اندراج اس وقت نہیں ہے، اور نہ کبھی تھا، ماسوائے اور بجز ایسی دستاویزات کے جو منسلک پہلے اور دوسرے فہرست بندوں میں درج ہیں۔

نمبر-6

ملاحظے کے لیے دستاویزات پیش کرنے کا حکم

(آرڈر 11، قاعدہ 14)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

.........کی سماعت پر اور.......... کے بیان حلفی دائر کردہ مورخہ.........19 کے ملاحظے کے بعد، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ..........، تمام معقول اوقات پر، معقول نوٹس پر.......... پر واقع..........مندرجہ ذیل دستاویزات پیش کرے یعنی.......... اور یہ کہ.......... کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ اس طرح پیش کی گئی دستاویزات کا ملاحظہ کرے اور انہیں پڑھے، اور اسکے مضمون کے نوٹ اتارے۔ دریں اثنا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تمام مزید کارروائی ملتوی رکھی جائے اور یہ کہ درخواست ہذا کا خرچہ..........روپے ہوگا۔

نمبر-7

دستاویزات پیش کرنے کا نوٹس

(آرڈر 11، قاعدہ 16)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مطلع رہیں کہ (مدعی یا مدعا علیہ) ملاحظے کے لئے آپ کے (عرضی دعویٰ یا جواب دعویٰ یا بیان حلفی، مورخہ..........19 میں) محولہ مندرجہ ذیل دستاویزات آپ سے پیش کروانا چاہتا ہے۔

(مطلوبہ دستاویزات لکھیں)

بنام ض، وکیل برائے..........خ۔ ذ۔ وکیل برائے..........

نمبر-8

دستاویزات ملاحظہ کرنے کا نوٹس

(آرڈر 11، قاعدہ 17)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مطلع رہیں کہ آپ اپنے نوٹس مورخہ..........19 میں متذکرہ دستاویزات کا، (بجز اس نوٹس میں نمبر شمار لگائی گئی دستاویزات کے) بمقام (ملاحظے کی جگہ درج کریں) اگلی جمعرات بوقت.......... بجے اور .... بجے کے درمیان ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

یا، یہ کہ (مدعی یا مدعا علیہ) آپ کے نوٹس مورخہ..........19 میں متذکرہ دستاویزات کا معاینہ کرنے پر اس بنا پر اعتراض کرتا ہے کہ (وجوہات درج کریں)۔

نمبر-9

دستاویزات داخل کرنے کا نوٹس

(آرڈر 12، قاعدہ 3)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مطلع رہیں کہ دعویٰ ہذا میں مدعی (یا مدعا علیہ) ذیل میں مصرحہ بعض دستاویزات شہادت میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اور یہ کہ مدعا علیہ (یا مدعی)، اس کا وکیل یا کارندہ، بمقام.......... مورخہ.......... کو بوقت .... بجے اور .... بجے کے درمیان ان کا ملاحظہ کر سکتا ہے، اور مدعا علیہ (یا مدعی) کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ وہ، آخری متذکرہ وقت سے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر مذکورہ دستاویزات میں سے ایسی دستاویزات داخل کرے جن کی نسبت اصل دستاویزات ہونے کی صراحت کی گئی ہے اور جو بالترتیب رکھی گئی، دستخط کی گئی یا تعمیل شدہ ہیں اور جو بالترتیب تائید کرتی ہیں، اور یہ کہ جو بطور نقول مصرحہ ہیں مصدقہ نقول ہیں، اور ایسی دستاویزات جن کا تعمیل کیا جانا، بھیجا یا حوالے کیا جانا بیان کیا گیا ہے اس طرح تعمیل کی گئی، بھیجی یا حوالے کی گئی ہیں، بہ استثنا دعویٰ ہذا میں بطور شہادت ایسی تمام دستاویزات کے ادخال کی مبنی بر انصاف استثنیات کے۔

ز۔ح،وکیل(یا کارندہ)مدعی(یامدعاعلیہ)۔
بنام ہ۔و،وکیل(یا کارندہ)مدعی)یامدعاعلیہ)
(یہاں دستاویزات بیان کریں اور ہر دستاویز خواہ اصل ہو یا نقل کی صراحت کریں۔)

نمبر-10

واقعات تسلیم کرنے کا نوٹس

(آرڈر 12،قاعدہ 5)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مطلع رہیں کہ دعویٰ ہذا میں مدعی(یامدعاعلیہ)صرف دعویٰ ہذا کی اغراض کے لیے مدعاعلیہ(یامدعی) سے ذیل میں مصرحہ بعض واقعات بالترتیب تسلیم کروانا چاہتا ہے،لہٰذا مدعاعلیہ(یامدعی)کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ وہ،اس نوٹس کی تعمیل سے ساٹھ روز کے اندر دعویٰ ہذا میں بطور ثبوت ایسے واقعات کے قابل ادخال شہادت ہونے کی تمام منی برانصاف استثنیات کو چھوڑ کر،مذکورہ بعض واقعات کو تسلیم کرے۔

ز۔ح۔،وکیل(یا کارندہ)برائے مدعی(یامدعاعلیہ)
بنام۔ہ۔و۔،وکیل(یا کارندہ)برائے مدعاعلیہ(یامدعی)
واقعات،جنہیں تسلیم کیا جانا مطلوب ہے،حسب ذیل ہیں:-

1-یہ کہ م یکم جنوری،1890 کو فوت ہوا۔
2-یہ کہ وہ بلاوصیت فوت ہوا۔
3-یہ کہ ن اس کا اکلوتا جائز پسر تھا۔
4-یہ کہ س یکم اپریل،1816 کو فوت ہوا۔
5-یہ کہ اس نے کبھی شادی نہیں کی تھی۔

نمبر-11

نوٹس کی تعمیل میں واقعات کا تسلیم کیا جانا

(آرڈر 12، قاعدہ 5)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مدعا علیہ (یا مدعی) دعویٰ ہذا میں ذریعہ ہذا صرف دعویٰ ہذا کی اغراض کے لیے، ذیل میں مصرحہ اہلیتوں یا بندشوں کے تابع، اگر کوئی ہوں، دعویٰ ہذا میں بطور شہادت کسی ایسے واقعات، یا کسی واقعے کے قابل اوخال شہادت ہونے کی تمام مبنی بر انصاف استثنیات کو چھوڑ کر ذیل میں مصرحہ بعض واقعات کو بالترتیب تسلیم کرتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ یہ تسلیم کیا جانا صرف دعویٰ ہذا کی اغراض کے لیے ہے، اور ایسا اقبال نہیں ہے جسے کسی دیگر موقع پر یا مدعی (یا مدعا علیہ) کے سوا کوئی شخص، یا فریق جسے اقبال مطلوب ہو، مدعا علیہ (یا مدعی) کے خلاف استعمال کیا جائے۔

ہ۔و۔، وکیل (یا کارندہ) برائے مدعا علیہ (یا مدعی)

بنام ز۔ح۔، وکیل (یا کارندہ) برائے مدعی (یا مدعا علیہ)

تسلیم کیے گئے واقعات	اہلیتیں یا بندشیں، اگر کوئی ہوں، جن کے تابع وہ تسلیم کیے گئے ہوں۔
1۔ یہ کہ م یکم جنوری، 1890 کو فوت ہوا۔	1-
2۔ یہ کہ وہ بلا وصیت فوت ہوا۔	2-
3۔ یہ کہ ن اس کا اکلوتا جائز پسر تھا۔	3- لیکن وہ اس کا اکلوتا جائز پسر نہ تھا۔
4۔ یہ کہ س فوت ہو گیا مورخہ...........	4- لیکن وہ یکم اپریل، 1896 کو فوت نہیں ہوا۔
5۔ یہ کہ س نے کبھی شادی نہیں کی تھی۔	5-

نمبر-12

پیش کرنے کا نوٹس (عام فارم)

(آرڈر 12، قاعدہ 8)

(فارم نمبر 1 کے مطابق عنوان)

مطلع رہیں کہ آپ کو بذریعہ ہذا پہلی ساعت پر آپ کی تحویل، قبضے یا اختیار میں ایسے تمام کھاتے، کاغذات، چٹھیاں، چٹھیوں کی نقلیں، دیگر تحریروں اور دستاویزات کی نقول عدالت میں پیش کرنے اور دکھانے کا حکم دیا جاتا ہے، جن میں دعویٰ ہذا کے زیر بحث امور کی نسبت کوئی اندراج، یادداشت یا روئداد درج ہو، اور خاص طور پر۔

ز۔ح۔، وکیل (یا کارندہ) برائے مدعی (یا مدعا علیہ)۔

بنام ہ۔و، وکیل (یا کارندہ) برائے مدعا علیہ (یا مدعی)۔

ضمیمہ-د

ڈگریاں

نمبر-1

ابتدائی دعوئی میں ڈگری

(آرڈر20،قاعدہ6اور7)

(عنوان)

دعوئی برائے..........

دعوئی ہذا بعدالت.......... کے روبرو حتمی فیصلے کے لیے آج کے دن برائے مدعی اور.......... برائے مدعا علیہ کی موجودگی میں پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری دی جاتی ہے کہ..........اور کہ..........روپے کی رقم،معہ سود بشرح.......... فیصد سالانہ تاریخ ہذا سے تاریخ وصول تک، دعوئی ہذا کے خرچے کے طور پر ....کی طرف سے..........کو ادا کی جائے۔

آج مورخہ.......... 19 کو،میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

دعوے کا خرچہ

مدعی	روپے	پیسے	مدعا علیہ	روپے	پیسے
1- عرضی دعویٰ کے لیے اسٹامپ۔			1-وکالت نامے کا اسٹامپ۔		
2-وکالت نامے کے لیے اسٹامپ۔			2-درخواست کا اسٹامپ۔		
3-دستاویز کے لیے اسٹامپ۔			3-وکیل کی فیس۔		
4-وکیل کی فیس۔			4- گواہان کی خوراک۔		
5- گواہان کی خوراک۔			5- حکم نامے کی تعمیل۔		
6- کمشنر کی فیس۔			6- کمشنر کی فیس۔		
7- حکم نامے کی تعمیل۔			7-		
میزان			میزان		

نمبر-2
سادہ زرِ نقد کی ڈگری
(دفعہ 34)
(عنوان)

دعویٰ برائے ....

دعویٰ ہذا تاریخ ہذا پر حتمی فیصلے کے لیے بعدالت .... کے روبرو .... برائے مدعی اور .... برائے مدعا علیہ کی موجودگی میں جو پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ..........کی طرف سے ....کو..........روپے کی رقم معہ سود بشرح .... فیصد سالانہ..........تاریخ سے وصولی کی تاریخ تک نیز ....روپے کی رقم بطور خرچہ دعویٰ، معہ سود بشرح ....فی صد سالانہ تاریخ ہذا سے وصولی کی تاریخ تک ادا کی جائے۔

آج مورخہ.......... 19 کو، میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

دعوے کا خرچہ

مدعی	روپے	پیسے	مدعا علیہ	روپے	پیسے
1-عرضی دعویٰ کے لیے اسٹامپ۔			1-وکالت نامے کا اسٹامپ۔		
2-وکالت نامے کے لیے اسٹامپ۔			2-درخواست کا اسٹامپ۔		
3-دستاویز کے لیے اسٹامپ۔			3-وکیل کی فیس۔		
4-وکیل کی فیس۔			4- گواہان کی خوراک۔		
5- گواہان کی خوراک۔			5- حکم نامے کی تعمیل۔		
6- کمشنر کی فیس۔			6- کمشنر کی فیس۔		
7- حکم نامے کی تعمیل۔					
میزان			میزان		

نمبر-3

بیعبات کی ابتدائی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 2)

جب حسابات لینے کا حکم دیا جائے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ..........وغیرہ کو پیش ہوا، ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ اسے حسب ذیل حسابات لینے کے لیے..........کمشنر کو رجوع کیا جائے:

(i) اس کا حساب کہ مدعی کو عرضی دعویٰ میں متذکرہ اس کے رہن اصل زر اور سود کی کتنی رقم تاریخ ہذا پر واجب الادا ہے (اصل زر پر واجب الادا شرح پر ایسا سود محسوب کیا جائے یا جب ایسی شرح مقرر نہ ہو، تو چھ فیصد سالانہ یا ایسی شرح پر جسے عدالت معقول سمجھے)؛

(ii) مدعی یا مدعی کے حکم سے کسی دیگر شخص کی یا مدعی کے استعمال کے لیے تاریخ ہذا تک وصول کی گئی جائیداد مرہونہ کی آمدنی یا ایسی جائیداد کی آمدنی کا حساب جو مدعی یا ایسے شخص کے عمداً قصور کے بغیر اس طرح

وصول کی جاتی؛

(iii) ایسے زر نقد کی تمام رقوم کا معہ سود حساب جو مدعی نے تاریخ ہذا تک رہن کی ضمانت کی نسبت خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے مناسب طور پر (دعویٰ کے خرچے کے سوا) خرچ کی ہوں (ایسا سود اس شرح پر محسوب ہوگا جس پر فریقین متفق ہوں، یا ایسی شرح نہ ہونے پر اسی شرح پر جو اصل زر پر واجب الادا ہے، یا، ایسی دونوں شرحیں نہ ہونے پر، نو فیصد سالانہ کی شرح پر)؛

(iv) تاریخ ہذا سے پہلے جائیداد مرہونہ کی مدعی کے کسی ایسے فعل یا فروگذاشت سے جو جائیداد کے لیے تباہ کن، یا مستقل طور پر مضرت رساں ہو یا کسی ایسے فرائض کی انجام دہی سے اس کے قاصر رہنے سے جو اس پر کسی فی الوقت نافذ قانون یا رہن نامے کی شرائط کی رو سے اس پر عائد کیے گئے ہوں، ہونے والے کسی نقصان یا خسارے کا حساب۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فقرہ (ii) کے تحت وصول کی گئی یا مذکورہ بالا فقرہ (iv) کے تحت واجب الادا قرار دی گئی کوئی رقم معہ سود، مدعی کی فقرہ (iii) کے تحت معہ سود ادا کی گئی کسی رقم کے مقابلے میں پہلے مجرا کی جائے گی، اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، زر رہن میں جمع کی جائے گی یا، جیسی کہ صورت ہو، مدعی کو واجب الادا قرار دی گئی اصل زر کی رقم پر سود کی بنا پر واجب الادا رقم کم کر کے اور اس کے بعد اصل زر ادا یا بیباق کر کے منہا کی جائے گی۔

3- اور ذریعہ ہذا مزید حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ کمشنر جس قدر جلد ہو سکے، تمام مناسب رعایات کے ساتھ عدالت ہذا کو مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے حساب پیش کرے گا اور یہ کہ کمشنر کی ایسی رپورٹ موصول ہونے پر، ایسی ترمیم کے تابع جو ایسے عذرات پر غور کرنے کے بعد ضروری ہوں، جو دعویٰ کے فریقین کر سکتے ہیں، اس کی توثیق کی جائے گی اور تصدیقی دستخط کیے جائیں گے۔

4- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں۔

(i) یہ کہ مدعا علیہ عدالت میں مورخہ.......... کو یا اس سے پہلے، یا کسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے، ایسی رقم جس کے واجب الادا ہونے کا عدالت فیصلہ کرے گی، اور مدعی کے حق میں فیصلہ شدہ دعویٰ کے خرچے کے طور پر.......... روپے کی رقم ادا کر دے۔

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت

واجب الادا ہوں معہ ایسے مابعد سود کے جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعی عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعا علیہ یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعی، اگر ایسا مطلوب ہو، مذکورہ جائیداد صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری ہے، جو مدعی یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو جو اس کے ذریعے سے دعوی دار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعا علیہ کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

5-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، متذکرہ بالا ادائیگی نہ ہونے پر، مدعی کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ عدالت میں اس عدالت میں اس امر کی نسبت حتمی ڈگری کی درخواست دے کہ مدعا علیہ اب کے بعد منسلکہ فہرست بند میں بیان کی گئی جائیداد مرہونہ کا قطعی طور پر حقدار نہ ہوگا اور، اگر ایسا ضروری ہو، وہ مذکورہ جائیداد کا قبضہ مدعی کو بلا تنازعہ حوالے کر دے گا، اور یہ کہ فریقین کو یہ آزادی ہوگی کہ جب بھی موقع ملے، وہ عدالت میں وقتاً فوقتاً درخوست دے سکتے ہیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-3الف

بیعبات کی ابتدائی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 2)

جب عدالت رقم واجب الادا قرار دے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ.........، وغیرہ پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ مدعی کے رہن پر مورخہ.........تک محسوب اس کو واجب الادا رقم اصل زر کے لیے.........روپے ہے، مذکورہ

اصل زر پر سود کی رقم .... روپے ہے، رہن کی ضمانت کی نسبت مدعی کے مناسب طور پر کیے گئے خرچے مصارف اور اخراجات (دعویٰ کے خرچے کے سوا) کی رقم .... روپے ہے، جو معہ سود ہوگی، اور مدعی کو دیے گئے دعویٰ کے خرچے کی رقم .... روپے ہے، جو مجموعی طور پر .... روپے کی رقم ہوگی۔

2- اور ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:-

(i) یہ کہ مدعا علیہ عدالت میں مورخہ .... پر یا اس سے پہلے یا کسی ایسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت کی توسیع کرے مذکورہ .... روپے کی رقم جمع کروا دے،

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے، ایسی رقم جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر، جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر xxxiv کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں، ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعی عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعا علیہ یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعی، اگر ایسا مطلوب ہو، صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری ہے جو مدعی یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو، یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعا علیہ کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

3- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، متذکرہ بالا ادائیگی نہ ہونے پر، مدعی کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ عدالت میں اس امر کی نسبت حتمی ڈگری کی درخواست دے کہ مدعا علیہ اب کے بعد منسلکہ فہرست بند میں بیان کی گئی جائیداد مرہونہ کا قطعی طور پر حقدار نہ ہوگا اور وہ بیبات شدہ ہوگی اور اس کے انفکاک کا حق اسے نہ ہوگا اور، اگر ایسا ضروری ہو وہ مذکورہ جائیداد کا قبضہ مدعی کو بلا تنازعہ حوالے کر دے، اور یہ کہ فریقین کو یہ آزادی ہوگی کہ جب بھی موقع ملے، وہ عدالت میں وقتاً فوقتاً درخواست دے سکتے ہیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-4
بیعبات کی حتمی ڈگری
(آرڈر XXXIV، قاعدہ 3)
(عنوان)

مورخہ .... کو دعویٰ ہذا میں صادر کی گئی ابتدائی ڈگری اور مزید احکام (اگر کوئی ہوں) مورخہ .... اور مدعی کی حتمی ڈگری کے لیے درخواست مورخہ .... کے ملاحظے پر اور فریقین کی سماعت کے بعد اور یہ معلوم ہونے پر کہ مدعا علیہ یا اس کی جانب سے کسی شخص یا مذکورہ رہن کے انفکاک کے حقدار کسی دیگر شخص نے مذکورہ ڈگری اور احکام میں حکم دی گئی ادائیگی نہیں کی ہے۔

ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ مدعا علیہ اور اس کے ذریعے یا اس کے تحت دعویٰ کرنے والے تمام اشخاص مذکورہ بالا ابتدائی ڈگری میں متذکرہ جائیداد کے قطعی طور پر مستحق نہیں ہوں گے اور وہ بیعبات شدہ ہوگی اور اس کے انفکاک کا حق انہیں نہیں ہوگا، اور (اگر مدعا علیہ مذکورہ جائیداد مرہونہ کا قابض ہو) یہ کہ مدعا علیہ مذکورہ جائیداد مرہونہ کا قبضہ بلا تنازعہ مدعی کے حوالے کر دے گا۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کی تاریخ ہذا تک پوری ذمہ داری، جو بھی ہو، جو عرضی دعویٰ میں متذکرہ رہن یا دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو، ذریعہ ہذا بیباق اور ختم ہوگئی ہے۔

نمبر-5

نیلام کی ابتدائی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 4)

جب حسابات لینے کا حکم ہوا ہو

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ.........وغیرہ کو پیش ہوا، ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ اسے حسب ذیل حسابات کے لیے.........کمشنر کو رجوع کیا جاتا ہے:-

(i) اس کا حساب کہ مدعی کو عرضی دعویٰ میں متذکرہ اس کے رہن اصل زر اور سود کی کتنی رقم تاریخ ہذا پر واجب الادا ہے (اصل زر پر واجب الادا شرح پر ایسا سود محسوب کیا جائے یا جب ایسی شرح مقرر نہ ہو، تو چھ فیصد سالانہ یا ایسی شرح پر جسے عدالت معقول سمجھے)؛

(ii) مدعی یا مدعی کے حکم سے کسی دیگر شخص کی یا مدعی کے استعمال کے لیے تاریخ ہذا تک وصول کی گئی جائیداد مرہونہ کی آمدنی یا ایسی جائیداد کی آمدنی کا حساب جو مدعی یا ایسے شخص کو عمداً قصور کے بغیر اس طرح وصول کی جاتی؛

(iii) ایسے زر نقد کی تمام رقوم کا معہ سود حساب جو مدعی نے تاریخ ہذا تک رہن کی ضمانت کی نسبت خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے مناسب طور پر (دعویٰ کے خرچے کے سوا) خرچ کی ہوں (ایسا سود اس شرح پر محسوب ہوگا جس پر فریقین متفق ہوں، یا ایسی شرح نہ ہونے پر، اسی شرح پر جو اصل زر پر واجب الادا ہے، یا ایسی دونوں شرحیں نہ ہونے پر، نو فیصد سالانہ کی شرح پر)؛

(iv) تاریخ ہذا سے پہلے جائیداد مرہونہ کی مدعی کو کسی ایسے فعل یا فروگذاشت سے جو جائیداد کے لیے تباہ کن یا مستقل طور پر مضرت رساں ہو یا کسی ایسے فرائض کی انجام دہی سے اس کے قاصر رہنے سے جو اس پر کسی فی الوقت نافذ قانون یا رہن نامے کی شرائط کی رو سے عائد کیے گئے ہوں، ہونے والے کسی نقصان یا خسارے کا حساب۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فقرہ (ii) کے تحت وصول کی گئی یا مذکورہ بالا

فقرہ (iv) کے تحت واجب الادا قرار دی گئی کوئی رقم معہ سود، مدعی کی فقرہ (iii) کے تحت معہ سود ادا کی گئی کسی رقم کے مقابلے میں مجرا کی جائے گی، اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، زر رہن میں جمع کی جائے گی یا، جیسی کہ صورت ہو، مدعی کو واجب الادا قرار دی گئی اصل زر کی رقم پر سود کی بنا پر واجب الادا رقم کم کر کے اور اس کے بعد اصل زر ادا یا بیباق کر کے منہا کی جائے گی۔

3- اور ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ کمشنر جس قدر جلد ہو سکے تمام مناسب رعایات کے ساتھ عدالت ہذا میں مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے حساب پیش کریگا اور یہ کہ کمشنر کی ایسی رپورٹ موصول ہونے پر، ایسی ترمیم کے تابع جو ایسے عذرات پر غور کرنے کے بعد ضروری ہوں جو دعویٰ کے فریقین کر سکتے ہیں، اس کی توثیق کی جائیگی اور تصدیقی دستخط کیے جائیں گے۔

4- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں ——

(i) یہ کہ مدعا علیہ عدالت میں مورخہ.......... کو یا اس سے پہلے، یا کسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے، ایسی رقم جس کے واجب الادا ہونے کا عدالت فیصلہ کرے گی، اور مدعی کے حق میں فیصلہ شدہ دعویٰ کے خرچے کے طور پر.......... روپے کی رقم ادا کر دے؛

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے، ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں، ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعی عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعا علیہ یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعی، اگر ایسا مطلوب ہو مذکورہ جائیداد صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری جو مدعی یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعا علیہ کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

5- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، متذکرہ بالا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں، مدعی جائیداد مرہونہ کے نیلام کی حتمی ڈگری کی درخواست عدالت کو دے سکتا ہے، اور ایسی درخواست دیے جانے پر جائیداد مرہونہ یا اس کا ایک معقول حصہ نیلام کیے جانے کا حکم دیا جائے گا، اور ایسے نیلام کی

اغراض کے لیے مدعی عدالت، یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا۔

6۔ اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) ڈگری ہذا اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعی کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت عدالت مدعی کو واجب الادا اقرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے یا مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

7۔ اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد مدعی کو متذکرہ بالا واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو، تو (جب مدعی کو رہن کی شرائط کے تحت چارہ جوئی حاصل ہو اور اسے کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے ممانعت نہ ہو) مدعی کو بقایا رقم کے لیے مدعا علیہ کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دینے کی آزادی ہوگی، اور یہ کہ فریقین آزاد ہوں گے کہ وہ عدالت کو جب بھی موقع ملے وقتاً فوقتاً درخواست دیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-5الف

نیلام کی ابتدائی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 4)

جب عدالت رقم واجب الادا قرار دے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ............ وغیرہ پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ مدعی کے رہن پر مورخہ............ تک محسوب اس کو واجب الادا رقم اصل زر کے لیے............ روپے ہے، مذکورہ اصل زر پر سود کی رقم............ روپے ہے، رہن کی ضمانت کی نسبت مدعی کے مناسب طور پر کیے گئے خرچے، مصارف اور اخراجات (دعویٰ کے خرچے کے سوا) کی رقم............ روپے ہے، جو معہ سود ہوگی، اور مدعی کو دیے گئے دعویٰ کے خرچے کی رقم............ روپے ہے، جو مجموعی طور پر............ روپے کی رقم ہوگی۔

2- اور ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:-

(i) یہ کہ مدعا علیہ عدالت میں مورخہ............ پر یا اس سے پہلے یا کسی ایسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت کی توسیع کرے مذکورہ............ روپے کی رقم جمع کروا دے؛

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے، ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں، ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعی عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعا علیہ یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعی، اگر ایسا مطلوب ہو، مذکورہ جائیداد، صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری جو مدعی یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویدار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعا علیہ کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

3-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ مذکورہ بالا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں مدعی عدالت کو جائیداد مرہونہ کے نیلام کی حتمی ڈگری کی درخواست دے سکتا ہے، اور ایسی درخواست دیے جانے پر، جائیداد مرہونہ یا اس کے ایک معقول جز کے نیلام کا حکم دیا جائے گا، اور ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعی عدالت یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا۔

4-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زرنقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) ڈگری ہذا اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعی کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت جو عدالت مدعی کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

5-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زرنقد مدعی کو متذکرہ بالا واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو، تو (جب مدعی کو رہن کی شرائط کے تحت چارہ جوئی حاصل ہو اور اسے کسی فی الوقت نافذ قانون کی رُو سے ممانعت نہ ہو) مدعی کو بقایا رقم کے لیے مدعا علیہ کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دینے کی آزادی ہوگی، اور یہ کہ فریقین آزاد ہوں گے کہ وہ عدالت کو جب بھی موقع ملے وقتاً فوقتاً درخواست دیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-6

نیلام کی حتمی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 5)

(عنوان)

مورخہ.......... کو دعویٰ ہذا میں صادر کی گئی ابتدائی ڈگری اور مزید احکام (اگر کوئی ہوں) مورخہ .... اور مدعی کی حتمی ڈگری کے لیے درخواست مورخہ.......... کے ملاحظے پر اور فریقین کی سماعت کے بعد اور یہ معلوم ہونے پر کہ مدعا علیہ یا اس کی جانب سے کسی شخص یا مذکورہ رہن کے انفکاک کے حقدار کسی دیگر شخص نے مذکورہ ڈگری اور احکام میں حکم دی گئی ادائیگی نہیں کی ہے۔

ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ متذکرہ ابتدائی ڈگری میں مذکورہ بالا جائیداد مرہونہ یا اس کا ایک معقول جز نیلام کیا جائے، اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعی عدالت یا اس کے مقررہ افسر کو جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا۔

2-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) مذکورہ ابتدائی ڈگری اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعی کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت جو عدالت مدعی کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

نمبر-7

انفکاک کی ابتدائی ڈگری جب راہن سے ادائیگی نہ ہونے پر بیعبات کی ڈگری صادر کی جائے

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 7)

جب حسابات لینے کا حکم دیا جائے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ..........، وغیرہ کو پیش ہوا، ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ حسب ذیل حسابات کے لیے..........کمشنر کو رجوع کیا جاتا ہے:—

(i) اس کا حساب کہ مدعا علیہ کو عرضی دعویٰ میں متذکرہ اس کے رہن اصل زر اور سود کی کتنی رقم تاریخ ہذا پر واجب الادا ہے (اصل زر پر واجب الادا شرح پر ایسا سود محسوب کیا جائے یا جب ایسی شرح مقرر نہ ہو، تو چھ فیصد سالانہ یا ایسی شرح پر جسے عدالت معقول سمجھے)؛

(ii) مدعا علیہ یا مدعا علیہ کے حکم سے کسی دیگر شخص کی مدعا علیہ کے استعمال کے لیے تاریخ ہذا تک وصول کی گئی جائیداد مرہونہ کی آمدنی یا ایسی جائیداد کی آمدنی کا حساب جو مدعا علیہ یا ایسے شخص کے عمداً قصور کیے بغیر اس طرح وصول کی جاتی؛

(iii) ایسے زر نقد کی تمام رقوم کا معہ سود حساب جو مدعا علیہ نے تاریخ ہذا تک رہن کی ضمانت کی نسبت خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے مناسب طور پر (دعویٰ کے خرچے کے سوا) خرچ کی ہوں (ایسا سود اس شرح پر محسوب ہوگا جس پر فریقین متفق ہوں یا ایسی شرح نہ ہونے پر، نو فیصد سالانہ کی شرح پر)؛

(iv) تاریخ ہذا سے پہلے جائیداد مرہونہ کو مدعا علیہ کے کسی ایسے فعل یا فروگذاشت سے جو جائیداد کے لیے تباہ کن یا مستقل طور پر مضرت رساں ہو یا کسی ایسے فرائض کی انجام دہی سے اس کے قاصر رہنے سے جو کسی فی الوقت نافذ قانون یا رہن نامہ کی شرائط کی رو سے اس پر عائد کیے گئے ہوں، ہونے والے کسی نقصان یا خسارے کا حساب۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فقرہ (ii) کے تحت وصول کی گئی یا مذکورہ بالا فقرہ (iv) کے تحت واجب الادا قرار دی گئی کوئی رقم معہ سود مدعا علیہ کی فقرہ (iii) کے تحت معہ سود ادا کی گئی کسی رقم کے مقابلہ میں مجرا کی جائیگی اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، زر رہن میں جمع کی جائے گی یا، جیسی کہ صورت ہو، مدعا علیہ کو واجب الادا قرار دی گئی اصل زر کی رقم پر سود کی بنا پر واجب الادا رقم کم کر کے اور اس کے بعد اصل زر ادا یا بیباق کر کے منہا کی جائے گی۔

3-اور ذریعہ ہذا مزید حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ کمشنر جس قدر جلد ہو سکے تمام مناسب رعایات کے ساتھ عدالت ہذا کو مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے حساب پیش کرے گا اور یہ کہ کمشنر کی ایسی رپورٹ موصول ہونے پر، ایسی ترمیم کے تابع جو ایسے عذرات پر غور کرنے کے بعد ضروری ہوں جو دعویٰ کے فریقین کر سکتے ہیں، اس کی توسیع کی جائیگی اور تصدیقی دستخط کیے جائیں گے۔

4-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں ——

(i) یہ کہ مدعا علیہ عدالت ہذا میں مورخہ.......... کو یا اس سے پہلے، یا کسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے، ایسی رقم جس کے واجب الادا ہونے کا عدالت فیصلہ کرے گی، اور مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ شدہ دعویٰ کے خرچہ کے طور پر.......... روپے کی رقم ادا کر دے؛

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہو، ادائیگی پر مدعا علیہ عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعی یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعا علیہ، اگر ایسا مطلوب ہو مذکورہ جائیداد صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری جو مدعا علیہ یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو یا جس کے ذریعہ سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعی کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

5-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، متذکرہ بالا ادائیگی نہ ہونے پر، مدعا علیہ کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ عدالت میں اس امر کی نسبت حتمی ڈگری کی درخواست دے کہ مدعی اب کے بعد منسلکہ فہرست میں بیان کی گئی جائیداد مرہونہ کا قطعی طور پر حقدار نہ ہوگا اور وہ بیجبات شدہ ہوگی اور اس کے انفکاک کا حق اسے نہ ہوگا اور، اگر ایسا ضروری ہو، وہ مذکورہ جائیداد کا قبضہ مدعا علیہ کو بلا تنازعہ حوالے کر دے، اور یہ کہ فریقین کو یہ آزادی ہوگی کہ جب بھی موقع ملے، وہ عدالت میں وقتاً فوقتاً درخواست دے سکتے ہیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-7الف

انفکاک کی ابتدائی ڈگری جب راہن سے ادائیگی نہ ہونے پر نیلام کی ڈگری صادر کی جائے
(آرڈر XXXIV، قاعدہ 7)

جب حساب لینے کا حکم دیا جائے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ............، وغیرہ کو پیش ہوا، ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے حسب ذیل حسابات کے لیے...........کمشنر کو رجوع کیا جاتا ہے:-

(i) اس کا حساب کہ مدعا علیہ کو عرضی دعویٰ میں متذکرہ اس کے رہن اصل زر اور سود کی کتنی رقم تاریخ ہذا پر واجب الادا ہے (اصل زر پر واجب الادا شرح پر ایسا سود محسوب کیا جائے یا جب ایسی شرح مقرر نہ ہو، تو چھ فیصد سالانہ یا ایسی شرح پر جسے عدالت معقول سمجھے)؛

(ii) مدعا علیہ یا مدعا علیہ کے حکم سے کسی دیگر شخص کی مدعا علیہ کے استعمال کے لیے تاریخ ہذا تک وصول کی گئی جائیداد مرہونہ کی آمدنی یا ایسی جائیداد کی آمدنی کا حساب جو مدعا علیہ یا ایسے شخص کے عمداً قصور کے بغیر اس طرح وصول کی جاتی؛

(iii) ایسے زر نقد کی تمام رقوم کا معہ سود حساب جو مدعا علیہ نے تاریخ ہذا تک رہن کی ضمانت کی نسبت خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے مناسب طور پر (دعویٰ کے خرچے کے سوا) خرچ کی ہوں (ایسا سود اس شرح پر محسوب ہوگا جس پر فریقین متفق ہوں، یا ایسی شرح نہ ہونے پر، نو فیصد سالانہ کی شرح پر)؛

(iv) تاریخ ہذا سے پہلے جائیداد مرہونہ کو مدعا علیہ کے کسی ایسے فعل یا فروگذاشت سے جو جائیداد کے لیے تباہ کن یا مستقل طور پر مضرت رساں ہو یا کسی ایسے فرائض کی انجام دہی سے اس کے قاصر رہنے سے جو کسی فی الوقت نافذ قانون یا رہن نامے کی شرائط کی رو سے اس پر عائد کیے گئے ہوں، ہونے والے کسی نقصان یا خسارے کا حساب۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فقرہ (ii) کے تحت وصول کی گئی مذکورہ بالا فقرہ (iv) کے تحت واجب الادا قرار دی گئی کوئی رقم معہ سود مدعا علیہ کی فقرہ (iii) کے تحت معہ سود ادا کی گئی کسی رقم کے مقابلے میں مجرا کی جائے گی اور بقایا رقم، اگر کوئی ہو، زر رہن میں جمع کی جائے گی یا، جیسی کہ صورت ہو، مدعا علیہ کو واجب الادا قرار دی گئی اصل زر کی رقم پر سود کی بنا پر واجب الادا رقم کم کر کے اور اسکے بعد

اصل زر ادا یا بیباق کر کے منہا کی جائے گی۔

3- اور ذریعہ ہذا مزید حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ کمشنر جس قدر جلد ہو سکے تمام مناسب رعایات کے ساتھ عدالت ہذا کو مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے حساب پیش کرے گا اور یہ کہ کمشنر کی ایسی رپورٹ موصول ہونے پر، ایسی ترمیم کے تابع جو ایسے عذرات پر غور کرنے کے بعد ضروری ہوں جو دعویٰ کے فریقین کر سکتے ہیں، اس کی توثیق کی جائے گی اور تصدیقی دستخط کیے جائیں گے۔

4- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں —

(i) یہ کہ مدعی عدالت میں مورخہ.......... کو یا اس سے پہلے، یا کسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے ایسی رقم جس کے واجب الادا ہونے کا عدالت فیصلہ کرے گی اور مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ شدہ دعویٰ کے خرچے کے طور پر.......... روپے کی رقم ادا کر دے؛

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں، معہ ایسے مابعد سود کے جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعا علیہ عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعی یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعا علیہ، اگر ایسا مطلوب ہو مذکورہ جائیداد صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری جو مدعا علیہ یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو جو اس کے ذریعے سے دعویدار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویدار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعی کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہے۔

5- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، مذکورہ بالا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ عدالت کو جائیداد مرہونہ کے نیلام کی حتمی ڈگری کی درخواست دے سکتا ہے، اور ایسی درخواست دیئے جانے پر، جائیداد مرہونہ یا اس کے ایک معقول جز کے نیلام کا حکم دیا جائے گا، اور ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعا علیہ عدالت یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا۔

6- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زر نقد

عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) ڈگری ہذا اور اس کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعا علیہ کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت جو عدالت مدعا علیہ کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو مدعی یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

7- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد مدعا علیہ کو متذکرہ بالا واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو تو (جب مدعا علیہ کو رہن کی شرائط کے تحت چارہ جوئی حاصل ہو اور اسے کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے ممانعت نہ ہو) مدعا علیہ کو بقایا رقم کے لیے مدعی کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دینے کی آزادی ہوگی اور یہ کہ فریقین آزاد ہوں گے کہ وہ عدالت کو جب بھی موقع ملے وقتاً فوقتاً درخواست دیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-7ب

انفکاک کی ابتدائی ڈگری جب راہن سے ادائیگی نہ ہونے پر بیعبات کی ڈگری صادر کی جائے

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 7)

جب عدالت رقم واجب الادا قرار دے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ .... وغیرہ پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ مدعا علیہ کے رہن پر مورخہ .... تک محسوب اس کو واجب الادا رقم اصل زر کے لیے .... روپے ہے، مذکورہ اصل زر پر سود کی رقم .... روپے ہے رہن کی ضمانت کی نسبت مدعا علیہ کے مناسب طور پر کیے گئے خرچے، مصارف اور اخراجات (دعویٰ کے خرچے کے سوا) کی رقم .... روپے ہے، جو مجموعی طور پر

...........روپے کی رقم ہوگی۔

2-اور ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:—

(i) یہ کہ مدعی عدالت میں مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے یا کسی ایسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت کی توسیع کرے مذکورہ..........روپے کی رقم جمع کروادے؛

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعا علیہ عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعی یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی اور مدعا علیہ اگر ایسا مطلوب ہو مذکورہ جائیداد صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری جو مدعا علیہ یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعی کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

3-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، متذکرہ بالا ادائیگی نہ ہونے پر، مدعا علیہ کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ عدالت میں اس امر کی نسبت حتمی ڈگری کی درخواست دے کہ مدعی اب کے بعد منسلکہ فہرست بند میں بیان کی گئی جائیداد مرہونہ کا قطعی طور پر حقدار نہ ہوگا اور وہ بیعبات شدہ ہوگی اور اس کے انفکاک کا حق اسے نہ ہوگا اور، اگر ایسا ضروری ہو، وہ مذکورہ جائیداد کا قبضہ مدعا علیہ کو بلا تنازعہ حوالے کر دے، اور یہ کہ فریقین کو یہ آزادی ہوگی کہ جب بھی موقع ملے، وہ عدالت میں وقتاً فوقتاً درخواست دے سکتے ہیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-7ج

انفکاک کی ابتدائی ڈگری جب راہن سے ادائیگی نہ ہونے پر نیلام کی ڈگری صادر کی جائے

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 7)

جب عدالت رقم واجب الادا قرار دے

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ.......... وغیرہ پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ مدعا علیہ کے رہن پر مورخہ.......... تک محسوب اس کو واجب الادا رقم اصل زر کے لیے.......... روپے ہے، مذکورہ اصل زر پر سود کی رقم.......... روپے ہے رہن کی ضمانت کی نسبت مدعا علیہ کے مناسب طور پر کیے گئے خرچے، مصارف اور اخراجات (دعویٰ کے خرچے کے سوا) کی رقم.......... روپے ہے، جو معہ سود ہوگی، اور مدعا علیہ کو دیے گئے دعویٰ کے خرچے کی رقم.......... روپے ہے جو مجموعی طور پر.......... روپے کی رقم ہوگی۔

2- اور ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:—

(i) یہ کہ مدعی عدالت میں مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے یا کسی ایسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت کی توسیع کرے مذکورہ.......... روپے کی رقم جمع کروا دے؛

(ii) یہ کہ، ایسی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعا علیہ عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اسکے کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعی یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی اور مدعا علیہ اگر ایسا مطلوب ہو مذکورہ جائیداد صاف اور مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری جو مدعا علیہ یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے مدعی کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا جو دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو۔

3- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، مذکورہ بالا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ عدالت کو جائیداد مرہونہ کے نیلام کی حتمی ڈگری کی درخواست دے سکتا ہے، اور ایسی درخواست

دیے جانے پر، جائیداد مرہونہ یا اس کے ایک معقول جز کے نیلام کا حکم دیا جائے گا، اور ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعا علیہ عدالت یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا۔

4- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کرکے) ڈگری ہذا اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعا علیہ کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت عدالت مدعا علیہ کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعی یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

5- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد مدعا علیہ کو متذکرہ واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو تو (جب مدعا علیہ کو راہن کی شرائط کے تحت چارہ جوئی حاصل ہو اور اسے کسی فی الوقت نافذ قانون کی رُو سے ممانعت نہ ہو) مدعا علیہ کو بقایا رقم کے لیے مدعی کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دینے کی آزادی ہوگی، اور یہ کہ فریقین آزاد ہوں گے کہ وہ عدالت کو جب بھی موقع ملے وقتاً فوقتاً درخواست دیں، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر 7 د

راہن سے ادائیگی نہ ہونے پر انفکاک کے دعویٰ میں بیعبات کی حتمی ڈگری

(آرڈر XXXIV قاعدہ 8)

(عنوان)

مورخہ .... کو دعویٰ ہذا میں صادر کی گئی ابتدائی ڈگری اور مزید احکام (اگر کوئی ہوں) مورخہ

..........اور مدعی کی حتمی ڈگری کے لیے درخواست مورخہ.......... کے ملاحظے پر اور فریقین کی سماعت کے بعد اور یہ معلوم ہونے پر کہ مدعی یا اس کی جانب سے کسی شخص یا مذکورہ رہن کے انفکاک کے حقدار کسی دیگر شخص نے مذکورہ ڈگری اور احکام میں حکم دی گئی ادائیگی نہیں کی ہے۔

ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ مدعی اور اس کے ذریعے یا اس کے تحت دعویٰ کرنے والے تمام اشخاص مذکورہ بالا ابتدائی ڈگری میں متذکرہ جائیداد کے قطعی طور پر مستحق نہیں ہوں گے اور وہ بیعباعت شدہ ہوگی اور اس کے انفکاک کا حق انہیں نہیں ہوگا، اور (اگر مدعی مذکورہ جائیداد مرہونہ کا قابض ہو) یہ کہ مدعی مذکورہ جائیداد مرہونہ کا قبضہ بلا تنازعہ مدعا علیہ کے حوالے کردے گا۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعی کی تاریخ ہذا تک پوری ذمہ داری جو بھی ہو عرضی دعویٰ میں متذکرہ رہن یا دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو ذریعہ ہذا بے باق اور ختم ہوگئی ہے۔

نمبر-7ہ

راہن سے ادائیگی نہ ہونے پر انفکاک کے دعویٰ میں نیلام کی حتمی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 8)

(عنوان)

مورخہ..........کو دعویٰ ہذا میں صادر کی گئی ابتدائی ڈگری مزید احکام (اگر کوئی ہوں) مورخہ.......... اور مدعی کو حتمی ڈگری کے لیے درخواست مورخہ.......... کے ملاحظے پر اور فریقین کی سماعت کے بعد اور یہ معلوم ہونے پر کہ مدعی یا اس کی جانب سے کسی شخص یا مذکورہ رہن کے انفکاک کے حقدار کسی دیگر شخص نے مذکورہ ڈگری اور احکام میں حکم دی گئی ادائیگی نہیں کی ہے،

ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ متذکرہ ابتدائی ڈگری میں مذکورہ بالا جائیداد مرہونہ یا اس کا ایک معقول جز نیلام کیا جائے، اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعا علیہ عدالت یا اس کے مقررہ افسر کو جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضہ یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا۔

2- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) مذکورہ ابتدائی ڈگری کے تحت اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعا علیہ کو واجب الادا رقم کی ادائیگی

اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، اور ایسے خرچے مصارف اور اخراجات کی نسبت جو عدالت مدعا علیہ کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعی یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

نمبر-7و

جب راہن ڈگری کی رقم ادا کر دے تو بیعنامہ، نیلام یا انفکاک کے دعویٰ میں حتمی ڈگری

(آرڈر XXXIV، قواعد 3، 5 اور 8)

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ..........کو مزید غور کے لیے پیش ہوا اور یہ معلوم ہونے پر کہ مورخہ..........کو راہن یا..........جو انفکاک کا حقدار شخص ہے، نے عدالت میں مورخہ..........کی ابتدائی ڈگری کے تحت مرتہن کو واجب الادا تمام رقوم ادا کر دی ہیں، ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ:-

(i) مرتہن راہن (یا جیسی کہ صورت ہو، جس نے انفکاک جائیداد کروالیا ہو) کے حق میں متذکرہ بالا ابتدائی ڈگری میں مذکورہ جائیداد کے دوبارہ انتقال کی دستاویز تحریر کر دے یا اس کے حق میں واجب الادا رقم کی ادائیگی کی رسید لکھ دے؛

(ii) مرتہن اس کے قبضے اور اختیار میں دعویٰ کی جائیداد مرہونہ کی نسبت تمام دستاویزات عدالت میں لائے۔

اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، مرتہن کے دوبارہ انتقال کی دستاویز یا رسید مذکورہ بالا طریقے سے تحریر کیے جانے پر، —

(i)..........روپے کی مذکورہ رقم عدالت میں سے نکال کر مرتہن کو ادا کی جائے؛

(ii) عدالت میں لائی گئی دستاویزات عدالت کے ذریعہ راہن (یا ادائیگی کرنے والے شخص) کے حوالے کیے جائیں اور مرتہن، جب ضرورت ہو، راہن (یا ادائیگی کرنے والے دیگر شخص) کے خرچے پر مذکورہ دوبارہ انتقال کی دستاویز یا رسید کی..........عدالت کے سب رجسٹرار کے دفتر میں رجسٹری پر اتفاق کرے؛ اور

(iii) اگر مرتہن، مدعی یا مدعا علیہ، جیسی کہ صورت ہو، جائیداد مرہونہ کا قابض ہو تو مرتہن حتذکرہ ابتدائی ڈگری میں مذکورہ بالا جائیداد مرہونہ کا قبضہ فوری طور پر راہن مذکورہ بالا ایسے شخص کے حوالے کر دے جس نے ادائیگی کی ہو۔

نمبر-8

جائیداد مرہونہ کے نیلام کے بعد بقایا کے لیے ذاتی طور پر راہن کے خلاف ڈگری

(آرڈر XXXIV، قواعد 6 اور 8 الف)

(عنوان)

مرتہن (مدعی یا مدعا علیہ، جیسی کہ صورت ہو) کی درخواست کا ملاحظہ کرنے پر اور مورخہ.......... کو دعویٰ میں صادر کی گئی حتمی ڈگری کے ملاحظے پر اور عدالت کے اس امر پر مطمئن ہونے کے بعد کہ مذکورہ بالا حتمی ڈگری کے تحت کیے گئے نیلام کی خالص رقم.......... روپے تھی جو مورخہ.......... کو عدالت کے ذریعے درخواست دہندہ کو ادا کی گئی ہے اور یہ کہ مذکورہ بالا ڈگری کے تحت اب اسے.......... روپے کی بقایا رقم واجب الادا ہے، اور چونکہ عدالت کو ایسا لگتا ہے کہ مذکورہ رقم راہن (مدعی یا مدعا علیہ، جیسی کہ صورت ہو) سے ذاتی طور پر قانوناً واجب الوصول ہے،

ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:-

یہ کہ راہن (مدعی یا مدعا علیہ، جیسی کہ صورت ہو) مرتہن (مدعا علیہ یا مدعی، جیسی کہ صورت ہو) کو.......... روپے کی مذکورہ رقم مورخہ.......... سے (اور بحوالہ عدالت کے ذریعے ادائیگی کی تاریخ) مذکورہ رقم کی وصولی کی تاریخ تک چھ فیصد سالانہ کی شرح پر مزید سود اور اس درخواست کے خرچے کے ساتھ ادا کر دے۔

نمبر-9

بیعبات یا نیلام کی ابتدائی ڈگری

مدعی.........................

.... پہلا مرتہن

بنام

مدعا علیہ نمبر 1...............................

.... راہن

مدعا علیہ نمبر 2..............................

.... دوسرا مرتہن

(آرڈر XXXIV، قواعد 2 اور 4)

(عنوان)

دعویٰ ہذا مورخہ .... وغیرہ پیش ہوا، ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مورخہ.......... تک محسوب کی گئی عرضی دعویٰ میں متذکرہ رہن پر مدعی کو واجب الادا رقم اصل زر کے لیے............ روپے ہے، مذکورہ اصل زر پر سود کے لیے.......... روپے کی رقم ہے، رہن کی ضمانت کی نسبت (دعویٰ کے خرچے کے سوا) مدعی کے کیے گئے خرچے، مصارف اور اخراجات معہ سود کے لیے.......... روپے کی رقم اور مدعی کو دیے گئے دعویٰ کے خرچے کے لیے.......... روپے کی رقم ہے، جو کل ملا کر.............. روپے کی رقم بنتی ہے۔

(مدعا علیہ نمبر 2 کو اس کے رہن کی نسبت اگر اس کے تحت واجب الادا زر رہن دعویٰ کی تاریخ پر واجب الادا بن گیا ہو، واجب الادا رقم کی نسبت ایسا ہی قرار دیا جانا تحریر کیا جائے۔)

2- مزید یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعی مدعا علیہ نمبر 2 پر ترجیح کی بنیاد پر اس کو واجب الادا رقم کی ادائیگی کا حقدار ہے یا (اگر زیادہ مابعد مرتہن ہوں) یہ کہ دعویٰ ہذا کے کئی فریقین انہیں بالترتیب واجب رقوم کی ادائیگی کے مندرجہ ذیل ترتیب سے حقدار ہیں:-

3- اور ذریعہ ہذا مندرجہ ذیل کے لیے حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:-

(i) (الف) یہ کہ مدعا علیہم یا ان میں سے ایک مدعا علیہ عدالت میں مورخہ.......... کو یا اس سے پہلے یا کسی ایسی مابعد تاریخ پر جس تک عدالت نے ادائیگی کی مدت کی توسیع کی ہو مدعی کو واجب الادا.......... روپے کی مذکورہ رقم ادا کر دے، اور

(ب) یہ کہ مدعا علیہ نمبر 1 عدالت میں مورخہ.......... کو یا اس سے پہلے یا ایسی مابعد تاریخ تک جس کی عدالت ادائیگی کے لیے مدت کی توسیع کر دے، مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا.......... روپے کی

رقم ادا کردے، اور

(ii) یہ کہ مدعا علیہ یا ان میں سے کسی کے فقرہ (i) (الف) میں مقررہ طریقے سے مدعی کو واجب الادا قرار دی گئی رقم کی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں ایسے مابعد سود کے ساتھ جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعی عدالت میں عرضی دعویٰ میں متذکرہ جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات لائے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعا علیہ نمبر.......... (جس نے ادائیگی کی ہو) یا ایسے شخص کے، جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی اور مدعی، اگر ایسا مطلوب ہو، مذکورہ جائیداد کا مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری اور صاف جو مدعی یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو، جو اس کے ذریعے سے دعویٰ دار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے جو رہن یا دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو، دوبارہ انتقال کرے گا یا دوبارہ منتقل کردے گا، اور، اگر ایسا مطلوب ہو، مدعا علیہ نمبر.......... (جس نے ادائیگی کی ہو) کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کردے گا۔

(ایسا ہی قرار دیا جانا تحریر کریں، اگر مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا پائی گئی یا قرار دی گئی رقم مدعا علیہ نمبر 1 ایسی مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ادا کردے جو اس کے رہن کی نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضروری ہوں۔)

4- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، مدعی کو واجب الادا رقم کی متذکرہ بالا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں، مدعی کو اس امر کی حتمی ڈگری کے لیے عدالت کو درخواست دینے کی آزادی ہوگی —

(i) (مشروط نیلام کے ذریعے رہن یا کسی بے ضابطہ رہن کی صورت میں جب رہن نامے میں وضع کی گئی واحد چارہ جوئی بیعبات ہو نہ کہ نیلام) یہ کہ اب کے بعد مدعا علیہم کو مشترکاً اور منفرداً منسلکہ فہرست بند میں درج جائیداد مرہونہ کے انفکاک کے تمام حقوق کی قطعاً طور پر ممانعت ہوگی اور جائیداد بیعبات شدہ ہوگی اور، اگر ایسا مطلوب ہو وہ مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ مدعی کو حوالے کردیں گے، یا

(ii) (کسی دیگر رہن کی صورت میں) یہ کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی معقول حصہ نیلام کیا جائے گا، اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعی عدالت میں یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے، جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا، اور

(iii) (ایسی صورت میں جب نیلام کا حکم مذکورہ بالا فقرہ 4 (ii) کے تحت دیا گیا ہو) یہ کہ ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) ڈگری ہذا اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعی کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے، اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت جو عدالت مدعی کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا رقم کی ادائیگی میں استعمال کی جائے گی، اور یہ کہ اگر کوئی بقایا رقم رہتی ہو، تو وہ مدعا علیہ نمبر 1 یا اسے وصول کرنے کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی، اور

(iv) یہ کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد مدعی اور مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو تو، مدعی یا مدعا علیہ نمبر 2 یا دونوں کو، جیسی کہ صورت ہو، یہ آزادی ہوگی (جب ان کے اپنے اپنے رہنوں کی شرائط کے تحت ایسی چارہ جوئی حاصل ہو اور اس کی کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے ممانعت نہ ہو) کہ وہ ان کو اپنی اپنی واجب الادا رہنے والی رقوم کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دیں۔

5- اور ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں —

(الف) یہ کہ اگر مدعا علیہ نمبر 2 دعویٰ ہذا کے کھاتے میں عدالت میں مدعی کو واجب الادا قرار دی گئی رقم ادا کر دے، لیکن مدعا علیہ نمبر 1 مذکورہ رقم کی ادائیگی نہ کرے، تو مدعا علیہ نمبر 2 کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ اس کے فائدے کے لیے مدعی کے رہن کو برقرار رکھنے کی درخواست عدالت کو دے اور حتمی ڈگری کی درخواست دے (اسی طریقے سے جس طرح مدعی نے مذکورہ بالا فقرہ 4 کے تحت کیا ہوتا) —

(i) یہ کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو اب کے بعد منسلکہ فہرست بند میں درج جائیداد مرہونہ کے انفکاک کے تمام حقوق کی قطعی طور پر ممانعت ہوگی اور جائیداد بیعبات شدہ ہوگی اور وہ، اگر ایسا مطلوب ہو، مدعا علیہ نمبر 2 کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا، یا

(ii) یہ کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی معقول حصہ نیلام کیا جائے گا اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 عدالت یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کرے گا، اور

(ب) (اگر مدعا علیہ نمبر 2 کی درخواست پر بیعبات کی ایسی حتمی ڈگری صادر کی جائے) یہ کہ مدعی

کے رہن سے یا مدعا علیہ نمبر 2 کے رہن یا دعویٰ ہذا سے پیدا ہونے والی مدعا علیہ نمبر 1 کی پوری ذمہ داری بے باق اور ختم متصور ہوگی۔

6- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں (ایسی صورت میں جب فقرہ 5 متذکرہ بالا کے تحت نیلام کا حکم دیا جائے) —

(i) یہ کہ ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زرنقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کرنے کے بعد) اس کا باضابطہ استعمال پہلے مدعی کے رہن کی نسبت مدعا علیہ نمبر 2 سے ادا کی گئی رقم اور اس کی نسبت دعویٰ کے خرچے کی ادائیگی میں اور ایسی رقم کی ادائیگی میں کیا جائے گا جو عدالت مذکورہ رقم پر مابعد سود کی نسبت قرار دے، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، اس کے بعد مدعا علیہ نمبر 2 کو ڈگری ہذا اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت اس کے اپنے رہن کی نسبت واجب الادا قرار دی گئی رقم کی ادائیگی میں استعمال کی جائے گی جو صادر کیے جائیں اور ایسی رقم کی ادائیگی میں جو عدالت دعویٰ ہذا کے ایسے خرچے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت واجب الادا قرار دے جو مدعا علیہ نمبر 2 کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے، مابعد سود کے جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ نمبر 1 یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی، اور

(ii) یہ کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زرنقد مدعی یا مدعا علیہ نمبر 2 کے رہن کی نسبت واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو، تو مدعا علیہ نمبر 2 کو (جب اسے ایسی چارہ جوئی اس کے رہن کی شرائط کے تحت حاصل ہو اور کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے اس کی ممانعت نہ ہو) بقایا رقم کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دینے کی آزادی ہوگی۔

7- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فریقین کو موقع ملنے پر وقتاً فوقتاً عدالت کو درخواست دینے کی آزادی ہے اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-10

پہلے رہن کے انفکاک اور مابعد رہن پر بیعبات یا نیلام کی ابتدائی ڈگری

مدعی.................................دوسرا مرتہن

بنام

مدعا علیہ نمبر 1.................................راہن

مدعا علیہ نمبر 2.................................پہلا مرتہن

(آرڈر XXXIV، قواعد 2، 4 اور 7)

(عنوان)

آج مورخہ.......... کو دعویٰ ہذا پیش ہوا، ذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ رہن پر مورخہ.......... تک محسوب کی گئی رقم مدعا علیہ کو واجب الادا رقم کے طور پر اصل زر کے لیے.......... روپے کی رقم ہے، مذکورہ اصل زر پر سود کے لیے.......... روپے کی رقم رہن کی ضمانت معہ سود کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 سے باضابطہ کیے گئے (دعویٰ ہذا کے خرچے کے سوا) خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے.......... روپے کی رقم اور مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں دیے گئے دعویٰ ہذا کے خرچے کے لیے.......... روپے کی رقم ہے، جو کل ملا کر.......... روپے کی رقم بنتی ہے۔ (مدعی کو اس کے رہن کی نسبت مدعا علیہ نمبر 1 سے واجب الادا رقم کے متعلق ایسا ہی قرار دیا جانا درج کیا جائے اگر اس کے تحت واجب الادا زر رہن دعویٰ کی تاریخ پر واجب الادا ہو گیا ہو۔)

2- مزید قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 2 کو اسے واجب الادا رقم کی ادائیگی میں مدعی پر ترجیح حاصل ہے یا (اگر کئی مابعد مرتہن ہوں) یہ کہ دعویٰ ہذا کے کئی فریقین انہیں بالترتیب واجب الادا رقوم کی ادائیگی کے لیے مندرجہ ذیل ترتیب سے حقدار ہوں گے:-

3- اور ذریعہ ہذا یہ حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:-

(i) (الف) یہ کہ مدعی یا مدعا علیہ نمبر 1 یا ان میں سے کوئی ایک مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے یا کسی ایسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا.......... روپے کی مذکورہ رقم ادا کرے، اور

(ب) یہ کہ مدعا علیہ نمبر 1 عدالت میں مورخہ.......... پر یا اس سے پہلے یا کسی ایسی مابعد تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے، مدعی کو واجب الادا.......... روپے کی مذکورہ رقم ادا

کر دے، اور

(ii) یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ نمبر 1 یا ان میں سے کسی سے مدعا علیہ نمبر 2 کو فقرہ (i) (الف) میں مقررہ طریقے سے واجب الادا قرار دی گئی رقم کی ادائیگی پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے، ایسی رقم کی جو عدالت دعوے کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر، جو قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعا علیہ نمبر 2 متذکرہ عرضی دعویٰ میں جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات عدالت میں پیش کرے گا، اور ایسی تمام دستاویزات مدعی یا مدعا علیہ نمبر 1 (جس نے بھی ادائیگی کی ہو) یا ایسے شخص کو جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعا علیہ نمبر 2، اگر ایسا مطلوب ہو، مذکورہ جائیداد کا مذکورہ رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری اور صاف جو مدعا علیہ نمبر 2، یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو، جو اس کے ذریعے سے دعوی دار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے جو رہن یا دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو، دوبارہ انتقال کرے گا یا دوبارہ منتقل کر دے گا، اور اگر ایسا مطلوب ہو مدعی یا مدعا علیہ نمبر 1 (جس نے ادائیگی کی ہو) کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا۔

(ایسا ہی قرار دیا جانا درج کیا جائے، اگر مدعا علیہ نمبر 1 مدعی کو واجب الادا پائی گئی یا قرار دی گئی رقم ایسی تبدیلیوں کے ساتھ ادا کر دے جو اس کے رہن کی نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضروری ہوں۔)

4۔ اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، متذکرہ بالا مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا رقم کی، ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں، مدعا علیہ نمبر 2 کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ عدالت میں دعویٰ خارج کرنے کی درخواست دے یا اس امر کی حتمی ڈگری —

(i) (مشروط نیلام سے رہن یا کسی بے ضابطہ رہن کی صورت میں جب رہن نامے میں واحد چارہ جوئی بیعبات درج ہو نہ کہ نیلام) کہ مدعی اور مدعا علیہ نمبر 1 کو مشترکاً اور منفرداً اب کے بعد منسلکہ فہرست بند میں درج جائیداد مرہونہ کے انفکاک کے تمام حقوق کی قطعی ممانعت ہوگی اور جائیداد بیعبات شدہ ہوگی اور، اگر ایسا مطلوب ہو وہ مدعا علیہ نمبر 2 کو مذکورہ جائیداد بلا تنازعہ حوالے کر دیں گے، یا

(ii) (کسی دیگر رہن کی صورت میں) یہ کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا ایک معقول حصہ نیلام کیا جائے گا، اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 عدالت یا ایسے افسر کو جسے وہ مقرر کرے، جائیداد

مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے میں تمام دستاویزات پیش کرے گا، اور

(iii) (ایسی صورت میں جب مذکورہ بالا فقرہ 4(ii) کے تحت نیلام کا حکم دیا گیا ہو) یہ کہ ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کر کے) ڈگری ہذا اور کسی مزید احکام کے تحت جو دعویٰ ہذا میں صادر کیے جائیں مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا رقم کی ادائیگی اور کسی ایسی رقم کی ادائیگی میں باضابطہ استعمال کیا جائے گا جو دعویٰ کے ایسے خرچے اور ایسے خرچے، اور مصارف اور اخراجات کی نسبت جو عدالت مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا قرار دے اور جو قاعدہ 10 کے تحت، معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعی کو واجب الادا رقم کی ادائیگی میں استعمال کی جائے گی، اور یہ کہ اگر کوئی بقایا رقم رہتی ہو، تو وہ مدعا علیہ نمبر 1 یا اسے وصول کرنے کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی، اور

(iv) یہ کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد مدعی اور مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو تو، مدعی یا مدعا علیہ نمبر 2 یا دونوں کو، جیسی کہ صورت ہو، یہ آزادی ہوگی (جب ان کے اپنے اپنے رہنوں کی شرائط کے تحت ایسی چارہ جوئی حاصل ہو اور اس کی کسی فی الوقت نافذ قانون کی رُو سے ممانعت نہ ہو) کہ وہ ان کو اپنی اپنی واجب الادا رہنے والی رقوم کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دیں۔

5- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں، —

(الف) یہ کہ، اگر مدعی مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا قرار دی گئی رقم دعویٰ ہذا کے کھاتے میں عدالت کو ادا کرتا ہے لیکن مدعا علیہ نمبر 1 مذکورہ رقم کی ادائیگی نہیں کرتا، تو مدعی کو یہ آزادی ہوگی کہ اپنے فائدے کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 کا رہن برقرار رکھنے اور حتمی ڈگری کی درخواست دینے کے لیے عدالت کو رجوع کرے (اسی طریقے سے جس طرح مدعا علیہ نمبر 2 نے مذکورہ بالا فقرہ 4 کے تحت کیا ہوتا) —

(i) یہ کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو اب کے بعد منسلکہ فہرست بند میں درج جائیداد مرہونہ کے انفکاک کے تمام حقوق کی ممانعت ہوگی اور جائیداد بیعبات شدہ ہوگی اور، اگر ایسا مطلوب ہو، وہ مدعی کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا، یا

(ii) یہ کہ جائیداد مرہونہ یا اس کا معقول حصہ نیلام کیا جائے گا اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعی عدالت یا اس کے مقررہ افسر کو جائیداد مرہونہ کی نسبت اس کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش

کرے گا، اور

(ب) (اگر مدعا علیہ نمبر 2 کی درخواست پر بیعبات کی حتمی ڈگری صادر کی جائے)، یہ کہ مدعی کے رہن یا مدعا علیہ نمبر 2 کے رہن یا دعوی ہذا سے پیدا ہونے والی مدعا علیہ نمبر 1 کی پوری ذمہ داری بے باق اور ختم متصور ہوگی۔

6- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں (اس صورت میں جب نیلام کا حکم مذکورہ بالا فقرہ 5 کے تحت دیا گیا ہو) —

(i) یہ کہ ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زر نقد عدالت میں ادا کیا جائے گا اور (اس میں سے نیلام کے اخراجات منہا کرنے کے بعد) اس کا باضابطہ استعمال پہلے مدعا علیہ نمبر 2 کے رہن کی نسبت مدعی سے ادا کی گئی رقم اور اس کی نسبت دعوی کے خرچے کی ادائیگی میں اور ایسی رقم کی ادائیگی میں کیا جائے گا جو عدالت مذکورہ رقم پر مابعد سود کی نسبت قرار دے، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، اس کے بعد مدعی کو ڈگری ہذا اور کسی ایسے مزید احکام کے تحت اس کے اپنے رہن کی نسبت واجب الادا قرار دی گئی رقم کی ادائیگی میں استعمال کی جائے گی جو صادر کیے جائیں اور ایسی رقم کی ادائیگی میں جو عدالت دعوی ہذا کے ایسے خرچے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی نسبت واجب الادا قرار دے جو مدعی کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت، مع ایسے مابعد سود کے جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ نمبر 1 یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی، اور

(ii) یہ کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول ہونے والا زر نقد یا مدعی مدعا علیہ نمبر 2 کے رہن کی نسبت واجب الادا پوری رقم کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو، تو مدعا علیہ نمبر 2 کو (جب اسے ایسی چارہ جوئی اس کے رہن کی شرائط کے تحت حاصل ہو اور کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے اس کی ممانعت نہ ہو) بقایا رقم کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دینے کی آزادی ہوگی۔

7- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فریقین کو موقع ملنے پر وقتاً فوقتاً عدالت کو درخواست دینے کی آزادی ہے اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-11

نیلام کی ابتدائی ڈگری

مدعی...ذیلی یا ماخوذ مرتہن

بنام

مدعا علیہ نمبر 1...راہن

مدعا علیہ نمبر 2.. ....ابتدائی مرتہن

(آرڈر XXXIV، قاعدہ 4)

(عنوان)

آج مورخہ..........کو دعویٰ ہذا پیش ہوا، ذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ رہن مورخہ..........تک محسوب کی گئی رقم مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا رقم کے طور پر اصل زر کے لیے.......... روپے کی رقم ہے، مذکورہ اصل زر پر سود کے لیے..........روپے کی رقم، رہن کی ضمانت معہ اس پر سود کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 سے باضابطہ کیے گئے (دعویٰ ہذا کے خرچے کے سوا) خرچے، مصارف اور اخراجات کے لیے..........روپے کی رقم اور مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں دیے گئے دعویٰ ہذا کے خرچے کے لیے.......... روپے کی رقم ہے، جو کل ملا کر..........روپے کی رقم بنتی ہے۔

(مدعی کو اس کے رہن کی نسبت مدعا علیہ نمبر 2 سے واجب الادا رقم کے متعلق ایسا ہی قرار دیا جانا درج کیا جائے۔)

2-اور ذریعہ ہذا حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں:-

(i) کہ مدعا علیہ نمبر 1 مورخہ......یا اس سے پہلے یا کسی ایسی بعد کی تاریخ پر جس تک عدالت ادائیگی کی مدت میں توسیع کرے، مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا..........روپے کی رقم عدالت میں جمع کر دے،

(مدعی کو واجب الادا رقم کی نسبت اس طرح قرار دیا جانا درج کیا جائے، مدعا علیہ نمبر 2 ایسی رقم کی ادائیگی کے لیے آزاد ہوگا۔)

(ii) یہ کہ مدعا علیہ نمبر 1 سے مدعا علیہ نمبر 2 کو فقرہ 2(i) میں مقررہ طریقے سے واجب الادا قرار دی گئی رقم کی ادائیگی پر اور اس تاریخ سے پہلے جو عدالت مقرر کرے ایسی رقم کی جو عدالت دعویٰ کے ایسے خرچے کی نسبت واجب الادا قرار دے اور ایسے خرچے، مصارف اور اخراجات کی ادائیگی پر جو قاعدہ 10

کے تحت واجب الادا ہوں معہ ایسے مابعد سود کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، مدعی اور مدعا علیہ نمبر 2 متذکرہ عرضی دعویٰ میں جائیداد مرہونہ کی نسبت ان کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات عدالت میں پیش کریں گے (ماسوائے ذیلی رہن کی نسبت دستاویزات کے) اور ایسی تمام دستاویزات مدعا علیہ نمبر 1 یا ایسے شخص کو جسے وہ مقرر کرے، حوالے کی جائیں گی، اور مدعا علیہ نمبر 2، اگر ایسا مطلوب ہو، مذکورہ جائیداد کا رہن اور ایسے تمام بار کفالت سے بری اور صاف جو مدعا علیہ نمبر 2 یا کسی ایسے شخص نے اس پر قائم کیا ہو، جو اس کے ذریعہ سے دعویٰ دار ہو یا جس کے ذریعے سے وہ خود دعویٰ دار ہو اور ایسی تمام ذمہ داری سے بری کر کے جو رہن یا دعویٰ ہذا سے پیدا ہوئی ہو، مدعا علیہ نمبر 1 کے نام دوبارہ انتقال کرے گا یا دوبارہ منتقل کر دے گا، اور اگر ایسا مطلوب ہو، مدعا علیہ نمبر 1 کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بلا تنازعہ حوالے کر دے گا، اور

(iii) یہ کہ، مدعا علیہ نمبر 1 کے عدالت میں مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا رقم کی ادائیگی پر، مدعی کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ اس کو واجب لادا قرار دی گئی رقم کی کسی ایسے مابعد دعویٰ کے خرچے اور ایسے دیگر خرچے، مصارف، اور اخراجات کے ساتھ اس کو ادائیگی کی درخواست دے جو اسے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں، معہ ایسے مابعد سود کے جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، اور یہ کہ اگر عدالت میں ادا کی گئی رقم مدعی کو واجب الادا پوری رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی ہو، تو مدعی کو یہ آزادی ہوگی (اگر ایسی چارہ جوئی اسے رہن کی شرائط کی رُو سے حاصل ہو اور اسے کسی فی الوقت نافذ قانون کی رُو سے ممانعت نہ ہو) کہ وہ بقایا رقم کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 کے خلاف ذاتی ڈگری کی درخواست دے۔

3- اور مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ اگر مدعا علیہ نمبر 2 عدالت میں مدعی کو واجب الادا قرار دی گئی رقم دعویٰ ہذا کے کھاتے میں ادا کر دے، تو مدعی تمام دستاویزات وغیرہ عدالت میں پیش کرے گا (جیسا کہ فقرہ 2 کے ذیلی فقرہ (ii) میں درج ہے)۔

4- اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں، کہ متذکرہ بالا مدعا علیہم نمبر 1 اور 2 سے ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں، مدعی نیلام کی حتمی ڈگری کے لیے عدالت کو درخواست دے سکتا ہے، اور ایسی درخواست دیئے جانے پر جائیداد مرہونہ یا اس کا کوئی معقول حصہ نیلام کیے جانے کی ہدایت دی جائے گی، اور یہ کہ ایسے نیلام کی اغراض کے لیے مدعی اور مدعا علیہ نمبر 2 عدالت یا اس کے مقررہ افسر کو جائیداد مرہونہ کی نسبت ان کے قبضے یا اختیار میں تمام دستاویزات پیش کریں گے۔

5-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ ایسے نیلام سے وصول کیا جانے والا زرنقد عدالت میں ادا ہوگا اور (نیلام کے اخراجات اس میں سے منہا کر کے) پہلے مدعی کو واجب الادا رقم کی معہ دعویٰ کے ایسے خرچے اور دیگر خرچے، مصارف اور اخراجات کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIV کے قاعدہ 10 کے تحت واجب الادا ہوں معہ ایسے مابعد سود کے جو قاعدہ 11 کے تحت واجب الادا ہو، ادائیگی میں استعمال کیا جائے گا، اور یہ کہ بقایا رقم، اگر کوئی ہو، مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا رقم کی ادائیگی میں استعمال ہوگی، اور یہ کہ اگر کوئی رقم بچ جائے، تو وہ مدعا علیہ نمبر 1 یا اس کی وصولی کے حقدار دیگر اشخاص کو ادا کی جائے گی۔

6-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، اگر ایسے نیلام سے وصول کیا گیا زرنقد مدعی اور مدعا علیہ نمبر 2 کو واجب الادا پوری رقوم کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو، تو مدعی یا مدعا علیہ نمبر 2، یا دونوں، جیسی کہ صورت ہو، آزاد ہوں گے (اگر انہیں ایسی چارہ جوئی اپنے رہنوں کے تحت حاصل ہو اور اس کی کسی فی الوقت نافذ قانون کی رُو سے ممانعت نہ ہو) کہ وہ بقایا رقم کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 یا مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف (جیسی کہ صورت ہو) ذاتی ڈگری کی درخواست دیں۔

7-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ، اگر مدعا علیہ نمبر 2 دعویٰ ہذا کے کھاتے میں عدالت کو مدعی کو واجب الادا قرار دی گئی رقم ادا کرے، تو مدعا علیہ نمبر 2 کو بیعنامہ یا نیلام کی حتمی ڈگری کے لیے عدالت کو درخواست دینے کی آزادی ہوگی (جیسی کہ صورت ہو)۔ (مدعا علیہ نمبر 2 کے رہن کی نوعیت اور اس کے تحت اس کو حاصل چارہ جوئی کے مطابق عام فارم میں بیانات)۔

8-اور ذریعہ ہذا مزید حکم اور ڈگری صادر کیے جاتے ہیں کہ فریقین کو موقع ملنے پر عدالت کو درخواست دینے کی آزادی ہوگی، اور ایسی درخواست پر یا دیگر طور پر عدالت ایسی ہدایات دے سکتی ہے جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

فہرست بند

جائیداد مرہونہ کی تفصیل

نمبر-12

دستاویز کی درستی کی ڈگری

(عنوان)

ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ..........مورخہ..........19 کی رو سے ایسے..........کے فریقین کے ارادے کی صحیح عکاسی نہیں ہوتی۔

اور یہ ڈگری صادر کی جاتی ہے کہ مذکورہ..........کی درستی..........کی رُو سے کی جائے۔

نمبر-13

لین داروں کو فریب دے کر کیے گئے انتقال کی منسوخی کی ڈگری

(عنوان)

ذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ..........مورخہ..........19 جو ....اور..........کے درمیان ہوا، بمقابلہ مدعی اور مدعا علیہ کے تمام دیگر لین داروں کے اگر کوئی ہوں، باطل ہے۔

نمبر-14

نجی امر باعث تکلیف کے خلاف حکم امتناعی

(عنوان)

ذریعہ ہذا مدعا علیہ..........اس کے کارندوں، ملازمین اور کام گروں کی دائمی طور پر ممانعت کی جاتی ہے کہ منسلکہ نقشے میں نشان زدہ ب مدعا علیہ کی اراضی کے ٹکڑے پر اینٹیں نہ پکائیں یا نہ پکانے دیں، تاکہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ مدعی کے ملکیتی اور زیر قبضہ رہائشی مکان اور باغ کے مالک یا قابض کی حیثیت سے مدعی کو تکلیف نہ ہو۔

نمبر-15

پرانی بلندی سے اونچی عمارت تعمیر کرنے کے خلاف حکم امتناعی

(عنوان)

ذریعہ ہذا مدعاعلیہ..........اس کے ٹھیکہ داروں، کارندوں اور کاریگروں کی دائمی طور پر ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ..........احاطہ میں ایسی عمارتوں سے زیادہ بلندی کا کوئی مکان یا عمارت تعمیر کرنا جاری نہ رکھے جو اس کے مذکورہ احاطہ میں پہلے کھڑی تھیں اور جنہیں حال ہی میں گرایا گیا ہے، تاکہ اس طرح یا ایسے طریقہ سے مدعی کے مذکورہ احاطہ میں مدعی کی ایسی کھڑکیاں اندھیری ہو جائیں، انہیں مضرت پہونچے یا وہ بند ہو جائیں جو قدیم زمانہ سے روشن ہیں۔

نمبر-16

نجی سڑک کے استعمال کی ممانعت کا حکم امتناعی

(عنوان)

ذریعہ ہذا مدعاعلیہ..........اس کے کارندوں ملازمین اور کاریگروں کی دائمی طور پر ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ بمقام..........پر واقع سڑک کو جس کی زمین مدعی کی ملکیت ہے، چھکڑوں، ریڑوں یا دیگر گاڑیوں کے راستہ کے طور پر استعمال نہ کریں یا استعمال کی اجازت نہ دیں خواہ منسلکہ نقشے میں نشان زدہ 'ب' اراضی کی طرف جانے یا آنے کے لیے یا کسی بھی غرض کے لیے۔

نمبر-17

اہتمام ترکہ کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری

(عنوان)

یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل حسابات لیے جائیں اور تحقیقات کی جائے۔ یعنی-لین داروں کے دعویٰ میں —

1- اس امر کا حساب لیا جائے کہ مدعی اور متوفی کے تمام دیگر لین داروں کو کتنی رقم واجب الادا ہے۔

موصی الیہم کے دعووں میں —

2- موصی کی وصیت کے رُو سے دیے گئے ہبہ جات بالوصیت کا حساب لیا جائے۔

قریبی رشتہ دار کے دعووں میں —

3- تحقیقات کی جائے اور اس امر کا حساب لیا جائے کہ مدعی کو متوفی بلا وصیت کے قریبی رشتہ دار یا رشتے داروں میں سے ایک قریبی رشتہ دار کی حیثیت سے کس جائیداد کا استحقاق یا کتنے حصے کا، اگر کوئی، ہو، استحقاق ہے۔

(پہلے پیرا کے بعد، ڈگری میں، جب ضروری ہو، لین دار کے دعوئی میں، موہوب الیہم، جائز ورثا اور قریبی رشتہ دار کی نسبت تحقیقات اور حسابات کا حکم ہوگا۔ لین داروں کے سوا دعوئی داروں کے دعووں میں، پہلے پیرا کے بعد، تمام صورتوں میں لین داروں کی تحقیقات اور حساب لینے کا حکم ہوگا اور اس کے بعد ایسے دیگر اشخاص کا جو ضروری ہوں، پہلے رسمی الفاظ حذف کریں۔ یہ فارم اسی طرح برقرار رہے گا جس طرح لین دار کے دعوئی میں ہوتا ہے۔)

4- کفن دفن اور وصیتی اخراجات کا حساب۔

5- متوفی کی ایسی جائیداد منقولہ کا حساب جو مدعا علیہ یا اس کے حکم سے یا اس کے استعمال کے لیے کسی دیگر شخص کے قبضے میں آئی ہو۔

6- اس امر کی نسبت تحقیقات کہ متوفی کی منقولہ جائیداد کا کتنا حصہ (اگر کوئی ہو) باقی ہے اور بلا انتشار رہا ہے۔

7- اور مزید حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ.........تاریخ پر یا اس سے پہلے، مدعا علیہ عدالت میں زر نقد کی ایسی تمام رقوم ادا کردے جو اسکے ہاتھ، یا اس کے حکم سے یا اس کے استعمال کے لیے کسی شخص کے ہاتھ لگی ہوئی پائی جائیں۔

8- اور یہ کہ اگر.........(افسر کا نام) دعوئی کے مقاصد کے عمل درآمد کے لیے متوفی کی منقولہ جائیداد کا کوئی حصہ فروخت کرنا ضروری پائے تو اسے حسبہ فروخت کیا جائے گا اور زرِ ثمن عدالت میں ادا کیا جائے گا۔

9- اور یہ کہ ہ۔ و دعوے میں (یا کارروائی میں) سپردار ہوگا اور متوفی کے تمام غیر ادا شدہ قرضے اور منقولہ جائیداد وصول کرے گا، اور اسے.........(افسر) کو ادا کردے گا (اور.........روپے کی رقم کے تمسک کے ذریعہ اپنے فرائض کی مناسب انجام دہی کی ضمانت دے گا)۔

10- اور ذریعہ ہذا مزید حکم دیا جاتا ہے کہ اگر متوفی کی منقولہ جائیداد دعوئی کے مقاصد کے عمل

درآمد کے لیے ناکافی پائی جائے، تو مندرجہ ذیل مزید تحقیقات کی جائے گی، اور حسابات لیے جائیں گے، یعنی —

(الف) یہ تحقیقات کہ وہ متوفی کی وفات پر وہ کون سی غیر منقولہ جائیداد پر قابض تھا یا اس کا حقدار تھا؛

(ب) یہ تحقیقات کہ ایسا کون سا بار کفالت ہے (اگر کوئی ہو) جس سے متوفی کی غیر منقولہ جائیداد یا اس کا کوئی جز متاثر ہے؛

(ج) جہاں تک ممکن ہو سکے، اس امر کا حساب کہ مختلف بارہائے کفالت کے لیے کتنی رقم واجب الادا ہے، اور اس میں ان مطالبہ داروں کی ترجیحات کا بیان درج کیا جائے، جو اس نیلام پر رضامند ہو جائیں جس کی یہاں بعد ازاں ہدایت دی جائے۔

11- اور یہ کہ متوفی کی غیر منقولہ جائیداد یا اس کا اتنا حصہ دعویٰ کے مقصد کے عمل درآمد کے لیے عدالت میں جمع رقوم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو جج کی منظوری سے نیلام کیا جائے، جو ایسے مطالبہ داروں کے بارہائے کفالت (اگر کوئی ہوں) سے مبرا ہو جو نیلام پر رضامند ہو جائیں اور ان میں سے ایسے مطالبہ داروں کے تابع جو رضامند نہ ہوں۔

12- اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ز۔ ح۔ غیر منقولہ جائیداد کا نیلام کروائے گا، اور............(افسر) کی منظوری کے تابع نیلام کی شرائط اور معاہدے مرتب کرے گا، اور یہ کہ کوئی شبہ یا دقت پیدا ہونے کی صورت میں کاغذات تصفیے کے لیے جج کو پیش کیے جائیں گے۔

13- اور مزید حکم دیا جاتا ہے کہ، ایسی تحقیقات کی غرض کے لیے جس کی یہاں بعد ازاں ہدایت دی جائے ....(افسر) عدالت کے ضابطے کے مطابق اخبارات میں اشتہار دے گا، یا کسی دیگر طریقے سے ایسی تحقیقات کرے گا جو............(افسر) کو ایسی تحقیقات کے لے مفید لگے۔

14- اور یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تحقیقات کی جائے اور حسابات لیے جائیں، اور یہ کہ ایسے تمام فعل جن کا حکم دیا گیا ہو مورخہ............ سے پہلے مکمل کیے جائیں اور یہ کہ............(افسر) تحقیقات اور حسابات کے نتیجے کی تصدیق کرے، اور یہ کہ تمام دیگر فعل مکمل کیے گئے ہیں، اور وہ مورخہ............کو فریقین کے ملاحظے کے لیے اس بارے میں اپنا تصدیق نامہ تیار رکھے۔

15- اور، آخر پر، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ دعویٰ (یا کارروائی) مورخہ............تک حتمی ڈگری صادر کرنے کے لیے التوا میں رکھا جاتا ہے۔

(ڈگری ہذا کا صرف ایسا حصہ استعمال کیا جائے گا جس کا کسی خاص معاملے پر اطلاق ہو)۔

نمبر-18

موصی کے اہتمام ترکہ کے دعویٰ میں حتمی ڈگری

(عنوان)

1- یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ.........، مورخہ......... پر یا اس سے پہلے، عدالت میں ....روپے کی رقم ادا کردے، جو کہ.........، موصی کی املاک کے حساب سے مذکورہ مدعا علیہ سے مذکورہ تصدیق نامے کی رُو سے واجب الادا بقایا پائی گئی رقم ہے، اور مورخہ......... سے مورخہ......... تک ....فیصد سالانہ......... روپے کی شرح سے، .... روپے کا سود بھی ادا کردے، جو کل ملاکر ....روپے کی رقم بنتی ہے۔

2- مذکورہ عدالت کا......... (افسر) دعویٰ ہذا میں مدعی اور مدعا علیہ کا خرچہ تجویز کرے، اور، اس طرح تجویز ہونے کے بعد، مذکورہ خرچے کی رقم.........روپے کی مذکورہ رقم میں سے ادا کیا جائے جس کے عدالت میں مذکورہ بالا طریقے سے ادا کیے جانے کا حکم دیا گیا ہو، اور یہ حسب ذیل طریقے سے ادا کیا جائے:-

(الف) شری.........، مدعی کے مختار (یا وکیل) کو مدعی کا خرچہ یا شری.........، مدعا علیہ کے مختار (یا وکیل) کو مدعا علیہ کا خرچہ۔

(ب) اور (اگر کوئی قرضے واجب ہوں).........روپے کی مذکورہ رقم کی باقی ماندہ رقم سے مذکورہ بالا مدعی یا مدعا علیہ کے خرچے کی ادائیگی کے بعد،.........(افسر) کے تصدیق نامے کے فہرست بند......... میں متذکرہ مختلف لین داروں کو واجب الادا پائی گئی رقوم ایسے قرضوں پر مابعد سود کے سمیت جو قابل سود ہوں، ادا کی جائیں، اور، ایسی ادائیگیاں کرنے کے بعد......... فہرست بند میں متذکورہ مختلف موہوب الیہم کو واجب الادا رقم، بمعہ سود کے (جس کی مذکورہ بالا طریقے سے تصدیق کی جائے) انہیں ادا کی جائے۔

3- اگر تب بھی کوئی رقم باقی رہ جائے، تو وہ بچے ہوئے موہوب الیہ کو ادا کی جائے۔

نمبر -19

جب وصیتی جائیداد کی ادائیگی کے لیے وصی ذاتی طور پر ذمہ دار قرار پائے، تو موہوب الیہ کے اہتمام ترکہ کے دعوے میں ابتدائی ڈگری

(عنوان)

1- ذریعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مدعی کو ہبہ بالوصیت کی گئی............روپے کی رقم ادا کرنے کا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

2- اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ حساب لیا جائے کہ مذکورہ رقم کے اصل زر اور سود کے لیے کتنی رقم واجب الادا ہے۔

3- اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ............(افسر) کے تصدیق نامے کی تاریخ کے بعد............ ہفتوں کے اندر مدعی کو ایسی رقم ادا کر دے جس کے اصل زر اور سود کے لیے واجب الادا ہونے کی............ (افسر) تصدیق کرے۔

4- اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مدعی کو اس کے دعویٰ کا خرچہ ادا کر دے، جو فریقین کے اختلاف کی صورت میں قرار دیا جائے گا۔

نمبر-20

قریبی رشتہ دار کے اہتمام ترکہ کے دعویٰ میں حتمی ڈگری

(عنوان)

1- مذکورہ عدالت کا............(افسر) دعویٰ ہذا میں مدعی اور مدعا علیہ کا خرچہ مقرر کرے، اور مذکورہ مدعی کے خرچے کی رقم، اس طرح مقرر ہونے کے بعد مدعا علیہ سے مدعی کو مذکورہ............(افسر) سے مذکورہ خرچے کے مقرر ہونے کے بعد ایک ہفتے کے اندر............روپے کی رقم میں سے ادا کی جائے، جو کہ مذکورہ تصدیق نامے کی رُو سے ہ۔و، متوفی بلا وصیت کی ذاتی املاک کے حساب سے مذکورہ مدعا علیہ سے واجب الادا پائی گئی بقایا رقم ہے، اور مدعا علیہ ایسی رقم سے، مقرر ہونے کے بعد اپنے استعمال کے لیے اپنا خرچہ رکھ لے۔

2- اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ..........روپے کی مذکورہ رقم، مذکورہ بالا طریقے سے مدعی اور مدعا علیہ کا خرچہ ادا کرنے کے بعد، مدعا علیہ مندرجہ ذیل طریقے سے ادا اور استعمال کرے:-

(الف) مدعا علیہ،..........(افسر) سے مذکورہ خرچہ کے مذکورہ بالا طریقے سے مقرر کیے جانے کے بعد، مذکورہ باقی ماندہ رقم کا ایک تہائی حصہ مدعی الف ب اور اس کی زوجہ ج د کو مذکورہ ہ و متوفی بلا وصیت کی ہمشیرہ اور قریبی رشتے دار کی حیثیت سے اس کے حق کے عوض ادا کرے،

(ب) مدعا علیہ اپنے استعمال کے لیے مذکورہ باقی ماندہ رقم کا دیگر ایک تہائی حصہ، مذکورہ ہ۔و، بلا وصیت متوفی کی ماں اور قریبی رشتے دار کی حیثیت سے اپنے پاس رکھے،

(ج) اور مدعا علیہ،..........(افسر) سے مذکورہ خرچے کے مقرر ہونے کے بعد ایک ہفتے کے اندر، مذکورہ باقی ماندہ رقم کا باقی ایک تہائی حصہ ز۔ ح۔ کو، مذکورہ ہ۔ و، بلا وصیت متوفی کے برادر اور دیگر قریبی رشتے دار کی حیثیت میں ادا کر دے۔

نمبر-21

شراکت ختم کرنے اور شراکتی حسابات لینے کے دعویٰ میں ابتدائی ڈگری

(عنوان)

یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شراکت میں فریقین کے متناسب حصے مندرجہ ذیل ہیں:-

یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شراکت ہذا مورخہ..........سے ختم ہو جائے گی (یا ختم متصور ہوگی)، اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس تاریخ سے اس کے خاتمے کی گزٹ وغیرہ میں تشہیر کی جائے۔

اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ..........دعویٰ ہذا میں شراکتی املاک اور اشیاء کا سپردار ہوگا اور شراکت کے درجہ کھاتہ غیر ادا شدہ قرضے اور ادعات حاصل کرے گا۔

اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل حسابات لیے جائیں:-

1- ایسے اُدھار، جائیداد اور اشیاء کا حساب جو مذکورہ شراکت کی ملکیت ہوں،

2- مذکورہ شراکت کے قرضوں اور ذمہ داریوں کا حساب،

3- مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان ایسے تمام معاملات اور لین دین کا حساب جو تصفیہ شدہ حساب کی

نسبت ہوئے ہوں جنہیں دعویٰ ہذا میں پیش کیا گیا ہے اور نشان (الف) لگایا گیا ہے، اور جن کا کسی مابعد تصفیہ شدہ حسابات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور یہ حکم دیا جاتا ہے عرضی دعویٰ میں متذکرہ بالا اب سے پہلے مدعی اور مدعا علیہ سے چلائے جارہے کاروبار کی ساکھ اور تجارتی مال کا احاطے میں نیلام کیا جائے، اور یہ کہ...........(افسر)، کسی بھی فریق کی درخواست پر، ایسے نیلام پر تمام حصوں یا کسی حصے کے لیے محفوظ بولی مقرر کرے، اور یہ کہ کسی بھی فریق کو نیلام پر بولی لگانے کا اختیار ہوگا۔

اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا حساب لیے جائیں، اور مطلوبہ تمام دیگر امور مورخہ........... سے پہلے مکمل کر دیے جائیں اور یہ کہ...........(افسر) حسابات کے نتیجے کی تصدیق کرے اور یہ کہ تمام دیگر امور مکمل کیے جا چکے ہیں، اور وہ اس بارے میں اپنا تصدیق نامہ مورخہ........... پر فریقین کے ملاحظے کے لیے تیار رکھے گا۔

اور، آخر پر، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ دعویٰ ہذا مورخہ........... تک حتمی ڈگری صادر کرنے کے لیے ملتوی رہے گا۔

نمبر-22
شراکت ختم کرنے اور شراکتی حسابات لینے کے دعویٰ میں حتمی ڈگری

(عنوان)

یہ حکم دیا جاتا ہے کہ عدالت میں جمع فنڈ، جو...........روپے کی رقم بنتا ہے، مندرجہ ذیل طریقے سے استعمال میں لایا جائے:-

1- ایسی شراکت سے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی میں جو...........(افسر) کے تصدیق نامے میں درج ہے جس کی مجموعی رقم...........بنتی ہے۔

2- دعویٰ ہذا میں تمام فریقین کے خرچوں کی ادائیگی میں جو...........روپے بنتی ہے۔

(ان خرچوں کا ڈگری مرتب کرنے سے پہلے پتہ لگایا جانا چاہئے۔)

3- مدعی کو شراکتی اثاثوں میں اس کے حصے کے طور پر...........روپے کی رقم کی ادائیگی میں، عدالت

میں جمع .... روپے کی مذکورہ رقم کی باقی ماندہ رقم کی مدعاعلیہ کو شراکتی اثاثوں میں اس کے حصے کے طور پر ادائیگی میں۔

(یا، اور یہ کہ مذکورہ .... روپے کی رقم کا باقی حصہ مذکورہ مدعی (یا مدعاعلیہ) کو شراکتی حسابات کی نسبت اس کو واجب الادا تصدیق شدہ .... روپے کی جزوی ادائیگی کے طور پر ادا کی جائے۔)

4- اور یہ کہ مدعاعلیہ (یا مدعی) مورخہ .... پر یا اس سے پہلے مدعی (مدعاعلیہ) کو .... روپے کی رقم ادا کر دے جو اسے واجب الادا .... روپے کی مذکورہ رقم کا بقایا ہے، جو تب واجب الادا رہے گی۔

نمبر-23

اراضی اور زرِ واصلات کی بازیابی کی ڈگری

(عنوان)

ذریعہ ہذا مندرجہ ذیل ڈگری صادر کی جاتی ہے:-

1- یہ کہ مدعاعلیہ یہاں منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد کا قبضہ مدعی کے حوالے کر دے۔

2- یہ کہ مدعاعلیہ مدعی کو ایسے زرِ واصلات جو دعویٰ دائر ہونے سے پہلے حاصل ہوئے ہیں، کے لیے وصولی کی تاریخ تک .... فیصد کی شرح سے معہ سود .... روپے کی رقم ادا کر دے۔

یا

2- یہ کہ ایسے زرِ واصلات کی رقم کی نسبت تحقیقات کی جائے جو دعویٰ دائر کرنے سے پہلے حاصل ہوئی ہے۔

3- دعویٰ دائر ہونے سے ڈگری دار کو قبضے کی حوالگی تک زرِ واصلات کی رقم، (عدالت کے ذریعے ڈگری دار کو نوٹس دے کر مدیون ڈگری سے قبضہ چھوڑنے) (ڈگری کی تاریخ سے تین سال کے اختتام) کی نسبت تحقیقات کی جائے۔

فہرست بند

ضمیمہ-ہ

اجرائے ڈگری

نمبر-1

اس امر کی وجہ بتانے کا نوٹس کہ ادائیگی یا مجرائی کی تصدیق کیوں نہ قلم بند کی جائے

(آرڈر-21، قاعدہ 2)

(عنوان)

بنام............

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ کی اجرائے ڈگری میں............ نے عدالت ہذا میں درخواست دی ہے کہ ڈگری کے تحت قابل وصول............ روپے کی رقم ادا/ مجرا کی گئی ہے اور اس کی تصدیق قلم بند کی جانی چاہیے، آپ کو ذریعہ ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ مورخہ............ 19 کو عدالت ہذا میں حاضر ہو جائیں، اور یہ وجہ ظاہر کریں کہ کیوں نہ مذکورہ بالا ادائیگی/ مجرائی کی تصدیق قلم بند کی جائے۔

آج میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-2

حکم نامہ (دفعہ 46)

(عنوان)

ڈگری دار کو سننے کے بعد یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 46 کے تحت یہ حکم

نامہ اس ہدایت کے ساتھ.........عدالت واقع..........کو بھیجا جائے کہ منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد قرق کر لی جائے اور کسی ایسی درخواست کے دیئے جانے تک اسے اپنے قبضے میں رکھا جائے جو ڈگری دار اجرائے ڈگری کے لیے دے۔

فہرست بند

مورخہ..................19

جج

نمبر-3

دوسری عدالت کو اجرا کے لیے ڈگری بھیجنے کا حکم

(آرڈر-21، قاعدہ 6)

(عنوان)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں ڈگری دار نے عدالت ہذا میں درخواست دی ہے کہ..........عدالت واقع..........کو مذکورہ عدالت سے مذکورہ بالا دعویٰ میں اجرائے ڈگری کے لیے تصدیق نامہ بھیجا جائے، جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدیون ڈگری مذکورہ عدالت کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر رہتا ہے یا جائیداد رکھتا ہے، اور یہ ضروری اور مناسب سمجھا گیا ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XXI، قاعدہ 6 کے تحت مذکورہ عدالت کو تصدیق نامہ بھیجا جائے، لہٰذا۔

حکم صادر کیا گیا:

یہ کہ اس حکم کی ایک نقل ڈگری اور کسی ایسے حکم کی نقل کے ساتھ..........کو بھیجی جائے جو اس کے اجرا کے لیے صادر کیا گیا ہو اور اس امر کا تصدیق نامہ کہ ایفائے ڈگری نہیں ہوا ہے۔

مورخہ..................19

جج

نمبر-4

عدم ایفائے ڈگری کا تصدیق نامہ

(آرڈر 21، قاعدہ 6)

(عنوان)

یہ تصدیق کی جاتی ہے کہ دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 میں، جس کی ایک نقل منسلک ہے، عدالت ہذا کے اختیار سماعت کے اندر اجرا کے ذریعے عدالت ہذا کی ڈگری کا کوئی ایفا نہیں[1] ہوا ہے۔

مورخہ 19

جج

---

1 اگر جزوی ایفا ہوا ہو تو لفظ "نہیں" کاٹ دیں اور بیان کریں کہ کس حد تک ایفا ہوا۔

ضمیمہ۔ہ۔اجرائے ڈگری

نمبر-5

دوسری عدالت کو منتقل کی گئی ڈگری کے اجرا کا تصدیق نامہ

(آرڈر21،قاعدہ6)

(عنوان)

دعوی کا نمبر اور ڈگری صادر کرنے والی عدالت	فریقین کے نام	اجرائے ڈگری کی درخواست کی تاریخ	اجرا کے مقدمے کا نمبر	جاری کیے گئے حکم ناموں اور ان کی تعمیل کی تاریخ	اجرائے ڈگری کا خرچہ		وصول شدہ رقم		مقدمے کا نپٹارا کس طرح ہوا	کیفیت
1	2	3	4	5	6		7		8	9
					روپے	پیسے	روپے	پیسے		

نگراں محرر کے دستخط

جج کے دستخط

نمبر-6

اجرائے ڈگری کی درخواست

(آرڈر 21، قاعدہ 11)

بعدالت............

میں............ڈگری دار ذریعہ ہذا ذیل میں مصرحہ ڈگری کے اجرا کی درخواست کرتا ہوں:-

دعویٰ کا نمبر	فریقین کے نام	ڈگری کی تاریخ	آیا ڈگری کی اپیل ہوئی ہے	کی گئی ادائیگی یا مجرائی اگر کوئی ہو	سابقہ درخواست اگر کوئی ہو معہ تاریخ ونتیجہ	ڈگری کے بعد واجب رقم معہ سود یا اس کی رو سے منظور شدہ دیگر دادرسی کسی مخالف ڈگری کی تفصیلات کے ساتھ	دلائے گئے خرچے کی رقم، اگر کوئی ہو	کس کے خلاف اجرا ہوگی	ایسا طریقہ جس سے عدالت کی مدد مطلوب ہے
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
1789 بابت 1897	الف۔ب۔ مدعی، ج۔د۔ مدعا علیہ	11۔ اکتوبر 1897	نہیں	کوئی نہیں	درخواست عمل درآمد 72-40 روپے مورخہ 4/مارچ 1899ء	[الف] بالا 314-53 روپے [ب] ڈگری کی تاریخ سے ادائیگی تک سود بشرح 6 فیصد	ڈگری میں دلائی گئی رقم 47-66، بعد ازاں خرچے کی رقم 8-12، میزان 55-78	مدعا علیہ ج۔د۔ کے خلاف	(جب منقولہ جائیداد کی قرقی اور نیلام کروانا ہو) میری درخواست ہے کہ ...... روپے کی کل رقم (ادائیگی تک اصل زر پر سود سمیت) اور اجرا ہذا کا خرچہ ملحقہ فہرست بند کے مطابق مدعا علیہ کی منقولہ جائیداد کی قرقی اور نیلام سے وصول کیا جائے اور مجھے ادا ہو۔ (جب غیر منقولہ جائیداد کی قرقی اور نیلام کروانا ہو)۔ میری درخواست ہے کہ ...... روپے کی کل رقم (ادائیگی تک اصل زر سود سمیت) اور اجرا ہذا کا خرچہ درخواست ہذا کے نیچے مصرحہ مدعا علیہ کی غیر منقولہ جائیداد کی قرقی اور نیلام سے وصول کیا جائے اور مجھے ادا ہو۔

میں............اقرار کرتا ہوں کہ بیان ہذا میرے علم ویقین کے مطابق صحیح ہے۔

مورخہ............19　　　　　　دستخط............ڈگری دار

(جب غیر منقولہ جائیداد کی قرقی اور نیلام کروانا ہو)

جائیداد کی تفصیل وحدود

موضع .... میں واقع مکان میں مدیون ڈگری کا غیر منقسم ایک تہائی حصہ، مالیت 40روپے، بحدود ذیل:-

شرقاً مکان ز، غرباً مکان ح، جنوباً عام راستہ، شمالاً کی نجی گلی اور مکان۔

میں .... اقرار کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا تفصیل میں درج امر میرے علم ویقین کے مطابق، اور جہاں تک مجھے اس میں مصرحہ جائیداد میں مدعا علیہ کا مفاد معلوم ہوا ہے، صحیح ہے۔

دستخط .... ڈگری دار

نمبر-7

یہ وجہ ظاہر کرنے کا نوٹس کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے

(آرڈر 21، قاعدہ 16)

(عنوان)

بنام ....

چونکہ .... نے دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 میں اجرائے ڈگری کے لیے عدالت میں درخواست دی ہے، اور یہ بیان کیا ہے کہ مذکورہ ڈگری اس کو بذریعہ تفویض (یابلاتفویض) منتقل کی گئی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ مورخہ .... 19 کو عدالت ہذا میں حاضر ہوجائیں اور یہ وجہ بتائیں کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے۔

آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-8

زرنقد کی ڈگری کے اجرا میں جائیداد منقولہ کی قرقی کا وارنٹ

(آرڈر 21، قاعدہ 30)

(عنوان)

بنام..........

قرق امین عدالت۔

چونکہ.......... دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 میں، مورخہ .... 19 کو صادر کی گئی عدالت ہذا کی ڈگری کی رُو سے ....کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ مدعی کو..........روپے کی رقم ادا کرے جو حاشیہ میں درج ہے، اور چونکہ..........روپے کی مذکورہ رقم ادا نہیں کی گئی ہے، ذریعہ ہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ..........کی منقولہ جائیداد قرق کرلیں جیسا کہ منسلکہ فہرست بند میں درج ہے، یا جیسا کہ مذکورہ..........آپ کو بتائے، اور جب تک مذکورہ..........آپ کو..........روپے کی رقم قرقی ہذا کے خرچے کی..........روپے کی رقم کے ساتھ ادا کردے، عدالت ہذا سے مزید احکام تک اسے اپنے قبضے میں رکھیں۔

ڈگری	روپے	پیسے
اصل زر۔		
سود۔		
خرچہ۔		
اجرا۔		
خرچہ اجرا۔		
مزید سود۔		
میزان		

آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ آپ وارنٹ ہذا کو اس پر اس دن جس پر ایسے طریقے کی نسبت جس سے اس کی تعمیل ہوئی، یا اس امر کی کہ اس کی تعمیل کیوں نہ ہوئی، تصدیق کرکے مورخہ.......... 19 کو یا اس سے پہلے واپس بھیج دیں۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

فہرست بند

جج

نمبر-9

ڈگری کے فیصلے سے مختص منقولہ جائیداد کی ضبطی کا وارنٹ

(آرڈر 21، قاعدہ 31)

(عنوان)

بنام..................

قرق امین عدالت

چونکہ دعویٰ نمبر............ بابت............ 19 کی صادر کی گئی عدالت ہذا کی ڈگری سے............ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ منقولہ جائیداد (یا منقولہ جائیداد میں............ حصہ) مدعی کے حوالے کر دے، اور چونکہ مذکورہ جائیداد (یا حصہ) حوالے نہیں کیا گیا ہے،

ذریعہ ہذا آپ کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ منقولہ جائیداد (یا مذکورہ جائیداد کا............ حصہ) ضبط کریں اور مدعی یا ایسے شخص کے حوالے کر دیں جسے وہ اس بارے میں مقرر کرے۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

فہرست بند

نمبر-10

دستاویز کے مسودے پر عذرات بیان کرنے کا نوٹس

(آرڈر 21، قاعدہ 34)

(عنوان)

بنام..................

مطلع رہیں کہ مورخہ............ 19 کو مذکورہ بالا دعویٰ میں ڈگری دار نے عدالت ہذا میں اس امر کی

درخواست دی ہے کہ عدالت آپ کی جانب سے .... دستاویز تحریر و تکمیل کر سکتی ہے، جس کا مسودہ منسلکہ ہے اور غیر منقولہ جائیداد کی صراحت ذیل میں کی گئی ہے، اور یہ کہ مذکورہ درخواست کی سماعت کے لیے .... 19 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے، اور یہ کہ آپ کو اجازت ہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر ہو کر مذکورہ مسودے پر تحریری عذرات دیں۔

جائیداد کی تفصیل

آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر -11

اراضی وغیرہ کا قبضہ دینے کے لیے قرق امین کو وارنٹ

(آرڈر 21، قاعدہ 35)

(عنوان)

بنام ....

قرق امین عدالت

چونکہ .... کے قبضے میں مندرجہ ذیل جائیداد کی ڈگری .... دعویٰ ہذا کے مدعی کے حق میں صادر کی گئی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ اس کا قبضہ مذکورہ .... کو دلا دیں، اور ذریعہ ہذا آپ کو مجاز کیا جاتا ہے کہ آپ ڈگری کے پابند کسی ایسے شخص کو بے دخل کر دیں جو اسے خالی کرنے سے انکار کرے۔

آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

فہرست بند

نمبر -12

یہ وجہ بتانے کا نوٹس کہ گرفتاری کا وارنٹ کیوں نہ جاری کیا جائے

(آرڈر 21، قاعدہ 37)

(عنوان)

بنام..................

چونکہ .... نے آپ کی گرفتاری اور قید کے ذریعے دعویٰ نمبر........... بابت........... 19 میں اجرائے ڈگری کی درخواست عدالت ہذا میں دی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مورخہ .... 19 سے قبل عدالت ہذا میں حاضر ہو کر یہ وجہ بتائیں کہ آپ کو سول حوالات میں مذکورہ ڈگری کے اجرا میں کیوں نہ بھیجا جائے۔

آج مورخہ........... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر -13

اجرا میں گرفتاری کا وارنٹ

(آرڈر 21، قاعدہ 38)

(عنوان)

بنام..........

قرق امین عدالت

چونکہ دعویٰ نمبر.......... بابت.......... 19 مورخہ .... 19 میں عدالت کی ڈگری کی رُو سے..........کو حکم ہوا تھا کہ.......... روپے کی رقم وہ ڈگری دار کو ادا کردے جیسا کہ حاشیہ میں درج ہے، اور چونکہ مذکورہ ڈگری کے ایفا میں مذکورہ ڈگری دار کو.......... روپے کی مذکورہ رقم ادا نہیں ہوئی ہے، ذریعہ ہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ مدیون ڈگری آپ کو جب تک.......... روپے کی مذکورہ رقم اس حکم نامے کی تعمیل سے خرچے کے لیے.......... روپے کے ساتھ ادا نہ کرے، آپ مذکورہ مدعا علیہ کو جتنی جلدی بہ سہولت ممکن ہو، عدالت میں پیش کریں۔

ڈگری	روپے	پیسے
اصل زر۔		
سود۔		
خرچہ۔		
اجرا۔		
میزان		

آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یہ وارنٹ اس امر کی تصدیق کے ساتھ مورخہ.......... 19 کو یا اس سے پہلے واپس بھیج دیں کہ کس تاریخ پر اور کس طریقے سے اس کی تعمیل ہوئی، یا اس امر کی وجہ کہ اس کی تعمیل کیوں نہ ہوئی۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا ہے۔

جج

نمبر -14

مدیون ڈگری کو جیل میں بھیجنے کا وارنٹ

(آرڈر 21، قاعدہ 40)

(عنوان)

بنام.................

نگراں افسر جیل واقع...........

چونکہ........... جسے آج مورخہ............19 کو ایسی ڈگری کی تعمیل میں وارنٹ کے تحت جو مذکورہ عدالت نے مورخہ............ 19 کو صادر کی اور سنائی تھی اور جس ڈگری کی رو سے حکم دیا گیا تھا کہ مذکورہ .... مذکورہ............روپے ادا کردے، عدالت ہذا میں پیش کیا گیا ہے، اور چونکہ مذکورہ........... نے ڈگری کی تعمیل نہیں کی نہ ہی عدالت کو اس امر پر مطمئن کیا کہ وہ تحویل سے بری کیے جانے کا حقدار ہے، آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ........... کو اپنی تحویل میں لے کر سول حوالات میں رکھیں اور اسے وہاں ایسی مدت تک جو............ سے زائد نہ ہو یا جب تک مذکورہ ڈگری کا مکمل طور پر ایفا نہیں کیا جاتا یا .... دیگر طور پر مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 58 کی شرائط اور توضیحات کے مطابق رہائی کا حقدار نہیں بن جاتا، قید رکھیں، اور عدالت ذریعہ ہذا وارنٹ ہذا کے تحت مذکورہ............ کی حراست کے دوران اس کی خوراک کے لیے...........روپے یومیہ کی شرح مقرر کرتی ہے۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-15

ڈگری کے اجرا میں قید کیے گئے شخص کی رہائی کا حکم

(دفعات 58 اور 59)

(عنوان)

بنام..........

نگراں افسر جیل واقع..........

آج کی تاریخ پر صادر کیے گئے احکام کے تحت، آپ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ ....مدیون ڈگری کو آزاد کر دیں جو اس وقت آپ کی تحویل میں ہے۔

مؤرخہ..........

جج

نمبر-16

اجرا میں قرقی

امتناعی حکم، جب قرق کی جانے والی جائیداد ایسی منقولہ جائیداد پر مشتمل ہو جس کے فوری قبضے کا مدعاعلیہ کسی مطالبے یا کسی دیگر شخص کے حق کے تابع ہو

(آرڈر 21، قاعدہ 46)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ دعویٰ نمبر..........بابت..........19 میں مورخہ..........19 کو..........کے خلاف صادر کی گئی ڈگری کے ایفا میں..........قاصر رہا ہے جو..........کے حق میں..........روپے کے لیے صادر کی گئی تھی، یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ عدالت ہذا کے مزید حکم تک مدعاعلیہ..........سے مذکورہ..........کے قبضے میں مندرجہ ذیل جائیداد حاصل کرنے سے باز رہے، یعنی ایسی جائیداد جس کا مدعاعلیہ، مذکورہ..........کے کسی ادعا کے تابع حقدار ہے، اور مذکورہ..........کو عدالت ہذا کے مزید حکم تک ذریعہ ہذا مذکورہ جائیداد کسی بھی شخص یا اشخاص کو حوالے کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے اور باز رکھا جاتا ہے۔

آج مورخہ.........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر -16الف

مدیون ڈگری کا دیا جانے والا املاک کا بیان حلفی

[آرڈر 21، قاعدہ 41(2)]

بعدالت.................. ڈگری دار

الف۔ب۔

بنام

مدیون ڈگری

ج۔

میں.................ساکن.............

مندرجہ ذیل حلفاً بیان کرتا ہوں/اقرار صالح کرتا ہوں:۔

1۔ میرا پورا نام.................ہے (بڑے حروف میں)۔

2۔ میں بمقام.................رہتا ہوں۔

3۔ میں شادی شدہ ہوں۔/

کنوارا ہوں۔/

میں رنڈوا (بیوہ) ہوں۔/

طلاق شدہ ہوں۔

4۔ مندرجہ ذیل اشخاص میرے متوسلین ہیں:۔

5۔ میری ملازمت، تجارت یا پیشہ..........ہے جو میں بمقام..........پر کرتا ہوں۔

میں مندرجہ ذیل کمپنیوں کا ڈائرکٹر ہوں:۔

6۔ میری موجودہ سالانہ/ماہوار/ہفتہ وار آمدنی، انکم ٹیکس ادا کرنے کے بعد، حسب ذیل ہے:۔

(الف) میری ملازمت، تجارت یا پیشے سے..........روپے۔

(ب) دیگر ذرائع سے..........روپے۔

7-(الف) میرا اپنا مکان ہے جس میں میں رہتا ہوں، اس کی مالیت..........روپے ہے۔
میں اخراجات کے طور پر رقوم، رہن، سود، وغیرہ سالانہ رقم..........روپے ادا کرتا ہوں۔
(ب) میں سالانہ کرائے کی..........روپے کی رقم ادا کرتا ہوں۔

8-میرے پاس مندرجہ ذیل جائیداد ہے:-

(الف) بنک حسابات،
(ب) اسٹاک اور حصص،
(ج) زندگی اور وقف پالیسیاں
(د) مکان،
(ہ) دیگر جائیداد،
(و) دیگر کفالتیں،

} تفصیلات درج کریں۔

9-مندرجہ ذیل قرضے مجھے واجب الادا ہیں:-
(تفصیلات درج کریں)
(الف)..............ساکن..........سے..........روپے۔
(ب)..............ساکن..........سے..........روپے۔

میرے روبرو حلف دلایا گیا، وغیرہ۔

نمبر-17

اجرائے ڈگری میں قرقی

امتناعی حکم، جب جائیداد ایسے قرضوں پر مشتمل ہو جن کی دستاویزات قابل بیع وشرئی سے ضمانت نہ دی گئی ہو

(آرڈر 21، قاعدہ 46)

(عنوان)

بنام ....

چونکہ دعویٰ نمبر.......... بابت.......... 19 میں مورخہ..........19 کو.......... کے خلاف

.... روپے کے لیے صادر کی گئی ڈگری کا .... نے ایفا نہیں کیا ہے، جو .... کے حق میں
.... روپے کے لیے صادر کی گئی تھی، یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ عدالت ہذا کے مزید حکم تک مدعا علیہ آپ
سے بعض مبینہ قرضہ وصول کرنے سے باز رہے جواب آپ سے مذکورہ مدعا علیہ کو واجب الادا ہے یعنی
.... کو اور یہ کہ آپ مذکورہ .... عدالت کے مزید حکم تک مذکورہ قرضہ کی یا اس کے کسی جز کی کسی بھی
شخص کو سوائے عدالت ہذا کے ادائیگی کرنے سے باز رہیں۔
آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔
جج

نمبر-18
اجرائے ڈگری میں قرقی
امتناعی حکم، جب جائیداد کسی کارپوریشن کے سرمایہ حصص پر مشتمل ہو
(آرڈر 21، قاعدہ 46)
(عنوان)

بنام ....
مدعا علیہ .... اور .... سکریٹری کارپوریشن
چونکہ دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 میں مورخہ .... 19 کو .... کے خلاف
.... روپے کے لیے صادر کی گئی ڈگری کا .... نے ایفا نہیں کیا ہے، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ
آپ مدعا علیہ، عدالت ہذا کے مزید حکم تک مذکورہ بالا کارپوریشن یعنی .... کے حصص کا کوئی
انتقال کرنے یا ان پر کسی منافعوں کی ادائیگی وصول کرنے سے باز رہیں، اور آپ، ....، مذکورہ
کارپوریشن کے سکریٹری کو کسی ایسے انتقال کی یا کسی ایسی ادائیگی کرنے کی اجازت دینے سے باز رکھا جاتا
ہے۔
آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔
جج

نمبر-19

ریلوے کمپنی یا مقامی اتھارٹی کے سرکاری افسر یا ملازم کی تنخواہ قرق کرنے کا حکم

(آرڈر 21، قاعدہ 48)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ.......... مذکورہ بالا دعویٰ میں مدیون ڈگری، (مدیون ڈگری کا عہدہ لکھیں) ہے جو آپ سے تنخواہ (یا الاؤنس) لیتا ہے، اور چونکہ.......... مذکورہ دعویٰ میں مدیون ڈگری نے عدالت ہذا میں ڈگری کے تحت اس کو واجب الادا.......... کی حد تک اس کی تنخواہ (الاؤنس) کی قرقی کی درخواست دی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ.......... کی تنخواہ سے.......... روپے کی مذکورہ رقم.......... روپے کی ماہانہ قسطوں میں روک کر مذکورہ رقم (یا ماہانہ قسطیں) عدالت ہذا میں ادا کر دیں۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-20

دستاویز قابل بیع وشریٰ کی قرقی کا حکم

(آرڈر 21، قاعدہ 51)

(عنوان)

بنام..........

قرق امین عدالت۔

چونکہ عدالت ہذا نے.......... کی قرقی کا حکم مورخہ.......... 19 کو صادر کیا ہے، آپ کو ذریعہ ہذا ہدایت دی جاتی ہے کہ مذکورہ.......... ضبط کر کے عدالت میں پیش کریں۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-21

قرقی

امتناعی حکم، جب جائیداد زر نقد یا عدالت انصاف یا سرکاری افسر کی تحویل میں کسی ضمانت پر مشتمل ہو

(آرڈر 21، قاعدہ 52)

(عنوان)

بنام............

جناب عالی،

مدعی نے بعض زر نقد کی قرقی کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XXI کے قاعدہ 52 کے تحت درخواست دی ہوئی ہے جواب آپ کے پاس ہے (یہاں درج کریں کہ زر نقد کس طرح مخاطب کیے گئے شخص کے پاس ہے اور کس حساب میں ہے)، آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ عدالت ہذا کے مزید حکم کے تابع مذکورہ زر نقد روکے رکھیں۔

آپ کا مخلص

جج

مورخہ............19

نمبر-22

اس عدالت کو ایسی ڈگری کی قرقی کا نوٹس جس نے وہ صادر کی ہو

(آرڈر 21، قاعدہ 53)

(عنوان)

بنام............

بعدالت جج صاحب............

آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دعویٰ نمبر............ بابت............19 میں آپ کی عدالت سے مورخہ

..........19 کو..........کی حاصل کی گئی ڈگری کی رُو سے..........کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اور مذکورہ بالا دعویٰ میں..........جو..........ہے کی درخواست پر عدالت ہذا سے..........قرق کی گئی ہے۔ لہٰذا آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ آپ عدالت ہذا سے اس امر کی اطلاع وصول ہونے تک کہ موجودہ نوٹس منسوخ کیا گیا ہے یا ڈگری دار کے مذکورہ ڈگری کے اجرا کی درخواست تک جس کے اجرا کی درخواست دی گئی ہے یا اس کے مدیون ڈگری کی درخواست کیے جانے تک اپنی عدالت کی ڈگری کے اجرا کو ملتوی رکھیں۔

آپ کا خیر خواہ

جج

مورخہ..........19

نمبر-23
ڈگری دار کو ڈگری کی قرقی کا نوٹس
(آرڈر 21، قاعدہ 53)
(عنوان)

بنام..........

چونکہ ڈگری دار نے مذکورہ بالا دعویٰ میں عدالت ہذا کو دعویٰ نمبر..........بابت..........19 میں بعدالت..........مورخہ..........19 کو آپ کی حاصل کی گئی ڈگری کی قرقی کی درخواست دی ہے جس میں..........تھا اور..........تھا، آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ، مذکورہ..........عدالت ہذا کے مزید حکم تک اسے کسی بھی طرح سے منتقل نہ کریں یا مواخذہ نہ کریں۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-24

اجرائے ڈگری میں قرقی

امتناعی حکم، جب جائیداد غیر منقولہ جائیداد پر مشتمل ہو

(آرڈر 21، قاعدہ 54)

(عنوان)

بنام............

چونکہ آپ نے دعویٰ نمبر............ بابت............ 19 میں............ روپے کے لیے............ کے حق میں مورخہ............ 19 کو آپ کے خلاف صادر کی گئی ڈگری کا ایفا نہیں کیا ہے، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آپ، مذکورہ............ عدالت ہذا کے مزید حکم تک منسلکہ فہرست بند میں مذکورہ جائیداد کو بذریعہ فروخت، ہبہ یا دیگر طور پر منتقل کرنے یا مواخذہ کرنے سے باز رہیں، اور یہ کہ تمام اشخاص کو اسے خرید کر، بذریعہ ہبہ یا دیگر طور پر حاصل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔

یہ بھی حکم صادر کیا جاتا ہے کہ نیلام کی شرائط طے کرنے کے لیے مقررہ تاریخ سے مطلع رہنے کے لیے آپ عدالت میں مورخہ............ 19 کو حاضر ہو جائیں۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

ج

فہرست بند

نمبر-25

تیسرے فریق کے پاس زرِ نقد وغیرہ مدعی وغیرہ کو ادا کرنے کا حکم

(آرڈر 21، قاعدہ 56)

(عنوان)

بنام............

چونکہ دعویٰ نمبر............ بابت............ 19 میں............ روپے کے لیے............ کے حق میں صادر کی گئی ڈگری کے اجرا میں مندرجہ ذیل جائیداد قرق کی گئی ہے۔

یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ ڈگری کے ایفا کے لیے آپ..........اس طرح قرق کی گئی جائیداد، جوزر نقد کی صورت میں..........روپے اور کرنسی نوٹوں کی صورت میں..........روپے پر مشتمل ہے، یا اس کا ایک معقول حصہ مذکورہ..........کو ادا کر دیں۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-26
قرقی کروانے والے لین دار کا نوٹس
(آرڈر 21، قاعدہ 58)
(عنوان)

چونکہ..........نے عدالت ہذا میں..........کی ایسی قرقی منسوخ کروانے کی درخواست دی ہے جو دعویٰ نمبر..........بابت..........19 میں اجرائے ڈگری کے لیے آپ نے کروائی تھی، آپ کو مورخہ..........19 کو عدالت میں یا تو اصالتاً یا وکیل عدالت کے ذریعے جسے قرقی کروانے والے لین دار کی حیثیت سے آپ کے دعویٰ کی تائید کی ہدایت ہو، حاضر ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-27
زرنقد کی ڈگری کے اجرا میں جائیداد کے نیلام کا حکم نامہ
(آرڈر 21، قاعدہ 66)
(عنوان)

بنام..........

قرق امین عدالت۔

آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ..........دن کا ماقبل نوٹس دینے کے بعد، اور اسے احاطہ

عدالت میں چسپاں کر کے، اور باضابطہ اعلان کرنے کے بعد، .... جائیداد کو بذریعہ نیلام فروخت کر دیں جو دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 میں .... کے حق میں ڈگری کے اجرا میں مورخہ .... 19 کے عدالت ہذا کے حکم نامے کے تحت قرق ہے یا مذکورہ جائیداد کا اتنا حصہ فروخت کریں جس سے .... روپے کی رقم وصول ہو جائے، جو مذکورہ ڈگری کا .... اور غیر ایفا شدہ خرچہ ہے۔

آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ یہ حکم نامہ مورخہ .... 19 کو یا اس سے قبل اس تحریر ظہری کے ساتھ واپس بھیج دیں جس سے اس طریقے کی جس سے اس کی تعمیل ہوئی یا ایسی وجہ کی تصدیق ہوتی ہو کہ اس کی تعمیل کیوں نہیں ہوئی۔

آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-28

نیلام کی شرائط طے کرنے کے لیے مقررہ تاریخ کا نوٹس

(آرڈر 21، قاعدہ 66)

(عنوان)

مدیون ڈگری

بنام ....

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں، ڈگری دار نے .... کے نیلام کی درخواست دی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ .... 19 کی تاریخ نیلام کی شرائط طے کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

جائیداد کا فہرست بند

حصے کا نمبر	نیلام کی جانے والی جائیداد کی تفصیل، ہر ایک مالک کا نام جب ایک سے زائد مدیون ڈگری ہوں۔	املاک یا اس کے جز پر تشخیص کیا گیا زر مال گذاری اراضی، اگر نیلام کی جانے والی جائیداد کسی املاک یا اس کے جز میں ایسا مفاد ہو جس سے حکومت کو زر مال گذاری اراضی ملتا ہو۔	ایسے بار کفالت کی تفصیل جو جائیداد پر ہو۔	ادعات، اگر کوئی ہوں، جو جائیداد پر کیے گئے ہوں اور اس کی نوعیت اور مالیت سے متعلق دیگر معلوم تفصیلات۔	جائیداد کی مالیت جو ڈگری دار نے بیان کی ہو۔	جائیداد کی مالیت جو مدیون ڈگری نے بیان کی ہو۔

نمبر-30

نیلام کے اعلان کی تعمیل کروانے کا ناظر کو حکم

(آرڈر 21، قاعدہ 66)

(عنوان)

بنام.........

ناظر عدالت،

چونکہ منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ مدیون ڈگری کی جائیداد کے نیلام کا حکم صادر کیا گیا ہے، اور چونکہ مورخہ.........19 مذکورہ جائیداد.........کے نیلام کے لیے مقرر ہوئی ہے، حکم نامہ ہذا کی رو سے نیلام کے اعلان کی.........نقول آپ کے حوالے کی جاتی ہیں، اور آپ کو ذریعہ ہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ فہرست بند میں مصرحہ جائیدادوں میں سے ہر ایک جائیداد کے قریب ڈھول پیٹ کر نیلام کی تشہیر کریں، مذکورہ جائیدادوں میں سے ہر ایک جائیداد کے کسی نمایاں حصے پر مذکورہ اعلان کی نقل چسپاں کریں اور بعد ازاں احاطہ عدالت میں چسپاں کریں، اور اس کے بعد عدالت کو ایک رپورٹ پیش کریں جس میں ایسی تاریخیں جن پر اور ایسا طریقہ جس سے اعلانات کی تشہیر کی گئی ہو، درج ہوں۔

مورخہ.........

جج

فہرست بند

نمبر-31

خریدار کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جائیداد کے دوبارہ نیلام پر قیمت کی کمی کے متعلق نیلام کروانے والے افسر کا تصدیق نامہ

(آرڈر 21، قاعدہ 71)

(عنوان)

یہ تصدیق کی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا دعویٰ کے اجرائے ڈگری میں جائیداد کے دوبارہ نیلام پر خریدار

نمبر-29

نیلام کا اعلان

(آرڈر 21، قاعدہ 66)

(عنوان)

(1) دعویٰ نمبر.........بابت ....19 جس کا فیصلہ.....کی عدالت.....نے کیا تھا جس میں.....مدعی تھا اور.....مدعا علیہ تھا۔

ذریعہ ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XXI کے قاعدہ 64 کے تحت، منسلکہ فہرست بند میں متذکرہ قرق کی گئی جائیداد کے نیلام کا حکم عدالت ہذا نے کیا ہے تاکہ حاشیہ میں متذکرہ دعویٰ (1) میں متذکرہ ڈگری دار کے ادعا کی ادائیگی کی جائے جو نیلام کی تاریخ تک معہ خرچہ اور معہ سود ....روپے بنتی ہے۔

نیلام عام بولی کے ذریعہ ہوگا، اور جائیداد فہرست بند میں مصرحہ حصوں میں نیلام کے لیے رکھی جائے گی۔ نیلام مذکورہ بالا مدیون ڈگری کی جائیداد کا ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل فہرست بند میں متذکرہ ہے، اور مذکورہ جائیداد سے وابستہ ذمہ داریاں اور ادعات، جہاں تک ان کا تعین کیا گیا ہو، ایسے ہوں گے جو ہر حصے کے لیے فہرست بند میں مصرحہ ہوں۔

التوا کا کوئی حکم نہ ہونے کی صورت میں، نیلام ماہوار نیلام.........کے ذریعہ کروایا جائے گا جو ....بجے بمقام.........پر مورخہ.....کو شروع ہوگا۔ تاہم، مصرحہ بالا قرضے اور نیلام کا خرچہ کسی حصے کی بولی ختم ہونے سے پہلے پیش کیے جانے یا ادا ہونے کی صورت میں، نیلام روک دیا جائے گا۔

نیلام پر عام طور پر، یا تو اصالتاً یا بذریعہ باضابطہ مجاز کارندے کے، بولی لگانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ متذکرہ بالا ڈگری داروں کی، یا ان کی جانب سے، لگائی گئی کوئی بولی، تاہم، قبول نہیں کی جائے گی، نہ ہی ان کے حق میں کوئی نیلام عدالت کی ماقبل دی گئی صریح اجازت کے بغیر جائز ہوگا۔ مزید شرائط حسب ذیل ہیں:-

نیلام کی شرائط

1- ذیل کے فہرست بند میں مصرحہ تفصیلات عدالت کی کامل معلومات کے مطابق بیان کی گئی ہیں، لیکن عدالت اعلان ہذا میں کسی سہو، غلط بیانی یا فروگذاشت کے لیے جواب دہ نہیں ہوگی۔

2- ایسی رقم کا تعین نیلام کروانے والا افسر کرے گا جس سے بولی بڑھائی جاتی ہو۔ بولی کی رقم لگانے والے کی نسبت پیدا ہونے والے کسی تنازعے کی صورت میں، وہ حصہ فوری طور پر دوبارہ نیلام کے لیے رکھا جائے گا۔

3- سب سے اونچی بولی لگانے والے کو کسی حصے کا خریدار قرار دیا جائے گا، مگر شرط ہمیشہ یہ ہے کہ وہ بولی لگانے کا قانوناً مجاز ہے، اور شرط یہ ہے کہ عدالت یا نیلام کروانے والے افسر کا یہ اختیار تمیزی ہوگا کہ جب پیش کی گئی قیمت اس قدر صاف طور پر ناکافی معلوم ہو کہ ایسا کرنا مناسب ہو تو وہ سب سے اونچی بولی کو قبول کرنے سے انکار کردے۔

4- قلم بند کی جانے والی وجوہ پر نیلام کروانے والے افسر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ہمیشہ آرڈر XXI کے قاعدہ 69 کی توضیعات کے تابع نیلام ملتوی کردے۔

5- جائیداد منقولہ کی صورت میں، ہر حصے کی قیمت نیلام کے وقت یا اس کے بعد اس وقت ادا کی جائے گی جس کی نیلام کروانے والا افسر ہدایت کرے، اور ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں جائیداد فوری طور پر دوبارہ نیلام کے لیے رکھی جائے گی۔

6- جائیداد غیر منقولہ کی صورت میں خریدار قرار دیا گیا شخص اس طرح قرار دیئے جانے کے بعد فوری طور پر زرِ نیلام کی 25 فیصد رقم فوری طور پر نیلام کروانے والے افسر کو ادا کردے گا، اور ایسی رقم جمع نہ کروانے کی صورت میں جائیداد فوری طور پر دوبارہ نیلام کی جائے گی۔

7- خریدار جائیداد کے نیلام کے بعد پندرھویں دن پر عدالت بند ہونے سے پہلے زرِ نیلام کی پوری رقم ادا کردے گا، جس میں ایسا دن، یا اگر پندرھویں دن اتوار یا دیگر چھٹی کا دن ہو، تو پندرھویں دن کے بعد کا پہلا دن شامل نہیں ہے۔

8- مقررہ مدت کے اندر زرِ نیلام کی بقایا ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں، جائیداد، نیلام کا جدید اعلان نامہ جاری کرنے کے بعد دوبارہ نیلام کی جائے گی۔ اگر عدالت ٹھیک سمجھے، تو جمع شدہ رقم، نیلام کے خرچے پورے کرنے کے بعد، بحق سرکار ضبط ہوجائے گی اور قصوروار خریدار جائیداد یا ایسی رقم کے کسی حصے کے ادعا کا حقدار نہ رہے گا جس کے لیے وہ بعد ازاں نیلام کی جائے۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

جائیداد کا فہرست بند

حصے کا نمبر	نیلام کی جانے والی جائیداد کی تفصیل، ہر ایک مالک کا نام جب ایک سے زائد مدیون ڈگری ہوں۔	املاک یا اس کے جز پر تشخیص کیا گیا زر مال گذاری اراضی، اگر نیلام کی جانے والی جائیداد کسی املاک یا اس کے جز میں ایسا مفاد ہو جس سے حکومت کو زر مال گذاری اراضی ملتا ہو۔	ایسے بار کفالت کی تفصیل جو جائیداد پر ہو۔	ادعات، اگر کوئی ہوں، جو جائیداد پر کیے گئے ہوں اور اس کی نوعیت اور مالیت سے متعلق دیگر معلوم تفصیلات۔	جائیداد کی مالیت جو ڈگری دار نے بیان کی ہو۔	جائیداد کی مالیت جو مدیون ڈگری نے بیان کی ہو۔

نمبر-30

نیلام کے اعلان کی تعمیل کروانے کا ناظر کو حکم

(آرڈر 21، قاعدہ 66)

(عنوان)

بنام............

ناظر عدالت،

چونکہ منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ مدیون ڈگری کی جائیداد کے نیلام کا حکم صادر کیا گیا ہے، اور چونکہ مورخہ............19 مذکورہ جائیداد............ کے نیلام کے لیے مقرر ہوئی ہے، حکم نامہ ہذا کی رو سے نیلام کے اعلان کی .... نقول آپ کے حوالے کی جاتی ہیں، اور آپ کو ذریعہ ہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ فہرست بند میں مصرحہ جائیدادوں میں سے ہر ایک جائیداد کے قریب ڈھول پیٹ کر نیلام کی تشہیر کریں، مذکورہ جائیدادوں میں سے ہر ایک جائیداد کے کسی نمایاں حصے پر مذکورہ اعلان کی نقل چسپاں کریں اور بعد ازاں احاطہ عدالت میں چسپاں کریں، اور اس کے بعد عدالت کو ایک رپورٹ پیش کریں جس میں ایسی تاریخیں جن پر اور ایسا طریقہ جس سے اعلانات کی تشہیر کی گئی ہو، درج ہوں۔

مورخہ............

جج

فہرست بند

نمبر-31

خریدار کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جائیداد کے دوبارہ نیلام پر قیمت کی کمی کے متعلق نیلام کروانے والے افسر کا تصدیق نامہ

(آرڈر 21، قاعدہ 71)

(عنوان)

یہ تصدیق کی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا دعویٰ کے اجرائے ڈگری میں جائیداد کے دوبارہ نیلام پر خریدار

............کی عدم ادائیگی کے نتیجے میں، مذکورہ جائیداد کی قیمت میں............روپے کی کمی تھی، اور یہ کہ نیلام کا خرچہ............روپے تھا، مجموعی رقم............روپے تھی جو قصوروار سے قابل وصول ہے۔

مورخہ............19

نیلام کرنے والا افسر

نمبر-32

اجرا میں نیلام کی گئی منقولہ جائیداد کے قابض شخص کو نوٹس

(آرڈر 21، قاعدہ 79)

(عنوان)

بنام............

چونکہ............کے مذکورہ بالا دعویٰ کے اجرائے ڈگری میں جائیداد کے، جو آپ کے قبضے میں ہے عام نیلام پر............خریدار ہو گیا ہے، آپ کو ذریعہ ہذا مذکورہ............کا قبضہ مذکورہ............کے سوائے کسی شخص کے حوالے کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-33

خریدار کے سوا کسی دیگر کو اجرا میں فروخت کیے گئے قرضوں کی ادائیگی کے خلاف حکم امتناعی

(آرڈر 21، قاعدہ 79)

(عنوان)

بنام............

............اور............سکریٹری............کارپوریشن

چونکہ............مذکورہ دعویٰ کے اجرائے ڈگری میں عام نیلام پر............

خریدار ہو گیا ہے اور آپ.......... سے آپ.......... کو قرضے واجب الادا ہیں، لہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آپ .... مذکورہ قرضے وصول کرنے سے، اور آپ .... مذکورہ قرضوں کی ادائیگی مذکورہ .... کے سوا کسی شخص یا اشخاص کو کرنے سے مانع رہیں اور آپ کو اس کی ممانعت ذریعہ ہذا کی جاتی ہے۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-34

اجرا میں فروخت کیے گئے حصص منتقل کرنے کے خلاف حکم امتناعی

(آرڈر 21، قاعدہ 79)

(عنوان)

بنام..........

..........اور.......... سکریٹری..........کارپوریشن

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ کے اجرا ڈگری میں عام نیلام پر..........مذکورہ بالا کارپوریشن میں بعض حصص کا خریدار بن گیا ہے، یعنی..........کا جو آپ..........کے نام پر ہیں، یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آپ..........مذکورہ ....مذکورہ بالا خریدار کے سوا کسی شخص کو مذکورہ حصص منتقل کرنے یا ان پر کوئی حصہ منافع وصول کرنے سے مانع رہیں اور آپ کو اس کی ممانعت ذریعہ ہذا کی جاتی ہے اور آپ .... مذکورہ کارپوریشن کے سکریٹری کو مذکورہ .... مذکورہ بالا خریدار کے سوا کسی شخص کو ایسے انتقال یا ایسی کوئی ادائیگی کرنے کی اجازت دینے کی ممانعت کی جاتی ہے۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-35

مدیون ڈگری کے نام تصدیق نامہ جس میں اس کو جائیداد رہن رکھنے، پٹے پر دینے یا فروخت کرنے کا مجاز کیا گیا ہو

(آرڈر 21، قاعدہ 83)

(عنوان)

بنام............

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کے اجرا میں مورخہ............ 19 کو............، مدیون ڈگری کی مندرجہ ذیل جائیداد کے نیلام کا حکم صادر کیا گیا تھا، اور چونکہ عدالت نے، مذکورہ مدیون ڈگری کی درخواست پر، مذکورہ نیلام کو ملتوی کر دیا ہے تا کہ وہ ڈگری کی رقم مذکورہ جائیداد یا اس کے کچھ حصے کے رہن، پٹے یا نجی بیع سے حاصل کر سکے؛

ذریعہ ہذا تصدیق کی جاتی ہے کہ عدالت مذکورہ مدیون ڈگری کو تصدیق نامہ ہذا کی تاریخ سے............ کی مدت کے اندر مجوزہ رہن، پٹہ یا بیع تکمیل کرنے کا مجاز بناتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ایسے رہن، پٹے یا بیع کے تحت واجب الادا تمام زر نقد عدالت ہذا میں ادا کیے جائیں گے نہ کہ مذکورہ مدیون ڈگری کو۔

جائیداد کی تفصیل

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-36

یہ وجہ بتانے کا نوٹس کہ نیلام منسوخ کیوں نہ کیا جائے

(آرڈر 21، قاعدہ 90 اور 92)

(عنوان)

بنام............

چونکہ مندرجہ ذیل جائیداد مذکورہ بالا دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کے اجرا میں مورخہ...... 19 کو نیلام

ہوئی تھی، اور چونکہ...... ڈگری دار یا مدیون ڈگری نے نیلام کی اشاعت یا نیلام کروانے میں اہم بے ضابطگی یا فریب کی بنا پر مذکورہ جائیداد کا نیلام منسوخ کرنے کی درخواست عدالت ہذا میں دی ہے یعنی............۔

مطلع رہیں کہ اگر آپ کے پاس یہ بتانے کی کوئی وجہ ہے کہ مذکورہ درخواست کیوں نہ منظور کی جائے، تو آپ اپنے ثبوت کے ساتھ عدالت ہذا میں مورخہ............ 19 کو حاضر ہو جائیں جب مذکورہ درخواست کی سماعت ہوگی اور فیصلہ کیا جائے گا۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جائیداد کی تفصیل

جج

نمبر-37

یہ وجہ بتانے کا نوٹس کہ نیلام منسوخ کیوں نہ کیا جائے

(آرڈر 21، قاعدہ 91، 92)

(عنوان)

بنام............

چونکہ مورخہ............ 19 کو مذکورہ بالا دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کے اجرا میں نیلام کی گئی مندرجہ ذیل جائیداد کے خریدار............ نے عدالت ہذا میں مذکورہ جائیداد کے نیلام کی منسوخی کی درخواست اس بنا پر دی ہے کہ............، مدیون ڈگری اس میں کوئی قابل فروخت مفاد نہیں رکھتا تھا۔

مطلع رہیں کہ اگر آپ کے پاس یہ بتانے کی کوئی وجہ ہے کہ مذکورہ درخواست کیوں نہ منظور کی جائے، تو آپ اپنے ثبوت کے ساتھ مورخہ............ 19 کو عدالت ہذا میں حاضر ہو جائیں جب مذکورہ درخواست کی سماعت ہوگی اور فیصلہ کیا جائے گا۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

جائیداد کی تفصیل

نمبر-38

اراضی کے نیلام کا تصدیق نامہ

(آرڈر 21، قاعدہ 94)

(عنوان)

یہ تصدیق کی جاتی ہے کہ..........کو دعویٰ ہذا کے اجرائے ڈگری میں مورخہ..........19 کو عام بولی کے ذریعے نیلام پر خریدار قرار دیا گیا ہے، اور یہ کہ مذکورہ نیلام کی عدالت ہذا نے باضابطہ توثیق کی ہے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-39

اجرا میں نیلام پر اراضی کے مصدقہ خریدار کو حوالگی کا حکم

(آرڈر 21، قاعدہ 95)

(عنوان)

بنام..........

قرق امین عدالت،

چونکہ دعویٰ نمبر..........بابت..........19 میں اجرائے ڈگری کے بعد نیلام پر..........اراضی..........کا مصدقہ خریدار بن گیا ہے، آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مذکورہ..........، مصدقہ خریدار کو اس کا قبضہ دلا دیں۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-40

حاضر ہونے اور اجرائے ڈگری میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام کی جواب دہی کرنے کا سمن

(آرڈر 21، قاعدہ 97)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں..........ڈگری دار، نے یہ شکایت کی ہے کہ آپ نے قبضے کے لیے وارنٹ کی تعمیل کے ذمہ دار افسر کے کام میں مزاحمت کی ہے (یا رکاوٹ ڈالی ہے):

آپ کو ذریعہ ہذا عدالت میں مورخہ..........کو.......... بجے صبح حاضر ہونے اور شکایت کی جواب دہی کے لیے طلب کیا جاتا ہے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-41

سپردگی کا وارنٹ

(آرڈر 21، قاعدہ 98)

(عنوان)

بنام..........

جیل واقع..........کا نگراں افسر،

چونکہ مندرجہ ذیل جائیداد کی ڈگری..........دعویٰ ہذا کے مدعی کے حق میں ہو چکی ہے، اور چونکہ عدالت اس امر پر مطمئن ہے کہ..........نے بلا کسی مبنی بر انصاف وجہ کی جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے میں مذکورہ..........کے کام کی مزاحمت کی ہے (یا اس میں رکاوٹ ڈالی ہے) اور اب بھی مزاحمت کر رہا ہے (یا

نمبر-2
فیصلے سے پہلے گرفتار شدہ مدعا علیہ کی حاضری کی ضمانت
(آرڈر 38، قاعدہ 2)

(عنوان)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں.........، مدعی کی ایما پر مدعا علیہ کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا ہے،
اور چونکہ مذکورہ مدعا علیہ کے یہ وجہ نہ بتانے پر کہ کیوں نہ وہ اپنی حاضری کی ضمانت پیش کرے،
عدالت نے اسے ایسی ضمانت پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

لہٰذا میں.......... رضا کارانہ طور پر ضامن بن گیا ہوں اور ذریعہ ہذا میں خود کو، اپنے وارثوں اور اوصیاء کو مذکورہ عدالت کا اس امر کے لیے پابند کرتا ہوں کہ دعویٰ کی سماعت کے دوران طلب کیے جانے پر کسی بھی وقت مذکورہ مدعا علیہ حاضر ہوگا اور کسی ایسی ڈگری کے ایفا تک حاضر ہوگا جو مذکورہ دعویٰ میں اس کے خلاف صادر کی جائے، اور اس طرح حاضر نہ ہونے کی صورت میں خود کو، اپنے وارثوں اور اوصیاء کو اس امر کا پابند کرتا ہوں کہ مذکورہ عدالت کو اس کے حکم پر زر نقد کی ایسی رقم ادا کریں جو مذکورہ دعویٰ میں مذکورہ مدعا علیہ کے خلاف تعین کی جائے۔

میں آج مورخہ.......... 19 کو بمقام.......... گواہ رہتا ہوں۔

دستخط

گواہان۔

1..................

2..................

نمبر-3

ضامن کی بریت کی درخواست پر مدعا علیہ کو حاضر ہونے کا سمن

(آرڈر 38، قاعدہ 3)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ.......... نے، جو مذکورہ بالا دعویٰ میں آپ کی حاضری کے لیے مورخہ.......... 19 کو ضامن بنا تھا، عدالت ہذا میں اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہونے کی درخواست دی ہے۔

آپ کو ذریعہ ہذا عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہونے کے لیے مورخہ.......... 19 کو.......... بجے صبح طلب کیا جاتا ہے، جب مذکورہ درخواست کی سماعت ہوگی اور فیصلہ کیا جائے گا۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-4

سپردگی کا حکم

(آرڈر 38، قاعدہ 4)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ دعویٰ ہذا میں.........., مدعی نے عدالت کو یہ درخواست دی ہے کہ کسی ایسے فیصلے کی جواب دہی کے لیے.........., مدعا علیہ کی حاضری کے لیے ضمانت لی جائے جو دعویٰ ہذا میں اس کے خلاف صادر کیا جائے، اور چونکہ عدالت میں مدعا علیہ کو ایسی ضمانت پیش کرنے، یا ضمانت کے عوض معقول رقم جمع کرنے کو کہا تھا، جو اس نے نہیں کیا، لہٰذا یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ مذکورہ مدعا علیہ..........کو دعویٰ کے فیصلے تک سول

رکاوٹ ڈال رہا ہے) اور چونکہ مذکورہ.......... نے عدالت ہذا میں یہ درخواست دی ہے کہ مذکورہ.......... سول جیل خانے میں بھیجا جائے،

آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے اور آپ سے مطلوب ہے کہ آپ مذکورہ.......... کو سول جیل میں لے جائیں اور وصول کریں اور اسے وہاں.......... دن کی مدت کے لیے قید رکھیں۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-42

اراضی کے عام نیلام کو روکنے کا کلکٹر کو اختیار

(دفعہ 72)

(عنوان)

بنام..........

..........کلکٹر..........

جناب عالی!

آپ کے مراسلہ نمبر.........، مورخہ.......... میں یہ کہا گیا تھا کہ.......... کے دعویٰ ہذا کے اجرائے ڈگری میں آپ کے ضلع میں واقع اراضی کا نیلام قابل اعتراض ہے، مجھے آپ کو مطلع کرنے کا شرف حاصل ہے کہ آپ کو مذکورہ ڈگری کے ایفا کے لیے آپ کے سفارش کیے گئے طریقے سے انتظام کرنے کی اجازت ہے۔

آپ کا خیر خواہ

جج

ضمیمہ۔و

تکمیلی کارروائی

نمبر-1

فیصلے سے پہلے وارنٹ گرفتاری

(آرڈر 38، قاعدہ 1)

(عنوان)

		اصل زر۔
		سود۔
		خرچہ۔
		میزان

بنام.........

قرقِ امین عدالت،

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں ....، مدعی ....
روپے کی رقم کا دعویٰ کرتا ہے جو حاشیے میں درج ہے اور اس نے عدالت کے اطمینان پر یہ ثابت کیا ہے کہ یہ باور کرنے کی امکانی وجہ موجود ہے کہ .... مدعا علیہ .... کرنے والا ہے، آپ کو ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ .... سے .... روپے کی رقم طلب کر کے وصول کریں جس سے مدعی کا ادعا پورا ہو، اور جب تک مذکورہ .... یا اس کی جانب سے .... روپے کی مذکورہ رقم فوری طور پر آپ کے حوالے نہ کی جائے، مذکورہ .... کو اپنی تحویل میں لے کر عدالت ہذا میں پیش کریں، تا کہ وہ یہ وجہ بتا سکے کہ کیوں نہ وہ عدالت میں اپنی اصالتاً حاضری کے لیے .... روپے کی رقم کی ضمانت مہیا کرے، اس وقت تک جب مذکورہ دعویٰ کا مکمل اور حتمی نبٹارا کیا جائے، اور کسی ایسی ڈگری کے ایفا تک جو دعویٰ میں اس کے خلاف صادر کی جائے۔

آج مورخہ .... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-2

فیصلے سے پہلے گرفتار شدہ مدعا علیہ کی حاضری کی ضمانت

(آرڈر 38، قاعدہ 2)

(عنوان)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں............، مدعی کی ایما پر مدعا علیہ کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا ہے،
اور چونکہ مذکورہ مدعا علیہ کے یہ وجہ نہ بتانے پر کہ کیوں نہ وہ اپنی حاضری کی ضمانت پیش کرے، عدالت نے اسے ایسی ضمانت پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

لہذا میں .... رضا کارانہ طور پر ضامن بن گیا ہوں اور ذریعہ ہذا میں خود کو، اپنے وارثوں اور اوصیاء کو مذکورہ عدالت کا اس امر کے لیے پابند کرتا ہوں کہ دعویٰ کی سماعت کے دوران طلب کیے جانے پر کسی بھی وقت مذکورہ مدعا علیہ حاضر ہوگا اور کسی ایسی ڈگری کے ایفا تک حاضر ہوگا جو مذکورہ دعویٰ میں اس کے خلاف صادر کی جائے، اور اس طرح حاضر نہ ہونے کی صورت میں خود کو، اپنے وارثوں اور اوصیاء کو اس امر کا پابند کرتا ہوں کہ مذکورہ عدالت کو اس کے حکم پر زر نقد کی ایسی رقم ادا کریں جو مذکورہ دعویٰ میں مذکورہ مدعا علیہ کے خلاف تعین کی جائے۔

میں آج مورخہ........... 19 کو بمقام........... گواہ رہتا ہوں۔

دستخط

گواہان۔

1..................

2..................

نمبر-3

ضامن کی بریت کی درخواست پر مدعا علیہ کو حاضر ہونے کا سمن

(آرڈر 38، قاعدہ 3)

(عنوان)

بنام............

چونکہ............ نے، جو مذکورہ بالا دعویٰ میں آپ کی حاضری کے لیے مورخہ............ 19 کو ضامن بنا تھا، عدالت ہذا میں اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہونے کی درخواست دی ہے۔

آپ کو ذریعہ ہذا عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہونے کے لیے مورخہ............ 19 کو............ بجے صبح طلب کیا جاتا ہے، جب مذکورہ درخواست کی سماعت ہوگی اور فیصلہ کیا جائے گا۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-4

سپردگی کا حکم

(آرڈر 38، قاعدہ 4)

(عنوان)

بنام............

چونکہ دعویٰ ہذا میں............، مدعی نے عدالت کو یہ درخواست دی ہے کہ کسی ایسے فیصلے کی جواب دہی کے لیے............، مدعا علیہ کی حاضری کے لیے ضمانت لی جائے جو دعویٰ ہذا میں اس کے خلاف صادر کیا جائے، اور چونکہ عدالت میں مدعا علیہ کو ایسی ضمانت پیش کرنے، یا ضمانت کے عوض معقول رقم جمع کرنے کو کہا تھا، جو اس نے نہیں کیا، لہٰذا یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ مذکورہ مدعا علیہ............ کو دعویٰ کے فیصلے تک سول

قید خانے میں بھیجا جائے، یا، اگر اس کے خلاف فیصلہ سنایا جائے، تو ایفائے ڈگری تک بھیجا جائے۔

آج مورخہ.........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-5

ایفائے ڈگری کی ضمانت طلب کرنے کے حکم کے ساتھ، فیصلے سے پہلے قرقی

(آرڈر 38، قاعدہ 5)

(عنوان)

بنام.........

قرق امین عدالت،

چونکہ......... نے عدالت کے حسب اطمینان یہ ثابت کیا ہے کہ مذکورہ بالا دعویٰ میں مدعا علیہ نے ....کیا ہے۔

لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مورخہ.........19 کو یا اس سے قبل مذکورہ مدعا علیہ.........کو یا تو عدالت ہذا میں طلب کیے جانے پر.........روپے کی رقم کی ضمانت مہیا کرنے یا اس کی مالیت، یا مالیت کا اتنا جز جو کسی ایسی ڈگری جو اس کے خلاف صادر کی جائے، کے ایفا کے لیے کافی ہو، پیش کرنے اور عدالت کے اختیار میں رکھنے، یا حاضر ہو کر یہ وجہ بتانے کو کہیں کہ کیوں نہ وہ ضمانت مہیا کرے، اور آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ آپ......... جائیداد قرق کر لیں اور اسے محفوظ تحویل میں عدالت کے مزید حکم تک رکھیں، اور آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ وارنٹ ہذا مورخہ.........19 کو یا اس سے قبل ایسی تحریر ظہری کے ساتھ واپس کر دیں جس میں ایسی تاریخ جس پر اور ایسے طریقے کی تصدیق ہو جس سے اس کی تعمیل کروائی گئی، یا یہ وجہ درج ہو کہ اس کی تعمیل کیوں نہیں ہوئی۔

آج مورخہ.........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-6

جائیداد پیش کرنے کی ضمانت

(آرڈر 38، قاعدہ 6)

(عنوان)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں .... مدعی کی ایما پر .... مدعا علیہ کو عدالت نے منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد عدالت میں پیش کرنے اور اس کے اختیار میں دینے کے لیے .... روپے کی ضمانت مہیا کرنے کی ہدایت دی ہے۔

لہذا میں .... رضا کارانہ طور پر ضامن بنا ہوں اور بذریعہ ہذا خود کو، اپنے وارثوں اور اوصیاء کو مذکورہ عدالت کا اس امر کے لیے پابند بناتا ہوں کہ مذکورہ مدعا علیہ، طلب کیے جانے پر مذکورہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد، یا اس کی مالیت، یا اس کا ایسا جز جو ایفائے ڈگری کے لیے کافی ہو عدالت میں پیش کرے اور اس کے اختیار میں رکھے گا، اور اس کے ایسا نہ کرنے پر میں خود کو، اپنے وارثوں اور اوصیاء کو، عدالت میں، اس کے حکم پر، .... روپے کی مذکورہ رقم یا ایسی رقم جو مذکورہ رقم سے زائد نہ ہو جس کا مذکورہ عدالت فیصلہ کرے، ادا کرنے کا پابند بناتا ہوں۔

فہرست بند

میں آج مورخہ .... 19 کو گواہ رہتا ہوں۔

دستخط

گواہان۔

1..................

2..................

نمبر-7

ضمانت مہیا نہ کرنے کے ثبوت پر فیصلے سے پہلے قرقی

(آرڈر 38، قاعدہ 6)

(عنوان)

بنام............

قرق امین عدالت،

چونکہ دعویٰ ہذا میں............، مدعی نے عدالت میں درخواست دی ہے کہ............، مدعا علیہ کو کسی ایسی ڈگری کے ایفا کی ضمانت مہیا کرنے کو کہا جائے جو دعویٰ میں اس کے خلاف صادر کی جائے، اور چونکہ عدالت نے مذکورہ............کو ایسی ضمانت مہیا کرنے کو کہا ہے، جو اس نے نہیں کی ہے، آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ............کی............جائیداد قرق کرلیں اور اسے عدالت کے مزید حکم تک محفوظ تحویل میں رکھیں، اور آپ کو مزید حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مورخہ............19 کو یا اس سے قبل وارنٹ ہذا اس تحریر ظہری کے ساتھ واپس کردیں جس میں ایسی تاریخ کی جس پر اور ایسے طریقے کی تصدیق ہو جس سے اس کی تعمیل کی گئی ہو یا یہ وجہ درج ہو کہ اس کی تعمیل کیوں نہیں ہوئی۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-8

عارضی احکام امتناعی

(آرڈر 39، قاعدہ 1)

(عنوان)

عدالت ہذا میں مدعی الف۔ ب۔ کے وکیل (یا مشیر)............کی درخواست پر، اور اس امر پر (مورخہ............) کو دائر کی گئی مذکورہ مدعی کی عرضی (یا مورخہ............کو دعویٰ ہذا میں دائر کیے گئے عرضی دعویٰ، یا مورخہ............کو مذکورہ مدعی کے دائر کیے گئے تحریری بیان) کے ملاحظے پر اور اس کی تائید میں

...........اور...........کی شہادت کی سماعت کے بعد (اگر نوٹس کے بعد مدعا علیہ حاضر نہ ہو تو حسب ذیل کا اضافہ کریں، اور درخواست ہذا کے نوٹس پر مدعا علیہ ج۔د۔ کی تعمیل کے متعلق...........کی شہادت پر بھی): عدالت ہذا یہ حکم صادر کرتی ہے کہ مدعا علیہ ج۔د۔، اس کے ملازمین، کارندوں اور کام گروں کو مدعی کے مذکورہ دعویٰ کے عرضی دعویٰ میں (یا مدعی کے تحریری بیان، یا عرضی اور مذکورہ درخواست ہذا کی سماعت پر شہادت) متذکرہ مکان گرانے، یا گروانے سے باز رکھنے کا حکم امتناعی جاری کیا جائے، جس کا پتہ حسب ذیل ہے، نمبر 9، آئیل مونگرس اسٹریٹ، ہندو پور، تعلق ....اور دعویٰ ہذا کی سماعت یا عدالت ہذا کے مزید حکم تک مکان کے مواد کو فروخت کرنے سے باز رکھا جائے۔

مورخہ...........19

جج

(جب حکم امتناعی کی درخواست کسی نوٹ یا ہنڈی کے لین دین سے امتناع کے لیے دی گئی ہو، تو حکم کا آخری حصہ حسب ذیل ہوگا:)

مدعی کے عرضی دعویٰ (یا عرضی) اور درخواست ہذا پر سماعت کی گئی شہادت میں متذکرہ زیر بحث پرامسری نوٹ (یا بل آف ایکسچینج)، مورخہ ....وغیرہ دعویٰ ہذا کی سماعت، یا عدالت ہذا کے مزید حکم تک ان کے یا ان میں سے کسی کی تحویل سے چھین لینے یا اس پر تحریر ظہری کرنے، یا اسے منتقل کرنے یا اس کا لین دین کرنے سے مدعا علیہم، ....اور...........کو باز رکھنے کا۔

(حق تصنیف کی صورتوں میں) مدعا علیہ ج۔د۔، اس کے ملازمین، کارندوں یا کامگروں کو عدالت کے مزید حکم وغیرہ تک ایک کتاب بعنوان...........یا اس کا کوئی جز چھاپنے، شائع کرنے یا فروخت کرنے سے باز رکھنے کا۔

(جب کسی کتاب کے صرف کسی جز کی نسبت امتناع ہو)

مدعا علیہ، ج۔د۔، اس کے ملازمین، کارندوں یا کامگروں کو عرضی دعویٰ (یا عرضی اور شہادت وغیرہ) میں متذکرہ مدعا علیہ کی شائع کی گئی ذیل میں مصرحہ کتاب کے ایسے حصوں کو چھاپنے، شائع کرنے، فروخت کرنے یا دیگر طور پر نبٹانے سے باز رکھنے کا، یعنی مذکورہ کتاب کا وہ حصہ جس کا عنوان...........ہے نیز وہ حصہ جس کا عنوان...........ہے (یا جو صفحہ...........سے صفحہ...........میں درج ہے دونوں صفحوں سمیت)

(تحفظ حق ایجاد کی صورتوں میں) مدعا علیہ ج۔د، اس کے کارندوں، ملازمین اور کامگروں کو، مدعی کے عرضی دعویٰ (یا عرضی، وغیرہ یا تحریری بیان وغیرہ) میں متذکرہ مدعیان یا ان میں سے کسی مدعی کی ملکیتی

ایجادات کے اصول پر کوئی سوراخ دار انیٹیں (یا جیسی کہ صورت ہو) مدعیان کے عرضی دعویٰ (یا جیسی کہ صورت ہو) متذکرہ ایجادات کی متعلقہ مدتوں کے دوران بنانے یا فروخت کرنے، اوران ایجادات یا ان میں سے کسی ایجاد کا جعل بنانے، اس کی نقل کرنے یا اس سے ملتی جلتی ایجاد کرنے، یا اس میں کوئی اضافہ کرنے، یا کمی کرنے سے سماعت وغیرہ تک باز رکھنے کا۔

(تجارتی نشانات کی صورتوں میں) ج۔د۔ مدعا علیہ اس کے ملازمین، کارندوں یا کاگمروں کو، کوئی مرکب یا سیاہی (یا جیسی کہ صورت ہو) جو مدعی الف۔ب۔ کی تیار کردہ سیاہی بیان کی گئی ہو یا معلوم ہوئی ہو، بوتلوں میں ڈال کر جن پر ایسے لیبل چسپاں کیے گئے ہوں جو مدعی کے عرضی دعویٰ (یا عرضی وغیرہ) میں متذکرہ ہوں، یا ایسے کوئی دیگر لیبل چسپاں ہوں جو ملتی جلتی نقل یا دیگر طور پر اس طرح بنائے یا ظاہر کیے گئے ہوں، فروخت کرنے، یا فروخت کے لیے ان کی نمائش کرنے، یا فروخت کے لیے حاصل کرنے سے باز رکھنے کے لیے، اور سماعت وغیرہ تک اس طرح بنائی یا ظاہر کی گئی تجارتی پرچیوں کے استعمال سے باز رکھنے کے لیے جن سے یہ معلوم ہو کہ مدعا علیہ سے فروخت کیا گیا یا فروخت کئے جانے کے لیے مجوزہ مرکب یا سیاہی وہی مرکب یا سیاہی ہے جو مدعی الف۔ب۔ نے تیار کی یا فروخت کی ہے۔

(شریک کو کاروبار کو کسی بھی طریقے سے مداخلت کرنے سے باز رہنے کے لیے)

مدعا علیہ ج۔د۔، اس کے کارندوں اور ملازمین کو کوئی معاہدہ کرنے، اور ب اور د کی شراکتی فرم کے نام سے کسی بل آف ایکسچینج، نوٹ یا تحریری کفالت کو قبول کرنے، اس کی رقم نکلوانے، اس پر عبارت ظہری لکھنے یا اس کا لین دین کرنے سے، اور کسی قرضے کا معاہدہ کرنے، کوئی مال خریدنے یا فروخت کرنے سے، اور کوئی زبانی یا تحریری وعدہ اقرار نامہ یا ذمہ داری کرنے یا اٹھانے سے، اور ب اور د کی مذکورہ شراکتی فرم کے نام سے یا اس کی ساکھ پر کوئی فعل کرنے، یا کروانے سے باز رکھنے کے لیے جس کی رو سے مذکورہ شراکتی فرم کسی طریقے سے کسی زرنقد کی ادائیگی کے لیے، یا کسی معاہدہ، وعدے یا ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے ذمہ دار بن سکے یا ہو جائے وغیرہ۔

نمبر-9

سپردار کی تقرر ری

(آرڈر 40، قاعدہ 1)

(عنوان)

بنام............

چونکہ .... جائیداد مذکورہ بالا دعویٰ میں مورخہ............ 19 کو صادر کی گئی ڈگری کے اجرا میں قرق کی گئی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا (عدالت کے حسب اطمینان آپ کی ضمانت دینے کے تابع) مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XL کے تحت مذکورہ جائیداد کا اس آرڈر کی توضیعات کے تحت پورے اختیارات کے ساتھ سپردار مقرر کیا جاتا ہے۔

آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مذکورہ جائیداد کی نسبت آمدنی اور ادائیگیوں کا واجب اور مناسب حساب مورخہ............ کو پیش کریں۔ آپ اس تقرری کے تحت رسید کے عوض...... فیصد کی شرح سے مشاہرے کے مستحق ہوں گے۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-10

سپردار کا دیا جانے والا تمسک

(آرڈر 40، قاعدہ 3)

(عنوان)

یہ واضح رہے، کہ ہم، .... اور .... اور .... ، مذکورہ .... کو ادا کیے جانے والے .... روپے عدالت میں جمع کرنے کے مشترکا اور منفرداً پابند ہیں، اور یہ ادائیگی کرنے کے لیے ہم خود کو پوری طرح اور اپنے ہر وارثوں، اوصیاء اور مہتمم کو مشترکا اور منفرداً پابند بناتے ہیں۔

مورخہ............19

چونکہ عدالت ہذا میں .... نے .... کے خلاف ....(دعوے کا مقصد درج کریں) کی غرض سے عرضی دعویٰ دائر کیا ہے۔

اور چونکہ مذکورہ .... کو مذکورہ بالا عدالت کے حکم سے، غیر منقولہ جائیداد کے کرائے اور منافعے وصول کرنے کے لیے اور مذکورہ عرضی دعویٰ میں متذکرہ منقولہ جائیداد حاصل کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے:

لہذا اس اقرارنامے کی شرط یہ ہے، کہ اگر مذکورہ بالا پابند............ زرنقد کی تمام رقوم اور ہر ایسی رقم کا باضابطہ حساب دے جو وہ غیر منقولہ جائیداد کے کرائے اور منافعے کے طور پر اس طرح وصول کرے گا اور جو مذکورہ............ کی منقولہ جائیداد کی نسبت ہو اور ایسے اوقات پر دے گا جو مذکورہ عدالت مقرر کرے، اور ایسے بقایاجات باضابطہ ادا کرے جن کی اس سے واجب الادا ہونے کی وقتاً فوقتاً تصدیق کی جائے جیسا کہ مذکورہ عدالت نے ہدایت دی ہو یا اس کے بعد ہدایت دے، تو یہ اقرارنامہ کالعدم ہوگا، بصورت دیگر یہ پوری طرح نافذ رہے گا۔

مذکورہ بالا پابند اشخاص کے دستخطوں سے............ کی موجودگی میں حوالہ کیا گیا۔

نوٹ:- اگر زرنقد جمع کیا جائے، تو اس کی یادداشت تمسک کی شرائط کے بعد درج کی جائے۔

ضمیمہ۔ز

اپیل، استصواب اور نظر ثانی

نمبر-1

یادداشت اپیل

(آرڈر 41، قاعدہ 1)

(عنوان)

دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 مورخہ .... 19 میں .... کی ڈگری کے خلاف
عدالت .... بمقام ....کو مذکورہ بالا اپیلیں، جن میں اپیلانٹ ایسی ڈگری پر جس کے خلاف اپیل
کی گئی ہے حسب ذیل عذرات کی وجوہ بیان کرتا ہے یعنی:-

نمبر-2

اجرائے ڈگری کے التوا کے حکم پر دیا جانے والا ضمانت نامہ

(آرڈر 41، قاعدہ 5)

(عنوان)

بنام...........
...........عدالت سے اجرا کی جانے والی ڈگری کے اجرا کے التوا پر ضمانت نامہ ہذا کا مضمون حسب
ذیل ہے:-
یہ کہ........... مدعی نے دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 کی رُو سے .... مدعا علیہ کے

خلاف عدالت ہذا میں دعویٰ دائر کیا اور مدعی کے حق میں مورخہ.......... 19 کو ڈگری صادر کی گئی، اور ....عدالت میں مدعا علیہ نے مذکورہ ڈگری کے خلاف اپیل کی، مذکورہ اپیل ابھی تک زیر سماعت ہے۔

اب چونکہ مدعی ڈگری دار نے اجرائے ڈگری کی درخواست دی ہے، مدعا علیہ نے ایک درخواست دی ہے جس میں اس نے اجرا کے التوا کی استدعا کی ہے اور اسے ضمانت مہیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حسبہ میں، اپنی مرضی سے، ....روپے کی ضمانت دیتا ہوں، اور یہاں منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد رہن رکھتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر عدالت اپیل ابتدائی عدالت کی ڈگری بحال رکھے یا اس میں ردوبدل کرے، تو مذکورہ مدعا علیہ عدالت اپیل کی ڈگری کے مطابق باضابطہ عمل کرے گا اور اس کے تحت جو بھی واجب الادا ہوگا ادا کریگا، اور اگر ایسا نہ کر سکا تو اس طرح واجب الادا کوئی رقم ذریعہ ہذا رہن رکھی گئی جائیداد سے وصول کی جائے گی، اور اگر مذکورہ جائیداد کا زر رہن واجب الادا رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی ہو تو میں اور میرے قائم مقام بقایا رقم ادا کرنے کے ذاتی طور پر ذمہ دار ہوں گے۔ لہٰذا اس غرض کے لیے میں ضمانت نامہ ہذا آج مورخہ..........کو لکھ دیتا ہوں۔

فہرست بند

(دستخط)

گواہان:-

1..........

2..........

نمبر-3
اپیل کے زیر سماعت ہونے کے دوران کیا جانے والا ضمانت نامہ
(آرڈر 41، قاعدہ 6)
(عنوان)

بنام..........

ڈگری کے اجرا کے التوا پر..........کا تحریر کیے ہوئے ضمانت نامہ ہذا کا مضمون حسب ذیل ہے:-

یہ کہ مدعی نے دعویٰ نمبر..........بابت..........19 کی رو سے..........مدعا علیہ کے خلاف عدالت ہذا میں دعویٰ دائر کیا اور مدعی کے حق میں مورخہ..........19 کو ڈگری صادر کی گئی، اور..........عدالت میں مدعا علیہ نے مذکورہ ڈگری کے خلاف اپیل کی، مذکورہ اپیل ابھی تک زیر سماعت ہے۔

اب چونکہ مدعی ڈگری دار نے اجرائے ڈگری کی درخواست دی ہے، مدعا علیہ نے ایک درخواست دی ہے جس میں اس نے اجرا کے التوا کی استدعا کی ہے اور اسے ضمانت مہیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حسبہ میں، اپنی مرضی سے..........روپے کی ضمانت دیتا ہوں، اور یہاں منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد رہن رکھتا ہوں کہ اگر عدالت اپیل ابتدائی عدالت کی ڈگری بحال رکھے یا اس میں ردو بدل کرے، تو مدعی ایسی کوئی جائیداد واپس کردے گا جو مذکورہ ڈگری کے اجرا میں لی جائے یا لی گئی ہو اور عدالت اپیل کی ڈگری کے مطابق باضابطہ عمل کرے گا اور اس کے تحت جو کچھ بھی واجب الادا ہوگا، ادا کرے گا، اور اگر ایسا نہ کرسکا تو اس طرح واجب الادا کوئی رقم ذریعہ ہذا رہن رکھی گئی جائیداد سے وصول کی جائے گی، اور اگر مذکورہ جائیداد کا زر رہن واجب الادا رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی ہو، تو میں اور میرے قانونی قائم مقام بقایا رقم ادا کرنے کے ذاتی طور پر ذمہ دار ہوں گے۔ لہذا اس غرض کے لیے میں ضمانت نامہ آج مورخہ..........کو لکھ دیتا ہوں۔

فہرست بند

(دستخط)

گواہان:-

1..................

2..................

نمبر-4

اپیل کے خرچے کی ضمانت

(آرڈر 41، قاعدہ 10)

(عنوان)

بنام..........

اپیل کے خرچے کے لیے.......... کے تحریر کیے گئے ضمانت نامہ ہذا کا مضمون حسب ذیل ہے:-

اپیلانٹ ہذا نے نے دعویٰ نمبر.......... 19 میں ڈگری کے خلاف رسپانڈنٹ کے خلاف اپیل دائر کی ہے، اور اسے ضمانت مہیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حسبہ میں، اپنی مرضی سے، اپیل کے خرچے کا ضامن بنتا ہوں، اور یہاں منسلکہ فہرست بند میں مصرحہ جائیداد کو رہن رکھتا ہوں۔ میں مذکورہ جائیداد یا اس کے کسی حصے کو منتقل نہیں کروں گا، اور اپیلانٹ کی عدم ادائیگی کی صورت میں کسی ایسے حکم کی باضابطہ تعمیل کروں گا جو اپیل کے خرچے کی ادائیگی کی نسبت میرے خلاف صادر کیا جائے۔ اس طرح واجب الادا کوئی رقم ذریعہ ہذا رہن رکھی گئی جائیداد سے وصول کی جائے گی، اور اگر مذکورہ جائیداد کا زرنیلام واجب الادا رقم ادا کرنے کے لیے ناکافی ہو تو میں اور میرے قانونی قائم مقام بقایا رقم ادا کرنے کے ذاتی طور پر ذمہ دار ہوں گے۔ لہذا اس غرض کے لیے میں آج مورخہ.......... کو ضمانت نامہ ہذا تحریر کرتا ہوں۔

فہرست بند

(دستخط)

گواہان:-

1..................

2..................

نمبر-5

اپیل دائر ہونے کی عدالت ماتحت کو اطلاع

(آرڈر 41، قاعدہ 13)

(عنوان)

بنام..........

آپ کو ذریعہ ہذا مطلع رہنے کی ہدایت دی جاتی ہے کہ..........نے، جو مذکورہ بالا دعویٰ میں..........

ہے، عدالت ہذا میں مورخہ..........کو آپ کی صادر کی گئی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ دعویٰ کے تمام اہم کاغذات جس قدر جلد ممکن ہو سکے روانہ کر دیں۔

مورخہ..........19

جج

نمبر-6

اپیل کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ کی رسپانڈنٹ کو اطلاع

(آرڈر 41، قاعدہ 14)

(عنوان)

عدالت..........کی مورخہ..........کی..........کے خلاف اپیل۔

بنام..........

..........رسپانڈنٹ۔

مطلع رہیں کہ مقدمہ ہذا میں..........کی ڈگری کے خلاف..........نے اپیل عدالت ہذا میں دائر اور درج کی ہے، اور یہ کہ عدالت ہذا نے اپیل ہذا کی سماعت کے لیے مورخہ..........19 کی تاریخ مقرر

کی ہے۔

اگر آپ خود، بذریعہ وکیل یا اس اپیل میں آپ کی جانب سے کارروائی کے قانونی مجاز کسی شخص کے ذریعے حاضر نہیں ہوئے، تو آپ کی غیر حاضری میں اس کی سماعت ہوگی اور فیصلہ دیا جائے گا۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

(نوٹ- اگر اجرا کے التوا کا حکم صادر کیا گیا ہو، تو اس واقعے کی نوٹس ہذا کے ساتھ ہی اطلاع دی جائے)۔

نمبر-7

دعویٰ کے کسی ایسے فریق کو اطلاع جسے اپیل کا فریق نہ بنایا گیا ہو لیکن عدالت نے اسے بحیثیت رسپانڈنٹ شامل کیا ہو

(آرڈر 41، قاعدہ 20)

(عنوان)

بنام..............

چونکہ آپ دعویٰ نمبر.......... بابت.......... 19 بعدالت .... میں فریق تھے، اور چونکہ .... نے عدالت ہذا میں مذکورہ دعویٰ میں اس کے خلاف صادر کی گئی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی ہے اور عدالت ہذا کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مذکورہ اپیل کے نتیجے میں مفاد ہے۔

آپ کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ عدالت ہذا نے مذکورہ اپیل میں آپ کو رسپانڈنٹ بنانے کا حکم دیا ہے اور اس کی سماعت مورخہ.......... 19 کو.......... بجے صبح تک ملتوی کی گئی ہے۔ اگر مذکورہ تاریخ اور وقت پر آپ کی جانب سے کوئی حاضر نہ ہوا تو اپیل کی سماعت اور اس کا فیصلہ آپ کی غیر حاضری میں کیا جائے گا۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-8

جوابی عذرات کی یادداشت

(آرڈر 41، قاعدہ 22)

(عنوان)

چونکہ .... نے دعویٰ نمبر .... بابت .... 19 مورخہ .... 19 میں .... کی ڈگری کے خلاف بعدالت .... بمقام .... اپیل دائر کی ہے، اور چونکہ اپیل کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ کی اطلاع مورخہ .... 19 کو .... کو دی گئی تھی، .... آرڈر XLI کے قاعدہ 22، مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت جوابی عذرات کی یادداشت ہذا دائر کرتا ہے، اور اس ڈگری پر جس کے خلاف اپیل کی گئی ہے عذرات کی وجوہ حسب ذیل درج کرتا ہے، یعنی:-

نمبر-9

اپیل میں ڈگری

(آرڈر 41، قاعدہ 35)

(عنوان)

عدالت ...... کی مورخہ .... 19 کی ڈگری کے خلاف اپیل نمبر .... بابت 19-

یادداشت اپیل

.... مدعی

.... مدعا علیہ

متذکرہ بالا .... بعدالت .... بمقام .... مذکورہ بالا دعویٰ بابت .... 19 میں .... کی ڈگری کے خلاف اپیل کرتا ہے جس کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں، یعنی:-

اپیل ہذا مورخہ .... بابت .... 19 کو، بعدالت .... اپیلانٹ .... کی جانب

سے..........اور رسپانڈنٹ کی جانب سے..........کی موجودگی میں.......... کے رُوبرو سماعت کے لیے پیش ہوئی، یہ حکم صادر کیا جاتا ہے۔

اپیل ہذا کا خرچہ، جس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے، اور جو..........روپے بنتا ہے..........ادا کرے گا۔ ابتدائی دعویٰ کا خرچہ..........ادا کرے گا۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

اپیل کا خرچہ

اپیلانٹ	رقم		رسپانڈنٹ	رقم	
	روپے	پیسے		روپے	پیسے
1-یادداشت اپیل کے اسٹامپ			وکالت نامے کے اسٹامپ		
2-وکالت نامے کے اسٹامپ			عرضی کے اسٹامپ		
3- حکم ناموں کی تعمیل			حکم ناموں کی تعمیل		
4-وکیل کی فیس			وکیل کی فیس		
میزان			میزان		

نمبر-10

مفلس شخص کی حیثیت سے اپیل کرنے کی درخواست

(آرڈر 44، قاعدہ 1)

(عنوان)

میں مذکورہ بالا..........درخواست ہذا کے ہمراہ مذکورہ بالا دعویٰ میں ڈگری کے خلاف یادداشت اپیل پیش کرتا ہوں اور مفلس شخص کی حیثیت سے اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست کرتا ہوں۔

میری ملکیتی تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کا مکمل اور صحیح فہرست بندمعہ اس کی تخمینہ مالیت کے منسلک ہے۔

مورخہ............19

(دستخط)

نوٹ-جب درخواست مدعی کی طرف سے ہو تو اسے یہ بیان کرنا چاہیے کہ آیا اس نے ابتدائی عدالت میں مفلس شخص کی حیثیت سے دعویٰ کرنے کی درخواست دی تھی اور اسے اجازت ملی تھی۔

نمبر-11

مفلس شخص کی حیثیت سے اپیل کی اطلاع

(آرڈر 44، قاعدہ 1)

(عنوان)

چونکہ مذکورہ بالا............نے مذکورہ بالا دعویٰ مورخہ............19 میں ڈگری کے خلاف مفلس شخص کی حیثیت سے اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست دی ہے، اور چونکہ مورخہ............19 کی تاریخ درخواست کی سماعت کے لیے مقرر کی گئی ہے، ذریعہ ہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ یہ وجہ بتانا چاہیں کہ درخواست دہندہ کو مفلس شخص کی حیثیت سے اپیل کرنے کی اجازت کیوں نہ دی جائے تو آپ کو متذکرہ بالا تاریخ پر ایسا کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-12

یہ وجہ ظاہر کرنے کا نوٹس کہ سپریم کورٹ میں اپیل کا تصدیق نامہ کیوں نہ عطا کیا جائے

(آرڈر 45، قاعدہ 3)

(عنوان)

بنام............

مطلع رہیں کہ............ نے عدالت ہذا میں مندرجہ ذیل امور کے تصدیق نامے کی درخواست دی ہے —

(i) یہ کہ مقدمے میں عام اہمیت کا ایک اہم امر قانون شامل ہے، اور

(ii) یہ کہ عدالت ہذا کی رائے میں مذکورہ امر پر سپریم کورٹ کے فیصلے کی ضرورت ہے۔

مورخہ............ 19 کی تاریخ آپ کی جانب سے یہ وجہ ظاہر کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے کہ کیوں نہ عدالت طلب کیا گیا تصدیق نامہ عطا کرے۔

آج مورخہ............ 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

رجسٹرار

نمبر-13

سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہونے کی رسپانڈنٹ کو اطلاع

(آرڈر 45، قاعدہ 8)

(عنوان)

بنام............

چونکہ............ نے، جو مذکورہ بالا مقدمہ میں............ ہے، ضمانت دے دی ہے اور مجموعہ ضابطہ

دیوانی، 1908 کے آرڈر XLV کے قاعدہ 7 سے مطلوب رقم جمع کر دی ہے۔

مطلع رہیں کہ مذکورہ..........کی اپیل مورخہ..........19 کو سپریم کورٹ میں دائر ہو چکی ہے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

رجسٹرار

نمبر-14

یہ وجہ ظاہر کرنے کا نوٹس کہ نظر ثانی کیوں نہ کی جائے

(آرڈر 47، قاعدہ 4)

(عنوان)

بنام..........

مطلع رہیں کہ..........نے عدالت ہذا میں اس کی مذکورہ بالا مقدمہ میں مورخہ..........19 کو صادر کی گئی ڈگری پر نظر ثانی کی درخواست دی ہے۔ مورخہ..........19 کی تاریخ آپ کو یہ وجہ ظاہر کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے کہ کیوں نہ عدالت اس مقدمہ میں اس کی ڈگری پر نظر ثانی کرے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

ضمیمہ۔ح
متفرق
نمبر-1
سماعت کی جانے والی تنقیحات کی نسبت فریقین کا اقرارنامہ
(آرڈر 14،قاعدہ 6)
(عنوان)

چونکہ ہم، مذکورہ بالا دعویٰ کے فریقین، امر واقعہ (یا امر قانون) کی نسبت متفق ہیں جن کا ہمارے درمیان فیصلہ ہونا ہے اور ہمارے درمیان زیر بحث امر یہ ہے کہ آیا ایسا ادعا جو ایک تمسک، مورخہ ....19 پر مبنی ہے جو مذکورہ دعویٰ میں بطور نشان..........دائر کیا گیا ہے، قانون میعاد کے دائرے سے باہر ہے یا نہیں ہے (یا جو کوئی بھی زیر بحث امر ہو بیان کریں):

لہذا ہم خود کو منفرداً پابند بناتے ہیں کہ، ایسے امر کے عدالت کے منفی (یا مثبت) فیصلے پر، .... مذکورہ..........کو..........روپے کی رقم (یا ایسی رقم جس کے واجب الادا ہونے کا عدالت فیصلہ کرے گی)، ادا کرے گا، اور میں مذکورہ..........روپے کی مذکورہ رقم (یا ایسی رقم جس کے واجب الادا ہونے کا عدالت فیصلہ کرے گی) مذکورہ بالا تمسک کے ادعا کی پوری ادائیگی کے طور پر قبول کروں گا (یا یہ کہ ایسے فیصلے پر میں، مذکورہ..........، ....وغیرہ وغیرہ کروں گا یا کرنے سے باز رہوں گا۔)

مدعی ....

مدعا علیہ ....

گواہان۔

1..........

2..........

مورخہ..........19

نمبر-2

سماعت کے لیے کسی دعویٰ کو دوسری عدالت میں منتقل کرنے کی درخواست کا نوٹس

(دفعہ 24)

بعدالت ضلع جج..........

نمبر..........بابت..........19

بنام..........

چونکہ بعدالت .... بمقام .... میں فی الحال زیر سماعت دعویٰ نمبر .... بابت ....19 میں ...., عدالت ہذا کو.......... جو.......... ہے نے مورخہ..........19 کو بعدالت.......... بمقام..........کو سماعت کے لیے دعوے کی منتقلی کی درخواست دی ہے، جس میں..........مدعی اور..........مدعا علیہ ہے:۔

آپ کو ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ درخواست کی سماعت کے لیے مورخہ..........19 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے، جس پر اگر آپ کوئی عذرات پیش کرنا چاہیں تو آپ کو سنا جائے گا۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-2الف

مدعی/ مدعاعلیہ کے بلائے جانے والے مجوزہ گواہان کی فہرست

(آرڈر16،قاعدہ1)

(عنوان)

ایسے فریق کا نام جو گواہ کو طلب کرنا تجویز کرتا ہے۔	گواہ کا نام و پتہ	کیفیت

نمبر-3

عدالت میں ادائیگی کی اطلاع

(آرڈر24،قاعدہ2)

(عنوان)

مطلع رہیں کہ مدعاعلیہ نے عدالت میں ....روپے کی رقم ادا کی ہے اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ وہ رقم مدعی کے ادعا کی پوری ادائیگی کے لیے کافی ہے۔

الف۔ب،وکیل برائے مدعاعلیہ

بنام ج،وکیل برائے مدعی۔

نمبر-4

وجہ ظاہر کرنے کا نوٹس (عام فارم)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ مذکورہ بالا.......... نے عدالت ہذا میں یہ درخواست دی ہے کہ.......... آپ کو ذریعہ ہذا تنبیہ کی جاتی ہے کہ آپ مورخہ.......... 19 کو بوقت.......... بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں اصالتاً یا باضابطہ ہدایت شدہ وکیل کے ذریعہ درخواست کے جواب میں وجہ بتانے کے لیے حاضر ہو جائیں، غیر حاضری کی صورت میں، مذکورہ بالا درخواست کی سماعت اور اس کا فیصلہ یکطرفہ کیا جائے گا۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-5

مدعی/ مدعا علیہ کے ذریعہ پیش کیے گئے دستاویزات کی فہرست

(آرڈر 13، قاعدہ 1)

(عنوان)

نمبر	دستاویز کی تفصیل	تاریخ، اگر کوئی ہو، جو دستاویز پر درج ہو	فریق یا وکیل کے دستخط
1	2	3	4

نمبر-6

ایسے گواہ کے بیان کے لیے مقررہ تاریخ کی فریقین کو اطلاع جو حدودِ اختیار سماعت کے باہر جانے والا ہے

(آرڈر 18، قاعدہ 16)

(عنوان)

بنام.........مدعی (یا مدعا علیہ)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں.........نے عدالت میں اس امر کی درخواست دی ہے کہ مذکورہ دعویٰ میں مذکورہ.........کے مطلوب گواہ.........کا بیان فوری طور پر لیا جائے، اور عدالت کے حسب اطمینان یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مذکورہ گواہ عدالت کی اختیار سماعت کی حدود چھوڑ کر جانے والا ہے (یا کوئی دیگر بہتر اور معقول وجہ بیان کی جائے):

مطلع رہیں کہ مذکورہ گواہ کا بیان عدالت مورخہ.........19 کو قلم بند کرے گی۔

مؤرخہ.........19

جج

نمبر-7

غیر حاضر گواہ کا بیان لینے کے لیے کمیشن

(آرڈر 26، قاعدہ 4 اور 18)

(عنوان)

بنام.........

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں.........کو.........کی شہادت مطلوب ہے، اور چونکہ.........، آپ سے درخواست ہے کہ آپ ایسے گواہ.........کی شہادت بند سوالات کے ذریعے (رُوبرو) قلم بند کریں، اور

آپ کو اس غرض کے لیے ذریعہ ہذا کمشنر مقرر کیا جاتا ہے۔ شہادت فریقین یا اگر حاضر ہوں ان کے کارندوں کی موجودگی میں قلم بند کی جائے گی، جنہیں یہ آزادی ہوگی کہ وہ مصرحہ امور پر گواہ سے سوال کریں، اور آپ سے مزید درخواست ہے کہ جونہی ایسی شہادت قلم بند کی جائے اسے عدالت ہذا میں بھیج دیں گواہ کو حاضر کروانے کا حکم نامہ آپ کی درخواست پر کوئی ایسی عدالت جاری کرے گی جسے اختیار سماعت حاصل ہو۔

مذکورہ بالا معاملے میں آپ کی فیس، مبلغ............روپے، ذریعہ ہذا بھیجی جارہی ہے۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-8

استدعا کا مراسلہ

(آرڈر 26، قاعدہ 5)

(عنوان)

(سرخی:-وغیرہ وغیرہ صدر ججوں کے نام، یا جیسی کہ صورت ہو)

چونکہ فی الوقت............عدالت میں ایک دعویٰ زیر سماعت ہے جس میں الف۔ب۔ مدعی ہے اور ج۔د۔ مدعا علیہ، اور مذکورہ دعویٰ میں مدعی یہ ادعا کرتا ہے۔

(ادعا کا اقتباس)

اور چونکہ مذکورہ عدالت میں یہ درخواست دی گئی ہے کہ انصاف کی اغراض اور فریقین کے درمیان زیر تنازعہ امور کے تعین کے لیے، یہ ضروری ہے کہ ایسے امور کی نسبت مندرجہ ذیل اشخاص کا بطور گواہان حلف پر بیان لیا جائے، یعنی:

ہ۔و، برائے..................

ز۔ح، برائے............اور............

ط۔ی، برائے............

اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے گواہان آپ کی معزز عدالت کے اختیار سماعت کے اندر رہتے ہیں،

لہذا میں............، مذکورہ عدالت کے............کی حیثیت سے آپ سے درخواست کرتا ہوں، کہ

متذکرہ بالا وجوہ کی بنا پر اور مذکورہ عدالت کی مدد کے لیے، آپ مذکورہ.......... کے صدر اور جج کی حیثیت سے، یا آپ میں سے کوئی ایک یا زائد صاحبان، مذکورہ گواہان (اور ایسے دیگر گواہان جن کی نسبت مذکورہ مدعی اور مدعا علیہ کے کارندے انہیں طلب کرنے کی آپ سے تحریری استدعا کریں) کو برائے مہربانی طلب کریں تا کہ وہ ایسے وقت اور جگہ پر حاضر ہو جائیں جو آپ، آپ میں سے کسی ایک یا زائد صاحبان یا ایسے دیگر شخص کی موجودگی میں مقرر کریں جو آپ کی عدالت کے ضابطے کے مطابق گواہان کا بیان لینے کا مجاز ہو، اور آپ بند سوالات کے ذریعے جس کے ہمراہ مراسلہ ہذا ہو (یا رُو برو) مدعی اور مدعا علیہ، یا ان میں سے کسی کے کارندے کی موجودگی میں، جو باضابطہ اطلاع دینے پر، ایسے بیان کے وقت حاضر ہو گا، مذکورہ زیر بحث امور کی نسبت گواہان کے بیان قلم بند کروائیں۔

اور میں مزید یہ استدعا کرتا ہوں کہ آپ مذکورہ گواہان کے جوابات قلم بند کریں، اور ایسے بیان پر پیش کیے گئے تمام کھاتے، مراسلے، کاغذات اور دستاویزات پر شناخت کے لیے نشان لگائیں اور مزید یہ کہ ایسے بیان کی توثیق آپ کے ٹریبونل کی مہر لگا کر، یا ایسے دیگر طریقے سے کریں جو آپ کے ضابطے کے مطابق ہو، اور اسے، دیگر گواہان کے بیان کے لیے، ایسی تحریری درخواست کے ہمراہ، اگر کوئی ہو، مذکورہ عدالت کو واپس بھیج دیں۔

(نوٹ- اگر استدعا کسی غیر ملکی عدالت کو کی گئی ہو، تو الفاظ ''ترسیل کے لیے وزارت امور خارجہ، حکومت بھارت کے توسط سے'' اس فارم کی آخری سطر میں الفاظ ''دیگر گواہان'' کے بعد شامل کیے جانے چاہئیں۔)

نمبر-9

مقامی تفتیش، یا حسابات کے ملاحظے کے لیے کمیشن

(آرڈر 26، قاعدہ 9، 11)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ دعویٰ ہذا کے لیے، یہ ضروری سمجھا جاتا ہے، کہ.......... کے لیے ایک کمیشن جاری کیا جانا چاہیے، آپ کو ذریعہ ہذا.......... کی غرض کے لیے کمشنر مقرر کیا جاتا ہے۔

کسی گواہان کو آپ کے رُوبرو حاضر کروانے، یا کسی ایسی دستاویزات پیش کروانے کے لیے جنہیں یا جن کا آپ بیان لینا چاہیں یا ملاحظہ کرنا چاہیں، حکم نامہ کوئی ایسی عدالت آپ کی درخواست پر جاری کرے گی جسے اختیار سماعت حاصل ہو۔

مذکورہ بالا مقدمے میں آپ کی فیس مبلغ..........روپے، ذریعہ ہذا بھیجی جارہی ہے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-10

تقسیم کروانے کے لیے کمیشن

(آرڈر 26، قاعدہ 13)

(عنوان)

بنام..........

چونکہ دعویٰ ہذا کی غرض کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ عدالت ہذا کی ڈگری، مورخہ..........19 میں مصرحہ جائیداد کی، اور قرار دیے گئے حقوق کے مطابق تقسیم یا علاحدگی کرنے کے لیے کمیشن جاری کیا جائے، آپ کو ذریعہ ہذا مذکورہ غرض کے لیے کمشنر مقرر کیا جاتا ہے اور ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ ایسی تحقیقات کریں جو مذکورہ ڈگری میں درج حصوں کے حساب سے آپ کے علم اور رائے کے مطابق مذکورہ جائیداد کو تقسیم کرنے کے لیے ضروری ہو، اور ایسے حصے مختلف فریقین میں بانٹ دیں۔ آپ کو حصوں کی مالیت کو مساوی بنانے کی غرض کے لیے کسی فریق سے ادا کی جانے والی رقوم دلانے کا ذریعہ ہذا مجاز بنایا جاتا ہے۔

کسی گواہان کو آپ کے رُوبرو حاضر کروانے، یا کسی ایسی دستاویزات پیش کروانے کے لیے جنہیں یا جن کا آپ بیان لینا چاہیں یا ملاحظہ کرنا چاہیں، حکم نامہ کوئی ایسی عدالت آپ کی درخواست پر جاری کرے گی جسے اختیار سماعت حاصل ہو۔

مذکورہ بالا مقدمے میں آپ کی فیس مبلغ..........روپے، ذریعہ ہذا بھیجی جارہی ہے۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-11

مصدقہ، حقیقی یا موجودہ ولی کو نوٹس

(آرڈر 32، قاعدہ 3)

(عنوان)

بنام.......... (مصدقہ/حقیقی/موجودہ ولی)

چونکہ مذکورہ بالا دعویٰ میں.......... نابالغ مدعا علیہ کے دعویٰ کے لیے ولی کی تقرری کی درخواست مدعی نے/ نابالغ مدعا علیہ کی جانب سے پیش کی گئی ہے، آپ کو (یہاں عدالت کے مقررہ یا قرار دیے گئے ولی، یا حقیقی ولی، یا ایسے شخص کا نام درج کریں جس کی نگہداشت میں نابالغ ہو) ذریعہ ہذا ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ اس امر سے مطلع رہیں کہ تاوقت کہ آپ منسلکہ سمن میں درج مقدمے کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ پر یا اس سے قبل عدالت ہذا میں حاضر ہو کر، نابالغ کے دعویٰ کے لیے ولی کی حیثیت سے کام کرنے کی رضامندی ظاہر کریں، عدالت مذکورہ دعوے کی اغراض کے لیے، نابالغ کے ولی کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے کسی دیگر شخص کو مقرر کرنے کی کارروائی کرے گی۔

آج مورخہ.......... 19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-11 الف

نابالغ مدعا علیہ کو نوٹس

(آرڈر 32، قاعدہ 3)

(عنوان)

بنام.................. نابالغ مدعا علیہ

چونکہ مذکورہ بالا دعوے میں مدعی نے آپ ....، نابالغ مدعا علیہ کے دعوے کے لیے ولی کی حیثیت سے ....کی تقرری کی درخواست دی ہے، آپ کو ذریعہ ہذا مطلع رہنے کی ہدایت دی جاتی ہے

کہ مورخہ............19 کو،........... بجے صبح اصالتاً عدالت ہذا میں حاضر ہو جائیں اور درخواست کے جواب میں وجہ ظاہر کریں، غیر حاضری کی صورت میں مذکورہ درخواست کی یکطرفہ سماعت کی جائے گی اور اس کا فیصلہ ہوگا۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-12

مفلسی کی شہادت کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ کا مخالف فریق کو نوٹس

(آرڈر 33، قاعدہ 6)

(عنوان)

چونکہ ....نے عدالت ہذا میں مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر XXXIII کے تحت مفلس شخص کی حیثیت میں دعویٰ دائر کرنے کی اجازت کی درخواست دی ہے، اور چونکہ عدالت کے پاس درخواست رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اور چونکہ ایسی شہادت لینے کے لیے جو درخواست دہندہ اپنی مفلسی کے ثبوت میں پیش کرے اور کسی ایسی شہادت کی سماعت کے لیے جو اس کے ثبوت میں پیش کی جائے ....19 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

ذریعہ ہذا آپ کو آرڈر XXXIII کے قاعدہ 6 کے تحت اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ مفلسی کو غلط ثابت کرنے کے لیے کوئی شہادت پیش کرنا چاہیں تو مذکورہ تاریخ........... پر عدالت ہذا میں حاضر ہو کر ایسا کر سکتے ہیں۔

آج مورخہ............19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-13

ضامن کو ڈگری کے تحت اس کی ذمہ داری کا نوٹس

(دفعہ 145)

(عنوان)

بنام..................

چونکہ آپ..........مورخہ.......... پر ایسی ڈگری کے ایفا کے لیے ذمہ دار بن چکے ہیں جو مذکورہ بالا دعویٰ میں مذکورہ..........مدعا علیہ کے خلاف صادر کی جا سکتی ہے، اور چونکہ مورخہ.......... 19 کو مذکورہ ....مدعا علیہ کے خلاف..........روپے کی ادائیگی کے لیے ایک ڈگری صادر کی گئی تھی، اور چونکہ آپ کے خلاف مذکورہ ڈگری کے اجرا کی درخواست دی گئی ہے:

مطلع رہیں کہ آپ کو مورخہ..........کو یا اس سے قبل یہ وجہ ظاہر کرنے کا ذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ کیوں نہ مذکورہ ڈگری کا اجرا آپ کے خلاف کیا جائے، اور اگر کوئی معقول وجہ عدالت کے حسب اطمینان مصرحہ وقت کے اندر ظاہر نہ کی گئی، تو مذکورہ درخواست کی شرائط کے مطابق اس کے اجرا کا حکم فوراً جاری کیا جائے گا۔

آج مورخہ..........19 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

جج

نمبر-14

دیوانی دعووں کا رجسٹر

(آرڈر4،قاعدہ2)

بعدالت.................بمقام..............دیوانی دعوے بابت سال..................19

دعویٰ کا نمبر۔		
دعویٰ دائر کرنے کی تاریخ۔		
مدعی	جائے سکونت۔	
	تفصیل۔	
	نام۔	
مدعا علیہ	جائے سکونت۔	
	تفصیل۔	
	نام۔	
ادعا	بنائے دعویٰ کب پیدا ہوئی۔	
	رقم یا مالیت۔	
	تفصیلات۔	
حاضری	مدعا علیہ۔	
	مدعی۔	
	تاریخ حاضری فریقین۔	
عدالتی فیصلہ	کس کے لیے یا رقم۔	
	کس کے حق میں۔	
	تاریخ۔	
اپیل	اپیل کا عدالتی فیصلہ۔	
	تاریخ فیصلہ اپیل۔	
اجرا	خرچے کی رقم۔	
	کس کے لیے اور اگر زرنقد ہو تو رقم۔	
	کس کے خلاف۔	
	تاریخ حکم۔	
	تاریخ درخواست۔	
اجرا کی واپسی	ادائیگی یا گرفتاری کے سوا دیگر واپسی روئیداد، اور ہر واپسی کی تاریخ۔	
	گرفتار شدہ۔	
	عدالت میں جمع کی گئی رقم۔	

نوٹ- جب بہت سے مدعی یا بہت سے مدعا علیہ ہوں، تو پہلے مدعی کا یا پہلے مدعا علیہ کا، جیسی کہ صورت ہو نام درج کیا جانا چاہیے۔

نمبر-15

اپیلوں کا رجسٹر (آرڈر 41، قاعدہ 9)

عدالت (یا عدالت عالیہ) بمقام...............ڈگریوں کی اپیل کا رجسٹر بابت سال...........19

تاریخ یادداشت		
اپیل کا نمبر		
اپیلانٹ	جائے سکونت۔ تفصیل۔ نام۔	
رسپانڈنٹ	جائے سکونت۔ تفصیل۔ نام۔	
ڈگری جس کے خلاف اپیل ہوئی	رقم یا مالیت۔ تفصیلات۔ ابتدائی دعویٰ کا نمبر۔ کس عدالت کی۔	
حاضری	رسپانڈنٹ۔ اپیلانٹ۔ تاریخ حاضری فریقین۔	
فیصلہ	کس کے لیے یا رقم۔ آیا توثیق ہوئی، محفوظ یا ردوبدل۔ تاریخ۔	

دوسرا فہرست بند............(ثالثی) حذف۔

تیسرا فہرست بند............(کلکٹروں سے ڈگریوں کا اجرا) حذف۔

چوتھا فہرست بند............(ترمیم کیے گئے قوانین) حذف۔

پانچواں فہرست بند............(منسوخ کیے گئے قوانین) حذف۔

منسلکہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 1976 (104 بابت 1976)

باب۔V

تنسیخ اور استثنیات

97۔ تنسیخ اور استثنیات۔(1) اصل ایکٹ میں ریاستی قانون سازیہ یا عدالت عالیہ کی ایکٹ ہذا کے نفاذ سے پہلے شامل کی گئی کوئی ترمیم، یا کوئی توضیع، منسوخ تصور ہوگی، ماسوائے جہاں تک ایسی ترمیم یا توضیع ایکٹ ہذا سے ترمیم کی گئی اصل ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(2) اس امر کے باوجود کہ ایکٹ ہذا کی توضیعات نافذ ہو چکی ہیں یا ضمن (1) کے تحت تنسیخ موثر ہو چکی ہے، اور فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 (10 بابت 1897) کی دفعہ 6 کی توضیعات کی عمومیت کو ضرر پہنچائے بغیر، —

(الف) ایکٹ ہذا کی دفعہ 3 کی رُو سے اصل ایکٹ کی دفعہ 2 کے فقرہ (2) میں کی گئی ترمیم سے کسی ایسے سوال کے تعین کے خلاف کوئی اپیل متاثر نہیں ہوگی جس کا حوالہ دفعہ 47 میں دیا گیا ہے اور ہر ایک اپیل کا نبٹارا اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 3 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ب) اصل ایکٹ کی دفعہ 20 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 7 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق کسی ایسے دعویٰ پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو مذکورہ دفعہ 7 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت ہو، اور ایسے ہر ایک دعویٰ کی سماعت اس طرح کی جائے گی گویا کہ مذکورہ دفعہ 7 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ج) اصل ایکٹ کی دفعہ 21 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 8 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق کسی ایسے دعویٰ پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو مذکورہ دفعہ 8 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت ہو، اور ایسے ہر ایک دعویٰ کی سماعت اس طرح کی جائے گی گویا کہ مذکورہ دفعہ 8 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(د) اصل ایکٹ کی دفعہ 25 کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 11 کے بجائے قائم کی گئی ہیں، اطلاق کسی ایسے دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جس میں مذکورہ دفعہ 11 کے نفاذ سے قبل دفعہ 25 کی توضیعات کے تحت کوئی رپورٹ دی گئی ہو، اور ایسے ہر ایک دعویٰ، اپیل یا دیگر کارروائی کا نبٹارا اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 11 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ہ) اصل ایکٹ کی دفعہ 34 کی ایسی توضیعات، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 13 کی رُو سے کی گئی ہے، ایسی شرح کو متاثر نہیں کریں گی جس پر مذکورہ دفعہ 13 کے نفاذ سے قبل دائر کیے گئے کسی دعویٰ میں ڈگری کے بعد سود دلایا جائے اور ایسے دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری پر سود کا حکم دفعہ 34 کی کسی ایسی توضیعات کے مطابق صادر کیا جائے گا جو مذکورہ دفعہ 13 کے نفاذ سے قبل قائم تھیں گویا کہ مذکورہ دفعہ 13 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(و) اصل ایکٹ کی دفعہ 35 الف کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 14 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق نگرانی کی کسی ایسی کارروائی پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، جو مذکورہ دفعہ 14 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت ہو اور ایسی ہر ایک کارروائی کا نبٹارا اور فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 14 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ز) اصل ایکٹ کی دفعہ 60 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 23 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 23 کے نفاذ سے قبل کی گئی کسی قرقی پر نہیں ہوگا؛

(ح) ایکٹ ہذا کی دفعہ 27 کی رُو سے اصل ایکٹ کی دفعہ 80 میں کی گئی ترمیم کا اطلاق مذکورہ دفعہ 27 کے نفاذ سے قبل دائر کیے گئے کسی دعویٰ پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسے ہر ایک دعویٰ کا نبٹارا اس طرح کیا جائے گا گویا کہ دفعہ 80 کی ترمیم دفعہ 27 کی رو سے نہ کی گئی ہو؛

(ط) اصل ایکٹ کی دفعہ 82 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 28 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق بھارت کی یونین یا کسی ریاست، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی سرکاری افسر کے خلاف، مذکورہ دفعہ 28 کے نفاذ سے پہلے صادر کی گئی کسی ڈگری یا کسی ایسی ڈگری کے اجرا پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسی ہر ایک ڈگری یا اجرا کا نبٹارا اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 28 کا نفاذ نہ ہوا ہو؛

(ی) اصل ایکٹ کی دفعہ 91 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 30 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 30 کے نفاذ سے قبل دائر کیے گیے کسی دعویٰ، اپیل یا کارروائی پر نہیں ہوگا، اور ایسے ہر ایک دعویٰ، اپیل یا کارروائی کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 30 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ک) اصل ایکٹ کی دفعہ 92 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 31 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 31 کے نفاذ سے قبل دائر یا پیش کیے گئے کسی دعویٰ، اپیل یا کارروائی پر نہیں ہوگا، اور ایسے ہر ایک دعویٰ، اپیل یا کارروائی کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 31 نافذ نہ

ہوئی ہو؛

(ل) اصل ایکٹ کی دفعہ 96 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 33 کی رو سے گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 33 کے نفاذ سے قبل دائر کیے گئے کسی دعویٰ میں صادر کی گئی ڈگری کے خلاف کسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسی ہر ایک اپیل کا نبٹارا اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 33 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(م) اصل ایکٹ کی دفعہ 100 کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 37 کے بجائے قائم کی گئی ہیں، اطلاق اپیلی ڈگری یا حکم کے خلاف کسی ایسی اپیل پر جو آرڈر XLI کے قاعدہ 11 کے تحت سماعت کے بعد، مذکورہ دفعہ 37 کے نفاذ سے پہلے دائر کر لی گئی تھی، نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسی ہر ایک دائر کر لی گئی اپیل کو اس طرح نمٹایا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 37 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ن) اصل ایکٹ میں، ایکٹ ہذا کی دفعہ 38 کی رو سے شامل کی گئی دفعہ 100 الف کا اطلاق کسی ایسی لیٹرس پیٹینٹ کے تحت جو مذکورہ دفعہ 38 کے نفاذ سے پہلے دائر کر لی گئی تھی عدالت عالیہ کے کسی واحد جج کے فیصلے کے خلاف کسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسی ہر ایک دائر کی گئی اپیل کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 38 کا نفاذ نہ ہوا ہو؛

(س) ایکٹ ہذا کی دفعہ 43 کی رُو سے اصل ایکٹ کی دفعہ 115 کی ترمیم کا اطلاق نگرانی کی کسی ایسی کارروائی پر جو ابتدائی سماعت کے بعد، مذکورہ دفعہ 43 کے نفاذ سے قبل دائر کر لی گئی ہو، نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور نگرانی کی ایسی ہر ایک کارروائی کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 43 کا نفاذ نہ ہوا ہو؛

(ع) اصل ایکٹ کی دفعہ 141 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ایکٹ ہذا کی دفعہ 47 کی رُو سے ترمیم کی گئی ہے، اطلاق کسی ایسی کارروائی پر جو مذکورہ دفعہ 47 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت ہو، نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسی ہر ایک کارروائی کو اس طرح نمٹایا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 47 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ف) پہلے فہرست بند کے آرڈر XXI کے قواعد 31، 32، 48 الف، 57 تا 59 اور 97 تا 103 کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 72 کی رو سے ترمیم کی گئی ہوں یا، جیسی کہ صورت ہو، قائم یا شامل کی گئی ہوں، اطلاق حسب ذیل پر نہیں ہوگا یا وہ انہیں متاثر نہیں کریں گی —

(i) مذکورہ دفعہ 72 کے نفاذ سے عین قبل موجود کوئی قرقی، یا

(ii) قرق کی گئی جائیداد کا حق ثابت کرنے کے لیے مذکورہ بالا قاعدہ 63 کے تحت یا قبضہ ثابت کرنے کے لیے مذکورہ بالا قاعدہ 103 کے تحت ایسے نفاذ سے پہلے دائر کیا گیا کوئی دعویٰ، یا

(iii) کسی غیر منقولہ جائیداد کے نیلام کی منسوخی کی کوئی کارروائی،

اور ایسی ہر ایک قرقی، دعویٰ یا کارروائی جاری رہے گی گویا کہ مذکورہ دفعہ 72 نافذ نہ ہوئی ہو:

(ص) پہلے فہرست بند کے آرڈر XXII کے قاعدہ 4 کی ایسی توضیحات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 73 کے بجائے قائم کی گئی ہیں، اطلاق مذکورہ دفعہ 73 کے نفاذ سے پہلے صادر کیے گئے کسی حکم سقوط پر نہیں ہوگا؛

(ق) ایسی ترمیم، نیز ایسے قائم کیے جانے کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 74 کی رُو سے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXIII میں کی گئی ہے یا کیا گیا ہو، اطلاق مذکورہ دفعہ 74 کے نفاذ سے پہلے زیر سماعت کسی دعویٰ یا کارروائی پر نہیں ہوگا؛

(ر) آرڈر XXVII کے قواعد 5 الف اور 5 ب کی ایسی توضیحات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 76 کی رُو سے شامل کی گئی ہیں، اطلاق حکومت یا کسی سرکاری افسر کے خلاف مذکورہ دفعہ 76 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت کسی دعویٰ پر نہیں ہوگا، اور ایسا ہر ایک دعویٰ اس طرح نبٹایا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 76 کا نفاذ نہ ہوا ہو؛

(ش) آرڈر XXVII الف کے قواعد 1 الف، 2 الف اور 3 کی ایسی توضیحات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 77 کی رُو سے شامل یا قائم کی گئی ہیں، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے دعویٰ پر اطلاق نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو مذکورہ دفعہ 7 کے نفاذ سے قبل زیر سماعت ہو؛

(ت) پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXII کے قواعد 2 الف، 3 الف اور 15 کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 79 کی رُو سے ترمیم، یا جیسی کہ صورت ہو، قائم کی گئی ہوں، اطلاق مذکورہ دفعہ 79 کے نفاذ پر زیر سماعت کسی دعویٰ پر نہیں ہوگا اور ایسے ہر ایک دعویٰ کا نبٹارا اور فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 79 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ث) پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIII کی ایسی توضیحات کا، جن کی ایکٹ ہذا کی دفعہ 81 کی رُو سے ترمیم کی گئی ہے، اطلاق مفلس شخص کی حیثیت سے دعویٰ کرنے کی اجازت کے لیے مذکورہ دفعہ 81 کے نفاذ سے قبل زیر سماعت کسی دعویٰ یا کارروائی پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسے ہر ایک دعویٰ یا کارروائی کا نبٹارا اور فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 81 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(خ) پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXVII کی ایسی توضیحات کا، جن کی ایکٹ ہذا کی دفعہ 84

کی رُو سے ترمیم کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 84 کے نفاذ سے پہلے زیر سماعت کسی دعوئی پر نہیں ہوگا، اور ایسے ہر ایک دعوئی کا نبٹارا اور فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 84 کا نفاذ نہ ہوا ہو؛

(ذ) پہلے فہرست بند کے آرڈر xxxix کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ کی دفعہ 86 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 86 کے نفاذ سے عین قبل موجود کسی حکم امتناعی پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسے ہر ایک حکم امتناعی اور ایسے حکم امتناعی کی عدم تعمیل کی ہر ایک کارروائی اس طرح نبٹائی جائے گی گویا کہ مذکورہ دفعہ 86 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ض) پہلے فہرست بند کے آرڈر XLI کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 87 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 87 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت کسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، اور ایسی ہر ایک اپیل کو اس طرح نبٹایا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 87 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ض الف) پہلے فہرست بند کے آرڈر XLII کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 88 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق ایسی اپیلی ڈگری یا حکم کی کسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو آرڈر XLI کے قاعدہ 11 کے تحت سماعت کے بعد، مذکورہ دفعہ 88 کے نفاذ سے قبل، دائر کر لی گئی ہو، اور ایسی ہر ایک دائر کر لی گئی اپیل اس طرح نبٹائی جائے گی گویا کہ مذکورہ دفعہ 88 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ض ب) پہلے فہرست بند کے آرڈر XLIII کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 89 کی رُو سے کی گئی ہے، اطلاق مذکورہ دفعہ 89 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت کسی حکم کے خلاف اپیل پر نہیں ہوگا اور ایسی ہر ایک اپیل کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا گویا کہ مذکورہ دفعہ 89 کا نفاذ نہ ہوا ہو۔

(3) بہ استثنا ایسے امر کے جس کی ضمن (2) میں توضیح کی گئی ہے، اصل ایکٹ کی ایسی توضیعات کا، جن کی ایکٹ ہذا کی رُو سے ترمیم کی گئی ہے، اطلاق ایکٹ ہذا کے نفاذ کے وقت زیر سماعت یا ایسے نفاذ کے بعد دائر یا پیش کیے گئے ہر ایک دعوئی، کارروائی، اپیل یا درخواست پر اس امر کے باوجود ہوگا، کہ ایسا حق، یا ایسی بنائے دعوئی، جس کے مطابق ایسا دعوئی، کارروائی، اپیل یا درخواست دائر یا پیش کی جائے، ایسے نفاذ سے قبل حاصل ہوا یا ہوئی تھی یا پیدا ہوا یا ہوئی تھی۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 1999

(ایکٹ 46 بابت 1999)

باب IV

تنسیخ اور استثنیات

32- تنسیخ اور استثنیات-(1) اصل ایکٹ میں ریاستی قانون ساز یہ یا عدالت عالیہ کی ایکٹ ہذا سے پہلے شامل کی گئی کوئی ترمیم، یا کوئی توضیع، منسوخ تصور ہوگی، ماسوائے جہاں تک ایسی ترمیم یا توضیع ایکٹ ہذا سے ترمیم کی گئی اصل ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(2) اس امر کے باوجود کہ ایکٹ ہذا کی توضیعات نافذ ہو چکی ہیں یا ضمن (1) کے تحت تنسیخ موثر ہو چکی ہے، اور فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 (10 بابت 1897) کی دفعہ 6 کی توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، —

(الف) اصل ایکٹ کی دفعہ 26 اور پہلے فہرست بند کے آرڈر IV کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعات 12 اور 14 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق کسی ایسے دعوے پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو مذکورہ دفعات 12 اور 14 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت ہو، اور ایسے ہر ایک دعویٰ کی سماعت اس طرح کی جائے گی گویا مذکورہ دفعات 12 اور 14 نافذ نہ ہوئی ہوں؛

(ب) اصل ایکٹ کی دفعہ 27 کی ایسی توضیعات کا جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 3 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق کسی ایسے دعوے پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو مذکورہ دفعہ 3 کے نفاذ سے عین قبل زیر سماعت ہو اور ایسے ہر ایک دعویٰ کی سماعت اس طرح کی جائے گی گویا مذکورہ دفعہ 3 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ج) اصل ایکٹ کی دفعہ 58 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 5 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق دفعہ 5 کے نفاذ سے قبل کسی ڈگری کے اجرا میں سول جیل میں زیر حراست کسی شخص پر نہیں ہوگا؛

(د) اصل ایکٹ کی دفعہ 60 کی ایسی توضیعات، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 6 کی رو سے کی گئی ہے، دفعہ 6 کے نفاذ سے قبل دفعہ 60 کے ضمن (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ کے فقرہ (ط) میں مندرجہ حدود تک مشاہرے کو قرقی سے مستثنیٰ نہیں کریں گی؛

(ہ) دفعہ 89 اور پہلے فہرست بند کے آرڈر x کے قواعد 1 الف، 1 ب اور 1 ج، جنہیں ایکٹ ہذا کی دفعات 7 اور 20 کی رو سے اصل ایکٹ میں شامل کیا گیا ہے، سے ایسا دعویٰ متاثر نہیں ہوگا جس میں دفعہ 7 کے نفاذ کے پہلے تنازعات کا تصفیہ ہو چکا ہو؛ اور ایسے ہر ایک دعوے کی کارروائی ایسے چلائی جائے گی گویا دفعات 7 اور 20 نافذ نہ ہوئی ہوں؛

(و) اصل ایکٹ کی دفعہ 96 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 9 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق ابتدائی ڈگری کے خلاف پیش کی گئی کسی ایسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی جو مذکورہ دفعہ 9 کے نفاذ سے قبل داخل کر لی گئی ہو؛ اور داخل کی گئی ہر اپیل پر کارروائی اس طرح کی جائے گی گویا دفعہ 9 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ز) اصل ایکٹ کی دفعہ 100 الف کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 10 کے بجائے قائم کی گئی ہیں، اطلاق آئین کی دفعہ 226 یا دفعہ 227 کے تحت عدالت عالیہ کے کسی واحد جج کے فیصلے کے خلاف ایسی اپیل پر نہیں ہوگا جو دفعہ 10 کے نفاذ سے قبل داخل کر لی گئی تھی یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی؛ اور داخل کی گئی ایسی ہر اپیل کا تصفیہ ایسے کیا جائے گا گویا دفعہ 10 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ح) اصل ایکٹ کی دفعہ 102 کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 11 کے بجائے قائم کی گئی ہیں، اطلاق کسی ایسی اپیل پر نہیں ہوگا جو مذکورہ دفعہ 11 کے نفاذ سے پہلے داخل کر لی گئی تھی یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی؛ اور ایسی ہر ایک اپیل کا تصفیہ ایسے کیا جائے گا گویا مذکورہ دفعہ 11 کا نفاذ نہ ہوا ہو؛

(ط) اصل ایکٹ کی دفعہ 115 کی ایسی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 12 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق نگرانی کی ایسی کارروائی پر، جس کا حتمی طور پر تصفیہ ہو چکا ہے، نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی؛

(ی) پہلے فہرست بند کے آرڈر v کے قواعد 1، 2، 6، 7، 9 الف، 19 الف، 21، 24 اور 25 کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 15 کی رو سے ترمیم یا شامل یا حذف، جیسی کہ صورت ہو، کی گئی ہوں، اطلاق، دفعہ 15 کے نفاذ سے عین قبل جاری کیے گئے سمنات پر نہیں ہوگا؛

(ک) پہلے فہرست بند کے آرڈر VII کے قواعد 9، 11، 14، 15 اور 18 کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 17 کی رو سے ترمیم، یا جیسی کہ صورت ہو، قائم یا ترمیم کی گئی ہوں، اطلاق دفعہ 17 کے نفاذ سے قبل زیر سماعت کسی کارروائی کی نسبت نہیں ہوگا؛

(ل) پہلے فہرست بند کے آرڈر VIII کے قواعد 1 اور 1 الف کی ایسی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا

کی دفعہ 18 کی رو سے قائم یا شامل کی گئی ہوں، اطلاق دفعہ 18 کے نفاذ سے عین قبل کسی عدالت میں داخل اور پیش کئے گئے جواب دعویٰ پر نہیں ہوگا؛

(م) پہلے فہرست بند کے آرڈر IX کے قواعد 2 اور 5 کی ایسی توضیحات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 19 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق دفعہ 19 کے نفاذ سے قبل جاری کئے گئے سمنات کی نسبت نہیں ہوگا؛

(ن) پہلے فہرست بند کے آرڈر XI کے قواعد 2 اور 15 کی ایسی توضیحات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 21 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق اس ایکٹ کی دفعہ 21 نافذ ہونے سے پہلے عدالت کے ذریعہ صادر کیے گئے کسی حکم یا عدالت میں جانے کے لیے پیش کی گئی کسی درخواست پر نہیں ہوگا؛

(س) پہلے فہرست بند کے آرڈر XII کے قواعد 2 اور 4 کی ایسی توضیحات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 22 کی رو سے ترمیم یا حذف، جیسی کہ صورت ہو، کی گئی ہوں، ایکٹ ہذا کی دفعہ 22 کے نفاذ سے قبل فریق کے ذریعہ دیے گئے کسی نوٹس یا عدالت کے ذریعہ کیے گئے کسی حکم کو متاثر نہیں کریں گی؛

(ع) پہلے فہرست بند کے آرڈر XIII کے قواعد 1 اور 2 کی ایسی توضیحات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 23 کے بجائے قائم کی گئی ہیں، ایکٹ ہذا کی دفعہ 23 کے نفاذ سے قبل فریقین کے ذریعہ پیش کئے گئے یا عدالت کے حکم سے پیش کئے جانے والے دستاویزوں کو متاثر نہیں کریں گی؛

(ف) پہلے فہرست بند کے آرڈر XIV کے قواعد 4 اور 5 کی ایسی توضیحات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 24 کی رو سے ترمیم یا حذف کی گئی ہیں، ایکٹ ہذا کی دفعہ 24 کے نفاذ سے قبل عدالت کے ذریعہ تنقیحات اخذ کرنے کو ملتوی کرنے والے کسی حکم کو اور تنقیحات کی ترمیم کرنے اور خارج کرنے کو متاثر نہیں کریں گی؛

(ص) پہلے فہرست بند کے آرڈر XVI کے قواعد 1 اور 2 کی ایسی توضیحات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 25 کی رو سے ترمیم کی گئی ہیں، دفعہ 25 کے نفاذ سے قبل گواہان کو بلانے کے لیے پیش کی گئی کسی درخواست کو اور گواہان کو بلانے کے لیے زر نقد جمع کرنے کے واسطے عدالت کے ذریعہ فریق کو منظور کیے گئے وقت کو متاثر نہیں کریں گی؛

(ق) پہلے فہرست بند کے آرڈر XVII کے قاعدہ 1 کی توضیحات، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 25 کی رو سے کی گئی ہے، دفعہ 25 کے نفاذ سے قبل عدالت سے منظور کسی التوا کو اور عدالت کے ذریعہ دیے گئے کسی التوا کے سبب ہونے والے خرچے کو متاثر نہیں کریں گی اور پہلے منظور کیے گئے التوا کی تعداد کا شمار اس غرض کے لیے نہیں کیا جائے گا؛

(ر) پہلے فہرست بند کے قواعد 1، 6الف اور 6ب کی توضیحات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 28 کی رو سے ترمیم یا قائم کی گئی ہیں، ایکٹ ہذا کی دفعہ 28 کے نفاذ سے قبل کسی فریق کے ذریعہ اپیل داخل کرنے کے لیے ڈگری کی نقل حاصل کرنے کے واسطے دی گئی درخواست کو اور داخل کی گئی کسی اپیل کو متاثر نہیں کریں گی اور دفعہ 28 کے نافذ ہونے سے قبل پیش کی گئی ہر ایک درخواست اور داخل کی گئی ہر ایک اپیل کا نبٹارہ ایسے کیا جائے گا گویا دفعہ 28 نافذ العمل نہ ہوئی ہو؛

☆(ش) پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIX کے قاعدہ 1 کے ذیلی قاعدہ (2) کی توضیعات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 30 کی رو سے شامل کی گئی ہیں، ایکٹ ہذا کی دفعہ 30 کے نفاذ سے قبل منظور کیے گئے کسی حکم امتناعی کو متاثر نہیں کریں گی؛

(ت) پہلے فہرست بند کے آرڈر XLI کے قواعد 1، 9، 11، 12، 13، 15، 18، 19 اور 22 کی توضیعات، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 32 کی رو سے ترمیم، قائم اور حذف، جیسی کہ صورت ہو، کی گئی ہیں، دفعہ 32 کے نفاذ سے قبل داخل کی گئی کسی اپیل کو متاثر نہیں کریں گی؛ اور دفعہ 32 کے نفاذ سے قبل زیر سماعت ہر ایک اپیل کا تصفیہ ایسے کیا جائے گا گویا ایکٹ ہذا کی دفعہ 32 نافذ نہ ہوئی ہو۔

☆ 2002 کے ترمیمی ایکٹ 22 کی دفعہ 15(ب)(vii) کی رو سے حذف۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 2002

(ایکٹ 22 بابت 2002)

16- تنسیخ اور استثنیات۔-(1) اصل ایکٹ میں ریاستی قانون سازیہ یا عدالت عالیہ کی ایکٹ ہذا کے نفاذ سے پہلے شامل کی گئی کوئی ترمیم یا کوئی توضیع، منسوخ تصور ہوگی، ماسوائے جہاں تک ایسی ترمیم یا توضیع ایکٹ ہذا سے ترمیم کی گئی اصل ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(2) اس امر کے باوجود کہ ایکٹ ہذا کی توضیعات نافذ ہو چکی ہیں یا ضمن (1) کے تحت تنسیخ موثر ہو چکی ہے، اور فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 (10 بابت 1897) کی دفعہ 6 کی توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، —

(الف) اصل ایکٹ کی دفعہ 102 کی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 5 کی رو سے قائم کی گئی ہیں، اطلاق ایسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، جو دفعہ 5 کے نفاذ سے قبل داخل کی جا چکی ہے؛ اور ایسی ہر ایک اپیل کا تصفیہ ایسے کیا جائے گا گویا دفعہ 5 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ب) پہلے فہرست بند کے آرڈر VI کے قواعد 5، 15، 17 اور 18 کی توضیعات کا، جو مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 1999 کی دفعہ 16 اور ایکٹ ہذا کی دفعہ 7 کی رو سے حذف، یا شامل یا قائم جیسی کہ صورت ہو، کی گئی تھیں، اطلاق مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 1999 کی دفعہ 16 اور ایکٹ ہذا کی دفعہ 7 کے نفاذ سے قبل داخل کئے گئے بیانات فریقین پر نہیں ہوگا؛

(ج) پہلے فہرست بند کے آرڈر XX کے قاعدہ 1 کی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 13 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق ایسے معاملہ میں نہیں ہوگا جب کسی مقدمہ کی سماعت ایکٹ ہذا کی دفعہ 13 کے نفاذ سے قبل پوری ہو چکی ہو۔

☆..................☆..................☆

بھارت کے صدر نے دی کوڈ آف سول پروسیجر، 1908 کے مندرجہ بالا اردو ترجمہ کو مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت، سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے مجاز کر دیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت

The above translation in Urdu of the Code of Civil Procedure, 1908 has been authorised by the President of India to be published in the Official Gazette under Clause (a) of Section 2 of the Authoriatative Texts (Central Laws) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 2002

(ایکٹ 22 بابت 2002)

16- تنسیخ اور استثنیات۔(1) اصل ایکٹ میں ریاستی قانون سازیہ یا عدالت عالیہ کی ایکٹ ہذا کے نفاذ سے پہلے شامل کی گئی کوئی ترمیم یا کوئی توضیع، منسوخ تصور ہوگی، ماسوائے جہاں تک ایسی ترمیم یا توضیع ایکٹ ہذا سے ترمیم کی گئی اصل ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ہو۔

(2) اس امر کے باوجود کہ ایکٹ ہذا کی توضیعات نافذ ہو چکی ہیں یا ضمن (1) کے تحت تنسیخ موثر ہو چکی ہے، اور فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 (10 بابت 1897) کی دفعہ 6 کی توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، —

(الف) اصل ایکٹ کی دفعہ 102 کی توضیعات کا، جو ایکٹ ہذا کی دفعہ 5 کی رو سے قائم کی گئی ہیں، اطلاق ایسی اپیل پر نہیں ہوگا یا وہ اسے متاثر نہیں کریں گی، جو دفعہ 5 کے نفاذ سے قبل داخل کی جا چکی ہے؛ اور ایسی ہر ایک اپیل کا تصفیہ ایسے کیا جائے گا گویا دفعہ 5 نافذ نہ ہوئی ہو؛

(ب) پہلے فہرست بند کے آرڈر VI کے قواعد 5، 15، 17 اور 18 کی توضیعات کا، جو مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 1999 کی دفعہ 16 اور ایکٹ ہذا کی دفعہ 7 کی رو سے حذف، یا شامل یا قائم، جیسی کہ صورت ہو، کی گئی تھیں، اطلاق مجموعہ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) ایکٹ، 1999 کی دفعہ 16 اور ایکٹ ہذا کی دفعہ 7 کے نفاذ سے قبل داخل کیئے گئے بیانات فریقین پر نہیں ہوگا؛

(ج) پہلے فہرست بند کے آرڈر XX کے قاعدہ 1 کی توضیعات کا، جن کی ترمیم ایکٹ ہذا کی دفعہ 13 کی رو سے کی گئی ہے، اطلاق ایسے معاملہ میں نہیں ہوگا جب کسی مقدمہ کی سماعت ایکٹ ہذا کی دفعہ 13 کے نفاذ سے قبل پوری ہو چکی ہو۔

☆..................☆..................☆

بھارت کے صدر نے دی کوڈ آف سول پروسیجر،1908 کے مندرجہ بالا اردو ترجمہ کو مستند متن
(مرکزی قوانین) ایکٹ،1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت، سرکاری گزٹ میں شائع کرنے
کے لیے مجاز کردیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت

The above translation in Urdu of the Code of Civil Procedure, 1908 has been authorised by the President of India to be published in the Official Gazette under Clause (a) of Section 2 of the Authoriatative Texts (Central Laws) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.

URDU TRANSLATION OF THE CODE OF CIVIL PROCEDURE, 1908

(5 OF 1908)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء

(نمبر 5 بابت 1908)

(یکم جون، 2011ء تک ترمیم شدہ)